UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234628

UNIVERSAL
LIBRARY

فہرست ابواب کتاب مستطاب رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث

صفحہ	مضمون کتاب
۲	حضرت صلعم کی قربانی کا بیان
۳	قربانی کرنا واجب ہے یا نہین
۴	قربانی کا ثواب
۵	کونسے جانور کی قربانی مستحب ہے
۶	اونٹ اور گائے کتنے آدمیون کی طرف سے کافی ہوسکتی ہے
〃	ایک اونٹ کتنی بکریون کے برابر ہوتا ہے
〃	کونسا جانور قربانی کیلیے کافی ہے
۸	قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے
۹	ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا پھر اسپر کچھ آفت آئی
〃	ساری گھر والونکی طرف سے ایک بکری قربانی کیلیے کافی ہے۔
۱۰	جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو ذی حجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے بال اور ناخن نہ کترے
〃	نماز سے پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے
۱۱	اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا بہتر ہے
〃	قربانی کی کھالون کا بیان
۱۲	قربانی کے گوشت مین سے کھانا
〃	قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا
〃	عیدگاہ مین قربانی کرنا

صفحہ	مضمون کتاب
۱۲	ذبیحہ کے باب۔
〃	عقیقے کا بیان۔
۱۴	فرعہ اور عتیرہ کا بیان
۱۵	جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے
۱۶	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا۔
〃	کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے۔
۱۷	پوست نکالنے کا بیان
۱۸	دودھ دینے والے جانور کے ذبح سے ممانعت
〃	عورت کے ذبیحہ کا بیان
〃	جو چارپایہ قابو سے باہر ہوجاوے اسکی زکاۃ کیونکر ہے۔
۱۹	جانور کو باندھکر نشانہ بنانا اور مثلہ کرنا منع ہے
۲۰	جانور نجاست کھاوے اسکے گوشت سے ممانعت
〃	گھوڑون کے گوشت کا بیان
۲۱	بستی کے گدھون کا گوشت کیسا ہے
۲۲	خچر کے گوشت کا بیان۔
۲۳	پٹھے کی بچی کی زکاۃ اسکی ماں کی زکاۃ ہے
۲۴	شکار کے باب کتون کے مارنیکا حکم سو شکاری یا کھیت کے کتے کے
۲۵	کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری یا کھیت یا جانورون کا کتا

صفحہ	مضمون کتاب
۲۶	کتے کے شکار کا بیان۔
۲۸	مجوسی کا کتا شکار کرے تو اسکا کھانا کیسا ہے۔
〃	تیر کمان کا شکار۔
۲۹	اگر شکار کا جانور ایک رات کہا غائب ہوجاوے پھر ملے
۳۰	معراض کے شکار کا بیان۔
〃	جو کٹا زندہ جانور سے کاٹ لیا جاوے مردار ہے
〃	مچھلی اور ٹڈی کا شکار۔
۳۳	خذف کی ممانعت
۳۴	گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان
۳۵	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۳۶	بھیڑیے اور لومڑی کے بیان مین
۳۷	بجو کا بیان۔
〃	سوسمار یعنی گوہ گھوڑ پھوڑ کا بیان
۳۹	خرگوش کا بیان۔
۴۰	دریا مین جو مچھلی مرکر تیرآوے
۴۱	کوے کا بیان۔
〃	بلی کا بیان۔
〃	کھانون کے باب
〃	کھانا کھلانیکی فضیلت

صفحہ	مضمون کتاب
۴۳	ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے
〃	مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین
۴۴	کھانیکی برائی کرنا منع ہے
〃	کھانیکے وقت وضو کرنا۔
۴۵	تکیہ لگاکر کھانا خلاف سنت ہے
〃	کھانیکے وقت بسم اللہ کہنا۔
۴۶	داہنے ہاتھ سے کھانا
〃	کھانیکے بعد انگلیان چاٹنا
۴۷	پیالہ یا رکابی کو صاف کردینا
۴۸	اپنے پاس سے کھانے کا حکم
۴۹	ثرید کی چوٹی پر سے کھانیکی ممانعت
〃	جب نوالہ نیچے گر جاوے
۵۱	ثرید کی فضیلت اور کھانا نہ پہنچنا۔
〃	کھانیکے بعد ہاتھ پونچھنا۔
〃	جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے
۵۲	کھانا ملکر کھانا
۵۳	کھانے مین پھونکنا منع ہے
〃	جب خادم کھانا پکاکر لاوے تو اس کھانے مین سے تھوڑا اسکو بھی دیوے
۵۴	خوان اور دسترخوان کے بیان مین
۵۵	جب تک دسترخوان سامنے سے نہ اٹھایا جاوے

صفحہ	مضمون کتاب
	اسوقت تک نہ اٹھے اور جب تک دوسرے لوگ فارغ نہ ہون اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔
۵۶	اگر کوئی شخص رات گذارے اور اسکے ہاتھ مین چکنی لہو کھانی کی۔
〃	جب کسی کو ساتھ کھانا پیش کیا جائے
۵۷	تعدیہ کھانا کیسا ہے۔
〃	کدو کا بیان۔
۵۸	گوشت کا بیان۔
〃	کونسے مقام کا گوشت عمدہ ہے
۵۹	بھنا ہوا گوشت۔
〃	قدید کا بیان۔
۶۰	کلیجی اور تلی کا بیان۔
〃	نمک کا بیان۔
〃	سرکے سے روٹی کھانا
۶۱	روغن زیتون کا بیان۔
〃	دودھ کا بیان۔
〃	مٹھائی کا بیان
〃	ککڑی اور کھجور ملاکر کھانا
۶۲	کھجور کا بیان۔
〃	جب فصل کا پہلا میوہ آوے
〃	گدر کھجور اور خشک کھجور ملاکر کھانا

صفحہ	مضمون کتاب
۶۳	دو دو تین تین کھجور ملاکر کھانے سے ممانعت۔
〃	اچھی کھجورون مین ڈھونڈھ کر کھانا
〃	کھجور مسکہ کے ساتھ کھانا۔
۶۴	میدہ کا بیان
۶۵	باریک چپاتیون کا بیان۔
〃	فالودے کا بیان۔
۶۶	گھی مین چپڑی روٹی۔
۶۷	گیہون کی روٹی کا بیان۔
۶۸	جو کی روٹی کا بیان۔
۶۹	میانہ روی کھانے مین اور پیٹ بھرنیکی کراہت
۷۰	کھانا پھینکنے سے ممانعت
۷۱	بھوک سے پناہ مانگنا
〃	رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا ہے
〃	لوگونکی دعوت کرنا
۷۲	اگر مہمان دعوت کے مکان مین کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو لوٹ آوے۔
۷۴	گوشت اور گھی ملاکر کھانا
〃	جب کوئی گوشت پکاوے تو شوربہ بہت رکھے

فہرست ابواب کتاب مستطاب رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث

صفحہ	مضمون کتاب
۲	حضرت صلعم کی قربانی کا بیان
۳	قربانی کرنا واجب ہے یا نہین
۴	قربانی کا ثواب
۵	کونسے جانور کی قربانی مستحب ہے
۶	اونٹ اور گائے کتنے آدمیون کی طرف سے کافی ہوسکتی ہے
〃	ایک اونٹ کتنی بکریون کے برابر ہوتا ہے
〃	کونسا جانور قربانی کرنیسے کافی ہے
۸	قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے
۹	ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا پھر اسپر کچھ آفت آئی
〃	سارے گھر والونکی طرف سے ایک بکری قربانی کرنیسے کافی ہے۔
۱۰	جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذی حجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے بال اور ناخن نہ کترے
〃	نماز سے پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے
۱۱	اپنے ہاتھ سے قربانی کا کرنا بہتر ہے
〃	قربانی کی کھالون کا بیان
۱۲	قربانی کے گوشت مین سے کھانا
〃	قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا
〃	عیدگاہ مین قربانی کا کرنا

صفحہ	مضمون کتاب
۱۲	ذبیحہ کے باب۔
〃	عقیقے کا بیان۔
۱۴	فرع اور عتیرہ کا بیان
۱۵	جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے
۱۶	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا۔
〃	کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے۔
۱۷	پوست نکالنے کا بیان
۱۸	دودھ دینے والے جانور کے ذبح سے ممانعت
〃	عورت کے ذبیحہ کا بیان
〃	جو چارپایہ قابو سے باہر ہوجاوے اسکی زکاۃ کیونکر ہے۔
۱۹	جانور کو باندھکر نشانہ بنانا اور مثلہ کرنا منع ہے
۲۰	جو جانور نجاست کھاوے اسکے گوشت سے ممانعت
〃	گھوڑون کے گوشت کا بیان
۲۱	بستی کے گدھون کا گوشت کیسا ہے
۲۲	خچر کے گوشت کا بیان۔
۲۳	پرندے کے بچے کی زکاۃ اسکی ماں کی زکاۃ ہے
۲۴	شکار کے باب کتون کے پالنیکا حکم
	شکاری یا کھیت کے کتے کے
۲۵	کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری
〃	یا کھیت یا جانورون کا کتا

صفحہ	مضمون کتاب
۲۶	کتے کے شکار کا بیان۔
۲۸	مجوسی کا کتا شکار کرے تو اسکا کھانا کیسا ہے۔
〃	تیر کمان کا شکار۔
۲۹	اگر شکار کا جانور ایک رات تک کہیں غائب ہوجاوے پھر ملے
۳۰	معراض کے شکار کا بیان۔
〃	جو کٹا زندہ جانور سے کاٹ لیا جاوے وہ مردار ہے
〃	مچھلی اور ٹڈی کا شکار۔
۳۳	خذف کی ممانعت
۳۴	گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان
۳۵	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۳۶	بھیڑیے اور لومڑی کے بیان مین
۳۷	بجو کا بیان۔
〃	سوسمار یعنی گوہ گھوڑ پھوڑ کا بیان
۳۹	خرگوش کا بیان۔
۴۰	دریا مین جو مچھلی مرکر تیرآوے
۴۱	کوے کا بیان۔
〃	بلی کا بیان۔
〃	کھانون کے باب
〃	کھانا کھلانیکی فضیلت

صفحہ	مضمون کتاب
۴۳	ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے
〃	مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین
۴۴	کھانیکی برائی کرنا منع ہے
〃	کھانیکے وقت وضو کرنا۔
۴۵	تکیہ لگاکر کھانا خلاف سنت ہے
〃	کھانیکے وقت بسم اللہ کہنا۔
۴۶	داہنے ہاتھ سے کھانا
〃	کھانیکے بعد انگلیان چاٹنا
۴۷	پیالہ یا رکابی کو صاف کردینا
۴۸	اپنے پاس سے کھانے کا حکم
۴۹	ثرید کی چوٹی پر سے کھانیکی ممانعت
〃	جب نوالہ نیچے گر جاوے
۵۱	ثرید کی فضیلت اور کھانا نہ پہنچنا
〃	کھانیکے بعد ہاتھ پونچھنا۔
〃	جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے
۵۲	کھانا ملکر کھانا
۵۳	کھانے مین پھونکنا منع ہے
〃	جب خادم کھانا پکاکر لاوے تو اس کھانے مین سے تھوڑا اسکو بھی دیوے
۵۴	خوان اور دسترخوان کے بیان مین
۵۵	جب تک دسترخوان سامنے سے نہ اٹھایا جاوے

صفحہ	مضمون کتاب
	اسوقت تک نہ اٹھے اور جب تک دوسرے لوگ فارغ نہ ہون اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔
۵۶	اگر کوئی شخص رات گذاری اور اسکے ہاتھ مین چکنی لہو لگی کھانی کی۔
〃	جب کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جاوے
۵۷	تعدیل کھانا کیسا ہے۔
〃	کدو کا بیان۔
۵۸	گوشت کا بیان۔
〃	کونسے مقام کا گوشت عمدہ ہے
۵۹	بھنا ہوا گوشت۔
〃	قدید کا بیان۔
۶۰	کلیجی اور تلی کا بیان۔
〃	نمک کا بیان۔
〃	شکر کے ساتھ روٹی کھانا
۶۱	روغن زیتون کا بیان۔
〃	دودھ کا بیان۔
〃	مٹھائی کا بیان
〃	ککڑی اور کھجور ملاکر کھانا
۶۲	کھجور کا بیان۔
〃	جب فصل کا پہلا میوہ آوے
〃	گندھ کھجور اور خشک کھجور ملاکر کھانا

صفحہ	مضمون کتاب
۶۳	دو دو تین تین کھجور ملاکر کھانے سے ممانعت۔
〃	اچھی کھجور کھجورون مین ڈھونڈکر کھانا
〃	کھجور مسکے کے ساتھ کھانا۔
۶۴	میدہ کا بیان
۶۵	باریک چپاتیون کا بیان۔
〃	فالودے کا بیان۔
۶۶	گھی مین چپڑی روٹی۔
۶۷	گیہون کی روٹی کا بیان۔
۶۸	جو کی روٹی کا بیان۔
۶۹	میانہ روی کھانے مین اور پیٹ بھرنیکی کراہت
۷۰	کھانا پھینکنے سے ممانعت
۷۱	بھوک سے پناہ مانگنا
〃	رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا ہے
〃	لوگونکی دعوت کرنا
۷۲	اگر مہمان دعوت کے مکان مین کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو لوٹ آوے۔
۷۴	گوشت اور گہی ملاکر کھانا
〃	جب کوئی گوشت پکاوے تو شوربہت رکھے

صفحہ	مضمون کتاب
۷۳	لہسن اور پیاز کھانے کا بیان
۷۴	دہی اور گھی کا بیان
۷۵	میووں کا بیان
〃	اوندھے ہوکر کھانا منع ہے
〃	شرابیون کے بیان مین
〃	شراب ہر برائی کی کنجی ہے
۷۶	جو کوئی دنیا مین شراب پیویگا
〃	جو کوئی ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے
〃	شرابی کی نماز قبول نہین ہوگی
۷۷	شراب کاہے سے بنتی ہے۔
۷۸	شراب مین کس طرح پر لعنت آئی ہے
〃	شراب کی سوداگری کا بیان
۷۹	اخیر زمانہ مین لوگ شراب کی دوسری نام رکھکر اسکو پیوینگے
〃	ہر مسکر حرام ہے۔
۸۰	جس شراب کا کثیر یعنے بہت مقدار نشہ پیدا کرے تو اسکا قلیل بھی حرام ہے
۸۱	خلیطین کی ممانعت۔
۸۲	نبیذ پکانے اور پینے کا بیان
〃	شراب کے برتنون مین نبیذ بنانے کی ممانعت
۸۳	اُن برتنون مین نبیذ بنانیکی اجازت
〃	مٹی کی گھڑہی مین جو روغنی ہو نبیذ بنانے کی ممانعت

صفحہ	مضمون کتاب
۸۴	برتنون کو ڈھانپ دینا چاہیے
۸۵	چاندی کے برتن مین پینا
۸۶	تین سانس مین پانی پینا
۸۷	مشک کے موہنہ سے پانی پینا کیسا ہے
〃	مشکون کا مُنہ الٹ کر پانی پینا
۸۸	کھڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے
〃	جب مجلس مین کوئی پانی مانگے یا کوئی چیز پیوے اپنے بعد داہنے طرف والے کو دیوے وہ داہنے طرف والے کو دیوے۔
۸۹	پانی کے برتن مین سانس لینا
〃	پانی مین پھونکنا منع ہے یا اور کسی پینے کی چیز مین
〃	چلو سے پینا اور منہ پانی مین لگا کر پینا۔
۹۱	جو شخص لوگون کو پلاتا ہے وہ اخیر مین پیوے۔
〃	گلاس مین پینا۔
〃	طب کے باب مین
۹۲	اللہ تعالی نے کوئی بیماری نہین اتاری ایسی جسکا علاج نہ رکھا ہو
۹۴	بیمار اگر کسی چیز کے کھانے کی خواہش کرے۔
۹۵	پرہیز کا بیان
۹۶	کھانا کھانیکی بیماری پر صبر نہ کرنا چاہیے

صفحہ	مضمون کتاب
۹۶	حریرہ کا بیان۔
۹۷	سیاہ دانی یعنے کلونجی کا بیان
۹۸	شہد کا بیان۔
〃	کبنبی اور عجوہ کا بیان۔
۹۹	سنا اور سنوت کا بیان
۱۰۰	نماز مین شفا ہے
〃	ناپاک اور خبیث دوا سے علاج کرنے کی ممانعت
۱۰۱	مسہل کی دوا
〃	غدہ کا علاج اور دبانے کی ممانعت
〃	عرق النسا کی دوا کا بیان
〃	زخم کا علاج۔
۱۰۳	جو شخص علاج کرے کسی کا اور طب نہ جانتا ہو۔
	ذات الجنب کی دوا۔
۱۰۴	بخار کا بیان۔
〃	بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے
۱۰۶	پچھنی لگانے کا بیان۔
〃	پچھنی کس مقام پر لگادے
۱۰۷	کن دنون مین پچھنی لگادی
۱۱۰	داغ لینے کا جواز۔
۱۱۱	اثمد کا سرمہ لگانا
〃	جو شخص طاق پر سرمہ لگادے
〃	شراب سے علاج کرنیکی ممانعت

نمبر	مضمون کتاب	صفحہ
۱۱	قرآن سے دوا کرنا ۔	۱۳۷
۱۱۲	اونٹ کی موت کا بیان	″
۱۱۳	اگر برتن مین مکھی گر پڑے	۱۳۸
″	نظر کا بیان	
۱۱۴	نظر کے منتر کا بیان	۱۳۹
۱۱۵	جن منترون کی اجازت ہے	۱۴۰
	اون کا بیان ۔	
۱۱۶	سانپ اور بچھو کے منتر کا بیان	″
۱۱۷	آنحضرت صلعم نے جو دوسرون کے	۱۴۱
	لیکیلے اور جو آپ کے لیے منتر کیا گیا	
۱۱۹	بخار کا تعویذ ۔	″
۱۲۰	منتر پڑھکر پھونکنا ۔	۱۴۲
″	تعویذ لٹکانا کیسا ہے ۔	
۱۲۳	اسیب کا عمل ۔	″
۱۲۴	دودھاری والا سانپ مار ڈالنا چاہیے	۱۴۳
۱۲۵	فال نیک لینا اچھا ہے بدفالی منع ہے	″
۱۲۷	جذام کا بیان	۱۴۴
″	جادو کا بیان ۔	۱۴۷
۱۳۱	گھبراہٹ اور فیند کے اچاٹ ہونے	۱۴۸
	کا بیان ۔	
۱۳۳	کتاب لباس کی ۔	۱۴۹
″	آنحضرت صلعم کے لباس کا بیان	۱۵۰
۱۳۶	آدمی جب نئے کپڑے پہنے	
	تو کیا کہے ۔	″
″	جسطرح کپڑا پہننا منع ہے	

نمبر	مضمون کتاب	صفحہ
	بالون کا کپڑا پہننا	۱۵۱
	سفید کپڑون کا بیان ۔	
	جو شخص اپنا کپڑا ضرورت سے	۱۵۲
	زیادہ لٹکاوے غرور اور فخر کی راہ سے	″
	پاجامہ کہانتک ہوسکتا ہے	″
	قمیص پہننے کا بیان	″
	قمیص کا لمبا کرنا ۔	″
	قمیص کرتا کی آستین کتنی چاہیے	″
	کنڈیان کہلی رکھنے کا بیان	″
	پاجامہ پہننے کا بیان	۱۵۳
	عورت کو آنچل کیسا لٹکانا درست ہے	″
	سیاہ عمامہ کا بیان	″
	عمامہ کا شملہ پشت پر دونون	۱۵۴
	مونڈھون کے بیچمین لٹکانا	″
	ریشمی کپڑا پہننا منع ہے مرد کے لیے	″
	جسکو حریر پہننے کی اجازت ہے	۱۵۵
	اگر گوٹ حریر کی ہو تو اجازت ہے	″
	عورتون کو حریر اور سونا پہننا درست ہے	″
	سرخ لباس مرد کو پہننا جائز ہے	۱۵۶
	کسم کا رنگ مردونکے لیے مکروہ ہونا	۱۵۷
	زرد رنگ مردونکو پہننا جائز ہے	″
	جو چاہے وہ پہن سکتا ہے	″
	بشرطیکہ اسراف اور تکبر کی راہ سے ہو	″
	جو شخص شہرت اور ناموری کے لیے	۱۵۸
	کپڑے پہنے ۔	
	مرد کی کہال جب دباغت کر لیجاوے	″
	تو اسکو پہن سکتے ہین	۱۵۹

نمبر	مضمون کتاب	صفحہ
	جو کوئی کہتا ہے مردی کی کہال اور	۱۶۱
	پٹھے سے نفع نہ اٹھانا چاہیے	
	آنحضرت صلعم کی جوتی کیسی تھی	۱۶۲
	جوتی پہننے اور اتارنیکا بیان	″
	ایک پاؤن مین جوتا پہنکر چلنے	″
	کی ممانعت ۔	
	کھڑے ہوکر جوتا پہننا ۔	″
	سیاہ موزے پہننا کیسا ہے	″
	مہندی کا خضاب ۔	۱۶۳
	سیاہ خضاب کرنا ۔	۱۶۴
	زرد خضاب کا بیان ۔	″
	جس نے خضاب نہین کیا	۱۶۵
	جوڑی اور چوٹیون کا بیان	″
	بہت نیچے بال رکھنا مکروہ ہے	۱۶۶
	قزع کی ممانعت	۱۶۷
	انگشتری کا نقش	″
	سونیکی انگوٹھی کی ممانعت	″
	انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کیطرف	۱۶۸
	رکھنا پہننے کی حالت مین	
	داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہننا	″
	انگوٹھی مین انگشتری پہننا کیسا ہے	″
	گھر مین تصویر لٹکانا ۔	۱۶۹
	اگر روندی یا دبانے کی مقام پر	۱۷۱
	تصویر ہو ۔	
	سرخ زین پوشون اور چارجامہ لٹکانا	۱۷۲

صفحہ	مضمون کتاب
۱۶۲	چیتون کی کمال پر سواری کرنا
″	باب اخلاق اور آداب کے
″	ماں باپ سے نیک سلوک کرنا
۱۶۴	جس سے باپ سلوک کرتا ہو
	بیٹے کو بھی سلوک کرنا چاہیے
″	باپ کو اولاد سے کیسے برتاؤ کرنا
	چاہیے خصوصاً بیٹیون سے
۱۶۷	ہمسائے کا حق۔
۱۶۸	مہمان کا حق۔
۱۶۹	یتیم کا حق۔
۱۷۱	راہ سے کانٹا کچرا وغیرہ دور کرنا
″	پانی کے صدقے کی فضیلت
۱۷۳	نرمی کا بیان۔
″	لونڈی غلامونکی ساتھ نیک
	سلوک کرنا
۱۷۴	سلام کو فاش کرنیکا بیان
۱۷۵	سلام کا جواب دینا
″	ذمی کافرون کے سلام کا جواب
۱۷۶	بچون اور عورتونکو سلام کرنیکا بیان
″	مصافحہ کا بیان۔
۱۷۷	آدمی دوسرے آدمی کی ہاتھ کو چومے
	تو کیسا ہے۔
۱۷۸	اندر جانے سے پہلے اجازت لینا
۱۷۹	آدمی سے یون پوچھنا آپنے
	صبح کیسے کی۔

صفحہ	مضمون کتاب
۱۸۱	جب کسی قوم کا عزت والا شخص
	آوے تو اسکی عزت کرنا چاہیے
″	چھینک کا جواب
۱۸۲	آدمی اپنے ساتھی کی خاطرداری کرے
″	جو شخص کسی مجلس سے کھڑا ہو جاوے
	پھر لوٹ کر آوے تو وہ اسجگہ کا
	زیادہ حقدار ہے۔
″	عذر کرنے کا بیان۔
۱۸۳	مزاح کرنے کا بیان۔
۱۸۴	سفید بال اکھاڑنا کیسا ہے
″	کچھ سایہ اور کچھ دھوپ مین رہنا
″	اوندھے منہ لیٹنا منع ہے
۱۸۵	علم نجوم سیکھنا کیسا ہے۔
۱۸۶	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت
″	کونسے نام اللہ تعالی کو پسند ہین
۱۸۷	برے ناموں کا بیان
″	برے نام کا بدل ڈالنا
۱۸۸	آنحضرت صلعم کا نام اور کنیت
	جمع کرنا کیسا ہے۔
″	آدمی کا بچہ ہونے سے پہلے کنیت رکھنا
۱۸۹	لقبون کا بیان۔
″	خوشامد کا بیان۔
۱۹۰	جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو
	ایمانداری کا مشورہ دینا چاہیے
۱۹۱	حمام مین جانے کا بیان

صفحہ	مضمون کتاب
۱۹۲	نورہ لگانا کیسا ہے۔
″	وعظ کہنا اور قصہ بیان کرنا
۱۹۴	شعر کا بیان۔
۱۹۵	جو شعر ہین بری ہین
″	چوسر کھیلنے کا بیان
۱۹۶	کبوتربازی کا بیان
″	تنہائی کی کراہت
″	رات کو سوتے وقت چراغ اور انگار بجھا دینا
″	راہ پر اترنی کی ممانعت۔
۱۹۷	تین آدمیون کا ایک جا ہونا
″	خط لکھکر اسپر مہر کرنا
″	اگر کہین تین آدمی ہون تو دو
	آدمی ملکر کانا پھوسی نکرین۔
۱۹۸	کوئی شخص تیرا لیجاوے تو اسکے
	پیکان تمام کر لیجاوے
″	ذکر الہی اور تلاوت قرآن
	اور دعا کے ابواب۔
″	قرآن کی تلاوت کا ثواب
۲۰۲	ذکر الہی کا ثواب
۲۰۴	لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت
۲۰۶	اللہ کی حمد کرنے والونکی فضیلت
۲۰۷	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
۲۱۰	خدا سے استغفار کرنا
۲۱۱	نیکی کا ثواب۔
۲۱۳	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت

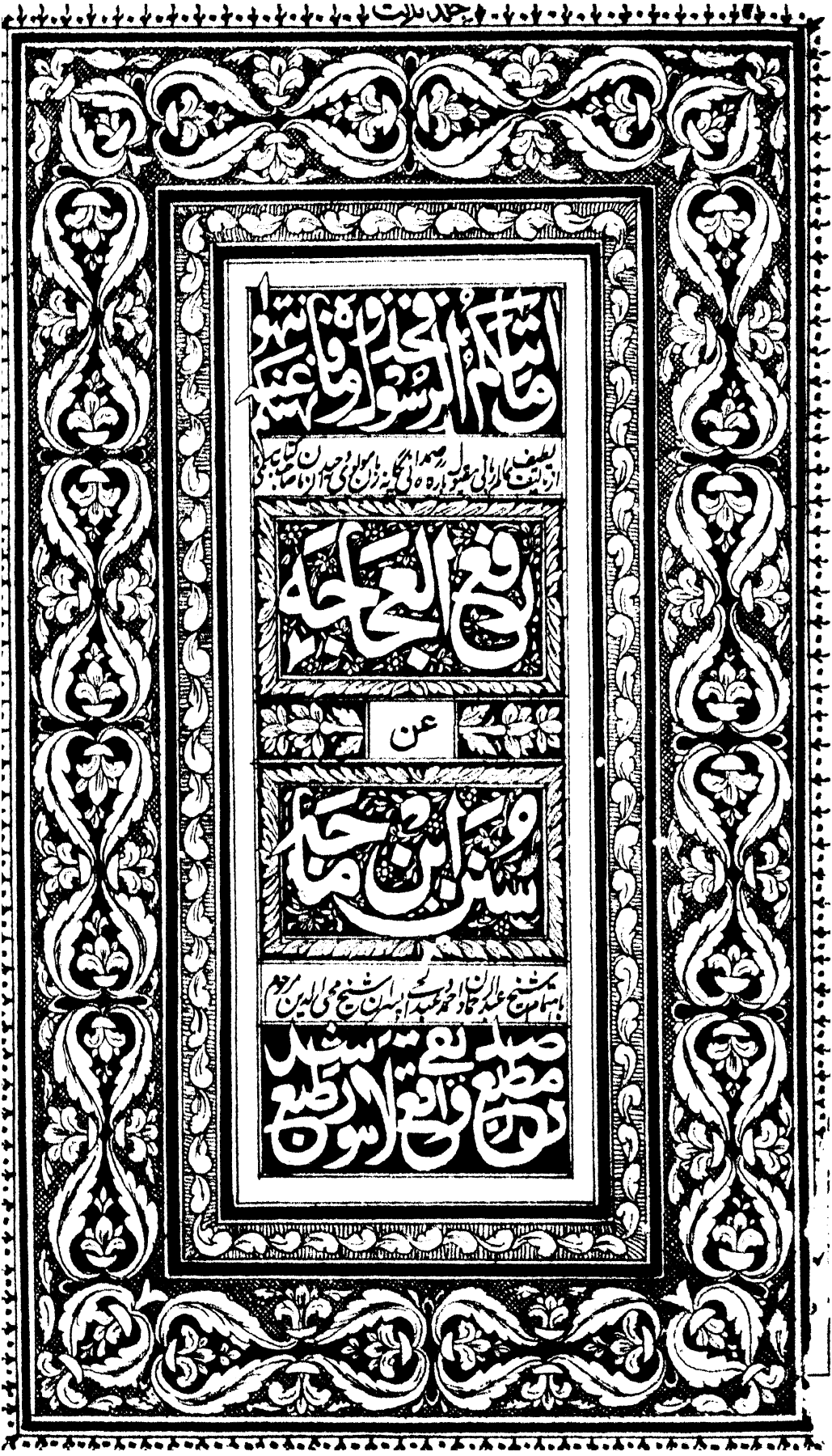
صفحہ	مضمون کتاب
۲۱۳	دعا کے ابواب
۲	دعا کی فضیلت
۲	آنحضرت صلعم کی دعا کا بیان
۲	آنحضرت صلعم نے کن چیزوں سے پناہ مانگی ہے۔
۲۲۰	جامع دعاؤں کا بیان
۲۲۱	عفو اور عافیت کی دعا
۲۲۲	جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو پہلے اپنے نفس سے شروع کرے
۲۲۳	دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے
″	آدمی کو یہ نہ کہنا چاہیے اے خدا اگر تو چاہے تو مجھکو بخشدے
″	اسم اعظم کا بیان۔
۲۲۶	اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام کا بیان
۲۲۸	ماں باپ کی دعا اولاد کے لیے اور مظلوم کی دعا
۲۲۹	دعا میں تکلف کرنا منع ہے
″	دعا میں ہاتھ اٹھانا۔
″	صبح اور شام آدمی کیا دعا کرے
۲۳۲	جب آدمی سونیکے بچھونے پر جاوے تو کیا دعا پڑھے۔
۲۳۴	جب رات کو آنکھ کھل جاوے تو کیا دعا پڑھے
۲۳۵	سختی اور تکلیف کے وقت کی دعا۔

صفحہ	مضمون کتاب
۲۳۵	گھر سے چلتے وقت کیا دعا پڑھے
۲۳۶	گھر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے
″	سفر کرتے وقت کیا دعا پڑھے
۲۳۷	بادل اور برسات کے وقت کی دعا
″	کسی آفت یا مصیبت والے کو دیکھے تو کیا پڑھے۔
۲۳۸	خواب کی تعبیر کے باب
″	نیک خواب خود دیکھے یا دوسرا کوئی اسکے لیے دیکھے
۲۳۹	آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھنا
۲۴۰	خواب تین طرح کا ہوتا ہے۔
۲۴۱	جو شخص برا خواب دیکھے۔
۲۴۲	جو خواب شیطان کی کھیل کا دیکھے وہ کسی سے بیان نہ کرے
۲۴۳	خواب کی جیسی تعبیر کہی جاوے ویسی ہی ہوتا ہے پس چاہیے کہ دوست کے سامنے بیان کرے
″	خواب کی تعبیر کسطرح دینا چاہیے
۲۴۴	جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے
″	جو شخص جتنا سچا ہو بات کرنے میں اسیقدر اسکا خواب بھی سچا ہوگا
″	خوابوں کی تعبیر کا بیان۔
۲۵۲	فتنوں کا بیان
۲۵۳	جو کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اسکو نہ ستانا

صفحہ	مضمون کتاب
۲۵۵	مسلمان کی جان کی حرمت
۲۵۶	لوٹنے سے ممانعت۔
۲۵۷	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔
۲۵۷	آنحضرت صلعم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ ہونا ایک دوسرے کی گردنیں مارکر
۲۵۸	مسلمان اللہ تعالیٰ کی ذمے میں ہیں
″	اپنی قوم کے لیے تعصب کرنے کا بیان۔
۲۵۹	بڑی جماعت کے ساتھ رہنا۔
۲۶۰	اسوقت میں جو فتنے ہونگے انکا بیان
۲۶۷	فتنے کے وقت حق پر جمے رہنا
۲۷۱	جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لیکر ایک دوسرے سے بھڑیں
۲۷۲	فتنے میں زبان روکنا
۲۷۶	تنہائی اور گوشہ گیری کا بیان
۲۸۱	جس امر میں شبہ ہو اس سے باز رہنا
۲۸۲	اسلام غربت سے شروع ہوا اور پھر غریب ہو جاوے گا
″	کس شخص کو فتنے سے محفوظ رہنے کی امید ہے۔
۲۸۳	ہر ایک امت کی کئی فرقہ ہونا
۲۸۴	مال کا فتنہ
۲۸۷	عورتوں کا فتنہ۔
۲۸۹	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

صفحہ	مضمون کتاب
۲۹۴	اس آیت کا بیان کہ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تمکو دوسرے کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم ہدایت پر ہو
۲۹۶	گناہون کی سزا کا بیان
۲۹۹	بلا پر صبر کرنے کا بیان
۳۰۶	زمانے کی سختی کا بیان۔
۳۰۹	قیامت کی نشانیونکا بیان
۳۱۲	قرآن و علم کا اُٹھہ جانا قیامت کی نشانی ہے
۳۱۴	امانت کا دلون سے نکل جانا
۳۱۶	قیامت کی نشانیون کا بیان
۳۱۸	زمین کے دھنسنے کا بیان
۳۱۹	بیدا کے لشکر کا بیان۔
۳۲۰	دابۃ الارض کا بیان۔
″	پچھم سے سورج نکلنے کا بیان
۳۲۲	دجال کا بیان اور حضرت عیسےٰ ع کے اُترنے کا بیان اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا
۳۴۴	مہدی علیہ السلام کے نکلنے کا بیان۔
۳۴۶	بڑی بڑی لڑائیون کا بیان
۳۵۰	ترک کا بیان۔
۳۵۴	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے
۳۵۶	دنیا کی مثال
۳۵۸	جنگلی لوگ پروا نہ کرینگے۔
۳۵۹	فقیری کی فضیلت
۳۶۰	فقیرون کا مرتبہ۔
۳۶۱	فقیرون کے ساتھہ بیٹھنے کی فضیلت۔
۳۶۴	جو بہت مالدار ہین انکا بیان
۳۶۶	قناعت کا بیان۔
۳۶۷	آنحضرت صلعم کی آل کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان۔
۳۶۸	آنحضرت صلعم کی آل کا بچھونا سونیکا کیسا تھا۔
۳۷۰	آنحضرت صلعم کے اصحاب کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان
۳۷۱	عمارت بنانا کیسا ہے
۳۷۲	توکل اور یقین کا بیان
۳۷۳	حکمت کا بیان۔
۳۷۵	تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا۔
۳۷۶	شرم کا بیان۔
۳۷۷	حلم اور بردباری کا بیان
۳۷۹	غم اور رونے کا بیان
۳۸۲	عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا۔
۳۸۴	ریا اور شہرت کا بیان
۳۸۵	حسد کا بیان
۳۸۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان۔
۳۸۷	تقوے اور پرہیزگاری کا بیان۔
۳۸۸	لوگون کا تعریف کرنا۔
۳۹۰	باب میت کی بیان مین
۳۹۱	انسان کی آرزو اور عمر کا بیان۔
۳۹۳	نیک کام کو ہمیشہ کرنا
۳۹۵	گناہون کا بیان
۳۹۶	توبہ کا بیان۔
۴۰۰	موت کا بیان اور اُسکے واسطے تیار رہنا۔
۴۰۴	قبر کا بیان اور مُردے کے گل جانے کا۔
۴۰۸	حشر کا بیان۔
۴۱۴	اللہ کی رحمت جس کی امید کی جاتی ہے قیامت کے دن۔
۴۱۸	حوض کوثر کا بیان
۴۲۰	شفاعت کا بیان۔
۴۲۶	دوزخ کا بیان۔
۴۳۰	جنت کا بیان

تمت


ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا
از تالیف لطیف عمارتاں مغفور مبرور رضوان آرامگاہ زبان مولوی وحید الزماں صاحب
رفع العجاجہ
عن
سنن ابن ماجہ
باہتمام شیخ عبد الرحمان احمد و محمد پسران شیخ محمد امین مرحوم
صدیقی مطبع فاروقی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجلد الثانی من النصف الثانی

ابواب الاضاحی قربانیوں کے باب

باب اضاحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کا بیان

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یضحی بکبشین املحین اقرنین ویسمی ویکبر ولقد رایتہ یذبح بیدہ واضعا قدمہ علی صفاحھما

انس بن مالک سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھے سیاہ اور سفید رنگ ملے ہوئے سینگ والے اور بسم اللہ کہتے اور اللہ اکبر ذبح کیوقت، اور میں نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اپنا پاؤں اُنکے پہلو پر رکھا

عن جابر بن عبد اللہ قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید بکبشین فقال حین وجھھما انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھوں کی عید کو دو مینڈھوں کی قربانی کی اور جس وقت انکا سونہ قبلہ کی طرف کیا تو فرمایا انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ ترجمہ اس دعا کا یہ ہے میں نے اپنا سونہ کیا اس شخص کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور میں سیدھا مسلمان

اور مین شرک کرنے والون مین نہین ہون بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لیے ہے جو صاحب ہے سارے جہانون کا اُسکا کوئی ساجھی نہین اور مجھکو اُسیکا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے اسکے تابعدارون مین سے ہون یا اللہ یہ قربانی تیری ہی طرف سے ہے یعنی تو نے ہی اسکو پیدا کیا اور مجھکو دی اور تیرے ہی واسطے ہے محمد اور اسکی اُمت کیطرف سے اسکو قبول فرما **ف** آپنے دو مینڈھون کو کاٹا ورنہ ایک مینڈھا یا ایک بکری سارے گھر والون کیطرف سے کافی ہے جیسا آگے آویگا اسکی وجہ یہ ہی کہ ایک مینڈھا اپنے اور اپنے گھر والون کی طرف سے کاٹا اور دوسرا اپنی اُمت کیطرف سے اب اور لوگ جو قربانی کرین انکو صرف ایک مینڈھا کاٹنا کافی ہے اور جسقدر عمدہ اور موٹا تازہ ہوتا ہی افضل ہے **عن** عائشۃ او عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یضحی اشتری کبشین عظیمین سمینین اقرنین املحین موجوئین فذبح احدہما عن امتہ لمن شہد للہ بالتوحید وشہد لہ بالبلاغ وذبح الاخر عن محمد وعن ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ صدیقہ یا جناب ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو موٹے بڑے مینڈھے لیتے سینگ والے کالے اور سفید رنگ خصی خریدتے ایک تو اپنی اُمت کیطرف سے ذبح کرتے یعنے اس شخص کیطرف سے جو اللہ کو اکیلا سمجھتا ہے (یعنے توحید کا قائل ہے) اور آپ کی پیمبری کا اقرار کرتا ہے (معلوم ہوا کہ جس نے توحید اور رسالت کو مانا وہ آپ کی اُمت مین داخل ہے گو اور مسائل مین کتنا ہی اختلاف کرتا ہو بشرطیکہ اسکا درجہ کفر تک نہ پہونچا ہو) اور دوسرا مینڈھا محمد اور آل محمد کیطرف سے (یعنے اپنے اور اپنے گھر والون کیطرف سے جیسے اوپر بیان ہوا) **باب** الاضاحی واجبۃ ہی ام لا قربانی کرنا واجب ہی یا نہین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو طاقت ہو (یعنے اتنی دولت کے پاس ہو) اور وہ قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجدون کے نزدیک نہ آوے **ف** اسکو نکالا احمد نے بھی اور حاکم نے کہا وہ صحیح ہے حافظ نے فتح مین کہا اسکے راوی ثقہ ہین لیکن اختلاف ہی کہ اسکا موقوف ہونا صحیح ہے یا مرفوع ہونا طحاوی نے کہا اسکا موقوف ہونا صواب ہے یعنے زیادہ ٹھیک ہے۔ یہ ایک دلیل ہے قربانی واجب کہنے والون کی جمہور اور اوزاعی اور ابوحنیفہ اور لیث اور بعض مالکیہ کا قول ہے اور جمہور کہتے ہین وہ سنت ہی واجب نہین ہے اور روضہ مین وجوب کے قول کو ترجیح دی ہی تو الحدیث کا یہی مذہب ہوگا مگر صرف ایک جانور ساری گھر والون کیطرف سے کافی ہے ہر ایک شخص کیطرف سے ضرور نہین جیسے حنفیہ نے خیال کیا ہے **عن** محمد ابن سیرین قال

ابن عمر عن الضحایا اواجبة هی قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم والمسلمون من بعده وجرت به السنة ابن سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا کیا قربانی واجب ہے اونہوں نے کہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور مسلمانوں نے آپکے بعد قربانی کی اور یہ سنت جاری ہوگئی **ف** اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ سلف کا یہی طریقہ تہا کہ احتیاط کی راہ سے یون ہی کہدیتے یہ کام حضرتؐ نے کیا ہے پس تم بہی کرو تصریح نکرتے اسکے وجوب کی اور اگر قربانی واجب نہ ہوتی تو ابن عمر یہ کہدیتے کہ وہ واجب نہیں ہے اگر بالفرض عدم وجوب کی اس سے دلیل بہی لیویں تو ہم کہیں گے صحابی کے قول سے وجوب باطل نہیں ہوسکتا **عن** حبلة بن سحیم قال سألت ابن عمر فذکر مثله سواء ترجمہ دوسری روایت ابن عمر سے بہی ایسی ہے **عن** مخنف ابن سلیم قال کنا وقوفا عند النبی صلی الله علیه وسلم بعرفة فقال یا ایها الناس ان علی کل اهل بیت فی کل عام اضحیة وعتیرة اتدرون ما العتیرة هی التی یسمیها الناس الرجبیة مخنف بن سلیم سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹہیرے ہوئے تہے عرفہ کے دن آپنے فرمایا ای لوگو ہر گہر والون پر ہر سال مین ایک قربانی ہے اور ایک عتیرہ ہے تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے رجب کی قربانی **ف** یہ پہلے واجب تہی شروع اسلام مین پہر رجب کی قربانی منسوخ ہوگئی دوسری حدیث مین ہے عتیرہ کوئی چیز نہیں ہے اب نہیں رہی مگر عید کی قربانی احمد حدیث سے یہی وجوب نکلتا ہے اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے بہی نکالا لیکن اسکی اسناد مین ابو رملہ مجہول ہے اور وجوب کے اس سے بہی دلیل لیتے ہین فصل لربک وانحر کیونکہ امر وجوب کے لیے ہے مخالف کہتے ہین کہ آیت کا یہ مطلب ہے کہ نحر اسکے لیے کر یعنے سوا خدا کے اور کسی کے لیے نحر نہ کر جیسے مشرکین بت پوجنے والے بتون کے نام پر نحر کیا کرتے تہے اس سے منع کیا اس لیے عید کی قربانی کا وجوب نہیں نکلتا ایک اور حدیث ہے جندب کی جو آگے آویگی وہ بہی وجوب کی دلیل ہے اور عدم وجوب والی جابر کی حدیث سے دلیل لیتے ہین اس مین یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی امت کی ان لوگون کیطرف سے جنہون نے قربانی نہین کی ایک مینڈہے کی اسکو نکالا احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور طبرانی وغیرہ نے باسناد حسن ابو رافع سے ایسا ہی نکالا لیکن یہ عدم وجوب پر دلالت نہین کرتا اسلیے کہ مراد اس مین وہ لوگ ہین جنکو قربانی کی قدرت نہین اور وجوب کا کوئی قائل نہیں اور یہ حدیث کہ مجہ کو قربانی کا حکم ہوا اور تمہیر فرض نہین ضعیف ہے اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جسکی طرف کذب کی نسبت ہے تو اس سے حجت لینا صحیح نہین (روضہ) **باب** ثواب الاضحیة قربانی کا ثواب **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما عمل آدمی یوم النحر عملا احب الی الله عز وجل من هراقة دم وانه

لَہَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِہَا وَاَظْلَافِہَا وَاَشْعَارِہَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ الْاَرْضَ فَطِیْبُوْا بِہَا نَفْسًا ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی نے یوم النحر مین (یعنے دس ذیحجہ کو) کوئی عمل ایسا نہین کیا جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو اسکے لیے خون بہانے سے (یعنے قربانی سے زیادہ اسدن کوئی عمل خدا کو محبوب نہین) اور قربانی کا جانور قیامت کے دن (زندہ ہوکر) آویگا اپنے سینگ گھر بالون سمیت (یعنی جون کا توں) اور خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے پاس ایک اور درجہ حاصل کرتا ہے تو خوش کرو قربانی سے اپنے دل کو (یعنے قربانی سے بڑی ثواب کی امید رکھو) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ زید بن ارقم سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ان قربانیون سے کیا فائدہ آپنے فرمایا تمہارے (اگلے) باپ حضرت ابرہیم علیہ السلام کی سنت ہے (یعنے ان کا طریقہ ہے) لوگون نے کہا پھر ہمکو اُن مین کیا ملیگا (یعنے ابرہیم کے طریق پر چلنے سے ہمارا کیا فائدہ ہوگا) آپنے فرمایا تمہیں بال قربانی کی بکری مین ہونگے ہر ایک بال کے بدل ایک نیکی ملیگی لوگون نے عرض کیا اور بھیڑ مین یا رسول اللہ آپنے فرمایا بھیڑ مین بھی ہر ایک بال کے بدل ایک نیکی ملے گی **بَابُ** مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِیِّ کونسی جانور کی قربانی مستحب ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ وَیَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈھے کی جو سینگ دار تھا اپنے سینگ لازم تھا اسکا سونہ کالا تھا اور پاؤن بھی کالے تھے آنکھ بھی کالی تھی (باقی بدن سفید) (یعنے چت کبرا تھا ایسا مینڈھا طیار اور فربہ کرکے قربانی کرنا افضل ہے) **عَنْ** یُوْنُسَ بْنِ مَیْسَرَۃَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَبِیْ سَعِیْدٍ الزُّرَقِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ظَھْرَاءِ الظَّھْیَا قَالَ یُوْنُسُ فَاَشَارَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِلَی الْکَبْشِ اَدْعَمَ لَیْسَ بِالْمُرْتَفِعِ وَلَا الْمُنْقَمِعِ فِیْ جِسْمِہٖ فَقَالَ لِیْ اَشْتَرِیْ ھٰذَا کَاَنَّہٗ شَبَّھَہٗ بِکَبْشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یونس بن میسرہ بن حلبس سے روایت ہے مین ابو سعید زرقی کے ساتھ نکلا جو صحابی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیان خریدنے کو یونس نے کہا ابو سعید نے ایک مینڈھا بتلایا اس مین کچھ سیاہی تھی اسکی ٹھوڑی اور پیٹھ مین وہ اونچا نہ تھا اور نہ بہت پست تھا اور جسم مین ابو سعید نے کہا میرے لیے یہ مینڈھا خرید لے انہون نے شاید اسکو مشابہ سمجھا اُس مینڈھے کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کیا تھا **فَسَمَّانَ** اسم

صحابہ کا اتباع کہ قربانی خریدنے مین بھی ویسا ہی جانور ڈھونڈتے جیسا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کیا تھا **عن** ابی امامۃ الباھلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ وخیر الضحایا الکبش الاقرن ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر کفن وہ ہے کہ جوڑا ہو (یعنے ازار اور چادر) اور بہتر قربانی وہ ہے جو مینڈھا ہو بڑے سینگ والا **باب** عن کم تجزی البدنۃ والبقرۃ اونٹ اور گائی کتنے آدمیون کیطرف سے کافی ہوسکتی ہے **عن** ابن عباس قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی الجزور عن عشرۃ والبقرۃ عن سبعۃ ابن عباس سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین اتنے مین ذیحجہ کی عید آئی تو ہم شریک ہوگئے قربانی مین اونٹ مین دس آدمی اور گائی مین سات آدمی **ف** اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے لیکن اور علما کے نزدیک اونٹ مین بھی سات آدمیون سے زیادہ شریک نہین ہوسکتے اور دلیل انکی جابر کیحدیث ہے جو آگے آتی ہے وہ کہتے ہین یہ حدیث منسوخ ہے اور نسخ کی کوئی دلیل نہین ہے جب تک تاریخ معلوم نہ ہو **عن** جابر قال نحرنا بالحدیبیۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ہمنے حدیبیہ مین آن حضرت کے ساتھ اونٹ کو نحر کیا سات آدمیون کیطرف سے اور گائی کو بھی سات آدمیون کیطرف سے **عن** ابی ھریرۃ قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمن اعتمر من نسائہ فی حجۃ الوداع بقرۃ بینھن ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کیطرف سے جنہون نے عمرہ کیا تھا حجۃ الوداع مین (اسکے بعد حج یعنے تمتع کیا تھا) قربانی کی ایک گائی کی ان سب کیطرف سے **عن** ابن عباس قال قلت الابل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھم ان ینحروا البقر ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے اونٹ کم ہوگئے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو آپنے حکم دیا گائے کے نحر کرنے کا سات آدمیون کیطرف سے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر عن آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بقرۃ واحدۃ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد کیطرف سے ایک گائی نحر کی حجۃ الوداع مین **باب** کم یجزی من الغنم عن البدنۃ ایک اونٹ کتنی بکریون کے برابر ہوتا ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ رجل فقال ان علی بدنۃ وانا موسر بھا ولا اجدھا فاشتریھا فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاع سبع شیاہ فیذبحھن ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور بولا میرے اوپر ایک اونٹ ہے اور مین قدرت رکھتا

ہون اسپر لیکن اونٹ نہین ملتا تاکہ مین اسکو خرید کرون آپنے اسکو حکم دیا کہ سات بکریان خرید کر اسکو ذبح کرے ف تو ایک اونٹ برابر ہے سات بکریون کے اس سے یہ نکلتا ہے کہ اونٹ مین سات آدمیون تک شریک ہو سکتے ہین یعنے سات گھر والی صبیر اوپر گذرا کہ اہلحدیث کے نزدیک ہر گھر پیچھے ایک بکری کافی ہے قربانی کے لیے **عن** رافع بن خدیج قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بذی الحلیفۃ من تہامۃ فاصبنا ابلا وغنما فعجل القوم فاطبخوا لقدور قبل ان یقسم فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہا فاکفئت ثم عدل الجزور بعشرۃ من الغنم رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ من تہامہ کے ملک مین تو ہمنے لوٹ مین پایا اونٹون اور بکریون کو لوگون نے جلدی کی (ران کا گوشت کاٹنے مین) اور ہمنے ہانڈیون کو چڑہا دیا تقسیم پہلے پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور حکم کیا وہ ہانڈیان اولٹ دیگئین اور گوشت پھینک دیا اسلیے کہ تقسیم سے پہلے غنیمت کا مال صرف کرنا درست نہین) پہر ایک اونٹ دس بکریون کے برابر سمجھا گیا ف اس سے یہ نہین نکلتا کہ قربانی مین ایک اونٹ دس بکریون کے برابر ہے یعنے ایک اونٹ مین دس آدمی شریک ہو سکتے ہین جیسے اسحاق بن راہویہ کا قول ہے بلکہ یہ خاص تہا اس موقعے سے شاید وہان کے اونٹ بڑے اور طاقتور ہونگے اور بکریان چھوٹی ہون گی تو آپنے ایک اونٹ کو دس بکریون کے برابر کیا

باب ما یجزی من الاضاحی کونسا جانور قربانی کے لیے کافی ہے **عن** عقبۃ بن عامر الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما فقسمہا علی اصحابہ ضحایا فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح انت عقبۃ بن عامر جہنی سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بکریان دین قربانی کی انہون نے بانٹ دین اپنے ساتھیون کو اور ایک عتود بچا رہا یعنے ایک سال کا بکری کا بچہ اونہون نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا تو اسکی قربانی کر ف بیہقی کی روایت مین ہے تیرے بعد پہر کسیکو یہ جائز نہ ہوگا اسکا اسناد صحیح ہے جمہور علما اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ بکری دو برس سے کم کی قربانی مین جائز نہین کیونکہ ابوبردہ کی حدیث مین ہے صحیحین مین ہے عرض کیا یا رسول اللہ میری پاس ایک جذعہ ہے بکری کا جسکو مین نے گھر مین پالا ہے آپنے فرمایا تو اسی کو ذبح کر اور تیرے سوا اور کسیکو یہ کافی نہ ہوگا اور جذعہ وہ ہے جو ایک سال کا ہو گیا ہو لیکن دو سال سے کم ہو لیکن بہیڑ کا جذعہ درست ہے جمہور علما اور اہلحدیث کے نزدیک احمد اور ترمذی نے ابوہریرہ سے نکالا مرفوعاً اچھی قربانی ہے بہیڑ کا جذعہ لیکن بکری کا جذعہ تو وہ بالاتفاق جائز نہین ہے یہ نووی نے نقل کیا حاصل یہ ہے کہ اونٹ اور گائی اور بکری دو برس سے کم کی درست نہین **عن** ام بلال بنت ہلال عن ابیہا ان رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ أُضْحِيَةً ہلال سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جائز ہے جذعہ بھیڑ کا قربانی مین (کیونکہ بھیڑ کا جذعہ بڑا ہوتا ہے بہ نسبت بکری کے) اس حدیث کو احمد اور بیہقی اور طبرانی نے بھی نکالا **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ وَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا تُوفِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہم ایک صحابی کے ساتھ تھے جسکا نام مجاشع تھا بنی سلیم مین سے تو بکریون کی قلت ہوئی اُنہون نے ایک منادی کو حکم کیا اس نے پکارا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بھیڑون سے جذع کام پر آتا ہے جسکام مین دو برس کی بکری کافی ہوتی ہے (یعنے قربانی کے لیے) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو مگر مسنہ یعنے دو برس کا جانور اگر بسوقت تنگی ہو تم پر تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو **بَابُ** مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضَحَّى بِهِ قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ أَوْ مُدَابَرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَدْعَاءَ حضرت علی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع اس جانور کی قربانی کرنے سے جسکا کان آگے سے کٹا ہو یا پیچھے سے یا اسکا کان پھٹا ہو یا کان مین روزن ہو یا اسکا کوئی عضو کٹا ہو یا اعضا کٹے ہون **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ جناب امیر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا کہ ہم آنکھ اور کان کو غور سے دیکھین (قربانی کے جانور مین کہ یہ اعضا سلامت ہین یا نہین) **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ عَنْ يَدِهِ أَرْبَعٌ لَا تُجْزِئُ فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ عبید بن فیروز نے براء بن عازب سے کہا مجھ سے بیان کر جن قربانیون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا یا ان سے منع کیا براء نے کہا آپنے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میرا ہاتھ آپکے ہاتھ سے چھوٹا ہے تو فرمایا چار جانور قربانی مین درست نہین ایک تو کانا جسکا کانا پن کھلا ہوا ہو دوسرے بیمار جسکی بیماری کھلی ہوئی ہو تیسرے لنگڑا جسکا لنگڑا پن کھلا

ہوا ہو جو تہی دبلی جسکی ہڈیون مین مغز رگودا) نرہا ہو عبید نے کہا مین برا جانتا ہون اس جانور کو بھی جسکے کان مین نقص ہو برا نے کہا جس جانور کو تو برا سمجھے اسکو چھوڑ دی لیکن دوسرے کو منع نکرا سکے لینے سے **ف** اسحدیث کو احمد اور اصحاب سنن نے بھی نکالا ترمذی اور حاکم اور ابن حبان نے بھی اور صحیح کہا **عَنْ** عَلِیٍّ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّضَحِّیَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ جناب امیر سے روایت ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سینگ ٹوٹے اور کنڈھے سے **ف** لیکن جس جانور کا سینگ اگا ہی نہو وہ درست ہی اسیطرح اگر کان نصف سے کم کٹا ہو تو ابو حنیفہ نے اسکو جائز رکھا ہے یہ حدیث مطلق ہے اور حدیث کا اتباع بہتر ہے اور احمد اور ابو داؤد اور حاکم اور بخاری نے تاریخ مین نکالا کہ آن حضرتؐ نے منع کیا صفرہ (جس کا کان گیا ہو) سے اور مستاصلہ (جسکا سینگ ٹوٹا ہو) اور نخباسے (جسکی آنکھ مین نقص ہو) اور مشیعہ سے (جو اور بکریون کے ساتھ چل نسکے ضعف اور لاغری سے) اور کسیرہ سے (جسکی ہڈیون مین مغز نرہا ہو) **بَابُ** مَنِ اشْتَرَی اُضْحِیَۃً صَحِیْحَۃً فَاَصَابَھَا عِنْدَہٗ شَیْءٌ ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا پھر اسپر کچھ آفت آئی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَیْنَا کُنَّا نُضَحِّیْ بِہٖ فَاَصَابَ الذِّئْبُ مِنْ اِلْیَتِہٖ وَاَکْلِہٖ فَسَاَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نُّضَحِّیَ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہمنے ایک مینڈھا خریدا قربانی کے لیے پھر بھیڑیا اسکے سرین یا کان کاٹ لے گیا ہمنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا اسکی قربانی کر **ف** اسکو نکالا احمد اور بیہقی نے بھی لیکن اسکے اسناد مین جابر جعفی کذاب ہے اور علماء نے کہا ہی کہ اگر قربانی کے جانور پر خریدنے کے بعد آفت آوے تو اسکو بدلنا ضرور ہے **بَابُ** مَنْ ضَحّٰی بِشَاۃٍ عَنْ اَھْلِہٖ ساری گھر والون کے طرف سے ایک بکری قربانی کے لیے کافی ہے **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ کَیْفَ کَانَتِ الضَّحَایَا فِیْکُمْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَحِّیْ بِشَاۃٍ عَنْہُ وَعَنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ فَیَاْکُلُوْنَ وَیُطْعِمُوْنَ ثُمَّ تَبَاھَی النَّاسُ فَصَارَ کَمَا تَرٰی عطا بن یسار سے روایت ہے مینے ابو ایوب انصاری سے پوچھا تم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کیسی قربانی کرتے تھے اونہون نے کہا آپ کے زمانہ مین ہر آدمی اپنے اور اپنے گھر والون کیطرف سے ایک بکری قربانی کرتا پھر وہ سب اس مین سے کھاتے اور کھلاتے (فقیرون اور دوستون کو) لیکن اسکے بعد لوگ فخر کرنے لگے قربانی مین اب تو یہ حال ہے جیسے تو دیکھتا ہے **ف** کہ ایک گھر مین دس آدمی ہین تو دس بکرے قربانی کرتے ہین

اور اسراف تو ایک شخص کیطرف سے دس دس بکری کرتے ہیں یہ اسراف اور تکبر ہے اور جو عبادت خلاف سنت اور فخر کی راہ سے کی جاوے اس میں بجائے ثواب کے عذاب کا ڈر ہے عمدہ بات یہی ہے کہ سنت کے مطابق ہر گھر جیسے ایک بکری قربانی کیجاوے گو حنفیہ اسکو جائز نہیں جانتے **عن** ابن سریحۃ قال حملنی اھلی علی الجفاء بعد ما علمت من السنۃ کان اھل البیت یضحون بالشاۃ والشاتین والآن یبخلنا جیراننا ابو سریحہ سے روایت ہے ہمارے گھر والوں نے ہمکو مجبور کیا خلاف سنت کام پر اسکے بعد جب ہم عمل کرتے تھے سنت پر پہلے یہ حال تھا کہ ایک گھر والے بکری یا دو بکریوں کی قربانی کرتے (اگر لوگ زیادہ ہوتے) اور اب اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہمارے ہمسائے ہمکو بخیل کہتے ہیں۔

ف تو انکے طعنہ کے ڈر سے خلاف سنت بہت سی بکریاں قربانی کرنا پڑتی ہیں لیکن خدا کے خاص بندے کسیکے طعن و تشنیع سے نہیں ڈرتے اور سنت کے موافق فی گھر ایک ہی بکری کاٹتے ہیں **باب** من اراد ان یضحی فلا یاخذ فی العشر من شعرہ واظفارہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو وہ بکیجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے بال اور ناخون نہ کترادے **ف** یہ حکم استحبابی ہے شافعی اور انکے اصحاب کے نزدیک اور سعید بن المسیب اور ربیعہ اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور اصحاب حدیث نے کہا کہ حرام ہے اسپر بال کترانا یا ناخون ان دن میں جبتک قربانی سے فارغ نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا جائز ہے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل العشر وارادا حدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ ولا من بشرہ شیئا ام سلمہ سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا چاند ہو جاوے اور تم میں سے کسیکا ارادہ قربانی کا ہو تو اپنے بال اور بدن میں سے کچھ نہ لیوے **ف** جبتک قربانی نہ کرے یہ حدیث دلیل ہے امام احمد اور اہلحدیث کی **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم ھلال ذی الحجۃ فاراد ان یضحی فلا یقربن لہ شعرا ولا ظفرا ام سلمہ نے کہا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے ذیحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو تو اپنے بال اور ناخون نہ کترادے **باب** النہی عن ذبح الاضحیۃ قبل الصلوۃ نماز سے پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا ذبح یوم النحر یعنی قبل الصلوۃ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے بقرعید کے دن نماز سے پہلے قربانی کی تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم دیا دوبارہ قربانی کرنے کا **ف** ابن قیم نے کہا صریح حدیثیں وارد ہیں اس میں کہ نماز سے پہلے جو ذبح ہوگا کافی نہ ہوگا خواہ نماز کا وقت آگیا ہو یا نہ آگیا ہو اور یہی اسکا دین ہے جسکو ہم اختیار کرتے ہیں اسکے خلاف باطل ہے اور مراد نماز سے امام کی نماز ہے عیدگاہ میں یا مسجد میں اگر امام نہ ہو تو ہر

یہ شخص اپنی نماز کے بعد ذبح کرے اسیطرح جب امام بی نماز ہو جیسے ہماری زمانہ مین مسلمانون کے بادشاہ ہین **عن** جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَبَحَ اُنَاسٌ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ اُضْحِيَتَهٗ وَمَنْ لَّا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ جندب بجلی نے کہا مین موجود تہا عید الضحے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تو چند لوگون نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا آپنے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ابہی ذبح نہین کیا وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر **عن** عُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ اَنَّهٗ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِدْ اُضْحِيَتَكَ عویمر بن اشقر سے کہ اونہون نے نماز سے پہلے ذبح کیا پہر اسکا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا دوبارہ قربانی کر **عن** اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَارٍ مِنْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ فَوَجَدَ رِيْحَ ذَبِيْحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ ذَبَحَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا جَذَعٌ اَوْ جَمَلٌ مِّنَ الضَّاْنِ قَالَ اُذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ابوزید انصاری سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انصار کے گہرون مین سے ایک گہر پر گذرے دہان آپنے گوشت بہونی کی بو پائی فرمایا یہ کس نے ذبح کیا ایک شخص ہم مین سے نکلا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ذبح کیا نماز سے پہلے اپنے گہر والون اور ہمسایون کو کہلانے کے لیے آپنے اسکو حکم کیا (نماز کے بعد) دوبارہ ذبح کرنے کا اس نے عرض کیا قسم اس خدا کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے میرے پاس تو کچہ نہین ہے مگر ایک جذعہ یا بچہ بہیڑ کا آپنے فرمایا تو اسیکو ذبح کر اور تیرے بعد یہ جذعہ کسیکے لیے جائز نہ ہوگا **باب** مَنْ ذَبَحَ اُضْحِيَتَهٗ بِيَدِهٖ اپنے ہاتھہ سے قربانی کرنا بہتر ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ اُضْحِيَتَهٗ بِيَدِهٖ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهَا انس بن مالک سے روایت ہے مینے دیکہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ اپنی قربانی اپنے ہاتھہ سے ذبح کر رہے تہے اور اپنا پاؤن اسکے پہلو پر رکہے ہوئے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ اُضْحِيَتَهٗ عِنْدَ طَرَفِ الزُّقَاقِ طَرِيْقِ بَنِيْ زُرَيْقٍ بِيَدِهٖ بِشَفْرَةٍ سعد مؤذن سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی اپنے ہاتھہ سے ذبح کی گلی کے کنارے پر بنی زریق کی راہ پر ایک چہری سے **باب** جُلُوْدِ الْاَضَاحِيِّ قربانی کی کہالون کا بیان

عن علی بن ابی طالب اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقسم بدنہ کلہا لحومہا وجلودہا وجلالہا للمساکین حضرت علی سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا قربانی کے اونٹ بانٹ دینے کا اسکے گوشت اور کھالین اور جھولین سب معلوم ہوا کہ کھال قربانی کی قصائی کی اجرت مین نہ دست مین جیسے اوپر گذرا) **باب** الاکل من لحوم الضحایا قربانیون کے گوشت مین سے کھانا **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہن کل جزور ببضعۃ فجعلت فی قدر فاکلوا من اللحم وحسوا من المرق جابر عبد اللہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ مین سے قربانی کے ایک ٹکڑا گوشت کا منگایا پھر ان سب ٹکڑون کو حکم دیا ایک ہانڈی مین پکانے کا پھر اسکا گوشت سب لوگون نے کھایا اور اسکا شوربا پیا **باب** ادخار لحوم الاضاحی قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا **عن** عائشۃ قالت انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لحوم الاضاحی لجھد الناس ثم رخص فیھا حضرت عائشہ سے روایت ہے اونھون نے کہا آن حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تو اسوجہ سے کہ اس زمانہ مین لوگ محتاج تھے (کھانے کے) پھر آپنے اجازت دی اسکی **عن** نبیشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام فکلوا وادخروا نبیشہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے لیکن اب کھاؤ اس مین سے اور رکھ چھوڑو (جتنے دن تک چاہو تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا) **باب** الذبح بالمصلی عیدگاہ مین قربانی کرنا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یذبح بالمصلی ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ مین ذبح کرتے تھے **ابواب الذبائح** ذبیحہ کے باب **باب** العقیقۃ عقیقے کا بیان **عن** ام کرز قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ ام کرز سے روایت ہے مین نے سنا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریان ہین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری ہے **ف** اسکو نکالا احمد اور نسائی اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی نے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نعق عن الغلام شاتین وعن الجاریۃ شاۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا لڑکے کیطرف سے دو بکریان عقیقہ کرنے کا اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری

ف اسکو احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور اکثر علما اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کیطرف سے عقیقہ مین دو بکریان کرنا چاہیین اور لڑکی کیطرف سے ایک اور ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباس سے نکالا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین کیطرف سے عقیقہ کیا ایک ایک مینڈھے کا صحیح کہا اسکو عبدالحق اور ابن دقیق العید نے اور یہ مخالف نہین ہے اگلی حدیثون کے کیونکہ ان مین زیادہ ہے اور قول مثبت مقدم ہے اور امام مالک کے نزدیک عقیقہ مین ایک ہی بکری ہے اسحدیث کے روسے اور محلی نے کہا اصل سنت ایک بکری سے ادا ہوتی ہے اور دو بکریان کامل سنت ہین اور شافعی نے کہا عقیقہ کہانے اور تصدق کرنے مین مثل قربانی کے ہے اور مسنون ہے اسکا گوشت پکانا اور اسکی ہڈی نہ توڑین گے (روضہ) **عن** سلمان بن عامر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ الاذی سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے سنا آپ فرماتے تھے لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو ایک خون اسکیطرف سے بہاؤ اور نجاست کو اسپر سے دور کرو **ف** یعنے ساتوین دن اسکو پاک کرو اسکے بال منڈاؤ اور عقیقہ کرو یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری نے بھی نکالا **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل غلام مرتھن بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویحلق راسہ ویسمی سمرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک لڑکا گرو ہے اپنے عقیقہ مین (جیسے گروی چیز سے فائدہ نہین اٹھا سکتے بغیر روپیہ ادا کیے ہوئے ایسے ہی لڑکے بھی صحت اور سلامتی اور مبارکی عقیقہ سے ہوتی ہے) تو عقیقہ کا جانور ساتوین دن کاٹا جاوے گا اور اسیدن اسکا سر مونڈا جاوے گا اور اسکا نام رکھا جاویگا **ف** اسکو احمد اور اہل سنن اور حاکم اور عبدالحق نے نکالا اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے مگر حسن نے سمرہ سے نہین سنا اور احمد اور ابوداؤد نے عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے نکالا کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقہ سے آپ نے فرمایا مین عقوق (والدین کی نافرمانی) کو پسند نہین کرتا گویا آپ نے اس نام کو برا جانا لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ سے پوچھتے ہین اگر بچہ پیدا ہو تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا جو کوئی تم مین سے اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرے لڑکے کیطرف سے دو بکریان اور لڑکی کیطرف سے ایک اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عقیقہ واجب نہین ہے بلکہ مستحب ہین کہتا ہون اکثر علما کے نزدیک عقیقہ سنت ہے مگر ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ وہ سنت نہین ہے اور ظاہریہ اور حسن بصری کے نزدیک واجب ہے اور بچہ کے بال مونڈکر اوسکو تولے چاندی یا سونے سے وہ خیرات کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو ایسا ہی حکم دیا کہ امام حسن

کے بال منڈکر اسکے وزن چاندی خیرات کرین نکالا اسکو احمد اور بیہقی نے بیہقی کی روایت مین ہے کہ حضرت فاطمہ نے امام حسن اور حسین اور زینب اور ام کلثوم ہر ایک کے بالون کے وزن چاندی صدقہ دی اور ترمذی اور حاکم نے حضرت علی سے ایسا ہی نکالا اور طبرانی نے اوسط مین ابن عباس سے نکالا کہ سات باتین سنت ہین بچہ مین ساتوین دن نام رکھنا ختنہ کرنا نجاست بدسے پنیز نکالنا ناکان مین سوراخ کرنا عقیقہ کرنا سر منڈنا عقیقہ کا خون اسکے سر مین لیتیڑنا بالون کے ہموزن چاندی یا سونا خیرات کرنا اسکے اسناد مین رواد بن جراح ضعیف ہے باقی راوی ثقہ ہین اور کان چھیدنے اور سر کو خون سے لیتیڑنے کا علمانے انکار کیا ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے باسناد صحیح بریدہ سے نکالا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ مین جب بچہ پیدا ہوتا تو بکری کاٹ کر اسکا خون بچہ کے سر پر لگاتے جب اللہ تعالے اسلام کو لایا تو ہم بکری کاٹتے تھے لیکن بچہ کے سر پر زعفران لگاتے اور ایسا ہی نکالا ابن حبان اور ابن السکن نے حضرت عائشہ سے اور کہا صحیح ہے (روضہ مختصرا) **عن** یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِیِّ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَلَا یُمَسُّ رَاْسُہٗ بِدَمٍ یزید بن عبد سے روایت ہے اَن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقیقہ کیا جاوے لڑکے کیطرف سے لیکن اس کے سر مین خون (عقیقہ کے جانور کا جیسے جاہلیت مین مروج تھا) نہ لگایا جاوے **باب** اَلْفَرَعَۃِ وَالْعَتِیْرَۃِ فرعہ اور عتیرہ کا بیان **ف** ان دونون کی تفسیر آگے آتی ہے **عن** نُبَیْشَۃَ قَالَ نَادٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا نَعْتِرُ عَتِیْرَۃً فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فِیْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَیِّ شَھْرٍ کَانَ وَبَرُّوْا اللّٰہَ وَاَطْعِمُوْا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فِیْ کُلِّ سَائِمَۃٍ فَرَعٌ تَغْذُوْہُ مَاشِیَتُکَ حَتّٰی اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَہٗ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِہٖ اُرَاہُ قَالَ عَلَی ابْنِ السَّبِیْلِ فَاِنَّ ذٰلِکَ ھُوَ خَیْرٌ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ مین عتیرہ کیا کرتے تھے جب مین تو اب آپ ہمکو کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا اللہ کے لیے ذبح کرو جس مہینے مین چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کہا ناکھلاؤ (غریبون کو) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم فرع کیا کرتے تھے جاہلیت مین اب آپ کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ہر چرنے والے جانورون مین فرع ہے جسکو جنے تیرا جانور جب وہ بوجھ لادنے کے لائق (یعنے جوان) ہوجاوے اسوقت تو اسکا گوشت تصدق کرے مسافرون پر تو یہ بہتر ہے **ف** عتیرہ کا تو بیان اوپر گذر چکا کہ وہ جب کی قربانی ہے اور فرع جاہلیت مین مروج تھی وہ پہلوٹا بچہ ہے ناقہ کا اسکو مشرک کاٹتے تھے بتون کے لیے اور بعضون نے کہا جب سو اونٹ کسی کے

پاس پوسی ہوجاتی تو وہ ایک بچہ کاٹتا اسکو فرع کہتے اسلام مین یہ لغو ہوگیا اور آپنے فرمایا کہ بچہ کے کاٹنے سے تو یہ بہتر ہے کہ اسکو جوان ہونے دی جب مضبوط اور طیار ہوجاوے اسوقت کاٹ کر مسافرون کو کھلا بعضون نے کہا فرع اور عتیرہ اب بھی مستحب ہے لیکن خدا کے لیے کرنا چاہیے اور حدیث سے فرع کا جواز نکلتا ہے دوسری روایت مین ہے کہ جب جوان ہوجاوے تو اسکو اللہ کی راہ مین دیدی کہ جہاد مین سپر سواری کیجاوے یا بوجھ لادا جاوے **عن** ابی ھریرۃ رفعہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرعۃ ولا عتیرۃ قال ھشام فی حدیثہ والفرعۃ اول النتاج والعتیرۃ الشاۃ یذبحھا اھل البیت فی رجب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ فرع ہے نہ عتیرہ (جسنے وجب اور ضرور منین ہے یا لغو ہے کیونکہ جاہلیت کی رسم ہے) ہشام نے کہا فرع پہلوٹا بچہ اور عتیرہ وہ بکری جسکو گھر والے رجب مین ذبح کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرعۃ ولا عتیرۃ قال ابن ماجۃ ھذا من فرائد العدنی ابن عمر سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع ہے نہ عتیرہ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث محمد بن عمر عدنی کے نادر حدیثون مین سے ہے **باب** اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے **عن** شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے ہر چیز مین احسان فرض کیا ہے (یعنے رحم اور انصاف) جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (تاکہ مقتول کو تکلیف نہو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم مین سے ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام دیوے **ف** یعنے ذبح کے بعد تھوڑی دیر ٹھیر جاوے یہانتک کہ ٹھنڈا ہوجاوے اسوقت کھال نکالے اور کاٹے یہ حدیث صحیح ہے اسکو امام احمد اور مسلم اور نسائی نے بھی نکالا **عن** ابی سعید الخدری قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل وھو مجر شاۃ باذنھا فقال دع اذنھا وخذ بسالفتھا ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے وہ ایک بکری کو گھسیٹ رہا تھا اسکا کان پکڑکے آپنے فرمایا اسکا کان چھوڑدی اور اسکی گردن پکڑ (تاکہ بکری کو تکلیف نہو سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین ہے) **عن** عبد اللہ بن عمر عن عمر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحد الشفار وان توارى عن البھائم وقال اذا ذبح احدکم فلیجھز عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا چھریون کے تیز کرنیکا اور چھریون کو جانورون سے چھپانے کا (تاکہ پہلے سے انکو ہیبت نہ ہوجاوے) اور فرمایا آپنے جب کوئی تم مین سے ذبح کرے

تو جلدی سے ذبح کر ڈالے **عَنِ** النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ دوسری روایت بھی ایسی ہے **بَابُ** التَّسْمِیَۃِ عِنْدَ الذَّبْحِ ذبح کیوقت بسم اللہ کہنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآئِھِمْ قَالَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ مَا ذُکِرَ عَلَیْہِ اسْمُ اللّٰہِ فَلَا تَاْکُلُوْا وَمَا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلُوْہُ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہ شیطان وحی بھیجتے ہیں اپنے دوستوں کو کہتے تھے وحی انکی یہ تھی کہ جسپر اللہ کا نام لیا جاوے اسکو مت کھاؤ اور جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اسکو کھاؤ تب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اسکو مت کھاؤ **عَنْ** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ قَوْمًا یَاْتُوْنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِیْ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَمْ لَا قَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَکُلُوْا وَکَانُوْا حَدِیْثِیْ عَھْدٍ بِالْکُفْرِ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ ہماری پاس گوشت لاتے ہیں (بیچنے کو) اور ہم نہیں جانتے کہ اللہ کا نام لیا گیا اون پر ذبح کیوقت (یا نہیں آپنے فرمایا تم اللہ کا نام لے لو اور کھاؤ اور وہ لوگ نئے مسلمان ہوتے تھے **ف** اس حدیث سے نکلا کہ مسلمان سے گوشت لے لینا درست ہے اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے ذبح کیوقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں کیونکہ مسلمان کا ظاہر حال یہ سید دلاتا ہے کہ اس نے اللہ کا نام ضرور لیا ہوگا البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہیں جبتک اپنی آنکھ سے دیکھ نہ لیوے کہ اسکو مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر دیکھے نہیں لیکن مشرک یہ کہے کہ اسکو مسلمان نے ذبح کیا ہے تو اسکا لینا درست نہیں مشرک کا قول قابل اعتبار نہیں دیانات میں فقہانے ایسا ہی لکھا ہے البتہ اہل کتاب سے مسلمانوں کیطرح گوشت لینا درست ہے بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مردار ہے جیسے منخنقہ وغیرہ ورنہ ہرگز درست نہ ہوگا **بَابُ** مَا یَجُوْزُ بِہِ الذَّبْحُ کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ صَیْفِیٍّ قَالَ نَجَحْتُ اَرْنَبَیْنِ بِمَرْوَۃٍ فَاَتَیْتُ بِھِمَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِاَکْلِھِمَا محمد بن صیفی سے روایت ہے میں نے دو خرگوش ذبح کیے ایک تیز پتھر سے (یعنی دھاردار سفید پتھر سے جسکو مروہ کہتے ہیں) پھر میں انکو لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے مجھ کو حکم دیا انکے کھانے کا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَیَّبَ فِیْ شَاۃٍ فَذَبَحُوْھَا بِمَرْوَۃٍ فَرَخَّصَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَکْلِھَا زید بن ثابت سے روایت ہے ایک بھیڑیے نے دانت لگائی ایک بکری میں تو لوگوں نے اس بکری کو ذبح کر ڈالا مروہ سے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دی اسکے کھانے کی **ف** اسکو امام احمد اور نسائی نے بھی نکالا **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُصِیْدُ الصَّیْدَ فَلَا نَجِدُ سِکِّیْنًا اِلَّا الظِّرَارَۃَ وَشُقَّۃَ الْعَصَا قَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ

عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم شکار کیا کرتے ہیں تو کبھی چھری نہیں ہوتی البتہ تیز پتھر ہوتا ہے یا لکڑی کی کپچ (باریک ٹکڑا) آپ نے فرمایا جس سے چاہے اس سے خون بہادے اور اللہ کا نام لے ف اسکو امام احمد اور نسائی اور ابوداؤد اور حاکم اور ابن حبان نے بھی نکالا **عن** رافع بن خدیج قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقلت یا رسول اللہ انا نکون فی المغازی فلا یکون معنا مدی فقال ما انهر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکل غیر السن والظفر فان السن عظم والظفر مدی الحبشۃ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لڑائی میں ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ چھری نہیں ہوتی آپ نے فرمایا جو خون بہادے اور اللہ کا نام اسپر لیا جاوے اسکو کھا سوا دانت اور ناخون کے ان دونوں چیزوں سے ذبح کرنا درست نہیں اسلیے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھری ہے ف یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے نکالا الحدیث کا یہی قول ہے کہ سوا دانت اور ناخون کے ہر دھار دار تیز چیز سے ذبح درست ہے اور دانت کی مثل ہے ہر ہڈی تو درست ہے ذبح کرنا تلوار اور چھری اور نیزے اور تیر کے پیکان اور دھار دار پتھر اور لکڑی اور نرکل اور کانچ اور آئینہ اور ٹھیکری اور تانبے اور ٹین وغیرہ سے غرض جو چیز تیز ہو کہ خون بہادے اس سے ذبح درست ہے اور ذبیحہ حلال ہے اور شافعی نے کہا ذبح میں حلقوم اور مری کا کٹ جانا شرط ہے اور ودجین کا بھی کاٹ ڈالنا مستحب ہے امام احمد سے بھی اصح روایت یہی ہے اور لیث اور ابوثور اور داؤد اور ابن منذر نے کہا ان سب کا کٹنا شرط ہے اور ابوحنیفہ نے کہا اگر ان چاروں میں سے تین بھی کٹ جاویں تو درست ہے اور مالک نے کہا کہ حلقوم اور ودجان کا کٹنا ضرور ہے مری کا کٹنا شرط نہیں ابن منذر نے کہا علما کا اجماع ہے اسپر کہ جب حلقوم اور مری اور ودجین کٹ جاویں اور حیوان بے جان ہو جاوے تو ذبح ہو گیا (نووی) درر میں الحدیث کے مذہب میں اور ذبح کا کٹنا ضرور قرار دیا ہے **باب** الصید بوسیلہ نکلنے کا بیان (یعنے چھیلنے کا اور کھال نکالنے کا) **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بغلام یسلخ شاۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنح حتی اریک فادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ بین الجلد واللحم فدحس بها حتی توارت الی الابط وقال یا غلام هکذا فاسلخ ثم مضی وصلی للناس ولم یتوضأ ابوسعید خدری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکے پر گذرے جو ایک بکری کی کھال نکال رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا تو الگ ہو جا میں تجھے بتلاتا ہوں پھر آپ نے اپنا ہاتھ گھسیڑ دیا کھال اور گوشت کے بیچ میں یہانتک کہ بغل تک آپ کا ہاتھ غائب ہو گیا آپ نے فرمایا اے لڑکے اسطرح سے کھال نکال پھر آپ

وہان سے چلے اور لوگون کو نماز پڑہائی اور وضو نہین کیا ف کیونکہ بکری نجس نہین ہے **باب النہی عن ذبح ذوات الدر** دودہ والی جانور کے ذبح سے ممانعت **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا من الانصار فاخذ الشفرۃ لیذبح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد انصاری پاس تشریف لائے اس نے چہری لی آپ کے لیے جانور کاٹنے کو آپ نے فرمایا دودہ والی مت کاٹیو ف دودہ والے جانور کا بلا عذر کاٹنا مکروہ ہے کس لیے کہ دودہ سے بہتون کو فائدہ ہوسکتا ہے بہت دنون تک اور گوشت کہانے مین یہہ فائدہ جاتا رہیگا **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ولعمر انطلقنا الی ابی لولو ففی قال فانطلقنا فی الشمر حتی اتینا الحائط فقال مرحبا واہلا ثم اخذ الشفرۃ ثم حال فی الغنم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب او قال ذات الدر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے اور حضرت عمر سے فرمایا ہماری ساتھ چلو وقفی پاس ابو بکر نے کہا پہر ہم چلے جاندنی رات مین یہانتک کہ باغ مین پہونچے (اسی وقفی کے جس کا نام ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ انصاری تہا) وہ بولا مرحبا و اہلا پہر اس نے چہری لی اور بکریون مین گہوما آپ نے فرمایا دودہ والی بکری سے بچیو (یعنے اسکو مت کاٹنا) **باب ذبیحۃ المرأۃ** عورت کے ذبیحہ کا بیان **عن** ابن کعب بن مالک عن ابیہ ان امرأۃ نحرت شاۃ بحجر فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یر بہ باسا کعب بن مالک سے روایت ہے ان کی بکریان تہین جو سلع پہاڑ مین چرتی تہین انکی ایک چوکری نے ایک بکری کو پایا وہ مرنے کے قریب تہی تو ایک پتہر توڑا اس سے اس بکری کو ذبح کر دیا (بخاری) ایک عورت نے ایک بکری کو ذبح کر دیا ایک پتہر سے پہر اسکا ذکر آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (کعب نے اپنے لوگون سے کہا ابہی اس بکری کو مت کہاؤ جبتک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض نہ کرلون پہر وہ خود گئے یا انہون نے کسی کو بہیجا اس نے آن حضرت سے اسکو پوچہا) آپ نے اس مین کچہ برائی نہین دیکہی (احمد اور بخاری کی روایت مین ہے کہ آپ نے حکم دیا انکو اسکے کہانے کا) اس سے یہ نکلا کہ عورت اور غلام کا ذبیحہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے اہل علم کا) **باب ذکوۃ الناد من البہائم** جو چارپایہ قابو سے باہر ہوجاوے (یعنے وحشی ہوجاوے بہاگ نکلے) اسکی ذکوۃ کیا ہے **عن** رافع بن خدیج قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فندّ بعیر فرماہ رجل بسہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لہا اوابد کاوابد الوحش فما غلبکم منہا فاصنعوا بہ ہکذا رافع بن خدیج سے روایت ہے

ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک سفر مین ایک اونٹ بگڑ گیا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا اسوقت لوگون کے پاس گھوڑے نہ تہے وہ تیر کہا کر رک گیا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چارپایون مین بہی بعضے وحشی ہوجاتے ہین جنگلی جانورون کیطرح پہر جو کوئی تم کر ہاتہ نہ آوے اسکے ساتہ ایسا ہی کرو **ف** یعنی تیر برچہی وغیرہ سے مارو وبسم اللہ کہکر اگر وہ مرجاوے تو حلال ہوگا یہ ذکوۃ اضطراری ہے اسکا حکم مثل ذبح کے ہے جب ذبح پر قدرت نہو اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اگر بندوق بسم اللہ کہکر مارے اور جانور مرجاوی ذبح کرنے سے پہلے تو وہ حلال ہے یہی قول ہے محققین المحدیث کا اگرچہ بعض حنفیہ اسمین شک کرتے ہین **عن** ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما تکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذہا لاجزأ ۔ ابو العشراء اور اسامہ بن مالک دارمی سے روایت ہے ہینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ نہین ہوتی مگر حلق اور کوڑی کے بیچ مین آپنے فرمایا اگر تو اسکی ران مین کونچ دیوی تو بہی کافی ہے **ف** اسکو نکالا احمد اور اصحاب سنن نے لیکن اسکی اسناد مین کئی مجہول ہین اور ابو العشراء بہی مجہول ہے اس سے کسی نے روایت نہین کیا سوا حماد بن سلمہ کے اور اسکا باپ پہچانا نہین جاتا تو اس روایت کی سند نہین بن سکتے لیکن رافع کی روایت جو اوپر گذری وہ صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بہی نکالا اور یہ جو اسحدیث مین ہے کہ اگر ران مین کونچ دی تو وہ بہی کافی ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ جب ذبح پر قدرت نہو جیسے جنگلی جانور بہاگ رہا ہو یا گہریلو جانور وحشی ہوجاوے **باب** النہی عن صبر البہائم وعن المثلۃ جانور کو باندہکر نشانہ لگانا اور مثلہ کرنا منع ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمثل بالبہائم ابو سعید خدری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانورون کا مثلہ کرنے سے **ف** یعنے انکا کوئی عضو کاٹنے سے مثلاً ناک کان ہاتہ پاؤن وغیرہ کیونکہ اس مین جانور کی تعذیب ہے اور وہ حرام ہے **عن** انس بن مالک قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صبر البہائم انس بن مالک سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانورون کو باندہکر مارنے سے مثلاً تیرون کا یا گولیون کا نشانہ اسکو کرے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مین جان ہو اسکو نشانہ مت بناؤ **عن** جابر بن عبد اللہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتل شیء من الدواب صبرا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کیا کسی جانور کو باندھکر تیر لگانے سے **ف** جب جانور کو باندھکر اسطرح سے مارنا منع ہوا تو انسان کو اسطرح سے مارنا بطریق اولی حرام ہوگا افسوس ہے کہ ہماری زمانہ میں بعضے لوگ قاتل کو اسیطرح قصاص لیتے ہیں کہ اسکو ایک درخت سے باندھ دیتے ہیں پھر سب لوگ ملکر اسکو گولیوں سے مار دیتے ہیں اسکو تعذیب کہتے ہیں یہ فعل بالکل خلاف شرع ہے اور تعجب ہے کہ عرب کے علماء اس سے منع نہیں کرتے **باب** النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ جو جانور نجاست کھاوے (یعنے جلالہ) اسکے گوشت کی ممانعت **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جلالہ کے گوشت اور دودھ سے **ف** اسکو نکالا امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حسن ہے اور امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا اور ابن دقیق العید نے ابن عباس سے کہ منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے گوشت کھانے اور اسکا دودھ پینے سے اور احمد اور نسائی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے ایسا ہی نکالا اور اس باب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں اور یہی مذہب ہے امام احمد اور ثوری اور شافعیہ اور امامیہ کا اور اہلحدیث بھی اسی کے قائل ہیں لیکن بعض علما کہتے ہیں کہ جلالہ کا گوشت حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر احادیث اسکو مقتضی ہیں کہ حرام ہووے اور یہی قول ہے اہلحدیث کا اور بعضوں نے کہا اگر مرغی جلالہ ہو تو اسکو تین روز تک بند رکھے اور دوسرے جانوروں کو دس روز اور نجاست ان کی نون میں کھانا نہ دے اس کے بعد اسکا گوشت کھانا درست ہے اور یہ قیاس کے موافق ہے کیونکہ حرمت کی علت نجاست کھانا تھی وہ جاتی رہی تو حرمت بھی نہ ہوگی (روضہ زیادۃ) **باب** لُحُومِ الْخَيْلِ گھوڑوں کے گوشت کا بیان

ف گھوڑے کے گوشت میں اختلاف ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور حنفیہ نے کہا کہ وہ حرام ہے حرمت اور عظمت کیوجہ سے جیسے انسان کا گوشت حرام ہے حرمت اور عظمت کیوجہ سے نہ نجاست کیوجہ سے اور دلیل لی اونہوں نے خالد بن ولید کی حدیث سے جو آگے آویگی لیکن وہ ضعیف ہے اسکی اسناد میں بقیہ بن ولید ہے اور صالح بن یحیی اور اسکا باپ مجہول ہے بخاری نے کہا اسحدیث میں اعتراض ہے اور بیہقی نے کہا اسکا اسناد مضطرب ہے اور خطابی نے کہا اسکی اسناد میں اعتراض ہے اور صالح بن یحیی عن ابیہ عن جدہ انمیں سے کسیکا سماع ایک دوسرے سے معلوم نہیں ہوتا اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے اور نسائی نے کہا اباحت کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے اور باب کی حدیثیں صحیح ہیں انسے اباحت اور حلت گھوڑے کی معلوم ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے **عن** اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا فَأَكَلْنَا

مِنْ لَحْمِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے ہمنے نحر کیا ایک گھوڑے کو اور اسکا گوشت کھایا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمنے خیبر کے زمانہ مین گھوڑون اور گورخرون کا گوشت کھایا **ف** حنفی کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا والخیل والبغال والحمیر لترکبوہا یعنے پیدا کیا ہمنے گھوڑون اور خچرون اور گدہون کو سواری کے لیے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کھانا درست نہین اور یہ عجب استدلال ہے بہت سے جانور سواری کے لیے پیدا ہوے لیکن ان کا کھانا بھی درست ہے جیسے اونٹ وغیرہ **باب** لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ بستی کے گدہون کا گوشت کیسا ہے **ف** جمہور علما اور ائمہ اربعہ کا یہ قول ہے کہ بستی کا گدہا حرام ہے اور اکثر عرب کے لوگ اسکو نہین کھاتے تھے اور کہتے تھے وہ شیطان ہے شیطان کے اور جب شیطان کو وہ دیکھتا ہے تو پکارتا ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ جب گدہے کی آواز سنو تو اللہ سے پناہ مانگو اور گدہے سی مثال لائی جاتی ہے جہل اور بے وقوفی اور ذلت مین اور اسکی حرمت مین بہت سے صحیح حدیثین آئین ہین براء بن عازب اور ابن عمر اور ابو ثعلبہ خشنی سی انکو بخاری اور مسلم نے نکالا البتہ خچر کا گدہا یعنے گودخرہ بالاتفاق درست ہے اور ان حضرت کو وہ ہدیہ دیا گیا آپنے اس مین سے کہایا رد فرمایا **عن** أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَبْنَا مُجَاعَةً يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَ الْقَوْمُ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا وَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَكَفَأْنَاهَا فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى حَرَّمَهَا تَحْرِيمًا قَالَ فَحَدَّثْنَا إِنَّمَا حَرَّمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَتَّةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے مین نے عبداللہ بن ابی اوفی سی پوچھا بستی کے گدہون کے گوشت کو اونہون نے کہا ہم بھوکے ہوے خیبر کے دن اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگون کو گدہے ملے لوٹ مین جو شہر سی نکلے تھے ہمنے انکو نحر کیا اور ہماری ہانڈیان جوش مار رہی تھین کہ اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ ہانڈیون کو اوندھا کر دو اور گدہون کے گوشت مین سی کچھ مت کھاؤ آخر ہمنے انکو اوندھا دیا ابو اسحاق نے کہا مینے عبداللہ بن ابی اوفی سی کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدہے کو حرام کر دیا اونہون نے کہا تو مجھ سے حدیث بیان کرتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدہے کو حرام کر دیا اسوجہ سے

کہ وہ نجاست کہتا ہے ف امام مالک اور ایک طائفہ علما کے نزدیک بستی کا گدھا حلال ہے وہ کہتے ہین یہ ممانعت اسوجہ سے تھی کہ اونہون نے لوٹ کا مال تقسیم سے پہلے کھانا چاہا اور وہ منع ہے جیسا اوپر گذرا اور دلیل لیتے ہین غالب بن ابجر کی روایت سے اسکو ابوداؤد نے نکالا اس مین یہ ہے کہ کھلا اپنے گھر والون کو سوا گدھون مین سے اور مینے انکو حرام کہا نہا نجاست کہا نیکی وجہ سے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور مضطرب الاسناد ہے عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ الْكِنْدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اَشْيَاءَ حَتّٰى ذَكَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزون کو حرام کیا ان مین سے بستی کے گدھے کا بھی ذکر کیا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُلْقِيَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيَّةً وَنَضِيجَهُ ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِهٖ بَعْدُ براء بن عازب رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بستی کے گدھون کا گوشت پھینک دینے کے لیے کچا ہو یا پکا پھر اسکے بعد حکم نہین دیا اسکو کہا نیکا (تو ممانعت قائم رہی) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَاَمْسَى النَّاسُ وَقَدْ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَوْ نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذَاكَ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا پہر شام ہوگئی لوگون نے آگ جلائی آپنے فرمایا کیا پکا رہے ہو اونہون نے کہا بستی کے گدھون کا گوشت آپنے فرمایا جو کچھ ہانڈی مین ہے اسکو بہادو اور ہانڈیان توڑ ڈالو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم جو ہانڈی مین ہے اسکو بہادین اور ہانڈی کو دھو ڈالین آپنے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (یعنے اختیار ہے خواہ ہانڈی سمیت پھینک دو یا ہانڈی کو دھو کر رکھ لو) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ انس بن مالک سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا متنبہ رہو اللہ اور اسکا رسول دونو تم کو منع کرتے ہین بستی کے گدھون کے گوشت سے کیونکہ وہ ناپاک ہے **باب** لُحُوْمِ الْبِغَالِ خچر کے گوشت کا بیان ف خچر کے گوشت کی حرمت کے لیے کوئی صحیح حدیث نہین ہے لیکن چونکہ خچر گدھے اور گھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اور گدھا حرام ہے اسوجہ سے خچر کا بھی نہ کھانا بہتر ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ فَالْبِغَالُ قَالَ لَا جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اونہون نے کہا ہم گھوڑے

کا گوشت کھاتے تھے میں نے کہا اور خچروں کا انہوں نے کہا نہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس سے خچر کی حرمت نہیں نکلتی **عَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ خالد بن ولید سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھوڑوں اور گدھوں اور خچروں کے گوشت سے **ف** یہ حدیث اگر صحیح ہوتی تو عمدہ دلیل تھی ان چیزوں کا گوشت حرام ہونے پر اسکو نکالا ابو داؤد اور نسائی نے بھی لیکن اوپر گذرا کہ یہ حدیث استدلال کے لائق نہیں ہے اور بہت ضعیف ہے **بَابُ** ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ پیٹ کی بچہ کی ذکوۃ اسکی ماں کی ذکوۃ ہے **ف** یعنے اگر ایک جانور کو ذبح کیا اور اسکے پیٹ میں بچہ تھا وہ مردہ نکلا تو اسکا کھانا درست ہے کیونکہ اسکی ماں کا ذبح کرنا گویا اسکا ذبح کرنا ہے یہی مذہب ہے جمہور علما، اور اہلحدیث کا اور اس میں کسیکا خلاف نہیں سوا امام ابوحنیفہ کے انہوں نے کہا کہ پیٹ کا بچہ حلال نہوگا مگر جب کہ وہ زندہ نکلے اور جدا گانہ ذبح کیا جاوے اپنی ماں کی طرح اور یہ قول انکا صحیح حدیث کے برخلاف ہے امام محمد نے بھی اس مسئلہ میں اپنی استاذ کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوحنیفہ حماد سے روایت کرتے تھے وہ ابراہیم نخعی سے وہ کہتے تھے کہ ایک نفس کی ذکوۃ دو نفسوں کے لیے کافی نہوگی اور اگر یہ قول ابراہیم نخعی کا ثابت ہو تب بھی حدیث کے خلاف ان کا قول لغو ہے اور حجت لینے کے لائق نہیں اور خود حنفیہ کے نزدیک تابعی کا قول حجت نہیں ہے اور امام محمد نے بسند صحیح مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا کہ جب ناقہ نحر کی جاوے تو اسکی ذکوۃ اسکے بچہ کی بھی ذکوۃ ہوجاویگی جو اسکے پیٹ میں ہو محمد نے کہا ہم اسی کے قائل ہیں ابن قیم نے کہا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ وارد ہے کہ جنین کی ذکوۃ اسکی ماں کی ذکوۃ ہے لیکن اسکو رد کیا گیا قیاس سے کہ یہ حدیث خلاف اصول ہے کیونکہ میتہ حرام ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جسکے زبان پر میتہ کی حرمت اوتری اوسی نے مچھلی اور ٹڈی کو حلال کیا حالانکہ وہ بھی میتہ ہیں اور یہ شخص قائل ہے ان دونو کی حلت کا اور جنین میتہ نہیں ہے وہ ایک جزء ہے اپنی ماں کا جو ذبح کی گئی اور ہر جز کی ذکوۃ ضرور نہیں پس اگر حدیث اسکی حلت میں وارد نہ ہوتی جب بھی وہ قیاس کے رو سے حلال ہوتا تو کیونکر حلال نہوگا جب حدیث بھی وارد ہوئی اور وہ موافق ہے قیاس اور اصول صحیحہ کے پس متفق ہوئے اسکی حلت پر نص اور قیاس اور اصل اور جس نے اسکو حرام کیا اوس نے ان تینوں کا خلاف کیا اپنی فاسد رای کی وجہ سے (اعلام الموقعین) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِمْ

فِي الْكَلْبِ لَا يُغْذِي بِهَا مُدِينَةً قَالَ مُدِينَةٌ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَبِفَتْحِهَا اللَّائِمُ ابو سعید سے روایت ہے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا جنین کو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اسکو کھاؤ اس لیے کہ اسکی ذکوۃ اسکی ماں کی ذکوۃ ہے

أَبْوَابُ الصَّيْدِ شکار کے باب **بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ** کتوں کے مارنے کا حکم سوا شکاری یا کھیت کے کتے کے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا پھر فرمایا لوگوں کو کتے سے کیا غرض پھر انکو اجازت دی شکاری کتا رکھنے کی **ف** کتے سے کیا غرض اسکا مطلب یہ ہے کہ کتا پالنا بیفائدہ ہے بلکہ وہ نجس جانور ہے حتیٰ کہ برتن یا کپڑے کو گندا کرے لیکن کتوں کا قتل تو وہ منسوخ ہے مسلم کی حدیث سے جابر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کتوں کے قتل سے اسکے بعد اور فرمایا کالے کتے کو مار ڈالو وہ شیطان ہے (انجاح) مترجم کہتا ہے ایک جماعت علماء اور اہلحدیث کے نزدیک کتا نجس نہیں ہے وہ کہتے ہیں اگر نجس ہوتا تو اسکا شکار کیا ہوا جانور حلال نہ ہوتا اور سات بار دھونیکا حکم جو دوسری حدیث میں وارد ہے وہ اسوجہ سے ہے کہ اس میں سمیت کا اندیشہ ہے نجاست کیوجہ سے ورنہ تین بار دھونا کافی تھا کیونکہ سور کتے سے زیادہ نجس ہے اسکا جوٹھا برتن تین بار دھونا کافی ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتے کی طہارت پر کئی حدیثوں سے استدلال کیا ہے لیکن اس میں اعتراض ہے اور جمہور اور اکثر علماء اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ کتا نجس ہے اور صرف شکاری کتے کا شکار اس سے مستثنیٰ ہے بدلیل آیت اور احادیث صحیحہ کے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَكَلْبِ الْعَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أُرَاهُ يَعْنِي حَائِطَ الْمَدِينَةِ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے قتل کا پھر فرمایا لوگوں کو کتوں سے کیا مطلب پھر انکو اجازت دی کھیت کے کتے کی اور باغ کے کتے کی **ف** یعنے جو کتے کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے پالے جاتے ہیں انکا پالنا جائز ہے دوسری روایت میں ریوڑ یعنے جانوروں کی حفاظت کے لیے بھی پالنا آیا ہے یہ شریعت سے صرف تین ہی کتوں کا جواز ثابت ہے ایک شکاری کتا دوسرا باغ یا کھیت کی حفاظت کا تیسرے ریوڑ کا اور قیاس کیا ہے اوپر اور کتوں کو بھی جو کسی ضرورت سے پالے جاویں جیسے جنگل میں چور سے حفاظت کے لیے امید ہے کہ یہی جائز ہو لیکن بلا ضرورت کے کتا پالنا ہماری شریعت میں جائز نہیں بلکہ اس سے اجر اور ثواب میں نقصان پڑتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے اور ایک حدیث

ہیں ہر کہ فرشتے اس مکان میں نہیں جاتے جہاں صورت ہو یا کتا یعنے رحمت کے فرشتے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے قتل کا **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَہٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ وَکَانَتِ الْکِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم کرتے تھے کتوں کے قتل کا اور کتے قتل کیے جاتے (آپ کے زمانہ میں) مگر شکاری یا ریوڑ کے کتے **بَابُ** النَّہْیِ عَنِ اقْتِنَاءِ الْکَلْبِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری یا کھیت یا جانوروں کا کتا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اسکے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا مگر کھیت کا یا ریوڑ کا کتا **ف** دوسری روایت میں یوں ہے دو قیراط روزانہ کم ہوں گے اور تطبیق یوں کی ہے کہ شاید کتوں کی دو قسمیں ہوں بعضوں میں ایک قیراط کی کمی ہوتی ہو بعضوں میں دو قیراط کی اور بعضوں نے کہا یہ باعتبار اختلاف مقامات کے ہے تو مکہ اور مدینہ میں اگر بضرورت کتا پالے تو دو قیراط کی کمی ہوگی اور شہروں میں ایک قیراط کی کیونکہ مکہ اور مدینہ افضل اور اعلیٰ مقام ہیں وہاں کتا پالنا زیادہ نامناسب ہے اور اس قیراط کی مقدار کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے یہ حدیث عمدہ نصیحت ہے مسلمان کے لیے کہ بلا ضرورت کتا پالنے سے پرہیز رکھے اور ہماری زمانہ میں یہ بلا بہت پھیلی ہے بہت مسلمان نصاریٰ کی مشابہت پر مرے جاتے ہیں اور انکی طرح بلا ضرورت گھروں میں کتا رکھتے ہیں یہ کیا ہے ایک آفت ہے مسلمانوں نے اگر نصاریٰ کی باتیں سیکھیں تو وہ بھی یہی کوٹ و پتلون پہننا بوٹ ڈاسنا چرٹ پینا شراب اور ڈاما کتے بغل میں رکھنا انمیں سے کوئی بات بھی انکے لیے مفید نہیں ہے نہ دنیا میں نہ آخرت میں بلکہ بعضوں میں دنیا اور آخرت دونوں کی تباہی ہے اور جو باتیں نصاریٰ کے مفید اور قابل تقلید ہیں جیسے علوم و کمالات صنائع کی تحصیل ہمت اور شجاعت اتفاق اور اتحاد جہاز رانی سیر و سیاحت اپنی قوم کی خیر خواہی امانت داری اور دیانت اپنی حکومت کی وفاداری اور بھلائی تجارت اور امن کی ترقی ملک اور طرق اور شوارع کی آراستگی اسلحہ اور سامان حرب و ضرب کی طیاری ان میں سے ایک بات بھی کوئی مسلمان حاصل نہیں کرتا نہ ان چیزوں کے لیے چندہ اور اتفاق کیا جاتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا الاسود البھیم وما من قوم اتخذوا کلبا الا ماشیۃ او کلب صید او کلب حرث الا انتقص من اجورھم کل یوم قیراط عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تبارک وتعالی کی ایک امت نہوتی اور امتون مین سے تو مین حکم کرتا انکے قتل کا لیکن اب بھی ان مین سے خالص کالے کو مار ڈالو اور جن لوگون نے کتا پالا مگر وہ ریوڑ یا شکار یا کھیت کا کتا نہو تو انکے ثواب مین سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے جاوینگے ف نووی نے کہا علما نے اجماع کیا ہے کہ کاٹنے والا کتا مار ڈالا جاوے امام الحرمین نے کہا پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کتون کے مارنیکا حکم دیا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور کالا بھجنگ سی حکم پر باقی رہا بعد اسکے یہ تیسرا کہ کسی قسم کا کتا نہ مارا جاوے جبتک نقصان نہو پہلا تک کہ کالا بھجنگ بھی اور ثواب کم ہونیکا سبب ہوگا کہ فرشتے اسکے گھر مین نہین جا سکتے جس کے پاس کتا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ لوگون کو ایذا ہوتی ہے اسکے بھونکنے اور حملہ کرنے سے اور یہ جو فرمایا اگر امت نہوتی امتون مین سے اسکا مطلب ہے کہ کتا بھی ایک قسم کی نوع ہے یعنی عالم کی قسم ہے اسکا فنا کرنا ممکن نہین اسلیے قتل کا حکم دینا بیکار ہے کتنے ہی قتل کرو لیکن دنیا مین ضرور کتے باقی رہینگے جبتک دنیا باقی ہے آپ دیکھیے کہ سانپ اور بچھو اور شیر اور بھیڑیے لوگ صدہا ہزارہا سال سے جہان پاتے ہین مار ڈالتے ہین اور صدہا ہزارہا روپیہ انعام انکے مارنے مین دیا جاتا ہے مگر کیا یہ نوعین دنیا سے مٹ گئین نہین ہرگز نہین

عن سفیان بن ابی زھیر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط فقیل لہ انت سمعت من النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب ھذا المسجد سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے مین نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کتا پالے اور وہ اسکے کھیت کے یا ریوڑ کے کام نہ آتا ہو تو اسکے عمل مین سے (یعنی عمل کے ثواب مین سے) ایک قیراط ہر روز کم ہوگا لوگون نے سفیان سے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم ہے اس مسجد کے ملک کے

باب صید الکلب کتے کے شکار کا بیان

ف الحدیث کے نزدیک جو جانور ہتیار سے شکار کیا جاوے (جیسے تیر تلوار برچھا بالا بندوق توپ وغیرہ سے یا ان جانورون کے ذریعہ سے جو زخمی کرتے ہین (جیسے کتا چیتا باز بحری عقاب وغیرہ) تو وہ حلال ہے اگرچہ شکار کا جانور ذبح کرنے سے پہلے مرجاوے بشرطیکہ مسلمان شکار کرے اور جانور یا ہتیار کو شکار پر چلاتے وقت بسم اللہ کہی ہو

یہی قول ہے جمہور علما اور فقہا کا عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض اھل کتاب ناکل فی انیتھم وبارض صید اصید بقوسی واصید بکلبی المعلم واصید بکلبی الذی لیس بمعلم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ما ذکرت انکم فی ارض اھل الکتاب فلا تاکلوا فی انیتھم الا ان لا تجدوا منھا بدا فان لم تجدوا منھا بدا فاغسلوھا وکلوا فیھا واما ما ذکرت من امر الصید فما اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ علیہ وکل وما صدت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ علیہ وکل ما صدت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکوتہ فکل ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے اونہون نے کہا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کے ملک مین رہتے ہین (یعنے یہود اور نصاری کے) کیا ہم انکے برتنون مین کھا دین اور ہم اس ملک مین رہتے ہین جہان شکار بہت ہی مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور اپنے سکھائے ہوئے کتے سے اور اس کتے سے جو سکھایا ہوا نہین سو سنکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جو تونے بیان کیا کہ ہم اہل کتاب کے ملک مین بستے ہین تو تم انکے برتنون مین نہ کھاؤ مگر جب ایسی ہی مجبوری ہو (مثلا دوسرا کوئی برتن نہ ملے) تو انکو دھوڈالو پھر ان مین کھاؤ اور وہ جو تونے شکار کا بیان کیا تو جو شکار تو اپنی کمان سے کرے اسپر اللہ کا نام لے (تیر مارتیوقت) اور اسکو کھا اور جو سکھلائی ہوی کتے سے شکار کرے اسپر بھی اللہ کا نام لے (کتے کو چھوڑتے وقت) پھر اسکو کھا اور جو شکار کرے بن سکھائی کتے سے پھر تو اس جانور کو پالے اور اسکو ذبح کرلے (اللہ کے نام پر) تو کھا ف اگر ذبح کرنے سے پہلے وہ جانور مرگیا ہو تو اسکا کھانا درست نہین یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا قوم نصید بھذہ الکلاب قال اذا ارسلت کلابک المعلمۃ وذکرت اسم اللہ علیھا فکل ما امسکن علیک وان قتلن الا ان یاکل الکلب وان اکل الکلب فلا تاکل فانی اخاف ان یکون انما امسک علی نفسہ وان خالطھا کلاب اخر فلا تاکل قال ابن ماجۃ سمعت یعقوب علی بن المنذر یقول حججت ثمانیۃ وخمسین حجۃ اکثرھا راجل عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو مین نے کہا ہم ان لوگون مین ہین جو کتون سے شکار کراتے ہین آپنے فرمایا جب تو اپنے سکھلائے ہوئے کتون کو چھوڑے اور اللہ کا نام اپر لیوے تو جو شکار کو وہ پکڑ لین اوسکو کھا اگرچہ وہ اسکو مار ڈالین مگر جسصورت مین کہ کتا اس شکار مین سے کھا لیوے تو

اسکو مت کہا اسلیے کہ مین ڈرتا ہون شاید اس کتے نے اس شکار کو اپنے کہانے کے لیے پکڑا ہو (تیرے لیے)
اور اگر سکھلائی کتے کے ساتھ جس کو تو نے بسم اللہ کہکر چھوڑا (دوسرے کتے شریک ہوگئے تب بھی وہ شکار مت کہا
(کیونکہ ان کتون پر بسم اللہ نہین کہی تھی اگرچہ وہ کتے سکھلائی ہوئے ہون یا نہ سکھلائے) امام ابن ماجہ نے
کہا احمد بن حنبل نے حدیث مین جو بیری شیخ ہین علی بن منذر ہین نے ان سے سنا وہ کہتے ہین مین نے اٹھاون حجر کیے ہین اور
ان مین اکثر حجر پیدل کیے ہین ف امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے نکالا مرفوعاً جب کتا شکار
مین سے کھالیوے تو پھر اسکو مت کہا اس نے وہ شکار اپنے لیے پکڑا اور احمد اور ابو داؤد کی ایک روایت مین ابو
ثعلبہ سے یون ہے کہ اگر کتا سکھلایا ہوا ہو اور وہ شکار مین سے کھا بھی لیوے جب بھی اسکو کہا ابن حجر نے کہا
اسکے اسناد مین برائی نہین حالانکہ اسکی اسناد مین داود بن عمر اودی ہے اس مین کلام ہے اور یہ روایت
صحیحین کی روایت کا معارضہ نہین کرسکتی جس مین صاف یہ موجود ہے کہ جب کتا شکار مین سے کھالیوے
تو پھر اسکو مت کہا اور احمد اور ابو داود نے عدی بن حاتم سے نکالا کہ جب کتے یا باز کو تو سکھلاوے پھر اُس کو
چھوڑے اللہ کا نام لیکر تو کہا اس کا شکار جو وہ پکڑ لیوے **باب صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ** مجوسی کا کتا
شکار کرے تو اسکا کہانا کیسا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَطَيْرِهِمْ
یعنی المجوس جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ہمکو ممانعت ہوئی مجوسی کے کتے یا پرندے کے شکار
سے ف یعنے اگر مجوسی کا کتا یا باز شکار کرے تو وہ مسلمان کو درست نہین ہے لیکن اگر مسلمان مجوسی کا کتا
یا باز لیکر اسکو اللہ کا نام لیکر چھوڑے تو وہ شکار درست ہوگا اور اسکی مثال یہ ہے جیسے مسلمان مجوسی کی چھری
سے ذبح کرے یا اسکی تیر کمان سے شکار کرے اور اگر مجوسی مسلمان کے کتے یا باز سے شکار کرے تو وہ درست
نہ ہوگا اسکی مثال ایسی ہے جیسے مجوسی مسلمان کی چھری سے ذبح کرے (موطا) **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بھجنگ کالے کتے کو (جس مین اور کوئی رنگ نہ ہو)
آپنے فرمایا وہ شیطان ہے (اس سے امام ابن ماجہ نے یہ نکالا کہ کالے کتے کا شکار درست نہین کیونکہ وہ شیطان
ہے اور شیطان کافر ہے اور کافر مشرک کا ذبیحہ درست نہین ایسا ہی قول ہے بعض علماء کا لیکن اکثر علماء
نے کالے کتے کا شکار درست کہا ہے اور کہا ہے حدیث مین تشبیہ ہے شیطان سے یعنی ایسا کتا اکثر شریر
اور بیکار ہوتا ہے) **باب صَيْدِ الْقَوْسِ** تیر کمان کا شکار **عَنْ** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہا اس شکار کو جو تیری کمان کرے حافظ ابو عبد اللہ بن ماجہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے صرف رملہ کے لوگون نے اسکو روایت کیا **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي قَالَ إِذَا رَمَيْتَ وَخَزَقْتَ فَكُلْ مَا خَزَقْتَ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تیر انداز لوگ ہین آپنے فرمایا جب تو تیر مارے اور وہ گھس جاوے (یعنے زخم کرکے اندر گھسکر اور خون بہاوے) تو کہا اس جانور کو جسکو تو بہاڑی **ف** اگر حدیث عدی بن حاتم کی آتی ہے کہ جو شکار معراض سے ماری (معراض بے پر اور بے پیکان کا تیر بطور لکڑی کے جو اپنے بوجھ سے شکار کو مارتا ہے) وہ مردار ہے مگر جب معراض اس مین چبھ جاوی بطور سنان کے اور بہاڑ ڈالے تو جائز ہے اسکا کہانا اور امام احمد نے نکالا کہ عدی نے کہا یا رسول اللہ ہم تیر انداز لوگ ہین تو کونسا جانور حلال ہے ہمکو آپنے فرمایا جس کو تم ذبح کرو اور جو اللہ کا نام لیکر اسکو کو نچوان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ حلت کے لیے صرف یہ کافی ہے کہ وہ آلہ شکار مین گہر جاوے اور کو بخ دے یعنی سوراخ کرے اور بہاڑ ڈالے خون بہاوے اگرچہ وہ چیز بھاری ہو جیسے معراض پس بندوق کی گولی کا جو اس زمانہ مین رائج ہے شکار درست ہوگا اگرچہ اسکو ذبح نہ کرسکے بشرطیکہ اللہ کا نام لیکر گولی یا چھرہ ماری کیونکہ گولی بدن مین گہر جاتی ہے اور بدن کو پہاڑ ڈالتی ہے (روضہ) **مترجم** کہتا ہے فقہا نے جو لکھا ہے کہ بندوق سے جو جانور مارا جاوی وہ مردار ہے تو اس بندوق سے غلیہ یعنے مٹی کا گولہ مراد ہے جسکو غلیل مین رکھکر مارتے ہین یہ غلیل کا گولہ بدن مین گہستا نہین نہ سوراخ کرتا ہے بلکہ چوٹ لگاتا ہے اپنے بوجھ کیوجہ سے تو اسکا شکار درست نہ ہوگا الا جب اسکو زندہ پاکر ذبح کرلے **باب** الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً اگر شکار کا جانور ایک رات مار کھاکر غائب ہوجاوی پھر ملے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي لَيْلَةً قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَهُ وَكَلَهُ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین شکار کے جانور کو تیر مارتا ہون پھر وہ ایک رات میری نظر سے غائب ہوجاتا ہے آپنے فرمایا جب تو اس مین اپنا تیر پاوے اور سوا اپنے تیر کے اور کچھ زخم یا مار کا اثر یا چوٹ کا) نہ پاوی اس مین تو اسکو کھا **ف** کیونکہ اس سے گمان غالب ہوتا ہے کہ وہ اسی تیر کے صدمہ سے مرا جو بسم اللہ کہکر مارا گیا تھا صحیحین کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مگر جب تو اسکو پانی مین پاوے تو مت کہا معلوم نہین وہ تیرے تیر سے مرا یا پانی مین گرنے سے ایک روایت مین امام احمد اور

بخاری کے یون ہی جب تو شکار کو ماری پھر اسکو ایک دن یا دو دن کے بعد پاوے اور اس مین سوا تیرے تیر کے اور کسی چیز کا اثر نہ ہو تو اس کو کھالے اور جو پانی مین گرا ہوا ملے تو نہ کھا اور بخاری کی ایک روایت مین ہے ہم شکار کو ڈھونڈھتے ہین پھر اسکو ڈھونڈا کرتے ہین دو دو تین تین دن تک بعد اسکے اسکو مردہ پاتے ہین اس مین تیر گھسا ہوا آپنے فرمایا اسکو کھا وے اگر اس کا دل چاہے ترمذی کی ایک روایت مین ہے جسکو اونہون نے صحیح کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین شکار کو تیر مارتا ہون پھر دوسرے دن اپنا تیر اس مین پاتا ہون آپنے فرمایا جب تو جانے کہ وہ تیرے تیر سے مرا ہے اور اس مین کسی درندے کا اثر نہ پاوے تو اسکو کھا اور مسلم نے ابی ثعلبہ خشنی سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے اور شکار تین دن تک غائب رہے پھر تو اسکو پاوے تو کھا بشرطیکہ وہ مدبود نہ ہو (روضہ)

باب صَيْدِ الْمِعْرَاضِ معراض کے شکار کا بیان (معراض کی تفسیر ابھی گذر چکی) **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَمُوقُوذَةٌ عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا جو اسکی نوک سے مرے تو اسکو کھا اور جو عرض مین اسکے لگ کر مرے وہ مردار ہے (کیونکہ وہ ایسا ہوا جیسے کوئی لاٹھی یا پتھر کی مارا ہوا مرے وہ مردار ہے) **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ إِلَّا أَنْ يُخْزِقَ عدی بن حاتم سے روایت ہے مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کو آپنے فرمایا مت کھا اسکا شکار مگر جب وہ پھاڑ ڈالے **باب** مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ جو ٹکڑا زندہ جانور سے کاٹ لیا جاوے وہ مردار ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ٹکڑا زندہ جانور مین سے کاٹ لیا جاوے (مثلاً اسکا ہاتھ یا پاؤن یا سرین) تو وہ مردار ہے

ف اگرچہ حلال جانور مین سے کاٹا جاوے جیسے گائے یا بکری مین سے **عن** تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَذْنَابَ الْغَنَمِ إِلَّا مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيِّتٌ تمیم داری سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانہ مین کچھ ایسے لوگ ہونگے جو اونٹون کی کوہان اور بکریون کی دمین کاٹ لین گے آگاہ رہو زندہ جانور سے جو کاٹا جاوے وہ مردار ہے

ف اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے دو شخص اسمٰعیل بن عیاش اور شہر بن حوشب دونو مین کلام ہے **باب** صَيْدِ الْحِيتَانِ وَالْجَرَادِ مچھلی اور ٹڈی کا شکار **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کو حلال ہین دو مردی مچھلی اور ٹڈی ف اور دو خون جگر اور طحال یعنے کلیجے اور تلی نکالا اسکو احمد اور دارقطنی اور شافعی اور بیہقی نے بھی لیکن عبدالرحمان بن زید بن اسلم اسکے اسناد مین ضعیف ہے عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُودِ اللّٰهِ لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ سلمانؓ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ٹڈی کو آپنے فرمایا اللہ تعالی کا بڑا لشکر ہے مین نہ اسکو کھاتا ہون نہ اسکو حرام کرتا ہون ف آپکے نہ کھانے سے ضرور نہین کہ وہ شی حرام ہوجاوے آپ بھی حلال چیزون کو بھی نہین کھاتے تھے جیسے پیاز لہسن وغیرہ اور گھوڑ بھیڑ بھی کو ضب کھتے ہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثْنَ بِالْجَرَادِ عَلَى الْاَطْبَاقِ انس بن مالکؓ سے روایت ہے ازواج حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیان تحفہ بھیجتی تھین ٹڈی کو طبقون مین رکھکر عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ كِبَارَهُ وَاقْتُلْ صِغَارَهُ وَاَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ اَجْنَادِ اللّٰهِ يَقْطَعُ دَابِرَهُ قَالَ اِنَّ الْجَرَادَ نَثْرَةُ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ قَالَ هَاشِمٌ قَالَ زِيَادٌ فَحَدَّثَنِي مَنْ رَاَى الْحُوتَ يَنْثُرُهُ جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بددعا کرتے تھے ٹڈی پر تو فرماتے یا اللہ ہلاک کردے بڑی ٹڈیون کو اور مار ڈال چھوٹی ٹڈیون کو اور اُن کے انڈے گندے کردے (تاکہ پیدا نہ ہون) اور انکی اصل میٹ دے (اور نسل) اور انکا مونہ بند کردے ہماری روزیون سے (کہ وہ ہمارا غلہ اور اناج اور میوہ کھا کر نہ پاوین) اور ہمکو روزی دے تو دعا کا سننے والا ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ کیسے بددعا کرتے ہین اللہ تعالی کے ایک لشکر پر کہ اسکی نسل کاٹ دیوے آپنے فرمایا ٹڈی مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے دریا مین۔ ہاشم نے کہا زیاد نے کہا راوی نے کہا (اس حدیث کا راوی ہی) مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے دیکھا مچھلی چھینک ہی تھی ٹڈیون کو ف ہمارے زمانہ مین ٹڈی کی بہت تحقیقات ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک نوع ہے منجملہ انواع کے اور اوپر ایک حدیث مین گذرا کہ وہ اللہ کے سب لشکرون مین زیادہ ہے تو شاید اسکا یہ مطلب ہوگا کہ اول جو ٹڈی کا وجود ہوا وہ مچھلی کی چھینک سے ہوا اور شاید اب بھی ایسا ہوتا ہو کہ بعضی ٹڈیان مچھلی کی ناک سے بھی نکلتی ہون جیسے زیاد نے سنا لیکن اس زمانہ مین ٹڈیون کے انڈے بکثرت پہاڑون مین ملتے ہین اور لوگ ان انڈون کو خراب کرنے پر مقرر کیے جاتے ہین

اور حکومت کیطرف سے سیر انعام ملتا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اسکو خطیب نے بھی انس سے نکالا اور جابر سے اسکی اسناد مین موسی بن محمد تمیمی متروک ہے ابن معین نے کہا متفرد ہوا موسی اسکی روایت سے اور وہ منکر الحدیث ہے عن ابی ہریرۃ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نخبۃ او عمرۃ فاستقبلنا رجل من جراد او ضرب من جراد فجعلنا نضربھن باسواطنا ونعالنا فقال النبی صلعم کلوہ فانہ من صید البحر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج یا عمرے مین تو ہماری سامنے ایک گروہ آیا ٹڈیون کا یا ایک قسم کی ٹڈیان آئین ہم انکو مارنے لگے اپنے کوڑون سے اور جوتون سے آپنے فرمایا اسکو کھاوہ دریا کا شکار ہے ف اسکو ابوداؤد نے بھی نکالا یہ حدیث بھی ضعیف ہے اسکی اسناد مین ابوالمہزم ہے وہ ضعیف ہے ابوداؤد نے کہا یہ حدیث وہم ہے ترمذی نے بھی اسکو نکالا اور کہا غریب ہے ہم نہین پہچانتے اسکو مگر ابوالمہزم کی روایت سے اسمین شعبہ نے کلام کیا ہے ف اگر ٹڈی دریا کا شکار ہو تو مجوسی اور مشرک کی پکڑی ہوئی ٹڈی بھی درست ہوگی جیسے مچھلی اسکی پکڑی ہوئی درست ہے ابن عباس نے کہا دریا کا شکار کہا خواہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی شکار کرے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ شکار کیوجہ سے مرجاوے یا خود بخود دریا مین مرجاوے اور حنفیہ نے کہا اگر خود بخود دریا مین مرجاوے تو وہ حلال نہین ہے اور اللہ کا قول مطلق ہے احل لکم صید البحر تو شامل ہے دریا کے ہر جانور کو اور ہر قسم کی مچھلی کو اور شافعی نے سیندک اور کچھوے اور کیکڑے اور سانپ اور بچھو کو حرام کہا ہے اور ابوحنیفہ نے سوا مچھلی کے دریا کے اور تمام جانورون کو اور امامیہ نے بغیر پوست کی مچھلی کو بھی حرام کہا ہے (روضہ مختصرا) **باب ما ینھی عن قتلہ** من جانورون کا مارنا منع ہے عن ابی ہریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل الصرد والضفدع والنملۃ والھدھد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا (صرد) چڑیا اور سیندک اور چیونٹی اور ہدہد کے قتل سے عن ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار جانورون کے قتل سے چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور صرد ف صرد ایک قسم کی چھوٹی چڑی ہے یہ جانور ستاتا نہین بلکہ ان سے فائدہ ہے شہد کی مکھی شہد بناتی ہے اور چیونٹی گہر مین کا گرا پڑا اناج اور کساقت اٹھالی جاتی ہے اور انکے مارنے مین کوئی نفع بھی نہین ہے اسلیے منع فرمایا ہدہد قاصد تھا حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کا اور اس مین گرشت بالکل کم ہوتا ہے اسلیے اسکا شکار بھی

ہے اور اسیطرح صرد بالکل ایک چھوٹی چڑیا ہے **عن** ابی ہریرۃ عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان نبیا من الانبیاء قرصتہ نملۃ فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ عزوجل الیہ افی ان قرصتک نملۃ اھلکت امۃ من الامم تسبح ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر تھے اگلے پیغمبروں میں سے انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دینے کا وہ جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے انکو وحی بھیجی کہ تم کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور اسکے بدلے تمنے ایک امت کو تباہ کر دیا جو اللہ کی تسبیح کہتی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور بھی اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور عبادت میں مصروف ہیں جانور تو کیا جماد اور پہاڑ اور دریا سب اسکی حمد کر رہے ہیں وان من شیء الا یسبح بحمدہ لیکن افسوس ہے کہ انسان جو اسکی سب مخلوقات میں اعلے اور افضل ہے وہی اکثر اپنے مالک کو بھولتا ہے اور دنیا میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ عبادت کا خیال ہی نہیں رہتا لاحول ولاقوۃ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلی شریعتوں میں چیونٹی کا مارنا درست تھا جب تو ان پیغمبروں کو اسکے مارنے پر ملامت نہیں ہوئی بلکہ ایک چیونٹی کے بدلے لاکھوں چیونٹیوں کو مار ڈالنے پر یہ انصاف کے خلاف ہے **عن** ابن شہاب باسنادہ نحوہ وقال قرصت نزدیک ہی حوالہ پر گذرا

باب النہی عن الخذف خذف کی رہنے چھوٹی کنکریاں مارنیکی ممانعت **ف** جیسے اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کھیل کے طور پر انگلیوں سے یا غلیل سے کنکریاں مارا کرتے ہیں اس سے منع کیا کیونکہ بیہودہ اوقات ضائع کرنا ہے اور اس میں ضرر کا احتمال ہے کہ کسی کی آنکھ یا دانت میں لگ جاوے اور آنکھ پھوٹ جاوے یا دانت ٹوٹ جاوے **عن** سعید بن جبیر ان قریبا لعبد اللہ بن مغفل خذف فنہاہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انہا لا تصید صیدا ولا تنکا عدوا ولکنہا تکسر السن وتفقأ العین قال فعاد فقال احدثک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہ ثم عدت لا اکلمک ابدا سعید بن جبیر سے روایت ہے عبداللہ بن مغفل کے ایک عزیز نے خذف کیا اونہوں نے اوسکو منع کیا اور کہا کہ ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع کیا اور فرمایا نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہونچتا ہے لیکن دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے اونہوں نے یہ سنکر پھر خذف کیا عبداللہ نے کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور تو وہی کام کرتا ہے اب میں کبھی تجھ سے بات نہیں کرونگا **ف** یہ عبداللہ نے غصہ سے کہا معلوم ہوا کہ جو کوئی حدیث کو سنکر یا جان کر بھی اسکے خلاف پر اصرار کرے اسسے ترک ملاقات کرنا صحابہ کا طریق ہے اور ابن عمر نے حدیث کے خلاف ایک بات کہنے پر اپنے بیٹے کو برا کہا

اور ساری عمر اُس سے بات نہ کی **عن** عبد اللہ بن مغفل قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف وقال انھا لا تقتل صیدا ولا تنکی العدو ولکنھا تفقوء العین وتکسر السن عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خذف سے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار مرتا ہے نہ دشمن زیر ہوتا ہے ہاں اتنا ہوتا ہے کہ آنکھ پھوٹ جاتی ہے اور دانت ٹوٹ جاتا ہے **باب** قتل الاوزاغ گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان **ف** ہر چند یہ جانور کسی کو کاٹتے نہیں نہ ایذا دیتے ہیں لیکن انسے دل کو نفرت پیدا ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ان میں مسخیت ہوتی ہے بعضوں نے کہا وہ عرب کے ملک میں اونٹنی کا تھن پکڑ کر دودھ چوس لیتا ہے **عن** ام شریک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھا بقتل الاوزاغ ام شریک سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹوں کے مارنے کا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغا فی اول ضربۃ فلہ کذا وکذا حسنۃ ومن قتلھا فی الثانیۃ فلہ کذا وکذا ادنی من الاولی ومن قتلھا فی الضربۃ الثالثۃ فلہ کذا وکذا حسنۃ ادنی من الذی ذکرہ فی المرۃ الثانیۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گرگٹ کو پہلی مار میں مارے اسکے لیے اتنے نیکیاں ہیں اور جو کوئی دوسری مار میں مارے اسکے لیے اتنی نیکیاں ہیں لیکن اول سے کم اور جو کوئی تیسری مار میں مارے اسکے لیے اتنی نیکیاں ہیں دوسری سے کم **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لتورغ الفویسقۃ حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو بدکارہ فرمایا **ف** اوسکی تحقیر اور تذلیل کے لیے **عن** سائبۃ مولاۃ الفاکہ بن المغیرۃ انھا دخلت علی عائشۃ فرأت فی بیتھا رمحا موضوعا فقالت یا ام المومنین ما تصنعین بھذا قالت نقتل بہ ھذہ الاوزاغ فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنا ان ابراھیم لما القی فی النار لم تکن فی الارض دابۃ الا اطفات النار غیر الوزغ فانھا کانت تنفخ علیہ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلہ سائبہ سے روایت ہے جو مولاۃ (آزاد لونڈی) تھی فاکہ بن مغیرہ کی وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس گئی اُن کے گھر میں ایک برچھا رکھا ہوا پایا تو کہا اے ام المومنین اس برچھی سے تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہم اس سے ان گرگٹوں کو مارتے ہیں اسلیے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا (نمرود مردود نے) تو ساری زمین میں کوئی جانور باقی نہ رہا جس نے آگ نہ بجھائی ہو سوا گرگٹ کے وہ اور آگ کو پھونکتا تھا اپر اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُس کے قتل کا **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ گرگٹ

کا قتل مذہبی عداوت کی وجہ سے ہے چونکہ وہ دشمن تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تو ساری مسلمانون کو اسکا دشمن رہنا چاہیے اور بعضون نے کہا شیطان گرگٹ کی شکل بنکر آگ پھونکتا تھا اسلیے آپنے اس شکل کو برا جانا اور اسکے ہلاک کرنیکا حکم دیا۔ حدیث سے یہ نکلا کہ ایک شخص کے برے کام کرنے سے کبھی اسکی ساری قوم ملعون ہوجاتی ہے اور مکروہ سمجھی جاتی ہے جیسے بنی امیہ کہ اُن مین کے ایک شخص یعنے یزید پلید نے اہل بیت کرام علیہم السلام کو ایذا دی مگر لوگ ساری بنی امیہ کے دشمن ہین اور انکو برا جانتے ہین یہ امر فطری ہے جسکی روک نہین ہوسکتی گو شرع کے رو سے قانونی حکم یہی ہے کہ ہر شخص جو برا کام کرے اُسکی سزا اُسی کو دیجاتی ہے نہ اُسکے قرابت یا علاقی والون کو جیسے اوپر گذرا نَابٌ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ہر دانت والا درندہ حرام ہے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَلَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰی دَخَلْتُ الشَّامَ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کھانے سے زہری نے کہا مین نے اس حدیث کو نہین سنا یہانتک کہ مین شام مین گیا ف وہان کے لوگون نے یہ حدیث روایت کی زہری اہل مدینہ مین سے تھے وہان کے لوگون کو یہ حدیث نہین پہونچی تھی ایسا اکثر احادیث مین ہوا ہے کہ اہل کوفہ یا اہل مدینہ یا اہل شام یا اہل یمن سے خاص ہین اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ سب ملکون مین پھیل گئے تھے بعضی حدیثین خاص خاص صحابہ کو معلوم تھین جو بانہون نے اونہی ملک والون سے بیان کین جہان وہ رہے اسوجہ سے وہ حدیثین اور ملک والون کو نہین پہونچین امام ابو حنیفہ اہل کوفہ مین تھے انکو بھی بہت سی حدیثین اہل مدینہ اور اہل شام اور اہل یمن کی نہین پہونچین اور مجبور ہوکر انہون نے مسائل مین قیاس کیا جو کہین حدیث کے موافق پڑا کہین مخالف بعد بخاری اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور احمد بن حنبل اور ابو زرعہ اور ابو حاتم اور ابن ماجہ پھر انکے بعد اور لوگ جیسے طبرانی اور بیہقی اور دارقطنی اور حاکم اور خطیب وغیرہم تمام ملکون مین پھرے اور ہر ایک ملک والون کی حدیثون کو جمع کیا اور بہت سے مسائل مین جن مین اگلے مجتہدین نے قیاس کیا تھا صریح حدیثین پائین اور جو لوگ اہل حق اور متبع رسول خواہ حنفی ہون یا شافعی یا مالکی ہون یا حنبلی اونہون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس مسئلہ مین صحیح حدیث مل گئی پس اسیپر عمل کیا اور قیاس اور رای کو جو اسکے خلاف واقع ہوئی تھی پتھر پر ماردیوار پر پھینک دیا اور یہی طریقہ قیامت تک اہل حق کا رہیگا الا ماشاء اللہ چند جاہل مقلدین اور متعصبین اسکی خلاف مین کہ حدیث ہوتے ہوئے اپنے مجتہد کا قول اُسکے خلاف نہین چھوڑتے عنقریب انکو اپنے عمل کا جواب دینا ہوگا وما علینا الا البلاغ

اکثر اہلحدیث اور ائمہ کا یہی قول ہے کہ ہر دانت والا درندہ یعنی جو دانت سے شکار پکڑتا ہے اور حملہ کرتا ہے وہ حرام ہے جیسے بھیڑیا اور شیر اور کتا اور چیتا اور ریچھ اور بلی وغیرہ اور شافعی نے کہا کہ کفتار (بجو) اور لومڑی حلال ہے اور ابو حنیفہ نے کہا اور درندوں کیطرح یہ بھی حرام ہیں اسیطرح گیدڑ اور لوبڑیچھ وغیرہ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ** صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی** اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن ہر دانت والے درندے کے کھانے سے اور ہر پنجہ والے پرندے کے کھانے سے **ف** اسکو امام مسلم نے بھی نکالا پنجہ والے پرندے سے مراد وہ پرندہیں جو پنجہ سے شکار کرتے ہیں جیسے باز بحری شکرہ عقاب چیل گدھ وغیرہ اور الو بھی شکار کرتا ہے پنجہ سے پس وہ بھی حرام ہوگا اس قاعدے کے موافق لیکن افسوس ہے کہ بعض فقہا حنفیہ کو اسکی خبر نہیں ہوئی اور انہوں نے اپنی کتابوں میں الو کو حلال لکھا ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ الو کھایا جاویگا (روضہ میں ہے کہ کبوتر بھی پنجہ رکھتا ہے لیکن وہ حلال ہے اسیطرح چڑیا کیونکہ وہ پاک اور نفیس ہیں) **ماترجمہ** کہتا ہے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جو جانور پنجہ سے شکار کرتا ہے وہ حرام ہے اور کبوتر شکار نہیں کرتا پس اسکی حرمت کی کوئی وجہ نہیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جس طائر کا پنجہ ہو وہ حرام ہے ورنہ طوطا اور بہت سے پرند کو حرام کہنا ہوگا جو پنجہ رکھتے ہیں الیکن کوا تو وہ حرام ہے دوسری حدیث کے رو سے کہ پانچ بدکار قتل کیے جاویں حل اور حرم میں اور کوے کو ان میں سے بیان کیا اور اہل حدیث نے کہا ہے کہ جس جانور کے قتل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ بھی حلال نہیں ہو سکتا اسیطرح وہ جانور بھی حلال نہیں ہو سکتے جنکے قتل سے منع فرمایا جیسے صرد اور ہدہد اور مینڈک اور چیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ **بَابُ الذِّئْبِ وَالثَّعْلَبِ** بھیڑیے اور لومڑی کے بیان میں **عَنْ خُزَیْمَةَ** ابن جزء قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُکَ لِاَسْاَلَکَ عَنْ اَحْیَاءِ الْاَرْضِ مَا تَقُوْلُ فِی الثَّعْلَبِ قَالَ وَمَنْ یَاْکُلُ الثَّعْلَبَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِی الذِّئْبِ قَالَ وَیَاْکُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْهِ خَیْرٌ خزیمہ بن جزی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پاس اسلیے آیا کہ زمین کے کیڑوں کو آپ سے پوچھوں آپ کیا فرماتے ہیں لومڑی میں آپنے فرمایا کون کھاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں بھیڑیے (گرگ) میں آپنے فرمایا کہیں بھلا آدمی بھیڑیا کھاتا ہے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اہلحدیث کی کہ لومڑی حرام ہے لیکن اسکا اسناد ضعیف ہے بوجہ عبد الکریم بن

ابی النجارق کے اور شافعی نے اسکو حلال کہا مگر لومڑی شکار کرتی ہے تو وہ دانت والی درندون مین سے ہے **باب** الضبع بجو کا بیان **عن** ابن ابی عمار وھو عبد الرحمان قال سالت جابر بن عبد اللہ عن الضبع اصید ھو قال نعم قلت اکلھا قال نعم قلت اشیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم عبد الرحمن بن ابی عمار سے روایت ہے مینے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے انہون نے کہا ہان مینے کہا مین اسکو کہا ون انہون نے کہا ہان مینے کہا کیا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان **ف** اس سے صاف نکلتا ہے کہ بجو حلال ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہین وہ دانت والا درندہ ہے تو اور درندون کیطرح حرام ہوگا اور جب تعارض ہو حلت اور حرمت مین تو اس سے باز رہنا ہی احتیاط ہے **عن** خزیمۃ بن جزء قال قلت یا رسول اللہ ما تقول فی الضبع قال ومن یاکل الضبع خزیمہ بن جزی سے روایت ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین بجو مین آپنے فرمایا بجو کون کھاتا ہے **ف** اسی حدیث سے ابو حنیفہ نے دلیل لی بجو کی حرمت پر وہ کہتے ہین یہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی مگر اوسکا اسناد ضعیف ہے وجہ عبد الکریم بن ابی النجارق کے اور بجو اگر درندہ ہے تو اسکی حرمت دوسری حدیث سے ثابت ہوگی جو ہر دانت والے درندہ کی حرمت مین آئی ہے **باب** الضب سوسمار یعنی گوہ گھوڑ بچھو کا بیان **ف** یہ حلال ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک اور اسکی حرمت کی کوئی قوی دلیل نہین ہے اور اسکی حلت کے ثبوت مین بہت سے احادیث وارد ہین اور حرمت کی دلیلون مین ایک ابو داؤد کی حدیث ہے کہ آپنے گوہ کے کھانے سے منع کیا لیکن اسکا اسناد ضعیف ہے دوسرے امام محمد نے نکالا ابو حنیفہ سے انہون نے حماد سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے حضرت عائشہ سے کہ ان کے پاس گوہ ہدیہ آیا تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انکو اسکے کھانے سے اور یہ مرسل ہے ابراہیم سے حضرت عائشہ کو نہین پایا تیسرے محمد نے حارث سے ایسا ہی نکالا موقوفاً یہ بھی حجت نہین ہے **عن** ثابت بن یزید الانصاری قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصاب الناس ضبا فاشتووھا فاکلوھا فاصبت منھا ضبا فشویتہ ثم اتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ حریدۃ فجعل یعدھا اصابعہ فقال ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت دوابا فی الارض و انی لا ادری لعلھا ھی فقلت ان الناس قد استوھا فاکلوھا فلم یاکل ولم ینہ ثابت بن یزید الانصاری سے روایت ہے ہم ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگون نے سوسمار پکڑی اور اسکو بھونا اور کھایا مینے بھی ایک پکڑا اور اسکو بھونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپنے ایک لکڑی لی اور اس سے اسکی انگلیان

گننے لگے پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر زمین کے جانور بن گئے تھے میں نہیں جانتا وہ یہی ہے شاید یہی ہو میں نے عرض کیا لوگ اسکو بھون کر کھا بھی گئے تو آپ نے اسکو نہیں کھایا نہ اس سے منع کیا ف دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا میری ملک میں اسکو نہیں کھاتے اسلیے مجھے کراہت معلوم ہوتی ہے یہ اور بات ہے اس سے حرمت لازم نہیں آتی اگر سوسمار حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا نہ آپ صحابہ کو اسکے کھانیکی اجازت دیتے حنفی یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں پہلی کی ہیں پھر آپ نے اس سے منع کر دیا ہم کہتے ہیں اسکو ثابت کرو کہ یہ حدیثیں پہلے کی ہیں اور ممانعت کی حدیث بعد کی ہے علاوہ اسکے ممانعت کی حدیث صحیح نہیں ہے تو اس صحیح حدیثوں کا نسخ کیونکر جائز ہوگا عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحرم الضب ولکن تذرہ وانہ لطعام عامۃ الرعاء وان اللہ عز وجل لینفع بہ غیر واحد ولو کان عندی لاکلتہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہیں کیا لیکن آپ کو وہ معلوم ہوا اور وہ عام چرواہوں کا کھانا ہے اور اللہ جل جلالہ اس سے فائدہ دیتا ہے کئی لوگوں کو اور اگر میرے پاس ہوتا تو میں اسکو ضرور کھاتا ف فائدہ دیتا ہے یعنے گوہ کا گوشت گرم ہے اور مقوی ہے اور مفید ہے بہت ساری بیماریوں میں عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت ہے عن ابی سعید الخدری قال نادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من اھل الصفۃ حین انصرف من الصلوۃ فقال یا رسول اللہ ان ارضنا ارض مضبۃ فما تری فی الضباب قال بلغنی ان امۃ مسخت فلم یأمر بہ ولم ینہ عنہ ابو سعید خدری سے روایت ہے صفہ والوں میں سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جب آپ نماز پڑھکر لوٹے تو کہنے لگا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں گوہ بہت ہوتی ہیں آپ کیا فرماتے ہیں انکے باب میں آپ نے فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے کہ ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا اسکے کھانیکا نہ اس سے منع کیا ف شاید اسوقت تک آپ کو یہ نہ معلوم ہوا ہوگا کہ جو لوگ مسخ ہوئے تھے ان کی نسل باقی نہیں رہی بلکہ وہ سب تین دن میں مر گئے عن خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بضب مشوی فقرب الیہ فاھوی بیدہ لیاکل فقال لہ من حضرہ انہ لحم ضب فرفع یدہ عنہ فقال لہ خالد یا رسول اللہ احرام الضب قال لا ولکنہ لم یکن بارضی فاجدنی اعافہ قال فاھوی خالد الی الضب فاکل منہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گھوڑ بھونا لایا گیا بھونا ہوا وہ آپ کے سامنے رکھا گیا آپ نے

اپنا ہاتھ جھکایا اُسکے کھانے کے لیے ایک شخص جو وہان حاضر تہا بولا یہ گوہ کا گوشت ہے یہ سنکر آپنے اپنا ہاتھہ اٹھا لیا اُس سے خالد نے عرض کیا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین لیکن وہ میرے ملک مین نہین ہوتا تو مین دیکھتا ہون اپنے تئین اس سے نفرت ہوتی ہے یہ سنکر خالد نے گوہ کیطرف ہاتھہ جھکایا اور اُسکو کہایا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھہ رہے تہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا احرم یعنی الضب ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گوہ کو حرام نہین کرتا۔

باب الارنب خرگوش کا بیان **ف** یہ حلال ہے جمہور علما اور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک سوا امامیہ کے اونہون نے اسکو حرام کہا ہے اسوجہ سے کہ اسکو حیض آتا ہے ایک دن مین بیٹہا ہوا تہا وہان ایک افغان سوداگر تہا نانخان نامی اور ایک صاحب شیعہ بہی تہے خرگوش کی حلت اور حرمت مین بحث ہو رہی تہی شیعے صاحب بولے وہ حرام ہے کیونکہ اسے حیض آتا ہے نانخان بولا حیض تو بکری کو بہی آتا ہے یہ سنکر سارے مجلس والے ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور شیعے صاحب خاموش ہو رہے **عن** انس بن مالک قال مررنا بیسر الظہران فافجعنا ارنبا فسعوا علیہا فلغبوا فسعیت حتی ادرکتہا فاتیت بہا ابا طلحۃ فذبحہا فبعث بعجزہا او بورکیہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہا انس بن مالک سے روایت ہے ہم مرالظہران مین سے گذرے (جو ایک مقام ہے مکہ سے قریب مدینہ کی راہ مین) ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا اسپر لوگ اُسپر دوڑے اور تہک گئے مین دوڑا اور مین نے اُسکو پا لیا اور ابوطلحہ کے پاس لیکر آیا اونہون نے اُسکو ذبح کیا اور اُسکی ران اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجی آپنے اُسکو قبول کیا **عن** محمد بن صفوان ان انہ مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنبین معلقہما فقال یا رسول اللہ انی اصبت ہذین الارنبین فلم اجد حدیدۃ اذکیہما بہا افذکیتہما بمروۃ افاکل قال کل محمد بن صفوان سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے گذرے دو خرگوشون کو لٹکائے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ان دونون کو پایا اور لوہے کی کوئی چیز نہ ملی کہ اس سے ذبح کرتا انکو تو مین نے ایک سفید تیز پتہر سے انکو ذبح کیا کیا مین انکو کہاؤن آپنے فرمایا کہا **عن** خزیمۃ بن جزء قال قلت یا رسول اللہ جئتک لاسالک عن احناش الارض ما تقول فی الضب قال لا اکلہ ولا احرمہ قال قلت فانی اکل مما لم تحرم ولم یا رسول اللہ قال فقدمت امۃ من الامم او رایت خلقا ابنی قلت یا رسول اللہ ما تقول فی الارنب قال لا اکلہ ولا احرمہ قلت فانی اکل مما لم تحرم ولم یا رسول اللہ قال نبئت انہا تدلی خزیمہ بن جزء سے

روایت ہی مین نے عرض کیا یارسول اللہ مین آپ پاس اسلیے آیا ہون کہ زمین کے کیڑون کو پوچھون آپ کیا فرماتے
ہین گھوڑ بھیڑ مین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون نہ حرام کرتا ہون مین نے عرض کیا تو مین تو کھاؤن گا اس چیز
کو جسکو آپ حرام نہ کرین اور آپ کیون نہین کھاتے گھوڑ بھیڑ کو یارسول اللہ آپنے فرمایا ایک گروہ گم ہو گیا تھا اور
مین نے اوسکی خلقت ایسی دیکھی کہ مجھے شک ہوئی (شاید گوہ وہی لوگون کی نسل ہے جو گم ہو گئی تھی رہینے
مسخ ہو گئی تھی) مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ خرگوش مین کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون
نہ حرام کرتا ہون مینے عرض کیا مین تو کھاؤن گا وہ چیز جسکو آپ حرام نہ کرین گے اور آپ کیون نہین کھاتے (خرگوش کو) یارسول اللہ آپنے فرمایا اسکو حیض آتا ہے ایسا مجھ سے کہا گیا **ف** امامیہ نے شاید اسی بنا پر خرگوش
کو حرام کہا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسکی حرمت منقول ہے لیکن انس بن مالک کی حدیث مین
ہے کہ آپنے اسکا حصہ قبول کیا اگر حرام ہوتا تو آپ قبول نہ کرتے **باب** الطافی من صید البحر دریا
مین جو مچھلی مرکر تیر آوے **ف** پانی پر اسکا کھانا حلال ہے ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک اور شافعی
اور اہلحدیث کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین اور دلیل انکی آگے آتی ہے نووی نے کہا دریا
کے سب مردے درست ہین خواہ خود بخود مرجاوین یا شکار سے مرین اور اجماع ہے مچھلی کی حلت پر لیکن طافی
مچھلی مین اختلاف ہی (یعنے جو مرکر خود بخود پانی پر تیر آوے) اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مینڈک حرام ہے اور
باقی دریا کے جانورون مین تین قول ہین ایک یہ کہ کل جانور دریا کے حلال ہین دوسرے یہ کہ مچھلی کے سوا
کوئی حلال نہین ہے تیسرے یہ کہ جو خشکی کے جانور حلال ہین انکی شبیہ دریا مین بھی حلال ہے جیسے گھوڑا دریائی
بکری دریائی ہرن دریائی اور جو خشکی کے جانور حرام ہین ان کی شبیہ دریا مین بھی حرام ہے جیسے دریائی کتا
یا دریائی سور واللہ اعلم **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَحْرُ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ
اَلْحِلُّ مَیْتَتُهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَلَغَنِیْ عَنْ اِبْنِ عُیَیْنَةَ اَلْجَوَادِ اَنَّهٗ قَالَ هٰذَا اِنْصَفُ الْعِلْمِ لِاَنَّ النَّاسَ
یَرُدُّوْنَ بَحْرًا فَقَدْ اَفْتَاكَ فِی الْبَحْرِ وَبَقِیَ الْبَرُّ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سمندر کا پانی پاک ہی اور اسکا مردہ حلال ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور شامل ہے دریا کے تمام مردون
کو اس سے یہ نکلتا ہے کہ طافی مچھلی بھی حلال ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَی الْبَحْرُ اَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِیْهِ فَطَفَی فَلَا تَاْكُلُوْهُ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جانور کو دریا کنارے پر ڈالدے یا پانی کم ہو جانے سے وہ رہ

جاوی اوسکو کہاؤ اور جو دریا مین مرکر تیرآوے (یعنے طافی) اوسکو مت کہاؤ **باب** الغراب کوے کا بیان
عن ابن عمر قال من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا واللہ ما ھو
من الطیبات ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کون کوا کہاتا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
فاسق کہا قسم خدا کی وہ پاک جانورون مین سے نہین ہے **ف** یعنی طیبات مین سے جو حلال ہین بلکہ خبائث مین
سے اس سے کوے کی حرمت ثابت ہوئی لیکن حنفیہ نے کہا ہے کہ مراد اس کہنے سے وہ ہے جو مردار کہاتا ہے
لیکن کبیت کا کوا جسکو عقعق کہتے ہین حلال ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الحیۃ فاسقۃ والعقرب فاسق والفارۃ فاسق والغراب فاسق فقیل للقاسم ایوکل الغراب قال
من یاکلہ بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سانپ بدکار ہے اور بچھو بدکار ہے اور چوہا بدکار ہے اور کوا بدکار ہے (فاسق)
قاسم سے کہا گیا رجو راوی ہین اس حدیث کی) کیا کوا کہانا درست ہے انہون نے کہا کون اسکو کہاوے گا جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فاسق فرمایا **باب** الھرۃ بلی کا بیان **عن** جابر قال نھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن کل الھرۃ وثمنھا جابر سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلی
کے کھانے سے اور بلی کی قیمت سے **ف** لیکن طیبی نے کہا اگر وہ نافع ہو تو اسکی بیع صحیح ہے اور یہی مذہب
ہے جمہور کا لیکن ابوہریرہ اور ایک جماعت تابعین سے منقول ہے کہ کسی حال مین اسکی بیع جائز نہین
ابواب الاطعمۃ کھانون کے باب **باب** اطعام الطعام کھانا کھلانیکی فضیلت **عن**
عبداللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ انجفل الناس قبلہ وقیل قد
قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قدم رسول اللہ ثلثا فجئت فی الناس لانظر فلما تبینت
وجھہ عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب فکان اول شیء سمعتہ تکلم بہ ان قال یا ایھا الناس
افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے مدینہ مین) تشریف لائے
لوگ آپ کیطرف چلے اور کہنے لگے اللہ کے رسول آئے اللہ کے رسول آئے اللہ کے رسول تین بار مین بھی لوگون مین گیا دیکھنے
کو جب مین نے آپ کا چہرہ اچھی طرح دیکھا تو مین پہچان گیا کہ یہ منہ جھوٹ بولنے والا نہین (بلکہ درحقیقت
آپ اللہ کے سچے رسول ہین) اہل اللہ کے چہرے پر ایسے انوار اور برکات نمایان ہوتے ہین کہ دیکھنے والے کو

انکی تصدیق ہوجاتی ہے اور جو لوگ معرفت مین کامل ہوتے ہین وہ چہرہ دیکھکر جھوٹے اور سچے کو تمیز کرلیتے ہین عبداللہ بن سلام یہود کے بڑے عالم تھے اور تمام اگلی کتب مین جو آپ کی نشانیان آئی تھین اُس سے واقف تھے اُنھون نے آپ کا چہرہ دیکھکر پہچان لیا کہ درحقیقت آپ ہی وہی نبی ہین آخیر زمانہ کے جنکی بشارت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام نے دی تھی اتو سب سے پہلے جو مین نے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے اے لوگو فاش کرو سلام کو (یعنے سلام علیکم آپس مین ایک دوسرے کو کہا کرو) اور کھانا کھلاؤ اور ناتون کو جوڑو اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہون اور جنت مین جاؤ سلامتی کے ساتھ **ف** یعنی جب یہ کام کروگے افشاء سلام اور اطعام طعام اور صلہ ارحام اور صلوٰۃ فی اللیل والناس نیام تو ضرور تم کو جنت ملیگی سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحتین ہین اللہ یہ سب کام اصول مین سعادت اور نیک بختی اور خوش اخلاقی کے ناتا جوڑنا یعنے اپنے عزیزون کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا **عن** ابن عمر کان یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افشوا السلام و اطعموا الطعام وکونوا اخوانا کما امرکم اللہ عزوجل ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاش کرو (آپس مین) اسلام کو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی ہوجاؤ (ایک دوسرے کے جیسے اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم کیا (فرمایا فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور فرمایا انما المومنون اخوۃ **عن** عبداللہ بن عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو عرض کیا یارسول اللہ کون سا اسلام بہتر ہے (یعنے اسلام کے ساتھ کونسے اعمال بہتر ہین) آپ نے فرمایا کھانا کھلانا (دوستون اور مسکینون اور فقیرون اور مسافرون اور یتیمون کو اور ہمسایون کو) اور سلام کرنا اُس شخص کو جسکو تو پہچانتا ہے اور جسکو نہین پہچانتا **ف** نووی نے کہا ابتداء بالسلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا سلام کا واجب ہے اگر جماعت کو سلام کرے تو بعضون کا جواب دینا کافی ہوگا اور افضل یہ ہے کہ جماعت مین ہر ایک ابتداء بالسلام کرے اور ہر ایک جواب دیوے اور کم درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور کامل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور ابتداء علیکم السلام کہنا مکروہ ہے اور ضرور ہے اتنی آواز سے کہنا کہ مخاطب سنے بیطرح جواب دینا فی الفور اور ضرور ہے سلام کا جواب دینا جبکوئی شخص غائب کیطرف سے سلام پہونچاوے اور بہتر ہے کہ یون کہے علیک وعلیہ السلام اور السلام علیکم الف ولام کے ساتھ افضل ہے مترجم کہتا ہے سلام علیکم بغیر الف ولام کے بھی درست ہے اور قرآن شریف مین ہے سلام علیکم طبتم

فادخلوها خالدین **باب** طعام الواحد یکفی الاثنین ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے
عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین و
طعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا آٹھ
کو **ف** یعنی جب ایک آدمی کا پیٹ بھر کر کھانا ہو تو وہ دو آدمیوں کو کافی ہو جاویگا یعنے دو آدمی اسپر گذارہ
کر سکتے ہیں گو شکم سیر نہ ہوں بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کھانے کی قلت ہو اور مسلمان بہت
ہوں تو ہر ایک آدمی کو مستحب ہے کہ اپنے کھانے میں ایک اور بھائی کو شریک کرے اسصورت میں دونو زندہ
رہ سکتے ہیں اور کم کھانے میں فائدہ بھی ہے آدمی چست چالاک رہتا ہے اور صحت عمدہ رہتی ہے بعضوں
نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب ایک آدمی کے کھانے میں دو بھائی مسلمان شریک ہونگے اور اللہ کا نام لیکر
کھا دینگے تو وہ کھانا دونوں کو کفایت کر جاویگا اور برکت ہوگی واللہ اعلم **عن** عمر بن الخطاب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطعام الواحد یکفی الاثنین وان طعام الاثنین یکفی الثلثۃ
والاربعۃ وان طعام الاربعۃ یکفی خمسۃ والستۃ حضرت عمر رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا تین کو اور چار کو اور چار کا
پانچ کو اور چھ کو **باب** المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء مومن
ایک انت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں **ف** جس مومن میں ایمان کامل ہوتا ہے تو اسکی برکت
ایسی ہوتی ہے کہ اس میں سے حرص اور طمع بالکل نکل جاتی ہے اور دل اللہ کیطرف متوجہ رہتا ہے وہ لا
محالہ کم کھاتا ہے اور کم خواری کو عمدہ سمجھتا ہے اور کافر اور فاسق اور بعض عوام مومنین کا جن میں
نور ایمان پورا نہیں یہ حال ہے کہ وہ ہر وقت پیٹ بھر کر کھانا ضرور سمجھتے ہیں بلکہ ناکون ناک کھانا کھاتے
ہیں کہ عبادت اور شب بیداری کی بالکل طاقت نہیں رہتی بعضوں نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ کافر کے
ساتھ شیطان بھی کھاتا ہے تو وہ زیادہ کھانا کھا جاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور مسلمان اللہ کا نام لیکر
کھاتا ہے شیطان اسکے ساتھ نہیں کھاتا تو تھوڑے کھانے میں سیر ہو جاتا ہے اور یہ حدیث آپنے اسوقت
فرمائی جب ایک کافر آپکے پاس آیا آپنے اسکو ایک بکری کا دودھ پلایا وہ سیر نہیں ہوا دوسری بکری کا
دودھ پلایا جب بھی نہیں ہوا آخر سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر وہ مسلمان ہوا تو دوسرے روز ایک ہی

بکری کے دودھ مین سیر ہوگیا تب آپنے یہ حدیث فرمائی - انجام مین ہے کہ کافر کی آنتین اوتنی ہی ہین جتنی مسلمان کی ہین تو حدیث کی تاویل ضرور ہے جیسے اوپر بیان ہوئی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ ابوموسی سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب** النَّهْیِ اَنْ یُعَابَ الطَّعَامُ کھانیکی برائی کرنا منع ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهٰی اَکَلَهٗ وَاِلَّا تَرَکَهٗ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانیکی برائی نہین کی (جیسے بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے کہتے ہین یہ کھانا بالکل خراب ہے بدمزہ ہے بدبودار ہے) اگر وہ پسند آیا تو کھا لیا نہین تو اُسکو چھوڑ دیا (یعنے نکھایا) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یُخَالِفُ فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ترجمہ دوسری روایت بھی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا ابومعاویہ نے اس حدیث مین خلاف کیا اور لوگون کا وہ عمش سے اُنھون نے ابوحازم سے روایت کرتے ہین جیسے اوپر کی اسناد مین ہے اور ابومعاویہ نے عمش سے اُنھون نے ابوصالح سے روایت کیا مترجم کہتا ہے دونون لفظ ہین تو احتمال ہے کہ عمش نے دونون سے اس حدیث کو سنا ہو **باب** الْوُضُوْءِ عِنْدَ الطَّعَامِ کھانیکے وقت وضو کرنا **ف** اور زیادہ افضل ہے اور بعضون نے کہا اس سے مفلسی کبھی نہین آتی اور صرف ہاتھ دھو لینا بھی کافی ہے بعضون نے کہا وضو سے مراد یہان ہاتھ دھونا ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّکْثِرَ اللّٰهُ خَیْرَ بَیْتِهٖ فَلْیَتَوَضَّاْ اِذَا حَضَرَ غَدَآؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ اسکی گھر مین برکت زیادہ ہو (یا دولت) تو وہ وضو کرلے جب صبح کا کھانا آوے اور جب کھانے سے فارغ ہو **ف** یعنے دونون وقت وضو کرے اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے بوجہ جبارہ بن مغلس کے جو شیخ ہے ابن ماجہ کا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِیَ

بِطَعَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا آتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ أُرِيدُ الصَّلٰوةَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے برآمد ہوئے تو کھانا لایا گیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں وضو کا پانی لاؤں آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں **ف** جو وضو ضرور ہو معلوم ہوا کہ کھانے سے پہلے وضو ضرور نہیں صرف ہاتھ دھو لینا ہی کافی ہے **باب** الْأَكْلِ مُتَّكِئًا تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہے **عَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا ابوجحیفہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری نے بھی نکالا اور تکیہ لگا کر کھانا تکبر اور نخوت کی نشانی ہے اسوجہ سے آپ نے اس سے پرہیز کیا اور بعضوں نے کہا اہل عجم کی نشانی ہے جو تکلف میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ عرب میں پیدا ہوئے تھے بے تکلفی کو پسند کرتے تھے مترجم کہتا ہے جب تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہوا تو کرسی پر بھی بیٹھکر کھانا مکروہ ہوگا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت ہے دوسرے یہ کہ کرسی پر آدمی تکیہ لگا کر اکثر بیٹھتا ہے گو یہ امور اس قسم کے نہیں ہیں جن سے ایمان میں کچھ خلل آوے اور اگر کوئی کرسی پر بیٹھکر کھاوے تو اتنا ہی کہیں گے کہ یہ خلاف سنت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فَجَثَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا عبداللہ بن بسر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفہ بھیجی گئی تو آپ اسکو کھاتے تھے اوکڑوں بیٹھ کر ایک گنوار بولا یہ کیسا بیٹھنا ہے آنکلیف کا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بندہ مہربان (شفقت کرنے والا) کیا ہے اور مجھے مغرور نخوت اور عناد والا نہیں بنایا **ف** اوکڑوں یعنے دونو زانو کھڑے کر کے بیٹھنا علامت ہے عاجزی اور انکساری کی آپنے اسیطرح بیٹھ کر کھانا پسند فرمایا اور چار زانو بیٹھنا پسند نکیا جیسے اکثر دنیا داروں کی عادت ہے کھانے وقت اور جو لوگ بسیار خور ہوتے ہیں وہی کھانے وقت پالتی مار کر یعنے چار زانو بیٹھتے ہیں اصل خوار اوکڑوں بیٹھنے میں اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومن کھانے کو حاجت ضروری کیطرح سمجھے اور بقدر حاجت کھا کر اوٹھ جاوے اور لذت اور عیش سمجھ کر نہ کھاوے بلکہ لذت اور عیش آخرت ہی کے لیے اوٹھا رکھے **باب** التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ کھانے کے وقت بسم اللہ کہنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ لَكَفَاكُمْ فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ

فلیقل بسم اللہ فی اولہ و اٰخرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانا اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار آیا اور سارا کھانا دو نوالوں میں اڑا دیا اتنے بڑے بڑے لقمے خدا کی پناہ) تب آپ نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ کہکر کھاتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا پس جو کوئی تم میں سے کھانا کھاوے وہ بسم اللہ کہے اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے تو یوں کہے بسم اللہ فی اولہ و اٰخرہ **ف** یعنے اللہ کا نام لیتا ہوں شروع اور اخیر میں دونوں میں نووی نے کہا مستحب یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے دوسری روایت میں بسم اللہ علی اولہ و اٰخرہ ہے ترمذی نے بھی اسکو نکالا اور کہا وہ حسن صحیح ہے **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اکل سم اللہ عز وجل عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں کھانا کھا رہا تھا اللہ کا نام لے (یعنے بسم اللہ کہہ) **باب** الاکل بالیمین داہنے ہاتھ سے کھانا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاکل احدکم بیمینہ ولیشرب بیمینہ ولیاخذ بیمینہ ولیعط بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ ویاخذ بشمالہ ویعطی بشمالہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھاوے پانی پیوے اور داہنے ہاتھ سے لیوے اور داہنے ہاتھ سے دیوے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے **ف** جو لوگ میز پر بیٹھکر بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں اور داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں جیسے نصاری وغیرہ وہ نبی شیطان کے مقلد ہیں افسوس ہے کہ بعضے مسلمان بھی نصاری کی تقلید سے بائیں ہاتھ سے کھانے لگے ہیں حالانکہ یہ شیطان کا کام ہے **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال کنت غلاما فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں بچہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں (چونکہ آپ نے انکی ماں حضرت بی بی ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) تو میرا ہاتھ (کھاتے وقت) پیالے کے چاروں طرف گھومتا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے پاس سے کھا ف یاد رہے کھانے کا یہ ادب ہمارے نزدیک کہا ہے دوسری روایت میں ہے اگر کھانے پینے میں ست کہا ہے اور اوپر کی روایت میں پیالے کی بلندی میں درست کہا ہے نیچے سے کھانا سیکھو کہ اوپر برکت اترتی ہے **عن** جابر عن رسول اللہ صلعم قال لا تاکلوا بالشمال فان الشیطان یاکل بشمالہ جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے **باب** لعق الاصابع کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا **فائدہ** یہ سنت ہے اگر اس زمانہ میں بعض متکبر دنیادار اسکو نیچ کے خلاف سمجھتے ہیں معذور ہیں نیچ ہیں جب آدمی پاک صاف ہو اور ہاتھ دھوکر کھانا

کہا وی تو اونگلیان چاٹنے مین کیا فباحت ہی البتہ اگر ہاتہ نجس ہو لذر جیسے کہانا کہا وے تو نہ چاٹے **عن** ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا قال سفیان سمع عمر بن قیس یسال عمر بن دینار ارایت حدیث عطاء لا یمسح احدکم یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا عمن ہو قال عن ابن عباس قال فانہ حدثنا عن جابر قال حفظنا من عطاء عن ابن عباس قبل ان یقدم جابر علینا وانما لقی عطاء جابرا فی سنۃ جاور فیہا بمکۃ ابن عباس سے روایت ہی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہا چکے تو اپنا ہاتہ نہ رکہے وغیرہ سی نہ پونچہے یہانتک کہ اسکو خود چاٹ لیوے یا کسیکو چٹا دیوے **ف** اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی یا غلام کو کیونکہ انکو لذت حاصل ہوگی اور کہانا ضائع نہ جاویگا اور مرید اور معتقد لوگ اپنے شیخ کا ہاتہ چاہتا برکت اور سعادت جانتے ہین انکو چٹا دیوے نووی نے کہا کہانے کی سنت مین سے یہ ہی کہ انگلیان چاٹنا اور تین انگلیون سے کہانا اور انگلیان نہ چاٹنا کہانا ضائع کرنا ہے اور شیطان کو دینا ہے اور کبر کی نشانی ہے اسیطرح سنت ہی اُس لقمہ کا اٹہا لینا جو دسترخوان پر گر جاوے **ف** سفیان نے کہا (جو اسحدیث کے راوی ہین) مینے عمر بن قیس سے سنا وہ عمرو بن دینار سے پوچہتے تہے تم بیان کرو کہ عطا کی یہ حدیث کوئی تم مین سے اپنا ہاتہ نہ پونچہے یہانتک کہ اوسکو چاٹ لیوی یا چٹا دیوے کس صحابی سے مروی ہے انہون نے کہا ابن عباس سے عمر بن قیس نے کہا عطا نے تو ہمکو وہ حدیث جابر سے روایت کی عمرو بن دینار نے کہا ہمین تو یون یاد ہے عطا سے انہون نے ابن عباس سے جابر کے آنے سے پہلے اور عطا تو جابر سے اسوقت ملے ہین جس سال وہ مکہ مین جا رہے تہے مترجم کہتا ہی یہ حدیث صحیحین مین بہی ابن عباس سے مروی ہے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمسح احدکم یدہ حتی یلعقہا فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ جابر سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنا ہاتہ نہ پونچہے یہانتک کہ اسکو چاٹ لیوی کیونکہ وہ نہین جانتا اسکے کونسے کہانے مین برکت ہی **باب** تنقیۃ الصحیفۃ پیالہ یا رکابی کو صاف کر دینا **عن** ام عاصم قالت دخل علینا نبیشۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ناکل فی قصعۃ فقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکل فی قصعۃ فلحسہا استغفرت لہ القصعۃ ام عاصم سے روایت ہے نبیشہ (جو مولی غلام آزاد تہا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا) ہمارے پاس آیا اور ہم کہانا کہا رہی تہے ایک بڑی پیالہ مین اُس نے کہا کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالہ مین کہانے

پھر اسکو چاٹ کر صاف کر دیوے تو پیالہ اُسکے لیے دعا کرے گا مغفرت کی ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمادات میں بھی نفس اور عقل ہے غرض شرع کی رو سے کوئی شے ایسی معلوم نہیں ہوتی جس میں نفس اور عقل نہ ہو کیا حیوانات کیا نباتات کیا جمادات اور بعضوں نے اسکی تاویل کی اور کہا کہ پیالہ کی دعا سے یہ مراد ہے کہ پیالہ پونچھنا اُسکے لیے مغفرت کا سبب ہوگا کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے عن رجل من هذيل يقال له نبيشة الخير قالت دخل علينا نبيشة ونحن نأكل في قصعة فقال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أكل في قصعة فلحسها استغفرت له القصعة ہذیل کے ایک شخص سے روایت ہے جسکو نبیشہ خیر کہتے تھے کہ نبیشہ ہماری پاس آیا اور ہم ایک پیالہ میں کھا رہے تھے اس نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جو شخص ایک پیالہ میں کھاوے پھر اسکو چاٹ لیوے تو پیالہ اُسکے لیے استغفار کریگا

باب الاکل مما یلیک اپنے پاس سے کھانیکا حکم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وضعت المائدة فليأكل كل مما يليه ولا يتناول من بين يدي جليسه ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دسترخوان بچھایا جاوے تو اپنے پاس سے کھاوے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ لیوے ف یہ بے تمیزی ہے کہ دوسرے کے سامنے سے کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور کھانا سب یکساں ہے لیکن فواکہ اور میوجات میں یہ جائز ہے کہ جہاں سے چاہے اٹھاوے عن عکراش بن ذويب قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بجفنة كثيرة الثريد والودك فأقبلها نأكل منها فخبطت يدي في نواحيها فقال يا عكراش كل من موضع واحد فإنه طعام واحد ثم أتينا بطبق فيه ألوان من الرطب فجالت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطبق وقال يا عكراش كل من حيث شئت فإنه غير لون واحد عکراش بن ذویب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور روغن تھا ثرید ایک کھانا ہے جو گوشت اور روٹی سے بنایا جاتا ہے ہم اُس میں سے کھانے لگے تو میں اپنا ہاتھ سب کونوں میں (پیالے کے) پھراتا تھا آپنے فرمایا اے عکراش ایک طرف سے کھا کہ سب ایک ہی کھانا ہے پھر ایک طبق آیا جس میں کئی قسم کے رطب تھے (تر کھجور) تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ گھومنے لگا طبق میں اور آپنے فرمایا اے عکراش جہاں سے تیرا جی چاہے وہاں سے کھا کیونکہ اس میں کئی طرح کے رطب ہیں ف اور ہر ایک کا ذائقہ اور مزا جداگانہ ہوتا ہے اور بعضوں کو ایک طرح کا میوہ پسند ہوتا ہے دوسرا

پسند نہین ہوتا تو ایسے موقع مین ہر طرف ہاتھ پہرانا جائز ہوا جب مختلف قسم کے کھانے یا مختلف قسم کے میوے ہون غرض شرع اسلام مین جو حکم ہے وہ عقلمندی اور دانائی کے ساتھ ہے سبحان اللہ ایسا تو کوئی دین معلوم نہین ہوتا **باب** النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذُرْوَةِ الثَّرِيدِ ثرید کی چوٹی پر سے کھانیکی ممانعت **ف** یعنے بیچا بیچ مین اسکی بلندی پر سے کھانا منع ہے بلکہ نیچے کسی ایک طرف سے کھاوے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ لایا گیا (ثرید کا یا اور کسی کھانے کا) آپنے فرمایا اسکی چاروں طرف کونون مین سے کھاؤ اور بیچ کی چوٹی رہنے دو اس مین برکت ہوگی **عن** وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِ الثَّرِيدِ فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللهِ مِنْ حَوَالَيْهَا وَاعْفُوا رَأْسَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا واثلہ بن اسقع سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثرید کی چوٹی پر (پیالے کے بیچا بیچ بلندی پر) ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ اللہ کا نام لیکر گرداگرد سے اور اسکی چوٹی کو چھوڑ دو اسلیے کہ برکت اوپر سے اترتی ہے (نیچے کو) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَذَرُوا وَسَطَهُ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ ابن عباس سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا رکھا جاوے تو اسکی کنارے مین سے لو اور اسکا بیچ چھوڑ دو اسلیے کہ برکت بیچا بیچ مین سے اترتی ہے **باب** اللُّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ جب نوالہ نیچے گر جاوے **عن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ بَيْنَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذْ سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى فَأَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِينُ فَقِيلَ أَصْلَحَكَ اللهُ الْأَمِيرَ إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقِينَ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخْذِكَ اللُّقْمَةَ وَبَكِّيَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذِهِ الْأَعَاجِمِ إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيُمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى وَيَأْكُلَهَا وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ معقل بن یسار سے روایت ہے وہ صبح کا کھانا کھا رہے تھے اتنے مین انکے ہاتھ سے ایک نوالہ گر پڑا اونہون نے اسکو اوٹھا دیا اور جو کچھ کچرا اس مین لگ گیا تھا اسکو صاف کیا پھر اسکو کھا لیا یہ دیکھکر عجم کے کسانون نے انکی طرف اشارہ کیا آپسمین کہ کیسا حقیر آدمی ہے امیر ہوکر گرا ہوا نوالہ اٹھاتا ہے یہ لوگون نے کہا امیر کو ہلائی کے ساتھ یہ کہو یہ کسان آپکے اوپر آپسمین ہنستے ہین لقمہ اٹھانے کیوجہ سے

حالانکہ تمہاری سامنے آنا (بہت) کہا نا رکہا ہے مغفل نے کہا مین تو وہ بات چہوڑنیوالا نہین جو مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو ان عجمیون کے لیے ف عجمی کہتے ہین عرب کے سوا اور ملکون کے رہنیوالے کو مغفل کا مطلب یہ تہا کہ مین حدیث شریف کو نہین چہوڑون گا گو یہ عجمی آفاقی محبہ پر ہنسین یا طعنہ کرین یا برا کہین سبحان اللہ ہر ایک مومن کو حدیث شریف اور سنت کی پیروی اسیطرح سے لازم ہے اگرچہ دنیا کے کتے اور سور اسپر عمل کرنیکو برا جانین یا طعن و تشنیع کرین یا ایذا دینے پر مستعد ہون یا حقیر سمجہین ف ہم مین سے ایک حکم دیا جاتا جب اسکا نوالہ گر پڑتا کہ اسکو اٹہالے اور جو کوڑا وغیرہ اس مین لگ جاوے اسکو دور کرکے اسکو کہالیوے اور شیطان کے لیے نہ چہوڑے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَۃُ مِنْ یَدِ اَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ مَا عَلَیْھَا مِنَ الْاَذٰی وَلْیَاْکُلْھَا جابر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین کسی کے ہاتہ سے نوالہ گر پڑے تو اسپر جو کچرا وغیرہ لگ جاوے اسکو پونچہ ڈالے اور کہالے۔ ف حجۃ اللہ البالغہ مین ہے کہ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص ہماری ملاقات کو آیا ہمنے کچہ کہانا اس کے سامنے رکہا وہ کہا رہا تہا اتنے مین ایک ٹکڑا اسکے ہاتہ سے گرا اور زمین پر ڈہلکنے لگا وہ اسکے پیچہے ہوا اور ٹکڑا اس سے دور ہوتا جاتا تہا یہانتک کہ سب حاضرین کو تعجب ہوا اور اس شخص کو محنت ہوئی اس کے پیچہے جانے مین آخر اس نے اسکو پکڑ لیا اور کہا گیا چند روز کے بعد ایک آدمی پر شیطان آیا اور اس کی زبان پر بولنے لگا مین فلان شخص کے پاس گیا تہا وہ کہانا کہا رہا تہا مجہے پسند آیا لیکن اس نے مجہے کچہ کہانے نہ دیا آخر ایک لقمہ مین نے اسکے ہاتہ سے اچکا لیکن اس نے وہ لقمہ بہی مجہ سے چہین لیا اور کہا لیا اور ایک روز ہمارے مکان کے لوگ گاجرین کہا رہے تہے اتنے مین ایک گاجر لڑکتی چلی ایک آدمی اس کیطرف بہاگا اور اسکو لیکر کہا گیا اس کے سینہ مین اور معدہ مین درد شروع ہوا پہر شیطان اسپر چڑہ بیٹہا اور اسکی زبان سے یہ بولا کہ اس نے میرے سے ایک لڑکتی ہوئی گاجر چہین لی اور اسکی مثل ہمنے بہت سے قصے سنے ہین یہانتک کہ ہم کو معلوم ہو گیا کہ یہ حدیثین جن مین شیطان کے کہانیکا ذکر ہے اپنے ظاہری معنون پر ہین اور مجازی معنے مراد نہین ہے اور اللہ تبارک و تعالی نے جو علم اپنے نبی کو دیا تہا اس مین یہ بہی تہا کہ آپ فرشتون اور شیاطین کا حال بہی جانتے تہے اور انکا پہرنا زمین مین ✤ مترجم کہتا ہے جن اور شیطان کا وجود یقینی ہے اور اسکا منکر کافر ہے چونکہ صدہا آیات اور احادیث کا انکار لازم آتا ہے اور بہت سے اخبار متواتر سے انکا وجود ثابت ہوتا ہے اگرچہ ہمنے اتنی عمر مین کبہی

۴۶ سال کی ہے اپنی آنکھ سے جن اور شیطان کو نہین دیکھا اسطرح سے کہ کوئی شبہ باقی نرہے اور اب تک اسکی
فکر مین ہین کیا عجب ہے کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے علم الیقین کے ساتھ عین الیقین بھی عطا فرماوے آمین یارب العلمین
باب فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ ثرید کی فضیلت اور کھانون پر (ثرید روٹی کے ٹکڑے شوربا مین بھگو کر
بناتے ہین **عن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ
عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ابوموسی اشعری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون مین تو بہت کامل ہوے
ہین لیکن عورتون مین کوئی کامل نہین ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے اور عائشہ رضہ کی
فضیلت اور عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانون پر **ف**
ثرید بلا وقت بنجاتا ہے کہ اس کے ساتھ نہایت سریع الہضم اور خوش ذائقہ اور مقوی اور کثیر النفع ہے ایسی
ہی جناب بی بی عائشہ سے مسلمانون کو بہت فوائد حاصل ہوے اور صدہا ہزارہا مسئلے معلوم ہوے اللہ تعالے
آخرت مین جناب بی بی کے غلامون اور خادمون مین ہمکو حشر کرے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ انس بن مالک سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانون پر **باب**
مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ کھانیکے بعد ہاتھ پونچھنا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَلِيلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ تَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَ
أَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَرِيبٌ لَيْسَ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ جابر بن عبداللہ سے
روایت ہے ہم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کھانا بہت کم پاتے تھے اور جب پاتے تھے تو ہمارے پاس
تولیے اور رومال نہ تھے ہتھیلیان تہین اور بازو اور پاؤن (اونہی پر ہاتھون کو پہونچ لیتے) پھر ہم نماز پڑھتے
اور وضو نہین کرتے **باب** مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ
ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اطعمنا و
سقانا وجعلنا مسلمین یعنے شکر اس خدا کا جس نے ہمکو کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا **ف** یہ نعمت بہت بڑی ہے
کہ دین حق کی توفیق بخشی اگر دنیا بہت بھی ہو لیکن دین تباہ ہو تو بڑی آفت ہے جمعہ روز مین بیان ہو جانا ہے سارے

دنیا پڑی رہجاویگی ہم چلدینگے ہمارے ساتھ جو جاویگا وہ ہمارا دین ہے یا اللہ تو اپنے فضل سے سچے دین پر ہمیشہ قائم رکھہ اور خاتمہ بالخیر کر آمین یارب العلمین **عن** ابی امامۃ الباھلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اذا رفع طعامہ او ما بین یدیہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب آپ کا کھانا یا یون کہا جب آپکے سامنے جو ہوتا (یعنے کھانا) وہ اٹھایا جاتا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا یعنے شکر ہے اللہ کا بہت شکر نہایت پاکیزہ برکت والا وہ سب کو کافی ہے اسکے لیے کوئی کافی نہین ہے وہ رخصت نہین ہوتا چھوڑا نہین جاتا (یعنے ہر وقت اور ہر جگہہ ہمارے ساتھہ ہے) اور نہ اس سے کوئی بے پرواہ ہوسکتا ہے بلکہ سب اسکے محتاج ہین ہر وقت اور ہر جگہہ اے رب ہمارے ہماری دعا سن لے اور قبول کرے **عن** سہل بن معاذ بن انس الجہنی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما فقال الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھانا کھاوے پھر کہے الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ یعنے شکر اس خدا کا جس نے مجھکو یہ کھانا کھلایا بغیر میری طاقت اور زور کے تو اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** ایک روایت مین یہ دعا اتی ہے الحمد للہ الذی اطعم من الطعام وسقی من الشراب وکسی من العری فاوضح المحجۃ ولم یدع لاحد سبیلا ایک روایت مین یہ ہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واروینا فکم ممن لا کافی لہ ولا مودی ان دعاؤن مین سے جو چاہے وہ کھانے کے بعد پڑہے اور اگر سب دعائین پڑہے تو زیادہ افضل ہے اور اگر کھانا دودہ کے سوا اور کچھہ ہو تو یون کہے اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ اور اگر دودہ ہو تو یون کہے اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ مترجم کہتا ہے مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ جب کھانیکے بعد یہ دعا پڑہے اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ اور اسکے بعد دوسرے وقت پر عمدہ عمدہ کھانے ملے اور جب یہ دعا پڑہنا بھول گئے تو اس سے عمدہ کھانے نہین ملے جیسے کھائے تھے **باب** الاجتماع علی الطعام کھانا ملکر کھانا **عن** وحشی انھم قالوا یا رسول اللہ انا نأکل ولا نشبع قال فلعلکم تأکلون متفرقین قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ علیہ یبارک لکم فیہ وحشی سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین لیکن سیر نہین ہوتے آپنے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو متفرق انھون نے کہا جی ہان آپنے

فرمایا تو جب ہو جاؤ اپنے کھانے پر اور اسکا نام لیکر کھاؤ اس مین برکت ہوگی ف ایک ساتھ ملکر کھانے مین برکت ہوتی ہے محبت بڑہتی ہے دل لگی ہوتی ہے کھانا خوشی سے کھایا جاتا ہے بہت کھایا جاتا ہے دل نہین گھبراتا عمدہ عمدہ کھانے مختلف قسم کے کھانے مین آتے ہین کوئی کم خوراک ہوتا ہے کوئی بہت کھانیوالا سب کا پیٹ بھر جاتا ہے غرض ہزارون فائدے ہین **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب ملکر کھاؤ اور جدا جدا مت کھاؤ اسلیے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے **باب** النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ کھانے مین پھونکنا منع ہے اسیطرح پانی مین ایسا نہ ہو سونہ سے کچہ گرے کھانے اور پینے مین اور لوگون کو نفرت ہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہین پھونکتے تھے کھانے اور پانی مین اور نہ برتن کے اندر سانس لیتے تھے اس مین پانی ناک کو چڑھ جاتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے **باب** إِذَا أَتَى أَحَدَهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ جب خادم کھانا پکا کر لاوے تو اس کھانے مین سے تھوڑا اسکو بھی دیوے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب تم مین سے کسیکے پاس اسکا خادم کھانا لاوے تو اسکو بٹھالیوے اور اپنے ساتھ کھلاوے اگر خادم ساتھ نہ کھاوے یا ملک اسکو اپنے ساتھ کھلانا گوارا نہ کرے تو اس کھانے مین سے اسکو کچھ دیوے ف یہ مروت اور احسان ہے اگرچہ ان خادم کے لیے کھانا مقرر نہو نقد تنخواہ ہو یا اس کا کھانا الگ ہو خادم سے عام مراد ہے لونڈی ہو یا غلام یا مزدور یا نوکر یا خدمت گار یا مرید یا چیلہ وغیرہ۔ سبحان اللہ شریعت اسلام کی اور مسلمانون کی مثل کس شریعت اور کس قوم مین اخلاق ہین کہ سیان اور غلام دونون ایک ساتھ ملکر کھاوین اور دونو ایکسان کپڑے پہنین اگرچہ اب بعضے مغرور اور متکبر مسلمان اپنے عمل نہ کرتے ہون **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدَكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ عِنَاءَهُ وَحَرَّهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً فَلْيُصْلِحْهَا فِي يَدِهِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم مین سے کسی کا غلام کھانا پکا کر سامنے لاوے اس نے اسکے پکانے کی تکلیف اور گرمی اٹھائی ہو اور مالک کو اسکی وجہ سے یہ راحت ملی ہو تو

مالک اسکو بھی اپنے ساتھ کھانے دے اگر ایسا نکرے تو ایک لقمہ اُس کھانے میں سے لیکر اُسکے ہاتھ میں رکھے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء خادم احدکم بطعامہ فلیقعدہ معہ اولیناولہ منہ فانہ ھو الذی ولی حرہ ودخانہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب تم میں سے کسیکا خادم اُسکا کھانا لیکر آوے تو اسکو اپنے ساتھ بٹھالے (کھانیکے لیے) یا تھوڑا اسکا کھانا اُس میں سے اُسکو دیدے کیونکہ اوسی نے اسکو (پکانیکی) گرمی اور دھوان اٹھایا ہے (قاعدہ کے خلاف ہے کہ اسکی لذت سے وہ بالکل محروم رہے) **باب** الاکل علی الخوان والسفرۃ خوان اور دستر کا بیان **عن** انس بن مالک قال ما اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان ولا فی سکرجۃ قال فعلی ما کانوا یاکلون قال علی السفر انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان پر نہیں کھایا نہ سکرجہ کے ساتھ قتادہ نے کہا پھر کاہے پر کھاتے تھے انس نے کہا دستر خوان پر **ف** جو چمڑے یا بید یا بوریے کا ہوتا ہے اسپر کھانا سنت ہے اور خوان اور میز یہ سب امرا کے تکلفات ہیں ہمیشہ کو ان چیزوں کیطرف رغبت نہ تھی اور عاجزی اور فقیری پسند تھی باوجودیکہ آپ بادشاہ تھے دونوں جہانکے سکرجہ کی تفسیر میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا سکرجہ وہ شربت اور سکنجبین وغیرہ ہیں جنکو اہل عجم کھانے کیساتھ رکھتے ہیں اور جوارش اور چٹنیاں وغیرہ ان سے یہ غرض ہوتی ہے کہ بھوک بڑھے اور کھانا زیادہ کھایا جاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان چیزوں کی حاجت نہ تھی آپ کو اسوقت کھانا ملتا جب فطرۃً خوب بھوک ہوتی اور اکثر پیٹ بھر کر نہ ملتا اور کبھی کبھی فاقہ ہوتا یہی طریقہ عمدہ ہے عقلاً اور طبًا اور اہل عجم کا طریق خوب نہیں ہے جب جوارش اور چٹنی کے ذریعے سے بھوک لگائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ معدے کو ان چیزوں کی عادت ہوجاتی ہے اور بغیر انکے ایک نوالہ نہیں کھایا جاتا اور کبھی یہ ہوجاتا ہے کہ معدے کی اصلی طاقت جو ہضم کی ہے وہ زائل ہوکر ضعف معدہ عارض ہوجاتا ہے طرح طرح کے امراض پیدا ہوتے ہیں سو جوارشوں اور سو چٹنیوں کے برابر یہ ہے کہ بھوک سے کسیقدر کم غذا کھاوے اور شکم سیری سے ہمیشہ بچتا رہے اور کبھی کبھی روزہ رکھے جیسے ہماری شرع میں وارد ہے تا کہ فاقہ سے معدہ از سر نو قوی ہوجایا کرے اسکے برابر کوئی دوا نہیں ہے اور اس تدبیر سے انسان ایک عمر طویل تک زندہ اور صحیح اور سالم رہتا ہے دوسرے ہمیشہ غریبی کے کھانے پینے سادے کھانے کھایا کرے جیسے دودھ روٹی کھجور یا خشک روٹی یا خشک سالن کے یا دال کے ساتھ اور عمدہ ترکاریوں اور میووں کا استعمال کبھی کبھی کرے ہری شلجم کدو آلو پالک کا ساگ خرفہ کا ساگ میووں میں ہر ایک فصلی میوہ کا عمدہ

کے ساتھ استعمال کرے اس مین جیسی صحت عمدہ رہتی ہے اور دماغی قوت قائم رہتی ہے ویسی عمدہ اور امیری کھانون
مین ہرگز نہین رہتی اور امیری کھانون سے بڑے بڑے امراض پیدا ہوتے ہین جیسے قولنج بدہضمی قبض و بواسیر وغیرہ۔
غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عادات اور خصائل اور اخلاق سب حکمت کے موافق تھے اور آپ کی پیروی
کرنے مین دین اور دنیا دونو کی بھلائی ہے اور یہی ایک نشانی کافی ہے آپکے سچے نبی ہونے کی صلی اللہ علیہ
آلہ و اصحابہ وسلم بعضون نے کہا سکرجہ ایک قسم کا چھوٹا پیالہ ہے اس مین کھانا تکبر۔ بخل کی علامت ہے **عن**
انس قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل علی خوان حتی مات انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوان پر کھاتے نہین دیکھا یہانتک کہ آپنے انتقال فرمایا **باب**
النہی ان یقام عن الطعام حتی یرفع وان یکف یدہ حتی یفرغ القوم جبتک دسترخوان سامنے سے نہ اٹھایا
جاوے اسوقت تک اوٹھے اور جب تک دوسرے لوگ فارغ نہ ہون اپنا ہاتھ نہ کھینچے **عن** عائشۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یقام عن الطعام حتی یرفع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھانے پر سے اٹھنے سے یہانتک کہ کھانا اوٹھایا جاوے (یعنے
دسترخوان اور لوگ فارغ ہوجاوین اچھی طرحسے) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وضعت المائدۃ فلا یقوم رجل حتی ترفع المائدۃ ولا یرفع یدہ وان شبع حتی یفرغ
القوم ولیعد نفسہ فان الرجل یعجل جلیسہ فیقبض یدہ وعسی ان یکون لہ فی الطعام حاجۃ ابن عمر
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دسترخوان بچھایا جاوے تو پھر کوئی شخص کھڑا نہ ہو یہانتک
کہ دسترا وٹھایا جاوے اور کوئی شخص اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اوٹھاوے اگرچہ سیر ہوگیا ہو یہانتک کہ دوسرے لوگ
بھی فارغ ہوجاوین اور اگر ایسا ہی ضرورت ہو تو اپنا عذر بیان کردیوے (کہ وہ بیمار ہے یا اسکو کوئی حاجت
ہے یا اسکو اشتہا نہ تھی) اسکی وجہ یہ ہے کہ آدمی شرمندہ ہوتا ہے جب اسکا ساتھی کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتا
ہے اور شاید ابھی اسکو کھانیکی حاجت ہو **ف** یعنے جب ایک آدمی خصوص صاحب خانہ کھانے سے ہاتھ
کھینچ لیوے تو دوسرے لوگ بھی کھانا چھوڑ دیتے ہین اگرچہ ان کو اشتہا باقی ہو اور یہ ایسا کرتے ہین کہ لوگون
کی نظرون مین خوار نہ ہون کہ بڑے کھاؤ ہین پس آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ جب تک لوگ فارغ نہ ہون خود
بھی فارغ نہ ہو اگرچہ سیر بھی ہوگیا ہو تب بھی تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے کہ دوسرے لوگ بھی جانین کہ یہ بھی کھانا
کھا رہا ہے بعضون نے ولیعد نفسہ کے معنے یہی کہے ہین کہ تقلل کرتا رہے یعنے کچھ کچھ کھاتا رہے یا کوئی کام

ایسا کرے کہ پاس مین مصروف ہو اور دوسرے لوگ سیر ہو جاوین مثلاً ہڈی کا چوسنا اسکا مغز نکالنا وغیرہ وغیرہ

باب مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ اگر کوئی شخص رات گذارے اور اسکے ہاتھ مین چکنی بو ہو کھانے کی (یعنے ہاتھ کو اچھی طرح دھو کر صاف نکرے) **عَنِ** الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَلُومَنَّ امْرُؤٌ إِلَّا نَفْسَهُ يَبِيتُ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ امام حسن مثنے علیہ السلام سے روایت ہے انہون نے اپنی والدہ جناب فاطمہ سے روایت کی جو صاحبزادی ہین جناب امام ہمام سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کی اور انہون نے روایت کی اپنی والدہ ماجدہ علیا حضرت خاتون جنت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا علیہا السلام سے انہون نے فرمایا کہ آن حضرت رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو کوئی شخص رات گذارے اور اسکے ہاتھ مین چکنی بو (کھانے کی یا گوشت کی) ہو (پھر اسپر کوئی آفت آوے جیسے کوئی جانور کاٹ کھاوے) تو وہ خود اپنے تئین ملامت کرے (کہ اسی کی غفلت سے یہ آفت آئی) معلوم ہوا کہ ہاتھ خوب صاف کرکے دھونا چاہیے کہ کھانے کی چکنای بالکل نہ رہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رضه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکوئی شخص تم مین سے سوجاوے اور اسکے ہاتھ مین چکنی بو ہو پھر وہ اپنا ہاتھ نہ دھووے تو خود اپنے تئین ملامت کرے

باب عَرْضِ الطَّعَامِ جب کسیکے سامنے کھانا پیش کیا جاوے **عَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا اسما بنت یزید سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھانا آیا آپنے ہمسے کھانے کو فرمایا ہمنے عرض کیا کہ بھوک نہین ہے آپنے فرمایا دو باتون کو اکٹھا مت کرو بھوک اور جھوٹ کو فی بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے کوئی کھانے کو کہے تو بھوک رکھکر یون کہتے ہین مجھے خواہش نہین ہے آپنے اس سے منع فرمایا اگر بھوک ہے تو کھا لینا چاہیے ورنہ جھوٹ بولنے مین بھوکے کے بھوکے رہے اور عذاب مین مبتلا ہوئے خسر الدنیا والآخرۃ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَيَا لَهْفَ نَفْسِي هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انس بن مالک رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جو ایک شخص تھے بنی عبد الاشہل مین سے (یعنے

یہ وہ مشہور انس نہین ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے آپنے فرمایا نزدیک آ اور کہا مین نے عرض کیا مین روزہ دار ہون اب بچتا ہون کاش مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے مین سے کہا لیا ہوتا **ف** اگر بالفرض روزہ بھی ہو تو نفل روزے سیکڑون رکھہ سکتے ہین مگر یہ شرف پھر کہان ہاتھہ آتا ہے کہ جناب سید عالم کے ساتھہ کہانا کہانا اگر آپ کا اولش میسر آدے تو سو روزے اسپر سے قربان کرین اکثر اہل اللہ کی حکایتین سنی ہین کہ اونھون نے لوگون کو کہانے کے لیے بلایا لیکن وہ روزے کا حیلہ کرکے اس سعادت سے محروم رہگئے اور پھر ساری عمر پچھتاتے رہے آدمی کو چاہیے کہ جب کوئی بزرگ صالح شخص اپنے ساتھہ کہانے کے لیے بلاوے تو اگر نفل روزہ ہو تو اسکو توڑ ڈالے اور کہانے مین شریک ہوجاوے پھر اگر چاہے تو اس روزے کی قضا کرلے **باب** اَلْاَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد مین کہانا کیسا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ جُزْءِ الزُّبَيْدِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسجد کے اندر روٹی اور گوشت کہاتے **ف** مسجد کے اندر کہانے مین کچھہ قباحت نہین خصوص مسافرون کے لیے اور جن لوگون کے گھر نہین ہین لیکن یہ ضرور ہے کہ مسجد کو آلودہ اور گندہ اور غلیظ نہ کرین **باب** اَلْاَكْلِ قَائِمًا کھڑے ہوکر کہانا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ابن عمر سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کھڑے ہوکر پیتے اور چلتے چلتے کہاتے **ف** معلوم ہوا کھڑے رہکر یا چلتے چلتے کہانا پینا درست ہے بعضون نے اسکو مکروہ رکھا ہے اور زمزم کے پانی کو خاص کیا ہے کہ اسکا کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے باقی سب پانیون کو بیٹھکر پینا بہتر ہے **باب** اَلدُّبَّاءِ کدو کا بیان دبا بضم الدال کدو کو کہتے ہین **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقَرْعَ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند کرتے تھے **ف** نہایت عمدہ ترکاری ہے مفرح اور سریع الہضم اور بے ضرر + **عن** اَنَسٍ قَالَ بَعَثَتْ مَعِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ رُطَبٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهُ وَخَرَجَ قَرِيْبًا اِلٰى مَوْلًى لَهٗ دَعَاهُ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَاَكَلَ قَالَ نَدْعَانِيْ لَا اَكُلُ مَعَهٗ قَالَ وَصَنَعَ تَرِيْدَةً بِلَحْمٍ وَقَرْعٍ قَالَ فَاِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُهٗ فَاُدْنِيْهِ مِنْهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَوَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَيَقْسِمُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ اٰخِرِهٖ

انس سے روایت ہے ام سلیم میری ماں نے ایک ٹوکرہ بھیجا جس مین تر کھجور تھی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے ہاتھ مین نے آپکو نہین پایا آپ اپنے ایک مملوک (آزاد غلام) پاس تشریف لیے گئے تھے اوس نے آپ کو بلایا تھا اور آپ کے لیے کھانا طیار کیا تھا مین بھی وہان گیا دیکھا تو آپ کھانا کھا رہے تھے آپنے مجھکو بھی بلایا اپنے ساتھ کھانیکے لیے انس نے کہا اس غلام نے ثرید بنایا تھا گوشت اور کدو کا انس نے کہا مینے دیکھا تو آپ کدو بہت پسند کرتے تھے آخر مین اسکے قتلے اکٹھا کرنے لگا اور آپکے نزدیک کرنے لگا رکھانے مین جب ہم کھا چکے تو آپ لوٹے اپنے گھر کو مینے وہ ٹوکرا کھجور کا آپکے سامنے رکھا آپ اسکو کھانے لگے اور بانٹتے بھی جاتے تھے یہانتک کہ بالکل اسکو تمام کر دیا یعنے بانٹ دیا اور کچھ آپ کھایا **عن** حکیم بن جابر عن ابیہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ وعندہ ھذا الدباء فقلت ای شیء ھذا قال ھذا القرع ھو الدباء نکثر بہ طعامنا جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپکے گھر مین آپکے پاس کدو تھا مین نے کہا یہ کیا ہے آپنے فرمایا قرع یعنے کدو ہے (دبا) ہم اسکو بہت کھانے مین **ف** بعض جاہلون نے ایک جھوٹی حدیث بنالی ہے کہ اکل الدباء دخل الجنۃ جسکے لفظ اور معنے دونون غلط ہین اتنی بات ہے کہ کدو سب ترکاریون مین آنحضرت کو زیادہ پسند تھا اور اسوجہ سے ہر مسلمان کو کدو پسند کرنا چاہیے **باب** اللحم گوشت کا بیان **عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید طعام اھل الدنیا و اھل الجنۃ اللحم ابو الدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردار دنیا والون کے اور جنت والون کے کھانیکا گوشت ہے **عن** ابی الدرداء قال ما دعی رسول اللہ الی لحم قط الا اجاب ولا اھدی لہ لحم قط الا قبلہ ابو الدرداء سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب بلائے گئے گوشت کھانیکے لیے تو آپنے قبول کیا اور جس نے آپ کو گوشت کا حصہ بھیجا آپنے قبول کیا رمعلوم ہوا گوشت آپکو بہت پسند تھا) **باب** اطایب اللحم کون سے مقام کا گوشت عمدہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنھس منھا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دن گوشت آیا تو آپ کو دست دیا گیا وہ آپ کو پسند تھا آپ اُس مین سے نوچ رہے تھے دانتون سے **ف** دست کا گوشت بے ریشہ اور عمدہ ہوتا ہے اسوجہ سے آپ اُسکو زیادہ پسند کرتے تھے بہ نسبت ران کے **عن** عبد اللہ بن جعفر

يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ عبداللہ بن جعفر نے ابن زبیر سے حدیث بیان کی اونہون نے لوگون کے لیے ایک اونٹ نحر کیا تہا کہ اونہون نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اور لوگ آپکے لیے گوشت ڈال رہے تہے آپ فرماتے تہے سب مین پاکیزہ اور عمدہ گوشت پیٹہ کا گوشت ہوتا ہے۔

ف بسلی کا گوشت بہی زیادہ لطیف اور عمدہ ہوتا ہے اسیطرح گردن کا گوشت بریشہ اور نہایت نفیس ہوتا ہی

باب الشِّوَاءِ بہنا ہوا گوشت **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ رَأَى شَاةً سَمِيطًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ انس بن مالک سے روایت ہی مین نہین جانتا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبہی سموط بکری دیکہی ہو یہانتک کہ اللہ جل جلالہ سے مل گئے ف سموط اور سمیط وہ بکری ہے جسکے بال نکالکر کہال سمیط بہون ڈالتے ہین یہ دنیا دار امیرون کا کہانا ہے اور دوسرے لوگ کہال نکالکر گوشت بہونتے ہین اور مطلب اسکا یہ ہے کہ سموچی سموط بکری آپنے نہین دی ورنہ کلیا پائے سموط بناتے ہین اور وہ آپنے کہائی ہین

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ وَلَا حُمِلَتْ صَعَةٌ طُنُفِسَةٌ انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے کبہی بہنا ہوا گوشت جو کہانے سے بچ رہے اوٹہا کر نہین رکہا گیا اسلیے کہ ایسا گوشت تہوڑا ہوتا اور کہانیوالے بہت ہوتی کبہی نہین بچتا) اور نہ کبہی آپکے ساتہہ بچہونا اوٹہایا گیا رجیسے دنیا دار امیرون کی عادت ہوتی ہے کہ جہان جاتے ہین چار جامہ اور شطرنجیان اور قالین ساتہہ رہتے ہین بیٹہنے کے لیے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَرِثِ الْجُزَيْدِيِّ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ قَدْ شُوِيَ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ عبداللہ بن حارث بن خزبہ سے روایت ہے ہمنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ گوشت کہایا بہنا ہوا مسجد مین پہر ہمنے اپنے ہاتہون کو کنکریون سے پہونچہا اور ہم کہڑے ہوئے آپنے نماز پڑہائی اور وضو نہین کیا **باب** الْقَدِيدِ قدید کا بیان (قدید سو کہا گوشت جسکو لگا کر پہونکر سکہا رکہتے ہین لمبے لمبے پارچے اسکے کاٹتے ہین یہ غریب لوگون کی غذا ہے عرب مین کیونکہ امیر لوگ ہر وقت تازہ گوشت کہاتے ہین) **عن** أَبِي مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَكَلَّمَهُ فَجَعَلَ تَرْعَدُ فَرَائِصُهُ قَالَ لَهُ هَوِّنْ عَلَيْكَ فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ إِسْمَاعِيلُ وَحَدَّثَ بِهِ وَصَلَهُ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا آپنے اس سے باتین کیین

سکا گوشت پڑکر ہاتھ ہار ڈر کے ماری آپ نے اس سے فرمایا تو ڈر نہیں کیونکہ میں بادشاہ نہیں ہوں دنیا کے بادشاہوں
میطاح ملکہ میں ایک عورت کا بیٹا ہوں جو قدید کھاتی تھی **ف** یعنی غریب عورت کا بیٹا ہوں سبحان اللہ
آپ دونوں جہان کے بادشاہ تھے ایسے بڑے بادشاہ کہ تمام دنیا دار بادشاہ آپ کی جوتیوں کی خاک کے برابر
بھی نہیں تھے مگر آپ نے عاجزی سے یہ فرمایا قربان آپ کے تواضع اور انکسار اور اخلاق حسنہ کے **عن** عائشۃ
قالت لقد کنا نرفع الکراع فیاکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد خمس عشرۃ من الاضاحی
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے پائے اوٹھا کر
رکھتے آپ اسکو قربانی کے پندرہ دن بعد کھاتے **باب** الکبد والطحال کلیجی اور تلی کا بیان **عن**
عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احلت لنا میتتان ودمان فاما المیتتان
فالحوت والجراد واما الدمان فالکبد والطحال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمکو دو مردے حلال ہیں اور دو خون مردے تو مچھلی ہے اور خون جگر ہے اور تلی
ف یہ دونوں بھی خون ہیں گو جمے ہوئے ہیں **باب** الملح نمک کا بیان **عن** انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ادامکم الملح انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ
سلم نے فرمایا تمہاری سالنوں کا سردار نمک ہے **ف** سالن یعنے ادام وہ ہے جس سے روٹی کھائی جاوے جیسے گوشت
سرکہ اچار وغیرہ تو فرمایا نمک بھی ایک عمدہ سالن ہے کیونکہ صرف نمک سے بھی روٹی کھا سکتے ہیں دوسرے یہ کہ
ہر سالن میں نمک پڑنا ضرور ہے بغیر نمک کے کوئی سالن مزیدار نہیں ہوتا **باب** الادام بالخل سرکہ سے روٹی
کھانا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الادام الخل حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ سالن سرکہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الادام الخل جابر سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** ام سعید
قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ وانا عندھا فقال ھل من غداء قالت
عندنا خبز وتمر وخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الادام الخل اللھم بارک فی
الخل فانہ کان ادام الانبیاء قبلی ولم یفقر بیت فیہ خل ام سعید سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت عائشہ کے پاس آئے میں انہی کے پاس تھی آپ نے فرمایا کچھ کھانا ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہمارے
پاس روٹی ہے کھجور ہے سرکہ ہے آپ نے فرمایا عمدہ سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں کیونکہ یہی سالن

تہا اگلے پیمبرون کا اور وہ گہر کبہی محتاج نہین ہوا سالن کا جس مین سرکہ موجود ہے (کیونکہ سرکہ خود عمدہ سالن ہے)

باب الزیت روغن زیتون کا بیان **عن** عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتدموا بالزیت وادہنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ حضرت عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روغن زیتون سے روٹی کہاؤ اور اسکو سر اور بدن مین لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے **ف** اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اسکو شجرہ مبارکہ فرمایا **عن** ابی ہریرۃ رض یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا الزیت وادہنوا بہ فانہ مبارک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کا تیل کہاؤ اور اسکو سر اور بدن مین لگاؤ وہ برکت والا ہے **باب** اللبن دودہ کا بیان **عن** عائشۃ تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بلبن قال برکۃ او برکتان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس جب دودہ آتا آپ فرماتے ایک برکت ہے یا دو برکتین (یہ راوی کا شک ہے) دو برکتین یہ ہین ایک تو لذت دوسری سیری یا غذا ہی ہر بابن بہی ہے اور چیزین یا غذا ہین یا بابن **عن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطعمہ اللہ طعاما فلیقل اللہم بارک لنا فیہ وارزقنا خیرا منہ ومن سقاہ اللہ لبنا فلیقل اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانی لا اعلم ما یجزی من الطعام والشراب الا اللبن ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالی کہانا کہلاوے وہ یون کہے اللہم بارک لنا فیہ وارزقنا خیرا منہ اور جسکو اللہ دودہ پلاوے وہ یون کہے اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ اسکی وجہ یہ ہے مین نہین جانتا کہ کوئی چیز دودہ کے سوا ایسی ہے جو کہانے اور پینے دونو کے لیے کفایت کرے **ف** تو اس سے بہتر دوسرا کہانا نہین پس جب دودہ ملے تو یہ دعا کرے یا اللہ اسیکو زیادہ کر اور دوسرے کہانے مین یون کہے اس سے بہتر کہلا جیسے اور گذر چکا **باب** الحلواء مٹہائی کا بیان **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تہے مٹہائی کو اور شہد کو **ف** میٹہا بالطبع انسان کو مرغوب ہے اور شہد میٹہا بہی ہے اور اسکے ساتہہ مفید بہی قرآن مین ہے فیہ شفاء للناس شہد مین تندرستی ہے لوگون کے لیے **باب** القثاء والرطب یعنی ککڑی اور کہجور ملا کر کہانا **ف** یہ بڑا عمدہ نسخہ ہے ککڑی ٹہنڈی اور کہجور گرم ہے اور ایک دوسرے کی اصلاح **عن** عائشۃ قالت کانت امی تعالجنی للسمنۃ ترید ان تدخلنی علی رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى اَكَلَتِ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنَتْ كَاَحْسَنِ سَمْنَةٍ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میری ماں (ام رومان) مجھ موٹا کرنیکی تدبیر کرتی تھی اسلیے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں داخل کرے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت دبلی بھی نہیں) اور کم سن بھی تو انکی ماں نے چاہا ذرا موٹی ہوجاوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بہتر معلوم ہوگی اور عرب موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں لیکن یہ تدبیریں نہیں پڑتی تھی (یعنے میں کسی علاج سے موٹی نہیں ہوتی تھی) یہانتک کہ میں نے ککڑی اور کھجور کھائی پھر میں اچھی موٹی ہوگئی **ف** معلوم ہوا کہ ککڑی اور کھجور کے ساتھ سمن بدن ہے اور مزیدار بھی ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ککڑی کھاتے تھے کھجور کے ساتھ **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبِطِّيخِ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رطب (تر کھجور) کو خربزے کے ساتھ کھاتے تھے

باب التَّمْرِ کھجور کا بیان **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں **ف** کیونکہ کھجور ہی عرب کی غالب غذا ہے ہر ایک شخص کے گھر میں وہ رہتی ہے جسکو ذرا بھی مقدور ہو **عن** مُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيْهِ مسلم سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجور نہ ہو گویا اس گھر میں کھانا نہیں ہے **باب** اِذَا اُتِيَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ جب پھل کا پہلا میوہ آوے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُتِيَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيْهِ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب پہلا میوہ آتا (فصل کا جیسے کھجور یا انگور یا انار وغیرہ) تو آپ فرماتے یا اللہ برکت دے ہمارے شہر میں اور ہمارے میووں میں اور ہمارے مدینہ میں اور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت پھر اس میوہ کو ان بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو دیتے جو اسوقت حاضر ہوتے

باب اَكْلِ الْبَلَحِ بِالتَّمْرِ گدر کھجور اور خشک کھجور ملا کر کھانا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ كُلُوا الْخَلَقَ بِالْجَدِيْدِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُوْلُ بَقِيَ

ابْنُ اٰدَمَ حَتّٰی اَکَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِیْدِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گدر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ کھاؤ پرانی کو نئی کے ساتھ کھاؤ کیونکہ شیطان غصے ہوتا ہے اور کہتا ہے آدم کا بیٹا زندہ رہا یہانتک کہ اس نے پرانا میوہ نئے میوے کے ساتھ کھایا **ف** شیطان آدمی کا دشمن ہے تو اسکی راحت اور طول عمر سے ناخوش ہوتا ہے جب عبادت اور تقوی کے ساتھ ہو بعضوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے یحییٰ بن محمد اسکے اسناد میں ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے عراقی نے کہا اسحدیث کا معنی یہ ہے کیونکہ شیطان آدمی کی حیات سے ناخوش نہیں ہوتا بلکہ اسکی ایمان اور اطاعت پر جنیر سے **باب** النَّهْیِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ دو دو تین تین کھجوریں ملاکر کھانے سے ممانعت (جب دوسرے آدمی بھی کھانے میں شریک ہوں کیونکہ یہ ناگوار ہوگا دوسروں کو) **عن** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقْتَرِنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ آدمی دو دو کھجور ملاکر کھاوے یہانتک کہ اپنے ساتھیوں سے (جو اسکے ساتھ کھا رہے ہوں) اجازت لیوے **عن** سَعْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَکَانَ سَعْدٌ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ حَدِیْثُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْاِقْتِرَانِ یَعْنِیْ فِی التَّمْرِ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ خادم تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکو آپ کی خدمت یا آپ کی حدیث بہت پسند تھی وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دو کھجوروں کو ملاکر کھانے سے **باب** تَفْتِیْشِ التَّمْرِ اچھی کھجور کھجوروں میں ڈھونڈھ کر کھانا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یَفْتِشُهٗ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پاس پرانی کھجور آئی تو آپ اسکو چھانٹتے تھے **ف** یعنے اچھی اچھی اسمیں سے نکالکر کھاتے تھے ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اس میں سے کیڑے نکالتے تھے دوسری روایت میں کھجور چھانٹنے سے منع کیا اور یہ محمول ہے اس حالت پر جب نئی کھجور ہو اس وقت چھانٹنے کی ضرورت نہیں **باب** التَّمْرِ بِالزُّبْدِ کھجور مکھن کے ساتھ کھانا **ف** یہ بہت عمدہ متقوی غذا ہے اگر کسیکو منظور ہو کہ زیادہ کھجور کھائی جاویں اور پیچش نہ ہو تو مکھن کے ساتھ کھاوے **عن** اَبِیْ لُبَیْدٍ السَّلِیْمِیِّیْنَ قَالَ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَهٗ قَطِیْفَةً لَنَا صَبَبْنَا مَالَهٗ صَبًّا فَجَلَسَ عَلَیْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْهِ الْوَحْیَ فِیْ بَیْتِنَا وَقَدَّمْنَا لَهٗ زُبْدًا وَتَمْرًا

وَكَانَ يُحِبُّ الثَّرِيدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سہل کے دونو بیٹے جو سلمی یعنے بنی سلیم مین سے تھے روایت کرتے ہین کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہمنے آپ کے تلے ایک چادر بچھائی جسپر پانی چھڑک کے ہمنے اسکو ٹھنڈا کر لیا تہا خیر آپ اسپر بیٹھے پہر اللہ تعالی نے آپ پر وحی اتاری ہمارے گہر مین اور ہمنے آپکے سامنے ثریدہ کیا اور کہجور اور آپ ثریدہ کو پسند کرتے تہے اللہ تعالی آپ پر رحمت بہیجے اور سلام **باب** الْحُوَارِيِّ ثریدہ کا بیان

عن عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ هَلْ رَأَيْتَ النَّقِيَّ حَتَّى مَا رَأَيْتُ النَّقِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مُنْخُلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ نَعَمْ كُنَّا نَنْخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ ابو حازم نے سہل بن سعد سے پوچہا کیا تمنے سیدہ دیکہا ہے اونہون نے کہا مین نے سیدہ نہین دیکہا یہانتک کہ آن حضرت کی وفات ہوئی یعنے کہا کیا آن حضرت کے زمانہ مین لوگون کے پاس چھلنیان تہین اونہون نے کہا مین نے تو چھلنی نہین دیکہی یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مینے کہا پہر تم جو کو کیسے کہاتے تہے کیا بغیر چھانے ہوئے اونہون نے کہا ہان ہم اسکو دہیں کر پھونک لیتے تہے پہر جو اڑنیوالا ہوتا وہ اڑ جاتا اور جو بچ رہتا اسکو پیس دیتے **ف** اور گوندہکر روٹی پکا لیتے غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین آٹا چھاننے کی اور سیدہ کہانیکی رسم نہ تہی یہ بعد کے زمانہ مین تکلف ڈالون نے ایجاد کیا ہے اور اس تکلف مین کوئی فائدہ نہین ہے بلکہ نقصان ہے آٹا جب چھانا جاوے اور اسکا بھوسا بالکل نکل جاوے تو وہ ثقیل اور دیر ہضم ہوجاتا ہے اور پیٹ مین سدہ اور قبض پیدا کرتا ہے آخر یہ چھاننے والے صاحب اتنا غور نہین کرتے کہ پروردگار عالم نے جو حکیم الحکماء ہے گیہون مین بھوسا بیکار نہین پیدا کیا پس بہتر یہی ہے کہ بے چھنا ہوا آٹا کہاوے اور اگر چھانے کبھی تو تہوڑا سا موٹا موٹا بھوسا نکالڈالے لیکن سیدہ کہانا بالکل خوفناک اور باعث امراض شدیدہ ہے

عن أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّهَا عَرَبَلَتْ دَقِيقًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِيفًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا فَقَالَ رُدِّيهِ فِيهِ ثُمَّ اعْجِنِيهِ ام ایمن سے روایت ہے اونہون نے آٹا چھانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی طیار کی آپنے پوچہا یہ کیا ہے وہ بولین یہ ہمارے ملک کا کہانا ہے تو مین نے چاہا کہ آپکے لیے اسکی ایک روٹی بناؤن آپنے فرمایا بہوسا اوسی مین ڈالدے پہر گوندہ **عن**

انس بن مالک قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغیفا مرققا باحد من عینیہ حتی لحق باللہ الخ
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی اپنی ایک آنکھ سے بھی نہین دیکھی یہان
تک کہ آپ کی وفات ہوئی ف بخاری کی روایت مین ہے کہ آپ نے باریک روٹی نہین دیکھی یعنے پتلی مانڈے یا
چپاتی کیونکہ یہ روٹی موٹے آٹے کی نہین پک سکتی بلکہ اکثر میدے کی پکاتے ہین اور ہماری نزدیک ذہبیات روٹی
ہے عمدہ روٹی وہی ہے کہ آٹے کی ہو جس مین بھوسا ملا ہوا ہو اور اگر خمیری ہو تو زیادہ سریع الہضم ہے ورنہ فطیری
سہی **باب** الرقاق باریک چپاتیون کا بیان **عن** عطاء قال زار ابو ھریرۃ قومہ ابینا یعنی قریۃ
فاتوا برقاق من رقاق الاول فبکی وقال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا بعینیہ قط عطاء سے
روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کی زیارت کی یعنے ابینا مین گئے (جو ایک قریہ ہے) لوگ انکے پاس
باریک چپاتیان لیکر آئے پہلی بار کی پکی ہوئی (وہ اور زیادہ باریک ہوتی ہین) یہ دیکھکر ابو ہریرہ رو دیے
اور کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھ سے یہ روٹیان نہین دیکھین ف بلکہ ہمیشہ موٹی روٹی
وہ بھی اکثر جو کی کھایا کیے اور بے چھنے آٹے کی وہ بھی روز پیٹ بھر کر نہین ملتی تھی ایک دن کہا یا تو ایک دن
فاقہ تھا سبحان اللہ ہمارے پیمبر کا تو یہ حال تھا اور ہم روز کیسے کیسے عمدہ کھانے خوش ذائقہ اور نئی ترکیب کے جن
کو اگلے لوگون نے نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا کھاتے ہین اور وہ بھی ناکون ناک پیٹ بھر کر وہ بھی اس طرح سے کہ
حلال اور حرام کا کچھ خیال نہین شبہ کا تو کیا ذکر ہے اور اس حال پر ہم آرزو کرتے ہین کہ ہماری عبادت مین
اگلے بزرگون کیطرح کیون نور نہین ہوتا اور ہمسے کیون کرامات صادر نہین ہوتین پہنچے سو نہ کس سے پرتا
باب **عن** قتادۃ قال کنا نات انس بن مالک قال اسحاق وخبازہ قائم وقال الدارمی وکواتہ
موضوع فقال یوما کلوا فما اعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رغیفا مرققا بعینیہ حتی
لحق باللہ ولا شاۃ سمیطا قط قتادہ سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس آتے تھے اسحاق بن منصور نے اپنی روایت
مین کہا ان کا نان بائی کٹرا ہوتا اور دارمی نے کہا (یعنے احمد بن منیع نے اسحدیث کو ابن ماجہ نے اندونون
سے روایت کیا ہے) انکا خوان رکھا ہوتا ایک دن انس نے کہا کھاؤ اور مین نہین جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کبھی باریک چپاتی کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو یہانتک کہ آپ اللہ جل جلالہ سے مل گئے اور نہ کبھی آپ نے بکری
دیکھی جو کہال سمیت بھونی جاتی ہے (صرف بال نکالکر یعنے سمیط جس کا ذکر اوپر گذرا) **باب** الفالوذج
فالودی کا بیان **عن** ابن عباس قال اول ما سمعنا بالفالوذج ان جبرائیل علیہ السلام اتی النبی صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امتک تفتح علیہم الارض فیفاض علیہم من الدنیا حتی انہم لیاکلون من الفالوذج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما الفالوذج قال یخلطون السمن والعسل جمیعا فتمرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم لذلک شھقۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پہلے جو ہمنے فالودہ کا نام سنا وہ اس طرح سے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ کی امت ملکون کو فتح کرے گی اور دنیا کا بہت مال انکو ملیگا یہانتک کہ وہ فالودہ کھاوینگے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فالودہ کیا ہے اونہوں نے کہا گھی اور شہد ملاوینگے یہ سنکر آپنے رونے کی سی آواز نکالی ف مجھے تو یہ حدیث موضوع معلوم ہوتی ہے فالودہ گھی اور شہد سے نہیں بنتا بلکہ نشاستہ سے بنتا ہے اور فالودہ کھانا کوئی دلیل دنیا کی زیادتی کی نہین ہے غریب آدمی بھی فالودہ کھاتے ہیں کاتب نے کہا حدیث کو ابن ابی الدنیا نے ابن عباس سے نکالا اور عبدالوہاب بن ضحاک سلمی جو شیخ ہے ابن ماجہ کا متروک ہے اور ابو حاتم نے کہا وہ جھوٹا ہے اور اسکی سوا اسماعیل بن عیاش بھی ضعیف ہے بہرحال اسحدیث کی کوئی اصل نہین ہے **باب** الخبز الملبق بالسمن گھی مین چپڑی روٹی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وددت لو ان عندنا خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن نأکلھا قال فسمع بذلک رجل من الانصار فاتخذہ فجاء بہ الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ای شیء کان ھذا السمن قال فی عکۃ ضب فابی ان یاکلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا مین چاہتا ہون کاش میرے پاس ایک سفید روٹی ہوتی مبنی گیہون کی اور گھی مین چپڑی ہوئی ہم اسکو کھاتے یہ بات ایک انصاری مرد نے سنی اور وہ ایسی ہی روٹی بنا کر لایا آپنے فرمایا یہ گھی کاہے مین بنا اس نے کہا گھوڑ پہوڑ کی کھال کی ایک کپی مین آپنے اسکے کھانے سے انکار کیا ف اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ کو گھوڑ پہوڑ سے نفرت تھی اگرچہ وہ حلال ہے جیسے اور گذرا پس آپنے اس مین رکھا ہوا گھی بھی کھانا گوارا نہ کیا اور ابوداؤد نے اسحدیث کی صحت کا انکار کیا اور واقعی یہی ہے کہ آپ کی عادت شریف کے خلاف یہ حدیث مروی ہوئی ہے آپنے کھانے پینے کی چیزون کی کبھی آرزو نہین کی جو مل گیا وہ کھالیا **عن** انس بن مالک قال صنعت ام سلیم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزۃ وصنعت فیھا شیئا من سمن ثم قالت اذھب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فادعہ قال فاتیتہ فقلت امی تدعوک قال فقام وقال لمن کان عندہ من الناس قوموا قال فسقتھم الیھا فاخبرتھا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھاتی ما صنعت فقالت انما

صَنَعْتُهُ لَكَ وَجَدْتُكَ فَقَالَ هَاتِيهِ فَقَالَ يَا أَنَسُ ادْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً عَشَرَةً فَأَدْخَلْتُ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَكَانُوا ثَمَانِينَ انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُلی بنائی اور اس مین کچھ گھی بھی ڈالا پھر مجھ سے کہا تو حضرت کے پاس جا اور آپکو بلا لا مین گیا اور مین نے عرض کیا میری ماں آپ کو بلاتی ہین یہ سنکر آپ کھڑے ہوئے اور جتنے لوگ آپکے پاس تھے سب سے آپنے فرمایا چلو انس نے کہا (مین یہ حال دیکھکر کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون کو بلائے لاتی ہین اور کھانا صرف آپکے لائق ہے تھوڑا سا) مین اُن لوگون سے آگے اپنی ماں پاس آیا اور کہدیا اُنسے اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہونچے آپنے فرمایا (ام سلیم سے) لا تو نے کیا بنا یا ہے وہ بولین مینے تو صرف آپکے لیے اکیلے بنایا ہے آپنے فرمایا لا تو سہی پھر آپ نے فرمایا اے انس ان لوگون مین سے (جو سب آپکے ساتھ آئے تھے اور باہر کھڑے تھے صرف آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر ام سلیم کے پاس آگئے تھے) دس دس آدمیون کو اندر لیکر آ انس نے کہا مین برابر دس آدمی اندر آپ پاس لاتا گیا اور اُن سب نے کھایا یہانتک کہ سب سیر ہو گئے اور وہ کل آدمی اسی تھے ف سبحان اللہ اور کھانا ایک آدمی کا اسّی آدمی کو کافی ہوگیا اس حدیث مین ایک بڑا معجزہ آپ کا مذکور ہے اور اس قسم کے کئی بار اور کئی موقعون پر آپ سے معجزے صادر ہوئے ہین حضرت عیسی علیہ السلام سے بھی ایسا ہی معجزہ انجیل شریف مین مذکور ہے اور یہ کچھ عقل کے خلاف نہین ہے ایک تھوڑی چیز کا بہت ہوجانا ممکن ہے بلکہ اللہ جل جلالہ کی قدرتون کے سامنے نہایت سہل ہے وہ اگر چاہے تو دم بھر مین رتی کو پہاڑ کے برابر کردے اور پہاڑ کو رتی برابر اور جن لوگون کی عقل مین فتور ہے وہ ایسی باتون مین شبہ کرتے ہین انکو اب تک ممکن اور محال کی تمیز نہین ہے اور جو امور ممکن ہین ان کو وہ نادانی سے محال سمجھتے ہین اور خدا کی قدرت کا انکار کرتے ہین اللہ تعالے اُن کے شر سے ہر مسلمان کو بچاوے **باب** خُبْزِ الْبُرِّ گیہون کی روٹی کا بیان **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحِنْطَةِ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ نے آپکو اٹھا لیا ف یعنے برابر تین دن تک کبھی گیہون کی روٹی آپ کو نہین ملی اسطرح کہ پیٹ بھر کھائی ہو ہرگز بلکہ کبھی ایک دن گیہون کی روٹی کھائی تو دوسرے دن جو کی ملی اور کبھی پیٹ بھر کر نہین ملی غرض ساری

عمر تکلیف و فقر و فاقہ ہی مین کٹی سبحان اللہ الفقر فخری یہی ہے **عن** عائشۃ قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم منذ قدموا المدینۃ ثلث لیالٍ تباعا من خبز بر حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ مین آئے تین راتین برابر پے در پے گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپنے انتقال فرمایا **باب** خبز الشعیر جو کی روٹی کا بیان **عن** عائشۃ قالت لقد توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما فی بیتی من شیء یاکلہ ذو کبد الا شطر شعیر فی رف لی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہ ففنی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور میرے گھر مین کچھ نہ تھا آدمی کے کھانے کی مرافق مگر تھوڑے سے جو میرے مچان پر تھے مین اسی کو کھاتی رہی یہانتک کہ بہت دنون تک چلتے رہے آخر مین نے اسکو ماپا تب وہ ختم ہوگئی **ف** یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ کی خاص بی بی کو ان تھوڑے سے جو مین ایسی برکت دیدی کہ اگر اسکو نہ ماپتین اور خدا تعالے کے بھروسے پر اس مین سے کھاتین رہتین تو شاید ساری عمر کافی ہوتی اور کسیکی محتاج نہ ہوتین مگر نفس نے صبر نہ کیا اونہون نے ماپا تو وہ برکت موقوف ہوگئی دوسری حدیث مین جو آیا ہے اپنا کھانا ماپو اس مین برکت ہوگی تو مراد اس سے یہ ہے کہ بیچتے اور خریدتے وقت ماپ لیا کرو پس وہ اسحدیث کے خلاف نہ ہوگی **عن** عائشۃ قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر حتی قبض ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل (یعنے آپ کے کنبے والے اور گھر والے جس مین بی بی عائشہ بھی داخل ہین) جو کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی (سیر ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہین ملی) **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت لیالی المتتابعۃ طاویا واھلہ لا یجدون العشاء وکان عامۃ خبزھم خبز الشعیر ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے کئی راتون تک فاقہ سے رہتے اور آپکے گھر والون کو رات کا کھانا نہین ملتا اور اکثر ان لوگون کی روٹی جو کی ہوتی **عن** انس بن مالک قال لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوف واحتذی المخصوف وقال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبنا ولبس خشنا فقیل للحسن ما البنع قال غلیظ الشعیر ما کان لبیعۃ الا بجرعۃ ماء انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صوف پہنتے

(یعنے بالون کا کپڑا) اور اپنی جوتی کو سی لیتے اور آپنے بدمزہ کہانا کہایا اور موٹا لباس پہنا حسن سے پوچھا گیا بدمزہ سے کیا مراد ہے اونہون نے کہا سوکھی روٹی جو کی آپا سکو گلے سے اوتار نہین سکتے تہے مگر ایک گھونٹ پانی سے

ف سبحان اللہ اس غذا پر آپ کی قوت اور طاقت ایسی تہی کہ بڑے بڑے پہلوان عمدہ کہانیوالے ویسی طاقت نہین رکہتے **باب** الاقتصاد فی الاکل وکراہیۃ الشبع میانہ روی کہانے مین اور پیٹ بہرنے کی کراہت

ف کہانے مین اقتصاد یعنے میانہ روی یہ ہی کہ آدمی اتنا کہانا کہاوے کہ طبیعت سست نہ ہو اور قوت اور طاقت عبادت کی اور ادای فرائض کی قائم رہے اور اسکا انداز مختلف ہی ہر شخص اپنی مزاج کے لحاظ سے اسکا انداز کرلے اہل اللہ ثلث شکم سے زیادہ نہین کہاتے یعنی اگر تین پاؤ کی بہوک ہو تو ایک پاؤ پر اکتفا کرتے ہین اور ہماری زمانہ مین یہ بہی غنیمت ہے کہ کوئی نصف شکم پر قناعت کرے یا ایک ثلث خالی رکہے اب تو لوگ ناکون تک بہر لیتے ہین کہ سانس لینے کی جگہہ نہین رہتی لاحول ولا قوۃ **عن** المقدام ابن معدیکرب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن حسب الآدمی لقیمات یقمن صلبہ فان غلبت الآدمی نفسہ فثلث للطعام وثلث للشراب وثلث للنفس مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے آدمی کا کسی برتن کو بہرنا اتنا برا نہین ہے کہ جتنا پیٹ کو بہرنا کافی ہین آدمی کو چند لقمے جو سیدہا رکہین اسکی پیٹہ کو (یعنی ناطاقتی کی وجہ سے کہ جہک جاوی) پہر اگر آدمی پر اسکا نفس غالب ہو (اور چند لقمون پر اکتفا نہ کرسکے) تو ایک تہائی پیٹ کی کہانے کے لیے رکہے اور ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے۔

ف اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو لوگ متابعت نفس سے پاک ہین وہ تہائی پیٹ سے بہی کم کہاتے ہین اور تہائی سے زیادہ کہانا زہد اور ریاضت کے خلاف ہے **عن** ابن عمر قال تجشأ رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکفف جشاءک عنا فان اطولکم جوعا یوم القیامۃ اکثرکم شبعا فی دار الدنیا ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے ڈکار لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے فرمایا اپنے ڈکار کو کیونکہ قیامت کے دن زیادہ بہوکے وہ لوگ ہونگے جو تم مین سے زیادہ سیر ہوکر کہاتے ہین دنیا مین

ف جو آدمی زیادہ کہاتا ہے اسکو اگر کہانا نہ ملے تو اسکو بڑی تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اسکے جو کم کہاتا ہے وہ بہوک پر صبر کرسکتا ہے قیامت کا دن بہت لمبا ہوگا اور دن بہر کہانا نہ ملنے سے بہت کہانیوالے بہت پریشان ہونگے بعضون نے کہا جو لوگ بہت کہاتے ہین انکی عمدہ خواہش یہی ہوتی ہے کہانا اور

پیا اور موت سے یہ خواہشین بند کی جاتی ہین تو انکو بہت ناگوار ہوگا اور جو لوگ کم کھاتے ہین انکی خواہش کھانے کیطرف نہیں ہوتی بلکہ بقای حیات اور ادای عبادت کے لیئے رفع ضرورت اور دفع جوع کر لیتے ہین انکی خواہش عبادت اور تصفیہ قلب کی ہوتی ہے اور وہ موت کے بعد قائم رہیگی پس وہ راحت اور عیش مین رہین گے **عن** عطیۃ بن عامر الجہنی قال سمعت سلمان وذکر عندہ طعام یاکلہ فقال حسبی ان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اکثر الناس شبعا فی الدنیا اطولھم جوعا یوم القیامۃ عطیہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مینے سلمان سے وہ زبردستی کیے گئے کھانا کھانے پر اونہون نے کہا مجھے کافی ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو لوگ دنیا مین زیادہ سیر رہتے ہین وہی زیادہ بھوکے رہینگے قیامت کے دن **باب** من الاسراف ان تاکل کل ما اشتھیت یہ امر کہ جس چیز کی نفس رغبت کرے اسکو کھاوے اسراف مین داخل ہے **ف** اگرچہ یہ وہ اسراف نہین ہے جو شریعت کی رو سے حرام ہے پر اہل اللہ اور صوفیہ کے نزدیک یہی اسراف ہے کہ ہمیشہ نفس کی خواہش پر عمل کرنا اور جس چیز کو جی چاہے اسکو فورا کھا لینا اور اکثر اس سے ضرر بھی پیدا ہوتا ہے بزرگ لوگون نے برسون نفس کو مارا ہے اور جس کھانے یا میوے کی نفس نے آرزو کی ہے اسکو ایک مدت تک اس سے محروم رکھا ہے تاکہ نفس ٹوٹ جاوے اور صبر کی صفت مستحکم ہو اور نفس عقل کی اطاعت کرنے لگے ساری حکمت اخلاق اس آیت مین ہے قد افلح من زکھا جسنے کاری پائی اس شخص نے جس نے نفس کو پاک کیا یعنے نفس کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیا اللہ نفس مین دو قوتین ہین ایک بہیمیہ یعنے اکل و شرب اور عمدہ غذا کی خواہش دوسرے سبعیہ یعنے غضب اور انتقام کی خواہش ان دونون قوتون کو مار ڈالنا اور عقل اور شرع کے موافق انمین چلنا پس یہی تزکیہ نفس اور تحسین اخلاق ہے جب یہ دونو قوتین عقل کی محکوم ہو جاوین اسوقت عقل کو زور دینا اور اکابات اور علوم اور زہد اور عبادت اور استغراق فی اللہ اور ترک ماسوی اللہ سے پس یہی تصوف اور درویشی ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم ان من السرف ان تاکل کل ما اشتھیت انس سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسراف سے ہے تو جس چیز کو چاہے اسکو کھائے **باب** النھی عن القاء الطعام کھانا پھینکنے کی ممانعت **عن** عائشۃ قالت دخل النبی صلعم البیت فرای کسرۃ ملقاۃ فاخذھا فمسحھا ثم اکلھا وقال یا عائشۃ اکرمی کریما فانہا ما نفرت عن قوم قط فعادت الیھم حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم گھر مین تشریف لائے تو ایک روٹی کا ٹکڑہ پڑا دیکھا آپ نے اسکو اوٹھایا اور پونچھا پھر اسکو کھا لیا اور فرمایا اے عائشہ عزت کر عزت والی کی یعنے اللہ کے رزق کی کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر گیا تو پھر انکی طرف نہین آتا **ف** بلکہ وہ ہمیشہ مفلس اور محتاج ہی رہتے ہین دوسرے

روایت مین ہی روٹی کی عزت کرو اور عزت اسکی یہ ہے کہ جب روٹی دستر خوان پر رکہی جاوے تو اسکا کہانا شروع کردے اور سالن کا منتظر نہ رہے **باب** التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ بہوک سے پناہ مانگنا **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بہوک سے وہ بری ساتہی ہے (انسان کی) اور پناہ مانگتا ہون تیری خیانت (مخفی چوری) سے وہ بری اندرونی صفت ہی (یا برا استر ہے بطانۃ کہتے ہین اندر کے کپڑے کو اور خلارہ اوپر کے کپڑے کو یعنے ابر کو) **باب** تَرْکِ الْعَشَآءِ رات کا کہانا چہوڑ دینا کیا ہے **ف** لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ دنکو دوپہر کیوقت ایک ہی بار کہاتے ہین اور رات کا کہانا یعنے عشا بالکل نہین کرتے اس سے آدمی جلد بوڑہا ہوجاتا ہے تہوڑا سا کہانا رات کو بہی کہالینا قوت قائم رکہتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوا الْعَشَآءَ وَلَوْ بِکُفَّۃٍ مِّنْ تَمْرٍ فَاِنَّ تَرْکَہٗ یُھْرِمُ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشا کو (یعنے رات کے کہانیکو) مت چہوڑو اگرچہ ایک مٹی کہجور ہی کی سہی (یعنے تہوڑا ہی سہی) اسلیے کہ اس کا چہوڑ دینا آدمی کو بوڑہا کردیتا ہے **ف** اسکے اسناد مین سب ثقہ ہین سوا ابراہیم بن عبداسلام کے وہ ضعیف ہے اور ترمذی نے اسکو انس سے نکالا اور کہا وہ منکر ہے ہم نہین پہچانتے اسکو مگر اسی طریق سے اور عنبسہ ضعیف ہی اور عبدالملک مجہول ہے اسکے اسناد مین اور ابن جوزی اور شوکانی نے الحدیث کو موضوعات مین ذکر کیا **باب** الضِّیَافَۃِ لوگون کی دعوت کرنا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُغْشٰی مِنَ النَّقْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلائی اس گہر کیطرف جلدی جاویگی جس مین مہمان آتے رہتے ہین جیسے جانور اونٹ کی کوہان کیطرف جاتی ہے **ف** اونٹ مین کوہان کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے لوگ اسی کو جلدی سے کاٹ لیتے ہین تو فرمایا کہ جس گہر مین مسافرون کی مہمانی ہوتی ہو اس مین خیر و برکت اس سے بہی جلد جاویگی جتنی جلد جیسے کوہان کیطرف دوڑتی ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْہِ مِنَ النَّقْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ ابن عباس سے بہی ایسی ہی روایت ہی اس مین یون ہے اس گہر کیطرف جس مین کہانا کہایا جاتا ہے (یعنے مہمان وہان زیادہ آتے ہین) **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِہٖ

الی باب الدار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنت ہے آدمی کو اپنے مہمان کے ساتھ جانا گھر کے دروازے تک **ف** یعنے رخصت کے وقت بیہقی نے بھی شعب الایمان میں ابو ہریرہ اور ابن عباس سے ایسا ہی نکالا اور کہا اسکی اسناد میں ضعف ہے **باب** اِذَا رَاَی الضَّیْفُ مُنْکَرًا رَجَعَ اگر مہمان دعوت کے مکان میں کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو لوٹ آوے (بغیر کھانا کھائے ہوئے) **عن** عَلِیٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ فَرَاٰی تَصَاوِیْرَ فَرَجَعَ جناب حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نا طیار کیا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی آپ آئے اور گھر میں تصویریں دیکھیں تو لوٹ گئے **ف** اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جس دعوت میں خلاف شرع باتیں ہوں جیسے ناچ رنگ وغیرہ یا شراب خواری یا سکرات اس میں شریک ہونا ضرور نہیں اور جب وہاں جاکر یہ باتیں دیکھے تو لوٹ آوے اور کہا نا نہ کھاوے اور اگلے علما نے کہا ہے کہ اگر ان باتوں کے دور کرنے پر قادر ہو تو اوسکو دور کرے ورنہ لوٹ آوے اور ہدایہ میں ہے کہ اگر وہ شخص لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں اگر بیٹھ کر کھانا کھالیوے اور اگر پیشوا ہو اور ان باتوں کو دور نہ کر سکے تو لوٹ آوے کیونکہ وہاں بیٹھنے میں دین کی توہین ہوگی اور دوسرے لوگوں کو گناہ کرنے کی جرأت بڑھیگی یہ جب ہے کہ دعوت میں جانے سے پیشتر ان باتوں کی خبر نہ ہو اگر پہلے سے یہ معلوم ہو کہ وہاں خلاف شرع کوئی بات ہے تو دعوت قبول کرنا اوسپر ضرور نہیں **عن** سَفِیْنَۃَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاْکُلْ مَعَنَا فَدَعَوْہُ فَجَآءَ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاٰی قِرَامًا فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ رَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لِعَلِیٍّ قُلْ لَہٗ مَا اَرْجَعَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا سفینہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت علی کی ضیافت کی اور انکے لیے کھانا طیار کیا جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کاش ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بلاتے آپ بھی ہماری ساتھ کھاتے خیر لوگوں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے آپنے اپنا ہاتھ دروازے کے دونوں چوکھٹوں پر رکھا اور ایک باریک (نقشی) پردہ گھر کے کونے میں دیکھا آپ لوٹ گئے حضرت فاطمہ نے فرمایا جناب علی سے دوڑو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو آپ کیوں لوٹے یا رسول اللہ (حضرت علی گئے اور آپ سے عرض کیا) آپنے فرمایا میری یہ شان نہیں کہ ایسے زرق برق آراستہ گھر میں جاؤں **ف** بعضوں نے کہا مزوق کے معنے یہ ہیں سونا چڑھا ہوا یعنے جس گھر میں طلائی نقری کام ہو چھت یا دیواروں پر یا سنہری روپہلی پردے پڑے ہوں مطلب ہے

کے پیمبر کے لائق اتنی ہی دنیا کی آسودگی نہیں ہے گو عوام لوگوں کے لیے یہ امر منع نہ ہو عوام کو صرف حرام سے بچنا کافی ہے اور خواص مکروہ اور مباح سے بھی بچتے ہیں ایسا نہ ہو کہ حدود سے غفلت ہو جاوے **باب** الْجَمْعِ بَيْنَ اللَّحْمِ وَالثَّمَرِ گوشت اور کھی ملا کر کھانا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ وَهُوَ عَلَى مَائِدَةٍ فَأَوْسَعَ لَهُ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقَّمَ لُقْمَةً ثُمَّ ثَنَّى بِأُخْرَى ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَجِدُ طَعْمَ دَسَمِ مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ أَطْلُبُ السَّمِينَ لِأَشْتَرِيَهُ فَوَجَدْتُهُ غَالِيًا فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمَيْنِ مِنَ الْمَعْزُولِ وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدِرْهَمٍ سَمْنًا مَا أَرَدْتُ أَنْ يَتَرَدَّدَ عِيَالِي عَظْمًا عَظْمًا فَقَالَ عُمَرُ مَا اجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ خُذْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَنْ يَجْتَمِعَا عِنْدِي إِلَّا لَعَلَّتُ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ انکے پاس گئے وہ اپنے دسترخوان پر تھے اونہوں نے باپ کے لیے جگہ دی مجلس کے صدر میں باپ نے بسم اللہ کہی پھر ہاتھ مارا (کھانے پر) اور ایک لقمہ لیا پھر دوسرا لقمہ لیا پھر کہا کہ میں چکنائی کا مزہ پاتا ہوں اور وہ گوشت کی چکنائی نہیں ہے عبداللہ نے عرض کیا اے امیر المومنین میں بازار میں گیا تھا موٹا گوشت خریدنے کو تو میں نے اسکو مہنگا پایا پھر میں نے ایک درم کا دبلا گوشت لیا اور ایک درم کا گھی لیکر اسپر ڈالدیا مینے یہ چاہا کہ میرے سب گھر والوں کو ایک ایک ہڈی تو آوے (اگر موٹا گوشت لیتا تو وہ مہنگا تھا ایک ایک ہڈی بھی حصہ میں نہ آتی کیونکہ ابن عمر کے بال بچے بہت تھے) یہ سنکر حضرت عمر نے کہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو جب گھی اور گوشت دونوں اکٹھا ہوئے تو آپنے ایک کو کہا یا دوسرے کو صدقہ دیا عبداللہ نے عرض کیا اب تو کہا لیجیے اے امیر المومنین پھر جب گھی اور گوشت دونو جمکر ملینگے تو میں ایسا ہی کرونگا حضرت عمر نے کہا میں کبھی کھانے والا نہیں **باب** مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ مَاءَهُ جب کوئی گوشت پکاوے تو شوربہ بہت رکھے **عن** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَمِلْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَاغْتَرِفْ لِجِيرَانِكَ مِنْهَا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سالن پکاوے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایوں کو ایک ایک چمچہ دے **باب** أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ لہسن اور پیاز اور گندنے کا بیان۔ **عن** مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ

هٰذَا النَّوْمَ وَهٰذَا الْبَصَلَ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجَدُ رِيْحُهُ مِنْهُ فَيُوْخَذُ بِيَدِهٖ حَتّٰى يُخْرَجَ بِهٖ إِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِيْتْهُمَا طَبْخًا معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے حضرت عمر جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد کی اور تعریف پھر فرمایا اے لوگو تم ان دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں تو انکو خبیث سمجھتا ہوں ایک تو لہسن دوسرے پیاز اور میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ کسی شخص کے منہ سے انکی بو آتی تو اسکا ہاتھ پکڑ کے بقیع کو نکال دیتے اب اگر کوئی انکو کھاوے تو پکا کر انکو مار ڈالے **ف** یعنی کچا نہ کھاوے چونکہ کچے میں بو بہت ہوتی ہے اور پکانے سے بو کم ہو جاتی ہے ہر چند پیاز اور لہسن حرام نہیں ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو برا جانتے تھے اور نہیں کھاتے تھے اسوجہ سے کہ آپ پر وحی آتی اور فرشتوں کو اسکی بو ناگوار ہوتی اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی یہ حکم ہے کہ کچا نہ کھاویں اگر کچا کھاویں تو انکو کھا کر مسجد میں نہ جاویں تاکہ دوسرے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو **عن** اُمِّ اَيُّوْبَ قَالَتْ صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُوْلِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَقَالَ إِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِيْ ام ایوب سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اس میں ان سبزیوں میں سے کچھ پڑا تھا (یعنی پیاز اور لہسن میں سے) آپ نے اسکو نہیں کھایا اور فرمایا میں برا جانتا ہوں اپنے ساتھی کو ایذا دینا **ف** فتح الباری میں ہے کہ پیاز اور لہسن اور گندنا حلال ہیں لیکن جو کوئی ان کو کھاوے اسکو مسجد میں جانا مکروہ ہے اور فقہا نے سیر کو بھی ان کی مثل سمجھا ہے اور جس ترکاری میں بڑی بو ہو وہ اسکی مثل ہے اور جمہور اسیکے قائل ہیں کہ کراہت تنزیہی ہے اور ظاہر یہ الحدیث سے انکی تحریم منقول ہے **عن** جَابِرٍ اَنَّ نَفَرًا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيْحَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ اَلَمْ اَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ اَكْلِ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسَانُ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انمیں سے گندنا کی بو آتی تھی آپ نے فرمایا میں نے تمکو منع نہیں کیا تھا اس درخت کے کھانے سے بیشک فرشتے ایذا پاتے ہیں ان چیزوں سے جن سے انسان ایذا پاتا ہے **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَا تَاْكُلُوا الْبَصَلَ ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً اَلَّتِيْ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا پیاز مت کھاؤ پھر آہستہ سے فرمایا سلجی پیاز **باب** اَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ وہی اور گھی کا بیان **عن** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ قَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ سلمان فارسی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گھی اور دہی کو اور جنگلی گدھے کو (یعنے گورخر کو) آپنے فرمایا حلال وہ ہے جس کو اللہ تعالی نے حلال کیا اپنی کتاب مین اور حرام وہ ہے جسکو حرام کیا اپنی کتاب مین اور جس سے اللہ تعالے نے سکوت کیا وہ معاف ہے **ف** یعنے حلال ہے اسکے کھانے مین کچھ مواخذہ نہین ہے کیونکہ حلال صدہا چیزین ہین ان سب کا بیان کرنا دشوار تھا اسلیے جو چیزین حرام تھین انکو قرآن اور حدیث مین بیان کردیا گیا اسی طرح وہ چیزین جو حلال تھین لیکن بشر کین جہالت سے انکو حرام سمجھتے تھے **باب** اَکْلِ الثِّمَارِ میوون کا بیان

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اُھْدِیَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ فَدَعَانِیْ فَقَالَ خُذْ ھٰذَا الْعُنْقُوْدَ فَاَبْلِغْہُ اُمَّکَ فَاَکَلْتُہٗ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَہٗ اِیَّاھَا فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ لَیَالٍ قَالَ لِیْ مَا فَعَلَ الْعُنْقُوْدُ ھَلْ اَبْلَغْتَہٗ اُمَّکَ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَنْتَ نعمان بن بشیر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے طائف کے انگور تحفہ آئے آپنے مجھ کو بلایا اور فرمایا یہ خوشہ لے لے اور اپنی ماں کو دی مینے اسکو کھالیا ماں کو دینے سے پہلے پھر کئی راتون کے بعد آپنے مجھ سے پوچھا وہ خوشہ کیا ہوا تو مینے اپنی ماں کو پہونچا دیا مین نے کہا نہین آپنے میرا نام دغاباز رکھا (مزاح اور محبت سے) **عَنْ** طَلْحَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِیَدِہٖ سَفَرْجَلَۃٌ فَقَالَ دُوْنَکَھَا یَا طَلْحَۃُ فَاِنَّھَا تَجُمُّ الْفُؤَادَ طلحہ سے روایت ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپکے ہاتھ مین بہی تھی آپنے فرمایا اے طلحہ اسکو لے یہ دلکو راحت دیتی ہے **ف** بہی اور سیب دونو مقوی دل اور رافع خفقان ہین اور گرم مزاج کے مفید ہین **باب** النَّھْیِ عَنِ الْاَکْلِ مُنْبَطِحًا اوندہے ہوکر کھانا منع ہے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ وَھُوَ مُنْبَطِحٌ عَلٰی وَجْھِہٖ سالم سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ آدمی اوندھے مونہہ ہوکر کھاوے **ف** اوندھے ہوکر سونا بھی منع ہے کیونکہ مشابہت ہے دوزخیون کی وہ اوندھے مونہہ جہنم مین گھسیٹ کر ڈالے جاوینگے جیسے قرآن مین ہے **ابواب الاشربۃ** شراب ون کے بیان مین **باب** اَلْخَمْرُ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ شراب ہر برائی کی کنجی ہے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ ابو الدرداء سے روایت ہے مجھکو وصیت کی

میرے جانی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شراب پرست پی وہ کل برائیون کی کنجی ہے ف آدمی ہر ایک برائی سے عقل کی وجہ سے بچتا ہے جب عقل ہوتی ہے تو خوف خدا ہوتا ہے شراب پینے سے عقل ہی مین فتور آجاتا ہے پھر خوف خدا کہان رہا سیکڑون گناہ شرابی سے سرزد ہوتے ہین اسلیے اوسکو ام الخبائث کہتے ہین یعنے سب برائیون کی جڑ **عن** خباب بن الارت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایاک والخمر فان خطیئتها تفزع الخطایا کما ان شجرتها تفزع الشجر خباب بن ارت سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب سے بچارہ اسکا گناہ سب گناہون کو گھیر لیتا ہے (یعنے جمع کرلیتا ہے) جیسے انگور کا درخت دوسرے درخت پر پھیل جاتا ہے **باب** من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الاخرة جو کوئی دنیا مین شراب پیئے اوسکو آخرت مین شراب نہین ملیگا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الاخرة الا ان یتوب ابن عمر سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا مین شراب پیے (بہ شرطیکہ توبہ نہ کرے) اسکو آخرت مین شراب نہ ملیگا مگر جب توبہ کرلیوے (کیونکہ توبہ کرنے سے آدمی ایسا ہوجاتا ہے جیسے اُس نے وہ گناہ نہین کیا) **عن** ابی هریرة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الاخرة ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب** مدمن الخمر جو کوئی ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے **عن** ابی هریرة رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدمن الخمر کعابد وثن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ شراب پینیوالا گناہ مین بت پوجنے والے کی مثل ہے ف حالانکہ بت پوجنا شرک ہے اور شرک سب گناہون مین بڑا ہے مگر شراب پینا بھی ایسا بڑا گناہ ہے کہ ہمیشہ کرنے سے وہ شرک کے مثل ہوجاتا ہے جیسے صغیرہ گناہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ ہوجاتا ہے اس مین ڈر ہے شرابیون کے لیے ایسا نہ ہو انکا خاتمہ برا ہو بعضون نے کہا مدمن خمر سے اسکا بنانیوالا مراد ہے بعضون نے کہا جو کوئی ایسا ہو کہ جب شراب اسکو ملے پی لے وہ مدمن ہے **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنة مدمن خمر ابوالدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ جنت مین نجاویگا ف پس وہ اور مشرک بت پرست برابر ہوا بعضون نے کہا مدمن خمر کا خاتمہ ٹھیک نہین ہوتا ضرور وہ شرک اور کفر مین گرفتار ہوکر مرتا ہے اللہ بچاوے **باب** من شرب الخمر لم تقبل له صلوة شرابی کی نماز قبول نہ ہوگی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر وسکر لم تقبل

لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا وَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رَدْغَةُ الْخَبَالِ قَالَ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اور متوالا ہو جاوے اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہ ہوگی (جب نماز قبول نہ ہوئی تو اور عبادتیں بھی قبول نہ ہونگی) اور اگر ان چالیس دنوں میں مرجاویگا تو دوزخ میں جاویگا پھر اگر توبہ کرے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسکی توبہ قبول کرے گا اور اگر دوبارہ شراب پیے اور متوالا ہو جاوے تو چالیس دن تک اسکی نماز قبول نہ ہوگی اگر مرجاوے تو دوزخ میں جاوے گا لیکن اگر توبہ کرے تو اللہ تعالےٰ معاف کردے گا اور پھر (تیسری بار) شراب پیے تو اللہ تعالیٰ کو ضرور ہوگا اسکو ردغۃ الخبال پلانا قیامت کے دن لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ردغۃ الخبال کیا ہے آپ نے فرمایا پیپ اور خون دوزخیوں کا **ف** معاذ اللہ شراب پینا اور اتنی پینا کہ آدمی متوالا ہو جاوے کتنا بڑا سخت گناہ ہے توراۃ اور انجیل میں بھی متوالے کی بہت برائی آئی ہے اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تیسری بار اگر شراب پیے تو توبہ قبول نہ ہوگی اور ضرور عذاب ہوگا لیکن دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اگر ستر بار ایک گناہ کرے تب بھی توبہ قبول ہوگی پس یا اس حدیث میں شراب کے سوا دوسرے گناہ مراد ہونگے یا یہ حدیث بطور تہدید اور تخویف کے ہوگی تاکہ لوگ شراب پینے سے پرہیز کریں **باب** مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْخَمْرُ شراب کاہے سے بنتی ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اَلنَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب انہ دونوں درختوں سے ہوتی ہے اور اشارہ کیا آپ نے کھجور اور انگور کیطرف **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا نعمان بن بشیر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے **ف** الحدیث اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہ خمر یعنے شراب ہر چیز سے بن سکتی ہے اور خمر اسکا نام ہے جس میں نشہ ہو انگور کا ہو یا کھجور کا یا جو کا یا جوار کا یا گیہوں کا یا شہد کا یا انجیر کا یا سیب کا پھر جس شراب میں نشہ ہو

وہ حرام ہے قلیل ہو یا کثیر اور بہت احادیث صحیحہ اس مذہب کی تائید کرتی ہین مسلم کی روایت مین ہے کہ ہر مسکر یعنے نشہ لانیوالا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور جسوقت خمر کی حرمت اتری اسوقت وہ پانچ چیزون سے بنتا تھا انگور اور کھجور اور گیہون اور جو اور شہد سے اور خمر وہی ہے جو عقل کو چھپالیوے اور ایک روایت مین ہے کہ جب خمر کی حرمت اتری اسوقت انگور کا تو شراب بالکل کم تھا اور اکثر شراب ہمارا گذر اور کھجور خشک کا تھا حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ مین یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ جو شراب انگور کے سوا اور چیزون سے بنایا جاوے اسکا اسقدر پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو اگرچہ کچھ لوگ صحابہ اور تابعین مین سے جنکو متروعہ زمانہ مین حدیثین نہین پہونچین تھین اسکے قائل تھے لیکن وہ معذور تھے اب جب حدیثین مشہور ہوگئین تو کسیکو اسکے خلاف کہنا درست نہین رہا اور باطل ہوگیا وہ قول جو ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ شراب خاص ہے انگور سے اور انگور کے سوا اور شرابون کا اتنا پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو اور امام محمد نے ابوحنیفہ کے اسقول کی مخالفت کی جب انکو حدیثین پہونچین اور فقہای حنفیہ نے بھی امام محمد کے قول پر فتوی دیا ہے **باب** لَعْنَتِ الْخَمْرِ عَلٰی عَشَرَۃٍ اَوْجُہٍ شراب مین دس طرح پر لعنت آئی ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰی عَشَرَۃِ اَوْجُہٍ بِعَیْنِہَا وَعَاصِرِہَا وَمُعْتَصِرِہَا وَبَائِعِہَا وَمُبْتَاعِہَا وَحَامِلِہَا وَالْمَحْمُوْلَۃِ اِلَیْہِ وَاٰکِلِ ثَمَنِہَا وَشَارِبِہَا وَسَاقِیْہَا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر مین دس طرح پر لعنت ہوئی ہے ایک تو خود خمر یعنے شراب پر وہ ملعون ہے دوسرے اسکے نچوڑنے والے پر تیسرے نچڑوانے والے پر چوتھے بیچنے والے پر پانچوین خریدنیوالے پر چھٹے اسکے اٹھانیوالے پر ساتوین جسکے لیے اوٹھایا جاوے آٹھوین اسکی قیمت کھانیوالے پر نوین اسکے پینے والے پر دسوین اسکے پلانیوالے پر **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشَرَۃً عَاصِرَہَا وَمُعْتَصِرَہَا وَالْمَعْصُوْرَۃَ لَہٗ وَحَامِلَہَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ لَہٗ وَبَائِعَہَا وَالْمَبِیْعَۃَ لَہٗ وَسَاقِیَہَا وَالْمُسْتَقَاۃَ لَہٗ حَتّٰی عَشَرَۃً مِنْ ھٰذَا الْقَبِیْلِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی خمر مین اسکے نچوڑنے والے پر اور نچڑانیوالے پر اور جس کے لیے نچوڑا جاوے اور جو اوٹھاوے (لیجاوے) اور جسکے لیے اوٹھایا جاوے اور بیچنے والے پر اور جسکے لیے بیچا جاوے اور پلانیوالے اور جسکے لیے پلایا جاوے یہانتک کہ دس آدمی اسیطرح بیان کیے **باب** اَلتِّجَارَۃِ فِی الْخَمْرِ شراب کی سوداگری کا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرِّبَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَحَرَّمَ التِّجَارَۃَ فِی الْخَمْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقر کی اخیر آیتیں اوترین سود کے باب مین تو آپ باہر نکلے اور آپنے شراب کی سوداگری حرام کی **عن** ابن عباس قال بلغ عمر ان سمرة باع خمرا فقال قاتل الله سمرة الم یعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الیهود حرمت علیهم الشحوم فجملوها فباعوها ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا تو اونہون نے کہا اللہ تباہ کرے سمرہ کو کیا اسکو یہ معلوم نہین کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے یہود پر انپر چربی حرام ہوئی تو اونہون نے اسکو گلایا اور بیچا **ف** اور بیچکر اوسکی قیمت کھائی معلوم ہوا کہ جیسے شراب حرام ہے ویسے ہی اسکی قیمت لینا اور سوداگری کرنا بھی حرام ہے افسوس ہے کہ ہماری زمانہ مین بعضے مسلمان تاجر اپنی دوکانون مین شراب بھی رکھتے ہین اور خیال نہین کرتے ہین کہ شراب کے بیچنے مین اتنا گناہ نہین ہے جیسے اسکے پینے مین حالانکہ حدیث کے روسے یہ سب برابر ہین اور سب پر لعنت آئی ہے اور شراب کا پیسا حرام ہے اسکا کھانا اور کھلانا دونون جائز نہین اسیطرح سود کا پیسا اور جو سوداگر شراب اور سود کا بیوپار کرتا ہو اسکی دعوت مین جانا تقوی کے خلاف ہے **باب** الخمر یسمونها بغیر اسمها اخیر زمانہ مین لوگ شراب کے دوسرے نام رکھکر اسکو پئین گے **عن** ابی امامة الباهلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذهب اللیالی والایام حتی تشرب فیها طائفة من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن نہین گذرین گے (یعنے تمام نہین ہونگے) یہانتک کہ میری امت مین سے بعض لوگ شراب پئین گے اسکا نام بدلکر **ف** جیسے کوئی شربت سفرجل کہیگا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے **عن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونها باسم یسمونها ایاه عبادہ بن صامت سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب پئین گے اسکا کچھ اور نام رکھکر **باب** کل مسکر حرام ہر مسکر حرام ہے۔ **عن** عائشة تبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال کل شراب اسکر فهو حرام ام المومنین عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شراب جو نشہ کرے وہ حرام ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مسکر حرام ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر (نشہ کرنیوالا) حرام ہے **عن** ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه و

سلم قال کل مسکر حرام قال ابن ماجۃ ھذا حدیث المصریین ابو مسعود بھی ایسی ہی روایت ہے ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث مصر والوں نے روایت کی ہے **عن** معاویۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام علی کل مؤمن وھذا حدیث الرقیین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر مسکر حرام ہے ہر مومن پر ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث رقہ والوں کی ہے (رقہ ایک شہر ہے دریائے فرات پر بغداد کے قریب) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل خمر حرام ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسکو ائمہ ستہ یعنی چھون صحاح والون نے اسی لفظ سے روایت کیا ہے تو یہ صحیح کے اعلی درجہ مین ہے اور صاحب ہدایہ نے مذہبی تعصب سے اسحدیث مین کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یحیے بن معین نے اسحدیث کو ضعیف کیا حالانکہ یحیے بن معین کا یہ قول کہین نہین ملتا اور معلوم نہین ہوتا کہ صاحب ہدایہ کو یہ قول کیونکر ملا اگر بالفرض یحیے بن معین نے یہ کہا بھی ہو تو ان کا ایک قول حدیث کو ضعیف نہین کرسکتا جب تمام ائمہ حدیث جیسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اسکو صحیح مانا ہو اور صاحب ہدایہ ہی تعجب ہوتا ہے کہ اپنے مذہب کی تائید مین تو احادیث منکرہ اور ضعیفہ بلکہ موضوعہ سے بھی استدلال کرتے ہین اور اپنے مخالف صحیح حدیثون کو بھی نہین مانتے وھذا ھو الداء العضال الذی اھلک کثیرا من الفقہاء نعوذ باللہ منہ **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ابو موسے سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر حرام ہے **باب** ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام جس شراب کا کثیر یعنے بہت مقدار نشہ پیدا کرے تو اسکا قلیل یعنے ایک گھونٹ یا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام وما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر حرام ہے اور جسکا کثیر یعنے بہت نشہ کرے اسکا قلیل یعنے تھوڑا بھی حرام ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا کثیر نشہ کرے اسکا قلیل بھی حرام ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے **ف** جناب مولانا شاہ عبد الغنی صاحب محدث دہلوی افاض اللہ علینا من انوارہ الفتاح مین

مین فرماتے ہین کہ حنفی مذہب مین یہ ثابت ہی کہ اجماع متاخر خلاف متقدم کو اوٹھا دیتا ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ ابو حنیفہ کے بعد اسپر اجماع ہوگیا کہ تمام مسکرات مطلقاً حرام ہین درمختار مین ہے کہ اسیپر فتوی ہے اور شرح وہبانیہ مین ہے کہ یہی مروی ہے کل علماے اور بزازیہ مین ہی کہ امام محمد نے کہا جسکا کثیر مسکر ہو اسکا قلیل حرام ہے اور نجس بھی ہی اور اگر اسکے پینے سے متوالا ہوجاوے تو اسکو حد بھی لگائی جاویگی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد وغیرہم کا کہ جس شراب مین نشہ ہو وہ مطلقاً حرام ہے قلیل اور کثیر اور اکثر حنفیہ نے بھی اسیکے موافق فتوی دیا ہے انتہے مختصراً **باب** النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ خلیطین کی ممانعت **ف** خلیط یہ ہے کہ کھجور اور انگور کو ملاکر یا کچی اور پکی کھجور کو ملاکر بھگو یا جاوے پھر اسکا شربت پین جسکو نبیذ کہتے ہین نبیذ حلال ہے باتفاق علماء بشرطیکہ اس مین نشہ نہ ہو اور شربت کیطرح پیٹا ہو لیکن خلیط سے منع کیا اس خیال سے کہ اس مین جلدی نشہ پیدا ہوجاتا ہوگا اور امام احمد اور مالک کا یہی قول ہے کہ خلیط حرام ہے اگرچہ اس مین نشہ نہ پیدا ہو ظاہر حدیث کی رو سے اور اکثر علماء نے یہ کہا کہ اگر اس مین تیزی یا مسکر پیدا ہوجاوے تو وہ حرام ہے ورنہ حرام نہین نووی نے کہا جمہور کا یہ قول ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور تحریمی نہین اور حرام جب ہی ہوگا کہ اس مین نشہ پیدا ہوجاوے لیکن درمیہ مین بالحدیث کا مذہب احمد اور مالک کے موافق قرار دیا ہے اور نسائی اور احمد نے اس سے نکالا کہ منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو چیزون کا ملاکر نبیذ بنانے سے اسکے راوی ثقہ ہین (روضہ) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَلْكُلُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کا ملا نبیذ بنانے سے اور منع کیا گدر اور خشک کھجور کا ملاکر نبیذ بنانے سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عطا بن ابی رباح نے حدیث روایت کی جابر بن عبد اللہ سے انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا اور مسلم نے ابو قتادہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت کی (روضہ) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالْبُسْرَ جَمِيْعًا وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشک کھجور اور گدر کھجور کا ملاکر نبیذ مت بناؤ اور ہر ایک کا الگ الگ بناؤ **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یقول لا تجمعوا بین الرطب والزہو ولا بین الزبیب والتمر وانبذوا کل واحد منہما علی حدۃ
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکی اور کچی کھجور کو مت ملاؤ اسیطرح
انگور اور کھجور کو بلکہ ہر ایک کا الگ الگ نبیذ بناؤ **باب** صفۃ النبیذ وشربہ نبیذ بنانیکا اور پینے
کا بیان **عن** عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فنأخذ قبضۃ
من تمر او قبضۃ من زبیب فنطرحہا فیہ ثم نصب علیہ الماء فننبذہ غدوۃ فیشربہ عشیۃ
وننبذہ عشیۃ فیشربہ غدوۃ وقال ابو معاویۃ نہارا فیشربہ لیلا او لیلا فیشربہ نہارا
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک مین نبیذ بناتے تو ہم ایک
مٹھی کھجور کی لیتے یا ایک مٹھی انگور کی اور اسکو مشک مین ڈالدیتے پھر اوپر سے پانی ڈالدیتے مثلاً صبحکو بھگوتے
تو آپ اسکو شام کو پیتے اور شام کو بھگوتے تو آپ اسکو صبحکو پیتے۔ ابو معاویہ نے اپنی روایت مین یون کہا اون
کو بھگوتے تو آپ رات کو اسکو پیتے اور رات کو بھگوتے تو آپ دن کو اسکو پیتے **ف** نبیذ یعنے شربت انگور
یا کھجور کا یا اور کسی میوے کا پینا درست ہے بشرطیکہ اس مین جوش نہ پیدا ہوا ابو ہریرہ کی حدیث مین ہے جو
آگے آویگی کہ نبیذ مین جوش آگیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو دیوار پر مار یہ تو وہ پیے گا
جو اللہ تعالےٰ اور پچھلے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو اسکو ابو داؤد اور نسائی نے بھی نکالا اور امام احمد نے ابن
عمر سے نکالا کہ نبیذ کو پی جب تک شیطان اسکو نہ لبوے کہا گیا کتنے دن مین اسکو شیطان لیتا ہے انہونے
کہا تین دن مین (روضہ) **عن** ابن عباس قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشربہ
یومہ ذلک والغد والیوم الثالث فان بقی منہ شیء اہراقہ او امر بہ فاہریق ابن عباس
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا تو آپ اسکو پیتے اسدن اور دوسرے دن
اور تیسرے دن پھر اگر اس مین سے کچھ بچ رہتا تو اسکو خود بہا دیتے یا کسیکو حکم دیتے وہ بہا دیتا **عن** جابر
ابن عبد اللہ قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تور من حجارۃ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پتھر کے پیالے مین نبیذ بھگویا جاتا **باب** النہی
عن نبیذ الاوعیۃ شراب کے برتنون مین نبیذ بنانے کی ممانعت **ف** اوائل اسلام مین جب شراب
کی حرمت ہوئی تو آپنے ان برتنون مین شراب بنا کرتا تھا نبیذ کے بنانیسے بھی ممانعت کردی تاکہ لوگون
کو بالکل شراب کا خیال ہی نہ آوے اسکے بعد جب شراب کی حرمت دلون مین جم گئی تو آپنے ہر ایک برتن

مین نبیذ بنانا جائز کردیا پس اسباب کی حدیثین منسوخ ہین اسکے بعد کے باب کی حدیثون سے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اور اہلحدیث کا بریدہ کی حدیث مین جو صحیح مسلم مین ہے تصریح ہے اس نسخ کی اور بعض لوگون کا یہ قول ہے کہ یہ ممانعت باقی ہے منسوخ نہین ہوئی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد کا (روضہ) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْبَذَ فِی النَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی برتن مین اور کدو کے تونبے مین اور سبز روغنی برتن مین نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک مسکر حرام ہے **ف** ان برتنون مین شراب بنا کرتا ہے تو منع کیا انمین نبیذ بنانے سے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ نبیذ تیز نہ ہو جاوے اور کوئی اسکو پی لے بانشراب پینے کی رغبت پیدا ہو ان برتنون کو دیکھکر **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْبَذَ الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبے مین نبیذ بنانے سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التُّرُبِ فِی الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز روغنی برتن مین اور تونبے مین اور چوبین (لکڑی کے) برتن مین پینے سے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ عبدالرحمن بن معمر سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز روغنی برتن سے **بَابُ** مَا رُخِّصَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِكَ ان برتنون مین نبیذ بنانے کی اجازت **عَنْ** بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنِ الْاَوْعِیَةِ فَانْتَبِذُوْا فِیْهِ وَاجْتَنِبُوْا کُلَّ مُسْکِرٍ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمکو منع کیا تھا برتنون سو اب اُن مین نبیذ بناؤ لیکن ہر مسکر سے بچتے رہو **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ نَّبِیْذِ الْاَوْعِیَةِ اَلَا وَاِنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ابن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمکو منع کیا تھا برتنون مین نبیذ بنانے سے اب یہ بات جان رکھو کہ برتن کسی چیز کو حرام نہین کرتا البتہ ہر ایک مسکر حرام ہے **بَابُ** نَبِیْذِ الْجَرِّ مٹی کے گھڑے مین جو روغنی ہو نبیذ بنانیکی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَنْجِرُ اِحْدٰیکُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ کُلَّ عَامٍ مِنْ جِلْدِ اَضْحِیَتِهَا سِقَاءً ثُمَّ قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْبَذَ فِی الْجَرِّ فِیْ کَذَا وَفِیْ کَذَا اِلَّا الْخَلَّ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہون نے کہا کیا تم مین سے کوئی عورت یہ نہین کرسکتی کہ ہر سال

اپنی قربانی کی کھال مین سے ایک مشک بنا لیا کرے پھر اونھون نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی کے گھڑے مین نبیذ بنانے سے اور ایسے برتن مین ایسے برتن مین البتہ سرکہ ان مین بنا سکتے ہین ف کیونکہ سرکہ مین نشہ کا ڈر نہین اور وہ ضد ہے شراب کی بعض روایتون مین ہے کیا مین شراب کا سرکہ بنا لون آپ نے فرمایا نہین اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے انس سے نکالا اور ان تینون نے انس سے نکالا کہ ابو طلحہ نے آن حضرت سے پوچھا کہ چند یتیمون کو شراب ترکہ مین ملی ہے آپ نے فرمایا اسکو بہا دو ابو طلحہ نے کہا ہم اسکا سرکہ نہ بنا لین آپ نے فرمایا نہین ترمذی نے کہا اسکو مسلم نے نکالا اور احمد نے ابو سعید سے ایسا ہی نکالا ابن قیم نے کہا اس باب مین ابو الزبیر اور جابر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے بھی ایسا ہی صحیح ہوا اور کسی صحابی سے اسکے خلاف ہم نہین جانتے اور ہمیشہ اہل مدینہ اسکا انکار کرتے رہے کہ شراب کا سرکہ بنایا جاوے قتیبہ نے کہا مین مدینہ مین آیا امام مالک کے زمانہ مین اور ایک قاضی کے پاس گیا اُس سے پوچھا تیرے پاس شراب کا سرکہ ہے اُس نے کہا واہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مین تو شراب کا سرکہ ڈھونڈھتا ہے پھر مین امام مالک کے مرنیکے بعد مدینہ مین گیا اور شراب کے سرکے کا ذکر کیا تو کسی نے اسکو برا نہین کہا غرض شراب کا سرکہ بنانا درست نہین اہلحدیث اور مالک اور احمد کے نزدیک البتہ اگر خود بخود سرکہ ہو جاوے تو اسکا استعمال درست ہے اور امام ابو حنیفہ نے برخلاف ان تمام احادیث کے یہ اختیار کیا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست ہے اور سرکہ بنا دینے سے شراب پاک ہو جاویگا حنفیون کے نزدیک اور اہلحدیث کے نزدیک شراب حرام ہے لیکن نجس نہین ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْبَذَ فِی الْجَرَّارِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی کے روغنی برتنون مین نبیذ بنانے سے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَبِیْذٍ جَرٍّ یَنُشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مٹی کے گھڑے مین نبیذ لائے جو جوش مار رہا تھا (یعنے پھیر اس مین نکل رہا تھا) آپ نے فرمایا اسکو دیوار پر مار او سکو وہ پیے گا جو ایمان نرکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر ✦

باب تحمیر الاناء برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّیَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تَضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلے

نے فرمایا برتن کو ڈھانپ دو اور مشک میں ڈانٹ لگا دو اور چراغ کو بجھا دو اور دروازے کو بند کر دو (سوتیوقت) اسلیے کہ شیطان مشک کو نہیں کھولتا (جو بند ہی ہوئی ہو) نہ دروازہ کھولتا ہے (جو بند ہو) نہ برتن کو کھولتا ہے (جو ڈھنپا ہو) پھر اگر تم میں سے کوئی برتن نہ پاوے (ڈھانپنے کے لیے) مگر ایک لکڑی اوسکو ملی تو اسی کو آڑا کر کے اپنے برتن پر رکھدے اور بسم اللہ کہے اور چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے **ف** چراغ کی بتی ہونہ میں پکڑ کر لیجاتی ہے اس سے آگ لگ جاتی ہے تو سوتیوقت چراغ بجھا دینا لازم ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ پانی کا برتن ڈھنپا رہنے میں ایک تو شیطان سے حفاظت ہے دوسرے وبا سے حفاظت ہے جو سال بھر میں ایک رات میں آسمان سے اترتی ہے اور کھلے برتن میں سما جاتی ہے تیسرے نجاستوں سے حفاظت ہے چوتھی کیڑوں سے حفاظت ہے اور کبھی پانی میں کیڑا ہوتا ہے اور آدمی غفلت میں پی جاتا ہے اور ضرر اٹھاتا ہے اسلیے برتن ڈھانپنا بہت ضرور ہے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جب رات کا ایک حصہ گذر جاوے تو اپنے بچوں کو روک رکھو غرض اس حدیث میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے جمع ہیں **ترجمہ** کہتا ہے مجھکو سوتے وقت چراغ بجھانے کی ایسی عادت ہوگئی ہے کہ اگر چراغ جلتا رہے تو ساری رات نیند نہیں آتی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَغْطِیَةِ الْاِنَاءِ وَاِیْکَاءِ السِّقَاءِ وَاِکْفَاءِ الْاِنَاءِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہمکو برتن ڈھانپ دینے کا اور مشک میں ڈانٹ لگا دینے کا اور برتن کو اولٹ کر رکھدینے کا (جیسے بدھنا وغیرہ تاکہ نجس کیڑے وغیرہ اسکے اندر نہ ڈالیں) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَصْنَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اٰنِیَةٍ مِنَ اللَّیْلِ مُخَمَّرَةً اِنَاءً لِطَهُوْرِهٖ وَاِنَاءً لِسِوَاکِهٖ وَاِنَاءً لِشَرَابِهٖ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رات کو تین برتن رکھتی تینوں ڈھانپ کر ایک برتن تو آپکے استنجا کے لیے دوسرا مسواک کے لیے (یعنے وضو کے لیے) تیسرا پینے کے لیے **باب** الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الْفِضَّةِ چاندی کے برتن میں پینا **ف** چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے مرد اور عورت دونوں کے لیے اسیطرح انمیں تیل ڈالنا یا سرمہ لگانا منع ہے اور برابر ہے کہ برتن چھوٹا ہو یا بڑا اور جیسا ان برتنوں کا استعمال منع ہے ویسا ہی انکا بنانا بھی منع ہے اور اگر کسیکے سامنے چاندی یا سونے کی برتن میں کھانا رکھا جاوے اور وہ اسکو دور نہ کر سکے تو اس برتن میں سے کھانا نکالکر دوسرے برتن میں رکھکر کھاوے یا روٹی پر کھانا رکھکر کھاوے یا بائیں ہاتھ پر اسیطرح اگر سرمہ دانی چاندی یا سونے کی ہو تو سرمہ اور کمین انڈیل کر اس میں سے لگاوے (روضہ) **عن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن مین پیتا ہے وہ اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے چاندی اور سونے کے برتن مین کھانا اور پینا دونون حرام ہونے پر اور اس مین کسیکا خلاف نہین لیکن شافعی کا قول قدیم اور امام داود ظاہری کا یہ قول ہے کہ چاندی اور سونے کے برتن مین صرف پینا حرام ہے لیکن کھانا حرام نہین ہے کیونکہ حدیث مین صرف پینے کا لفظ ہے اور یہ مذہب باطل ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر طرح کا استعمال حرام ہے **مترجم** کہتا ہے در مین اہلحدیث کا یہ مذہب قائم کیا ہے کہ چاندی اور سونیکے برتن مین کھانا اور پانی حرام ہے اور دوسری استعمال جیسے تیل لگانا یا سر لگانا یا ان مین تھوکنا یا ناخنا یا ہاتھ پاؤن دھونا ان کی حرمت پر کوئی دلیل نہین ہے سوا قیاس کے اور نووی نے امام داؤد کے مذہب کو باطل کہا کیونکہ دوسری حدیث مین کھانیکا لفظ بھی موجود ہے اسکے سوا یہ کہہ سکتے ہین کہ کھانا اور پینا ایک ہی قبیل سے ہین اور ایسے قیاس جلی کا انکار ٹھیک نہین ہے اور یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث نے صرف کھانے اور پینے کو ان مین حرام رکھا صحیحین مین حذیفہ کی روایت مین ہے مت کھاؤ چاندی اور سونے کی رکابیون مین اور ایک روایت مین مسلم کے یون ہے جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے سونے یا چاندی کے برتن مین **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ ھِیَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَھِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے اور چاندی کے برتن مین پینے سے اور فرمایا یہ انکے لیے ہین یعنے کافرون کے لیے دنیا مین اور تمہارے لیے آخرت مین ہین **عن** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ فِضَّۃٍ فَکَاَنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاندی کے برتن مین پیا وہ گویا غٹ غٹ اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ اتارتا ہے

بَابُ الشُّرْبِ بِثَلٰثَۃِ اَنْفَاسٍ

تین سانس مین پانی پینا **عن** اَنَسٍ اَنَّہٗ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا انس سے روایت ہے وہ پانی تین سانسون مین پیتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** تین سانسون مین پانی پینا مستحب ہے مگر ضرور ہے کہ جب سانس لیوے تو برتن کو اپنے مونہہ سے علاحدہ کرے اور دوسری حدیث مین جو برتن مین سانس لینے سے منع کیا ہے اسکا یہی مطلب ہے کہ برتن منہ سے لگا ہوا اور سانس لیوے

دیکر وہ ہے کس لیے کہ پانی ناک مین چڑہ جانے کا ڈر ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ تَنَفَّسَ فِيْهِ مَرَّتَيْنِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا اور پیتے مین دو سانس لین **ف** یہ اگلی حدیث کے خلاف نہین ہے جس مین تین سانسون مین پینا مذکور ہے کیونکہ اس مین اس سانس کا حساب نہین کیا جو پانی پینا شروع کرنے سے پہلے لی جاتی ہے اس سانس کو اگر ملا لو تو تین سانسین ہو جاتی ہین اور پانی پیتے مین دو ہی سانسین لیجاتی ہین اور بعضون نے کہا یہ بیان جواز کے لیے ہے اور غرض یہ ہے کہ ایک سانس مین کل پانی نہ چڑہا جاوے جیسے بے تمیز لوگ کرتے ہین کم سے کم دو سانس مین پیے اور تین مین پینا اور بہتر ہے کیونکہ یہ طاق عدد ہے اور آپ طاق کی رعایت پسند کرتے تہے اور اکثر روایتون مین آپ سے تین ہی سانسون مین پینا منقول ہے بعض بزرگون نے لکہا ہے کہ پانی پیتے مین پہلے سانس مین بسم اللہ کہے دوسرے مین الحمد لله تیسرے مین الرحیم **بَابُ** الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ مشک کے مونہہ سے پانی پینا کیسا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے مونہہ سے پانی پینے سے منع کیا **ف** وجہ ممانعت کی ظاہر ہے کہ پانی اسصورت مین نظر نہین آتا اور احتمال ہے کہ پانی مین کوڑا یا کیڑا ہو اور وہ پی جاوے دوسرے یہ کہ مشک مین بو ہو جانیکا خیال ہے مونہہ لگ کر تیسرے یہ کہ پانی گرنے کا اندیشہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اکثر علما کے نزدیک (انجاح) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ ابن عباس سے بہی ایسے ہی مروی ہے **بَابُ** اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ مشکون کا مونہہ اولٹ کر پانی پینا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مشک کا مونہہ اولٹ کر اوسکی مونہہ سے پانی پینے سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَاَنْ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مشک کا مونہہ اولٹ کر اسکے مونہہ سے پینے کو اور ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ممانعت کے بعد رات کو اوٹھکر مشک کے مونہہ سے پانی پینا چاہا اس مین سے ایک سانپ نکلا **ف** گویا اسکو تنبیہ ہوئی کہ حدیث کا خلاف کرنے سے ایسی آفتین آتین ہین آیندہ

کے لیے اُس نے توبہ کی ہوگی غرض آنحضرت کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہے اور مسلمان کو آپکے ہر ایک حکم پر جان و دل سے راضی ہونا چاہیے

باب الشُّرْبِ قَائِمًا کھڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعِكْرِمَةَ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ مَا فَعَلَ شعبی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے زمزم سے پانی پلایا آپ نے کھڑے رہکر پیا شعبی نے کہا میں نے یہ حدیث عکرمہ سے بیان کی اونہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا **ف** یعنی کھڑے ہوکر پانی نہیں پیا یہ عکرمہ نے اپنے گمان کے موافق قسم کھائی ورنہ مشہور روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہی رہکر پیا اور علما نے کہا ہے کہ زمزم کا پانی اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے رہکر پینا مستحب ہے اور باقی کل پانی بیٹھکر پینا چاہیے اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمزم کا پانی کھڑے رہکر پیا یہ عذر کیوجہ سے ہو کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ آپ نے نہ پائی ہو ہجوم کیوجہ سے اور بعضوں نے کہا کہ کھڑے رہکر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اسکی ممانعت منسوخ ہوگئی اور بعضوں نے کہا پہلے جائز تھا پھر منع ہوا جابر سے ایسا ہی مروی ہے غرض بہتر یہی ہے کہ بیٹھکر پانی پیے مگر جب ضرورت ہو تو کھڑے ہوکر بھی پی سکتا ہے **عَنْ** كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کبشہ انصاریہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس گئے اور وہاں ایک مشک پانی کی لٹکی تھی آپنے اس مشک سے پانی پیا کھڑے رہکر مشک سے مونہ لگاکر کبشہ نے کہا میں نے اس مشک کا مونہ کاٹ کر رکھ لیا تبرک کے واسطے کیونکہ آپ کا مونہ اس سے لگا تھا **ف** اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بزرگ اور مقدس لوگوں کی چیزوں سے برکت لینا اور انکو متبرک سمجھنا درست ہے اور دوسری حدیث میں جو مشک سے مونہ لگاکر پینے سے منع کیا اور یہاں آپنے خود ایسا کیا اسکی وجہ یہ تھی کہ آپکے جوٹھے سے لوگ برکت لیتے تھے پس آپکے پینے میں یہ ڈر نہ تھا کہ دوسروں کو نفرت پیدا ہوگی دوسرے یہ کہ آپنے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ضرورت سے ایسا کرنا درست ہے اور یہ بیان کرنا چاہا کہ وہ نہی تنزیہی ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے رہکر پانی پینے سے منع کیا **باب** اِذَا شَرِبَ اَعْطَى الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ جب مجلس میں کوئی پانی پیا اور کوئی چیز پیے تو اپنے بعد داہنی طرف والیکو دیوے وہ اپنے داہنے طرف والیکو دیوے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ

یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا پانی ملا ہوا آپ کے داہنے طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیق تھے آپ نے پہلے پیا پھر وہ اعرابی کو دیدیا اور فرمایا کہ پہلے داہنی طرف والیکو دینا چاہیے پھر جو اُسکے داہنے ہو ف حالانکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا درجہ اس اعرابی سے بہت زائد تھا مگر آپ نے داہنے کی رعایت درجہ پر مقدم رکھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَنْ یَسَارِہٖ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَسْقِیَ خَالِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا اُحِبُّ اَنْ اُوْثِرَ بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَفْسِیْ اَحَدًا فَاَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَشَرِبَ وَشَرِبَ خَالِدٌ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا آپ کے داہنے طرف ابن عباس تھے اور بائیں طرف خالد بن ولید تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس سے فرمایا تم اجازت دیتے ہو کہ پہلے میں خالد کو دوں ابن عباس نے عرض کیا میں تو اللہ کے رسول جوٹھا اپنے سے پہلے کسی اور کو دیا جانا گوارا نہیں کرونگا آخر ابن عباس نے اُسکو لیا اور پیا پھر خالد نے پیا ف ابن عباس کم عمر بچے تھے اور خالد بڑی عمر والے تھے اسلیے آپ نے ابن عباس سے اجازت چاہی پہلے اُنکو دینے کی لیکن جب اونہوں نے اجازت ندی تو آپ خاموش ہو رہے کیونکہ قاعدے سے پہلے ابن عباس کا حق تھا اُنپر زبردستی نہیں ہو سکتی تھی **بَابُ** النَّفْسِ فِی الْاِنَاءِ پانی کے برتن میں سانس لینا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیُنَحِّ الْاِنَاءَ ثُمَّ لِیَعُدْ اِنْ کَانَ یُرِیْدُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پیے تو برتن کے اندر سانس نلیوے اگر سانس لینا چاہے تو برتن کو اپنے مونہ سے علاحدہ کرلے پھر اگر چاہے تو دوبارہ پیے ف حدیث کی شرح اوپر گذر چکی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّفْخِ فِی الْاِنَاءِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا **بَابُ** النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ پانی میں پھونکنا منع ہے یا اور کسی پینے کی چیز میں کیونکہ احتمال ہے کہ مونہ سے کچھ گرے اور پانی میں پڑجاوے دوسروں کو نفرت ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْفَخَ فِی الْاِنَاءِ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن میں پھونکنے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْفُخُ فِی الشَّرَابِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے

کی چیز مین پھونکتے نہ تھے **باب الشرب بالکف والکرع** چلو سے پینا اور مونہہ پانی مین لگا کر پینا **عن** عاصم
ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
نشرب علی بطونھا وھو الکرع ونھانا ان نعترف بالید الواحدۃ وقال لا یلغ احدکم کما یلغ الکلب
ولا یشرب بالید الواحدۃ کما یشرب القوم الذین سخط اللہ علیھم ولا یشرب باللیل فی اناء حتی
یحرکہ او یحرک الا ان یکون اناء مخمرا ومن شرب بیدہ وھو یقدر علی اناء یدیل التواضع کتب اللہ لہ
اصابع حسنات وھو اناء عیسی بن مریم علیھما السلام اذا طرح القدح فقال اف ھذا مع الدنیا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا اوندھے لیٹ کر پانی پینے سے
یعنے کرع سے **ف** وہ یہ ہے کہ نہ برتن سے پیئے نہ چلو سے بلکہ مونہہ سیدھا رکھے یہ اسی وقت منع ہے جب اوندھا پڑا ہو
اور مونہہ پانی مین ڈالکر پیے جانور کیطرح **ق** اور منع کیا ہم کو ایک ہاتھہ سے چلو پینے سے (کیونکہ اس مین پانی
کم آتا ہے اور بار بار لینے کی ضرورت پڑتی ہے اور پانی گر بھی جاتا ہے دونون ہاتھہ سے چلو لینا بہتر ہے) اور
فرمایا تم مین سے کوئی پانی مین اسطرح مونہہ نڈالے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ایک ہاتھہ سے پیئے جیسے وہ لوگ پیتے
ہین جنپر اللہ غصہ ہوا (یعنے یہود) اور نہ رات کو کسی برتن کا پانی پیے جبتک اسکو ہلا نہ لے مگر جب وہ برتن ڈھانپا
ہوا ہو (اس مین کیڑے وغیرہ کے جانے کا اندیشہ نہ ہو) اور جو شخص اپنے ہاتھہ سے پانی پیئے اور وہ قدرت رکھتا ہو
برتن سے پینے کی اور اسکی نیت ایسا کرنے سے تواضع کی ہو (یعنے عاجزی اور انکسار کی) تو اللہ سبحانہ وتعالے
اسکی انگلیون کے شمار کے موافق اسکے لیے نیکیان لکھے گا اور ہاتھہ برتن ہے حضرت عیسی علیہ السلام کا (وہ
ہاتھہ سے پانی پیتے اور ریت کو جمع کرکے اسکا تکیہ لگاتے سیحان اللہ ترک دنیا ہو تو ایسا ہو جب انہون نے
پیالہ بھینک دیا اور کہا افسوس ہے یہ بھی دنیا کا سامان ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال دخل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من الانصار وھو یحول الماء فی حائطہ فقال لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان کان عندک ماء بات فی شن فاسقنا والا کرعنا فقال عندی ماء بات
فی شن فانطلق وانطلقنا معہ الی العریش فحلب لہ شاۃ علی ماء بات فی شن فشرب ثم قال ھل
ذلک بصاحبہ الذی معہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد
انصاری کے پاس گئے وہ اپنے باغ مین پانی دے رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی ہو مشک مین
تو ہم کو پلا ورنہ ہم کرع کرین گے (معلوم ہوا کہ کرع جائز ہے) وہ بولا میرے پاس باسی پانی ہے مشک مین پیر

وہ گیا اور ہم بھی اسکے ساتھ گئے مستدرک کی طرف اوس نے ایک بکری کا دودہ دوہا اور اس میں پانی پر ڈالا جو مشک مین تہا آپ نے اوسکو پیا پہر جو آپ کے ساتہ تہے ان کے ساتہ بہی ایسا ہی کیا ف یعنی انکو بہی دودہ پلایا پانی پر دودہ کے پیسانہ والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلَى بِرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَدْرَعُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْرَعُوا وَلٰكِنِ اغْتَرِفُوا بِأَيْدِيكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ ابن عمر سے روایت ہے ہم پانی کے ایک حوض پہ سے گذرے تو اس مین کرع کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کرع کرو لیکن اپنے ہاتہ سے پیو اسلیے کہ کوئی برتن ہاتہ سے زیادہ پاکیزہ نہین ہے۔ ف کرع یعنے مونہہ سے پینے مین ایک قباحت یہ بہی ہے کہ اکثر کوزہ یا کٹورا بہی پانی کے ساتہ مونہہ مین چلا جاتا ہے اور ہاتہ سے پینے مین یہ بات نہین ہوتی آدمی پانی کو ہاتہ مین لیکر دیکہہ لیتا ہے پہر اسکو پیتا ہے **بَابُ** سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا جو شخص لوگون کو پلاتا ہو (یعنے ساقی ہو) وہ اخیر مین پیے (سب لوگون کے بعد جو بچ رہے) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا ابو قتادہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون کو پلانیوالا اخیر مین پیے (یہ مروت اور ادب کے طور پر ہے نہ وجوبًا) **بَابُ** الشُّرْبِ فِي الزُّجَاجِ گلاس مین پینا (یعنے شیشہ اور کانچ مین) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ فَوَارٌ يُكْثَرُ فِيهِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تہا شیشہ کا آپ اس مین پیتے **أَبْوَابُ الطِّبِّ** طب کے باب مین ف یعنے دوا اور علاج کے بیت شریف علم ہے کیونکہ اس مین انسان کے بدن سے بحث کی جاتی ہے من حیث الصحۃ والمرض اور اسکا درجہ علم اخلاق کے بعد ہے اس مین روح کی صحت اور مرض سے بحث کی جاتی ہے اور روح بدن سے اشرف ہے اسیواسطے علم اخلاق کو طب روحانی کہتے ہین اور شریعت مصطفوی مین اصل بحث طب روحانی سے ہے لیکن کہین کہین طب جسمانی کو بہی بیان کر دیا ہے کیونکہ جب جسم مین خلل پیدا ہوتا ہے تو روح مین بہی خلل آتا ہے اسیطرح جب روح مین مرض ہوتا ہے تو اسکا اثر جسم پر پڑتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ روح اور بدن مین بحکم الٰہی ایسا تعلق رکہا گیا ہے کہ ایک کے راحت اور صدمہ کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اور اس تعلق کے سمجہنے اور اسکی حقیقت دریافت کرنے مین آجتک بنی آدم عاجز رہے ہین باوجودیکہ ہزار ہا سال سے بڑے بڑے حکیم اور فیلسوف اسمین غور کر رہے ہین یہ تعلق موت کی وجہ سے جاتا رہتا ہے لیکن نہ روح معدوم ہوتی ہے جسم کے اجزا مٹ جاتے ہین دونون اپنی اپنی جگہہ پر قائم رہتے ہین اب حشر کیا ہے اس تعلق کا دوبارہ قائم

کردیا اور بدن کے اخزا جو منفرق ہوگئے ہین انکو ایک جاہی پر جمع کردینا یہ امر نہ محال ہے نہ خدا کی قدرت کے سامنے کچھ مشکل ہے ایک حکیم کا قول ہے کہ انسان مین دو چیزین ہین ایک روح دوسرے جسم پس ہمیشہ انسان کو ان دونون کی درستی اور صحت کی فکر رکھنا چاہیے اور جن باتون سے روح یا جسم مین امراض پیدا ہوتے ہین انسے احتراز کرنا چاہیے لیکن یہ امر بغیر اسکے نہین ہوسکتا کہ انسان طب روحانی اور طب جسمانی دونون علمون کو اچھی طرح سے حاصل کرے اس سے معلوم ہوا کہ تمام علمون مین وہی علم انسان کو سب سے زیادہ ضرور ہین اور مبارک ہے وہ انسان جو اپنے اوقات عزیز کو ان علمون مین صرف کرے وہ کیا ہین علم اخلاق اور علم طب باقی رہے اور علوم جیسے جغرافیہ اور طبعی اور ہیات اور نجوم وغیرہ یہ علوم انسان کی ذات سے متعلق نہین ہین بلکہ دوسری چیزون سے اگر ان دو علمون سے فراغت اور فرصت حاصل ہو تو بقدر ضرورت انکو بھی سیکھے اور اگر نہ سیکھے تو کچھ حاجت نہین مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش اور قرآن مین ہے وفی انفسکم افلا تبصرون یعنے اپنے نفسون مین کیون غور نہین کرتے اور انسان کو اپنی حقیقت اور ترکیب اور مزاج اور اثار کا جو کچھ علم ہوسکتا ہے وہ انہی دو علمون کے بدولت ہوتا ہے علم طب سے تمام اعضا کا حال اور ہر ایک عضو کا نفع اور اسکی حرکت اور سکون کے اغراض اور ان مین خلل پڑے تو انکے درست کرنے کے طریقے معلوم ہوتے ہین اسیطرح علم اخلاق مین روح کی ماہیت اور اثر اور اسکی صحت اور مرض اور روح کی بیماریون کے علاج بیان کیے جاتے ہین گو روح کی حقیقت جیسی چاہیے ویسی کسیکو معلوم نہین ہوئی مگر جہانتک انسانون کے غور کرنے سے معلوم ہوا ہے اسقدر حاصل ہونا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اب بعض لوگ جو علم طب کو برا جانتے ہین اسوجہ سے کہ وہ ذریعہ ہوتی ہے شرک کا تو یہ غلط ہے ہم نہین دواؤن کی تاثیر کو تسلیم کرتے ہین لیکن یہ کہتے ہین کہ یہ تاثیر بحکم الٰہی ہے اور اس تاثیر کا انکار نہین ہوسکتا کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ سے بخوبی ثابت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد حدیثون مین علاج اور دوا کرنیکا حکم دیا ہے **باب** ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء اللہ تعالے نے کوئی بیماری نہین اتاری ایسی جسکا علاج نہ رکھا ہو **عن** اسامۃ بن شریک قال شہدت الاعراب یسالون النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلینا حرج فی کذا اعلینا حرج فی کذا فقال عباد اللہ وضع اللہ الحرج الا من اقترض من عرض اخیہ شیئا فذلک الذی حرج فقالوا یا رسول اللہ ھل علینا جناح ان لا نتداوی قال تداووا عباد اللہ فان اللہ سبحانہ لم یضع داء الا وضع معہ شفاء الا الھرم قالوا یا رسول اللہ ما خیر ما اعطی العبد قال خلق حسن اسامہ بن شریک کی روایت ہے مین موجود تھا جس وقت گنوار لوگ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہے تھے کیا اس مین کوئی گناہ ہے ہمپر کیا اسمین کچھ گناہ ہے ہمپر (اگر ہم دوا نکرین) آپنے فرمایا اے اللہ کے بندو اللہ نے گناہ کسی مین نہین رکھا مگر اس مین کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت مین خلل ڈالے (یعنے اسکی آبروریزی کرے) ایسی گناہ ہے پھر اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمپر کچھ گناہ ہے اگر ہم دوا نہ کرین آپنے فرمایا دوا کرو اے اللہ کے بندو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کوئی بیماری ایسی نہین بنائی جسکی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک بیماری وہ بڑھاپا ہے (اسکی کوئی دوا نہین ہے اب جو کوئی یہ دعوی کرے کہ بڑھاپے کو دوا سے جوان کردیگا تو وہ جھوٹا ہے) پھر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز ہے جو سب سے بہتر بندگی دی جاتی ہے آپنے فرمایا خوش خلقی ف سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوصف اُمی ہونیکے وہ باتین بتلائین جنکو بڑے بڑے حکیم اور فیلسوف لوگون نے ساری عمر محنت کرکے پیدا کیا ہے یہ بھی ایک کھلی نشانی تھی آپکے پیغمبر ہونیکی۔ اس حدیث مین آپنے پہلے عوام لوگون کو طب جسمانی کی رغبت دلائی جب اونہون نے یہ سوال کیا کہ سب سے بہتر علم کون سا ہے تو فرمایا اخلاق کا علم گویا آپنے اسحدیث مین ہدایت کردی دونو علمون کی حاصل کرنے کی یعنے علم طب اور علم اخلاق کی۔ اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دوا کرنا جائز ہے کیونکہ آپنے امر کیا اوسکا اور ادنی درجہ امر کا یہ ہے کہ وہ شی مباح ہو اور بعضون نے کہا دوا کرنا مستحب ہے اور اسپر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اگر دوا کرنا مستحب ہوتا تو دوسری حدیث مین آپ ان لوگون کی تعریف نکرتے جو نہ دوا کرتے ہین نہ منتر بلکہ اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہین اور اسکا جواب یہ ہے کہ یہان دوا سے داغ دینا مراد ہے اور داغ نہ دینا بہتر ہے برخلاف دوسرے علاجون کے انکی کئی حدیثون مین ترغیب آئی ہے اور خود آپنے علاج کیا ہے اب جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی نیت سے دوا اور علاج کرے تو ضرور اوسکو اجر اور ثواب بھی ہوگا۔ اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اسکو صحیح کہا عَنْ اَبِیْ خُزَامَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اَدْوِیَۃً نَتَدَاوٰی بِھَا وَرُقًی نَسْتَرْقِیْ بِھَا وَتُقًی نَتَّقِیْھَا ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ ابو خزامہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کیا فرماتے ہین دوا مین جنسے ہم علاج کرتے ہین اور منتر مین جنکو ہم پڑھتے ہین اور بچاؤ کی چیزون مین جنسے ہم بچاؤ کرتے ہین ف لڑائی مین جیسے ڈھال سپر زرہ بکتر چار آئینہ وغیرہ اور ممکن ہے کہ حدیث مین تقی تتقیھا سے پرہیز مراد ہو یعنے بعض بیماریون مین جو بعضے کھانون اور غذاؤن سے پرہیز کرتے ہین اور یہ معنی زیادہ مناسب ہے مقام کے ف کیا یہ چیز مین اللہ تعالی کی تقدیر

کو کچھ رد کرسکتی ہین آپنے فرمایا یہ چیزین خود اسکی تقدیر مین داخل ہین ف سبحان اللہ کیا عمدہ جواب دیا کہ سوال کرنیوالے کو اب کچھ کہنے کی گنجایش ہی نہین رہی مطلب آپکے جواب کا یہ ہے کہ سپر پاڈھال رکھنا یا دوا یا علاج کرنا تقدیر الٰہی سے خارج نہین ہین جو فعل دنیا مین واقع ہو وہی معلوم ہوا کہ اللہ کی تقدیر مین تھا پس انسان کو لازم ہے کہ تدبیر اور علاج مین کمی نہ کرے ہوگا تو وہی جو تقدیر مین ہے اسیطرح جو کوئی علاج نہ کرے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے لیے تقدیر یہی ہے غرض اسکی تقدیر بندیکو معلوم نہین ہوسکتی جبکوئی فعل بندے سے ظاہر ہوجاتا ہے اُسوقت تقدیر معلوم ہوتی ہے۔ یہ حدیث کو احمد اور ترمذی نے بھی نکالا اور ترمذی نے کہا وہ حسن ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ دَوَآءً عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہین اتاری جسکی دوا نہ اتاری ہو ف معلوم ہوا کہ بیماریان اللہ کیطرف سے اور ترتی ہین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَآءً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت ہے اس مین یہ ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری نہین اتاری مگر اسکی شفا بھی اتاری ف اس حدیث کو بخاری نے بھی نکالا اور مسلم نے جابرؓ سے نکالا کہ ہر بیماری کی دوا ہے پھر جب وہ دوا بہونچتی ہے تو بیمار اچھا ہوجاتا ہے اللہ کے حکم سے یہ کہنا کہ دوا سے صحت ہوئی شرک ہے اگر یہ سمجھکر کھایا جاوے کہ دوا خود تاثیر کرتی ہے اور جو یہ سمجھکر کھایا جاوے کہ اللہ کے حکم سے تاثیر کرتی ہے تو شرک نہین ہے اسیطرح ہر چیز کو سمجھنا چاہیے کہ اسکا نفع اور ضرر بحکم الٰہی ہے اور جو کوئی یہ سمجھ کر کہیگا کہ فلان چیز سے نفع ہوا تو وہ شرک نہ ہوگا اور جب اس چیز کو مستقل اور مختار نفع مین جانیگا تو وہ شرک ہوجاوے گا مشرکین یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضے اپنے مقبول بندون کو اختیار دیدیا ہے کہ جو چاہین کرین اب وہ جسکو چاہین اپنے اختیار سے نفع پہونچاتے ہین اور اللہ کا حکم ہر معاملہ مین نہین لیتے یہ اعتقاد شرک شیرا اور مسلمان یہ سمجھتے ہین کہ بعضوقت ایک بندے سے دوسرے بندے کو نفع یا نقصان ہوتا ہے لیکن یہ نفع اور نقصان اللہ کے حکم سے ہوتا ہے تو یہ شرک نہین **باب** الْمَرِیْضِ یَشْتَہِی الشَّیْءَ بیمار اگر کسی چیز کے کھانیکی خواہش کرے (بشرطیکہ وہ چیز اوسکو مضر نہ ہو) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَہٗ مَا تَشْتَہِیْ قَالَ اَشْتَہِیْ خُبْزَ بُرٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْہِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا اشْتَہٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی (اسکے پوچھنے کو تشریف لے گئے بیماری مین) آپنے اس سے پوچھا تیرا جی

کسی چیز کے کھانے کو چاہتا ہے وہ بولا جی ہان گیہون کی روٹی کھانیکو جی چاہتا ہے آپنے فرمایا جس شخص کے پاس گیہون کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیجدیوے پھر اس کے بعد آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی بیمار ہو اور وہ کسی چیز کی خواہش کرے تو اسکو کھلاوے ف بشرطیکہ وہ چیز علانیہ مضر نہ ہو صبا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مریض کو سخت پرہیز کرانا اور اسکی خواہش کے موافق بالکل غذا نہ دینا یا غذا کھانیکے لیے اسپر جبر کرنا جیسا بعضے نیم حکیم حظ رہ جان کیا کرتے ہین محض جہالت ہے ہر مرض کے علاج مین بڑا ضروری امر یہ ہے کہ مریض کی طاقت اور قوت قائم رہے اور یہ جب ہے ہوتا ہے کہ مریض کے خواہش کے موافق غذا اور میوے وغیرہ دیے جاوین عن انس بن مالک قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مریض یعودہ قال اتشتہی شیئا اتشتہی کعکا قال نعم فطلبوا لہ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کے پوچھنے کو گئے آپنے فرمایا تیرا جی کسی چیز کو چاہتا ہے کیا کعک کھانے کو چاہتا ہے وہ بولا جی ہان پھر کعک اسکے لیے منگوایا گیا (کعک ایک قسم کی روٹی ہے فارسی مین اسکو کاک کہتے ہین حضرت قطب الدین بختیار کاکی اسیقسم کی روٹیان لوگون کو بانٹا کرتے تھے اور کا لقب کاکی ہوگیا) باب الحمیۃ پرہیز کا بیان عن ام المنذر بنت قیس الانصاریۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی بن ابی طالب وعلی ناقہ من مرض ولنا دوالی معلقۃ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منہا فتناول علی یاکل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مہ یا علی انک ناقہ قالت فصنعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی من ہذا فاصب فانہ انفع لک ام منذر بنت قیس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس آئے آپکے ساتھ حضرت علی تھے اور وہ ناتوان تھے ایک بیماری سے چنگے ہوکر اور ہماری پاس کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انمین سے کھا رہے تھے حضرت علی نے بھی انکو لیا کھانے کے لیے آپنے فرمایا اے علی ٹھیرو تم ابھی ناتوان ہو ام المنذر نے کہا پھر مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلجم اور جو پکائے آپنے حضرت علی سے فرمایا اے علی اس مین سے کھاؤ یہ تمکو زیادہ مفید ہے ف اسحدیث سے ثابت ہوا کہ پرہیز کرنا جائز ہے دوسری روایت مین ہے کہ پرہیز کرنا یہ سر ہے ہر علاج کا اور سچ بھی یہی ہے کہ پرہیز کرنے سے دوا کی تاثیر بحکم الٰہی جلدی ہوتی ہے اور بدپرہیزی سے بڑی خرابیان اوٹھتی ہین عن صہیب قال قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ خبز وتمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادن فکل فاخذت اکل من التمر

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکل تمرا ویک رمد قال فقلت انی امضغ من ناحیۃ الاخری
فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صہیب سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کے سامنے
روٹی اور کھجور تھی آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کہا میں نے کھجور کھاتا ہوں درآنحالیکہ میری آنکھ دکھتی ہے آپ نے فرمایا
کیا میں دوسری طرف سے کھجور چباتا ہوں (بطور مزاح کے یعنے جسطرف کی آنکھ دکھتی ہے اودھر سے نہیں کھاتا
دوسری طرف سے کھاتا ہوں) یہ سنکر آپ نے تبسم فرمایا **ف** قربان آپکے حسن و جمال کے ایسے حسین اور خوبصورت
چہرے پر تبسم کیا زیب دیتا ہوگا **باب** لا تکرھوا المریض علی الطعام کھانا کھانیکے لیے بیمار پر جبر نہ کرنا چاہیے
عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام
والشراب فان اللہ یطعمھم ویسقیھم عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی بیماروں پر جبر نہ کرو کھانے اور پینے کے لیے اللہ تعالی انکو کھلاتا اور پلا دیتا ہے **ف** کھانے اور پینے سے
غرض یہی ہے کہ بقای روح اور تسلی ہو تو ان امور کا محافظ پروردگار ہی ہے وہ بیماروں کی دوسرے طرح
خبر گیری کرتا ہے کہ انکو غذا کی ضرورت نہیں پڑتی پس جب وہ اپنی خوشی سے کھانا چاہیں ان کو کھلاؤ زبردستی
مت کرو اور جو غذا زبردستی سے کھائی جاوے وہ بعوض فائدے کے اور نقصان پیدا کرتی ہے **باب**
التلبینۃ ہریرہ کا بیان **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ اھلہ
الوعک امر بالحساء قالت وکان یقول انہ لیرتو فواد الحزین ویسرو عن فواد السقیم کما
تسرو احدکن الوسخ عن وجھھا بالماء ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بخار آتا تو آپ ہریرہ بنانے کا حکم دیتے اور آپ فرماتے
تھے کہ ہریرہ غمگین کا دل سنبھال دیتا ہے اور بیمار کے دل سے رنج دور کر دیتا ہے جیسے پانی تم میں سے کسی کے
مونہ سے میل کو دور کرتا ہے **ف** ہریرہ ترجمہ ہے حساء کا حساء وہ کھانا جو آٹا اور پانی سے بنایا جاتا ہے
اور روغن سے اس میں کبھی شیر بنی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی شہد اور کبھی آٹے کے بدل بھوسے ڈالتے ہیں
اسکو تلبینہ بھی کہتے ہیں اور ہندی میں ہریرہ مشہور ہے **عن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علیکم بالبغیض النافع التلبینۃ یعنی الحساء قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اشتکی احد من اھلہ لم تزل البرمۃ علی النار حتی ینتھی احد طرفیہ یعنی یبرء او
یموت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لازم کرلو اپنے

لازم کرلو اپنے اوپر ہریرے کو جسکو کھانیکو دل نہین چاہتا لیکن وہ فائدہ دیتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا آپکے گھر والون مین جب کوئی بیمار ہوتا تو ہمیشہ ہانڈی چولہے پر رہتی (اور ہریرہ طیار رہتا) یہانتک کہ وہ تندرست ہوجاوے یا مرجاوے **ف** بیشک ہریرہ بہت عمدہ اور سریع الہضم غذا ہے اور پانی بھی اس مین شریک ہے علاحدہ پانی پینے کی ضرورت نہین ہوتی اور وہ کھچڑی سے بہتر ہے جسکو ہماری ملک مین بیمارون کو کھلاتے ہین کیونکہ کھچڑی سے پیاس بھی لگتی ہے اور کھچڑی کھانے مین دیر چاہیے برخلاف ہریرہ کے اسکے چبانے کی بھی ضرورت نہین پڑتی اور کھچڑی قبض بھی کرتی ہے ہریرہ اگر بھوسی کا ہو تو قبض نہین کرتا۔ اگر بخار صفرادی ہو تو نمکین ہریرہ ترشی وغیرہ ڈالکر بنادین ورنہ خفیف شیرینی شریک کرکے بنادین **باب** الحبۃ السوداء سیاہ دانہ یعنے کلونجی کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رض انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام والسام الموت والحبۃ السوداء الشونیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کالے دانے مین ہر بیماری سے تندرستی ہے مگر موت سے اور کالا دانہ کلونجی ہے **عن** سالم بن عبد اللہ یحدث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بھذہ الحبۃ السوداء فان فیھا شفاء من کل داء الا السام ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرلو اپنے اوپر سیاہ دانے کو اس مین تندرستی ہے ہر بیماری سے سوا موت کی بیماری کے **عن** خالد بن سعد قال خرجنا ومعنا غالب بن ابجر فمرض فی الطریق فقدمنا المدینۃ وھو مریض فعادہ ابن ابی عتیق وقال لنا علیکم بھذہ الحبۃ السوداء فخذوا منھا خمسا او سبعا فاسحقوھا ثم اقطروھا فی انفہ بقطرات زیت فی ھذا الجانب وفی ھذا الجانب فان عائشۃ حدثتھم انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذہ الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قلت وما السام قال الموت خالد بن سعد سے روایت ہے ہم سفر مین نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھے وہ راہ مین بیمار ہوگئے پھر ہم مدینہ منورہ مین آئے وہ بیمار تھے ابن ابی عتیق ان کی عیادت کو آئے اور کہنے لگے سیاہ دانہ لیو سے پانچ یا سات دانہ لو اور انکو پیسکر زیتون کے تیل مین ملاکر چند قطرے انکی ناک مین ڈالو دونو نتھنون مین کیونکہ حضرت عائشہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ انھون نے سنا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس سیاہ دانہ مین شفا ہے ہر ایک بیماری سے مگر جب سام آوے مین نے کہا سام کیا ہے انھون نے کہا موت **ف** یعنے اگر موت آئی ہے تو کسی علاج سے بچنے والا نہین کلونجی بھی مفید نہ ہوگی باقی سب بیمارون مین کلونجی مفید ہے یہ سچ ہے مینے بہت سے مومنین کاملین کو دیکھا کہ ہر ایک بیماری مین کلونجی کھالیتے ہین اور بحکم الٰہی شفا پاتے ہین **باب**

العسل شہد کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات
کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء ابوہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
شہد چاٹ لیا کرے ہر مہینے مین تین دن صبح کیوقت اسکو کوئی بڑی آفت نہ آویگی **عن** جابر بن عبد اللہ قال اھدی
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم عسل فقسم بیننا لعقۃ لعقۃ فاخذت لعقتی ثم قلت یا رسول اللہ ازداد الاجر
قال نعم جابر بن عبد اسہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ آیا شہد کا آپنے ہم سب کو
تھوڑا تھوڑا بانٹا چاٹنے کیلیے مین نے اپنا حصہ لیا پھر مینے عرض کیا یا رسول اسہ تھوڑا اور لون آپنے فرمایا اچھا
عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین العسل والقرآن عبد اسہ بن
مسعود سے روایت ہے آن حضرت صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر دو شفاؤن کو ایک شہد دوسرے قرآن۔
ف شہد شفا ہے امراض جسمانی کی اور قرآن شفا ہے امراض روحانی کی اسہ تعالے نے شہد کے باب مین فرمایا
فیہ شفاء للناس اور قرآن کے باب مین فرمایا ما ہو ہدی وشفاء للمومنین **باب** الکمأۃ والعجوۃ کھنبی
اور عجوہ (ایک قسم کی کھجور ہے) کا بیان **عن** ابی سعید وجابر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین والعجوۃ من الجنۃ وھی شفاء من السم ابو سعید اور جابر رضے
اسہ تعالے عنہما سے روایت ہے آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی من سے ہے اور اسکا پانی تندرستی ہے
آنکھون کے لیے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے وہ شفا ہے زہر کی **ف** کھنبی ایک چھوٹا درخت ہے جو زمین پر خود بخود اگتا
ہے لوگون نے اسکی بھجو کی اور زمین کی دیمک کہا تب آپنے یہ حدیث فرمائی کہ وہ تو من مین سے ہے یعنے اُس من کیطرح
ہے جو بنی اسرائیل پر اوترتا تھا بغیر محنت اور مشقت کے وہ آسمان سے اوترتا تھا یہ زمین سے اوگتی ہے۔ دوسری
روایت مین ہے ترمذی کے ابوہریرہ رضی اسہ تعالے عنہ سے کہ ہماری ایک جمعہ کری کی بنیائی ضعیف ہے مینے تین یا پانچ
یا سات کھنبیان لیکر انکو نچوڑا اور انکا پانی ایک شیشی مین رکھ لیا وہ اسکی آنکھ مین لگایا کیا اسکی بیماری جاتی
رہی **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ دوسری روایت ابوسعید خدری سے
بھی ایسی ہی ہے **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین سعید بن زید سے روایت ہے آنحضرت
صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اس من مین سے ہے جو اسہ تعالی بنی اسرائیل پر اتارتا تھا (جما ہوا شہد بطور
ترنجبین کے) اور اسکا پانی شفا ہے آنکھ کی **عن** ابی ہریرۃ قال کنا نتحدث عند رسول اللہ صلی اللہ

فَذَكَرْنَا الْكَمْأَةَ فَقَالُوا هُوَ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَمَشَى الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم باتیں کر رہے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے میں کھنبی کا ذکر آیا لوگوں نے کہا وہ تو زمین کی چیچک ہے آخر یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک گئی آپ نے فرمایا کھنبی من میں سے ہے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے وہ شفا ہے زہر سے **عن** رافع بن عمرو المزنی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَانِ حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنْ فِيهِ رافع بن عمرو مزنی سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عجوہ اور بیت المقدس کا صخرہ (جو پہلے معلق تھا لیکن لوگ اسکے تلے جاتے ہوئے ڈرتے تھے اسلیے دیوار میں اسکی تلے بنا دین) جنت میں سے ہے **باب** السَّنَا وَالسَّنُّوتِ سنا اور سنوت کا بیان **عن** أُبَيِّ بْنِ أُمِّ حَرَامٍ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوتِ فَإِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيكَةَ السَّنُّوتُ السِّبَتُّ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُونُ فِي زُقَاقِ السَّمْنِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ ؎ هُمُ السَّمْنُ لَا السَّنُّوتُ لَا السِّنُّ بَيْنَهُمْ وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ أَنْ يَتَقَرَّدَا ابوابی بن ام حرام سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں والی نماز پڑھی تھی (یعنے وہ نماز جس میں قبلہ بدلا گیا) وہ کہتے تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے لازم کرو اپنے اوپر سنا اور سنوت کو اسلیے کہ ان میں شفا ہے ہر بیماری سے سوا سام کے لوگوں نے عرض کیا سام کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا موت۔ عمرو بن بکر سکسکی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا ابن ابی عتیکہ نے کہا سنوت سوید کو کہتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا سنوت شہد ہے جو گھی کی مشکوں میں ہوتا ہے اور اسی سے ہے شاعر کا یہ قول ؎ ہم السمن بالسنوت لا السن بینہم وہم یمنعون الجار ان یتقردا ۔ یعنے وہ لوگ (جنکی شاعر تعریف کرتا ہے) مثل گھی کے ہیں سنوت (یعنے شہد) کے ساتھ انمیں آپس میں لڑائی نہیں ہے بلکہ وہ اپنے ہمسائی کو اکیلا رہنے سے منع کرتے ہیں (یعنے غیر لوگوں کو دوستی اور اتحاد کا حکم کرتے ہیں تو آپس میں کیونکر لڑینگے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں میں پورا اتفاق ہے **ف** سنوت بروزن تنور یا بروزن سنور گھی اور دوسری اور شہد اور سویہ کو بولتے ہیں اور اسکے اور معنے بھی ہیں جیسے قاموس میں ہے اور یہاں مراد شہد ہے یا سویہ۔ **مترجم** کہتا ہے ایک نسخہ مجھکو لگلے بزرگوں سے پہونچا ہے جو حفظ صحت کے لیے نہایت خوب ہے اور

جن لوگون کو قبض اور قلت اشتہا کا عارضہ رہتا ہے انکے لیے بہت مفید ہی وہ نسخہ یہ ہے چار سین اور ایک شین چار سین سے سنا اور سونٹھ اور سونف اور سوے کی بیج مراد ہین یہ چارون دوائین ہموزن پیس لیجاوین اور شین یعنے شہد کے ساتھ معجون بناکر رکھ لیا جاوی جب قبض یا نفخ کی شکایت ہو تو جہہ باشہ اسمین سے سو توقت کہا لینا چاہیے۔ اس نسخہ مین تین چیزین ایسی ہین جنکی تعریف قرآن اور حدیث مین موجود ہے یعنے سنا اور سونٹھ اور شہد **باب** فِی الصَّلٰوۃِ شِفَاءٌ نماز مین شفا ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ مَجَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَجَرْتُ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْلَمْتَ دَرْدَ قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شِفَاءً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلے مین ہی چلا پھر مینے نماز پڑہی اور بیٹھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اشکنب درد یعنے تیری پیٹ مین درد ہے یہ فارسی جملہ ہے مین نے عرض کیا جی ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا اوٹھہ نماز پڑہ نماز مین شفا ہے **ف** فیروزآبادی نے کہا جتنی حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فارسی بولنے مین آئی ہین جیسے اشکنب درد یا عنب دودو والتمر یک یک ان مین سے کوئی حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا ہون اس حدیث کے راوی معتبر ہین سوا ذواد بن علیہ کے وہ ضعیف ہی **عَنْ** ذَوَّادِ بْنِ عُلَیَّۃَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ وَقَالَ فِیْہِ اَشْلَمْتَ دَرْدَ یَعْنِیْ تَشْتَکِیْ بَطْنَکَ بِالْفَارِسِیَّۃِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **باب** النَّھْیِ عَنْ دَوَاءِ الْخَبِیْثِ ناپاک اور خبیث دوا سے علاج کرنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السَّمَّ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خبیث دوا سے یعنے زہر سے **ف** دوسری روایت مین ہے حرام سے دوا مت کرو اور زہر سب حرام ہین اس مقدار مین جس سے مرنیکا اندیشہ ہی بیہقی نے کہا اگر یہ دونو حدیثین صحیح ہون تو مراد خبیث اور حرام سے مسکر ہے یعنے جس چیز مین نشہ ہو اور یہ اسحال مین ہے جب بلا ضرورت ایسا کیا جاوی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زہر پیا اور اپنے تئین مار ڈالا وہ ہمیشہ زہر پیتا رہے گا دوزخ کی آگ مین اور ہمیشہ ہمیشہ اسی مین رہیگا **ف** سخت وعید ہی خودکشی کرنے والے کے لیے اور اکثر علمار نے کہا ہے کہ یہ تشدید اور سختی کے طور پر ہے اور مومن اگرچہ کیسا ہی سخت گناہ کرے ہمیشہ کے لیے جہنم مین نہین رہے گا بلکہ کبھی

نہ کبھی دوزخ سے نکالا جاویگا۔ یا اسکو بجائے ہم کو دوزخ سے **باب** دَوَاءُ الْمَشْيِ مسہل کی دوا **عَنْ** اُمَيْمَةَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِيْنَ قُلْتُ بِالشِّيْرَمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَا وَالسَّنَاشِفَاءً مِنَ الْمَوْتِ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے (جو بی بی تھیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مسہل کس چیز کا لیا کرتی تھیں میں نے عرض کیا شیرم کا (وہ ایک دانہ ہے چنے برابر نہایت گرم اور سخت مسہل ہے) آپ نے فرمایا وہ تو گرم آگ ہے میں نے کہا پھر میں سنا کا مسہل لینے لگی آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی اور سنا شفا ہے موت سے **باب** دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْغَمْزِ عذرہ کا علاج اور دبانے کی ممانعت **ف** عذرہ ایک درم ہے حلق میں جو بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے عورتیں دبا کر اونکلی سے اسکا علاج کرتی ہیں **عَنْ** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ يُسْعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے میں اپنا ایک بیٹا لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے اسکا حلق دبایا ہوا عذرہ کی شکایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنے اولاد کا حلق دباتی ہو اور اعلاق کرتی ہو لازم کرو اپنے اوپر عود ہندی کو اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے اگر عذرہ ہو تو اسکی ناس دیجاوے اور اگر ذات الجنب ہو تو اسکا لدود کیا جاوے (لدود کہتے ہیں منہ کے اندر دوا لگانیکو) **عَنْ** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ قَالَ يُونُسُ اَعْلَقَتْ يَعْنِي عَمَرَتْ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے ام قیس سے اور اعلاق کے معنے دبانا (اور دغر کے معنے ایک بتی بتانا اور بچہ کے ناک میں ڈالنا اسکا زور درد کے مقام تک پہونچتا ہے اور کالے رنگ کا خون اس میں سے نکلتا ہے) **باب** دَوَاءِ عِرْقِ النَّسَا عرق النسا کے دوا کا بیان **ف** یہ ایک سخت درد ہے جو ایک رگ میں ہوتا ہے جسکو نسا کہتے ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا اَلِيَّةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عرق النسا کا علاج یہ ہے کہ جنگلی بکری کی چکتی (چربی کی) لیجاوے اور اسکو گلا کر تین حصے کیے جاویں اور ایک حصہ اس میں سے نہار مونہہ پیا جاوے **باب** دَوَاءِ الْجِرَاحَةِ زخم کا

علاج **عن** سهل بن سعد الساعدي قال جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم .....
..... يوم احد وكسرت رباعيته وهشمت البيضة على راسه فكانت فاطمة تغسل الدم عنه
وعلي يسكب عليه الماء بالمجن فلما رات فاطمة ان الماء لا يزيد الدم الا كثرة اخذت قطعة حصير
فاحرقتها حتى اذا صار رمادا الزمته الجرح فاستمسك الدم سهل بن سعد سے روایت ہے ان حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا دن احد کے اور آپ کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا (پتھر کی مار سے) اور خود آپکے سر
مین گھس گیا تو جناب فاطمہ زہرا آپ کے بدن سے خون دھوتی تھین اور حضرت علی ڈھال سے پانی ڈالتے تھے جب
حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انھون نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اور اسکو
جلایا جب وہ راکھ ہوگیا تو آپکے زخم مین بھر دیا اسوقت خون رک گیا **ف** سبحان اللہ اللہ کے خاص حبیب
اور لڑائی مین اسقدر صدمے اوٹھائے یہ آزمایش تھی پروردگار کی اور پروردگار ہمیشہ اپنے نیک بندون پر
مصیبتین ڈالتا ہے اور انکو آزماتا ہے **عن** عبد المهيمن بن عباس بن سهل الساعدي عن ابيه
عن جده قال اني لاعرف يوم احد من جرح وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن كان يرقي
من وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وبما داوي ومن يحمل الماء في المجن وبما داوي به الكلم
حتى رقئ اما من كان يحمل الماء في المجن فعلي واما من كان يداوي الكلم ففاطمة احرقت
لها حين لم يرقأ قطعة حصير خلق فوضعت رمادها عليه فرقئ الكلم سہل بن سعد سے روایت ہے انھون نے
کہا مین پہچانتا ہون جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مونہ مبارک زخمی کیا احد کے دن **ف** مشہور
یہ ہے کہ عبد اللہ بن قمیہ ملعون نے آپ کو زخمی کیا اور بعضون نے کہا ان چار ملعونون کافرون نے آپکے
قتل کا عہد کیا تھا کفار سے عبد اللہ بن قمیہ اور عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن شہاب زہری اور ابی بن
خلف نووی نے تہذیب مین کہا کہ عتبہ بن ابی وقاص وہی ہے جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مونہ
مبارک زخمی کیا اور آپ کا دانت توڑا احد کے دن اور مین نہین جانتا کہ وہ مسلمان ہوا ہو اور نہ اگلے
کسینے اسکو صحابہ مین ذکر کیا اور بعضون نے کہا وہ کافر مرا **مترجم** کہتا ہے اگر آپ اس ایذا پر بھی کفار
قریش کے لیے بد دعا کرتے تو اللہ تعالی کا عذاب انپر سخت اترتا مگر عین ایذا کی حالت مین آپنے یہ دعا
فرمائی کہ یا اللہ انکو ہدایت کر یہ نہین جانتے **ف** اور جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور آپ کی دوا کرتا تھا اور جو
پانی لاتا تھا ڈھال مین اور جس چیز سے زخم کی دوا کی گئی یہانتک کہ خون تھم گیا لیکن پانی لانیوالے تو وہ

حضرت علی تھے اور زخم کا علاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی راکھ زخم مین رکھدی خون بند ہوگیا **باب** مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ جو شخص علاج کرے کسیکا اور طب نہ جانتا ہو **ف** سبحان اللہ شریعت محمدی مین کوئی بات نہین چھوڑی اکثر سند دستانی ریاستون مین دیکھا جاتا ہے کہ ادہر ادہر کے عطائی درویش عطار وغیرہ لوگون کی دوا اور علاج کرتے ہین اور علم طب سے واقف نہین ہوتے غلطی کرتے ہین لوگون کو ضرر ہوتا ہے حکومت ایسے لوگون کو سزا دیوے اور انکو علاج سے باز رکھے اشباہ مین ہے کہ اگر ایک حجام نے آنکھ مین سے گوشت کاٹا اور وہ حاذق تھا بینائی جاتی رہی تو اسپر نصف دیت لازم ہوگی **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے جس نے علاج کیا کسیکا اور اس سے پہلے وہ مشہور نہ تھا علم طب مین (اور اسکے علاج سے کوئی نقصان ہوا) تو وہ ضامن ہوگا اس نقصان کا **ف** اگر جان جاتی رہے تو پوری دیت دینا ہوگی اور جو کوئی عضو بیکار ہوجاوے تو اسکی دیت دینا ہوگی **باب** دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ ذات الجنب کے دوا **ف** وہ ایک ورم ہے جو پسلی مین ہوتا ہے اور یہ مرض بہت سخت ہے اکثر ہلاک کردیتا ہے **عن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ نَعَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قُسْطًا وَزَيْتًا يُلَدُّ بِهِ زید بن ارقم سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب مین اس نسخہ کی تعریف کی ورس (ایک گھاس ہے زرد خوشبودار) اور قسط (یعنے عود ہندی) اور زیتون کا تیل اسکا لدود کیا جاوے **ف** یعنے یہ تینون دوائین ملاکر مونہہ مین ایک طرف سے ڈالدے جاوین لدود اس دوا کو کہتے ہین جو بیمار کے مونہہ مین لگائی جاوے تاکہ پیٹ مین چلی جاوے بعض قدیم طبیبون نے اس نسخہ پر اعتراض کیا ہے کہ قسط یعنے عود ہندی بہت گرم ہے تو ذات الجنب مین جو مرض حار ہے اسکا دینا کیسے مناسب ہوگا اور ہم کہتے ہین کہ یہ اعتراض محض لغو اور قلت معرفت سے پیدا ہوا ہے بعض دوائین بالخاصیت ایک بیماری کو مفید ہوتی ہین جیسے کونین حار ہے اور بخار کے لیے اکسیر ہے اور بارہ حار ہے اور آتشک کے لیے مفید ہے اور اب بیماری زمانہ مین جو طب مروج ہے اسمین تمام علاجات خاصیت سے کیے جاتے ہین حرارت اور برودت سے کوئی بحث نہین ہے اور علاج بالکیفیۃ جو قدیم یونانیون کا طریقہ تھا بالکل ترک کردیا گیا اور تجربات وسیعہ سے انکی بہت غلطیان ثابت ہوئین پس جو کچھ اللہ کے رسول نے فرمایا وہی تجربے سے بھی صحیح نکلا اور قدیم طبیبون کی نافہمی اور حماقت اب کھل گئی اور روز بروز کھلتی جاتی ہے **عن** أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ

فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةٍ إِذْ وَلَدٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر عود ہندی کو یعنے کست کو اس مین سات بیماریون سے شفا ہے ان مین سے ایک ذات الجنب بھی ہے ابن سمعان کی روایت مین یون ہے اسلیے کہ اس مین شفا ہے سات بیماریون سے ان مین سے ایک ذات الجنب ہے **باب** الْحُمَّى بخار کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بخار کا ذکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے بخار کو گالی دی (برا کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہہ اسکو وہ گناہون کو (مسلمان کے) دور کردیتی ہے جیسے انگارا لوہے کی میل کو دور کردیتی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے مین ہی ساتھ تھا اس شخص کو بخار آتا تھا آپنے فرمایا خوش ہوجا اسلیے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے بخار میری آگ ہے اسکو مقرر کرتا ہون مین اپنے ایماندار بندے پر تاکہ وہ بدل ہوجاوے آخرت کی آگ کا (اور آخرت کی آگ سے وہ محفوظ رہے) **باب** الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **ف** ممکن ہے کہ دوزخ سے مراد یہان پیٹ ہو یعنے بخار پیٹ کی بھاپ سے پیدا ہوتا ہے اور عفونت سے اور ممکن ہے کہ بخار کی بھاپ ایک جزو ہو دوزخ کی بھاپ کا جس کو اللہ سبحانہ وتعالی نے بھیجا اپنے بندون پر کسی مصلحت سے آب بخار مین غسل کرنا تو یہ سب کے نزدیک مفید ہے لیکن بعض بخارون مین ٹھنڈے پانی سے غسل چاہیے بعضون مین گرم پانی سے بہرحال غسل مفید ہوا اور حدیث مین ٹھنڈے اور گرم پانی کی قید نہین ہے اور اصل یہ ہے کہ بخار ہمیشہ عفونت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور بدن کی ظاہری عفونت اور اسکو مدد دیتی ہے غسل کرنے سے بدن لطیف ہوجاتا ہے تو بخار مین تخفیف ہوگی اور گرم پانی سے غسل کرنے مین مسامات کھلجاوینگے اور اندر کے بخارات باہر نکلجاوینگے اور کبھی پسینا بھی آجاویگا جیسا حمام مین جانے سے آتا ہے اور پسینا آنا بخار مین کمال فائدہ دیتا ہے اور ممکن ہے کہ ٹھنڈا کرنے سے حدیث مین ہانڈیون کا دھونا مراد ہو یعنے پاشویہ کرنا گرم پانی سے اور یہ باتفاق اطبا بخار مین مفید ہے بہرحال جس شخص نے اس باب کی حدیثون

پر اعتراض کیا ہی وہ محض جاہل ہے اب ڈاکٹری کتابون مین کتنی قسم کے بخارون مین آب سرد سے غسل کرنیکو مفید قرار دیا ہے اور عرب کا ملک حار ہے وہان اکثر صفراوی بخار عارض ہوتا ہے اسمین ٹھنڈے پانی سے غسل کمال مفید ہوتا ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوچکا ہے اور کوئی طبیب حاذق اسکا انکار نہ کریگا اور ممکن ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہو کہ بخار جہنم کی بھاپ ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے یعنی پسینے سے مطلب یہ ہے کہ پسینہ لانے کی فکر کرو خواہ مریض کو اوڑھا کر خواہ کوئی دوا کھلا کر اسصورت مین تو کوئی اشکال ہی نہوگا اور اخیر کا معنے ایک الہام الہی ہے جو تجربہ کو ہوا واللہ المستعان **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی بھاپ سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **ف** خود حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہان وہ بخار مراد ہے جو گرمی سے ہو کیونکہ پانی سے وہی ٹھنڈا ہوگا اور جو بخار سردی سے ہوگا اس مین تو آگ سے گرم کرنا مفید ہوگا اور بخار جہنم کی بھاپ سے ہے اس مین کوئی اشکال نہین کیونکہ دوسری حدیث مین ہی کہ گرمی اور سردی دونون جہنم کی سانس سے ہوتی ہین گرمی تو اس حصہ جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے جو گرم انگار ہے اور سردی اس حصے کی بھاپ سے جو زمہریر ہے اور بخار ہمیشہ یا گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے یا سردی سے پس یہ کہنا بالکل صحیح ہوا کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے کیونکہ سب کا سبب سبب ہوتا ہے اور علت کی علت علت ہوتی ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان شدۃ الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **عن** رافع بن خدیج قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء فدخل عمار بن یاسر فقال اکشف لی اکشف لی ارب الماء ارب النار رافع بن خدیج سے روایت ہی مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کی بھاپ سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے اور آپ تشریف لے گئے عمار کے ایک بیٹے کے پاس (وہ بیمار تھا) آپ نے فرمایا اے رب آدمیون کے دور کردی بیمار کو اے خدا آدمیون کے **عن** اسماء بنت ابی بکر انھا کانت تؤتی بالمرأۃ الموعوکۃ فتدعو بالماء فتصبہ فی جیبھا وتقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابردوھا بالماء وقال انھا من فیح جھنم اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی انکے پاس وہ عورت لائی جاتی جسکو بخار ہوتا وہ پانی منگواتین اور اسکے گریبان مین ڈالتین اور کہتین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ٹھنڈا کرو اسکو پانی سے اور فرمایا وہ جہنم کی بھاپ سے ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی کیر من

کیر جھنم فبردوھا عنکم بالماء البارد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار ایک سبب ہے جہنم کی سکو بجھاؤ اپنے سے ٹھنڈے پانی سے **باب** الحجامۃ پچھنے لگانے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان کان فی شیء مما تداوون بہ خیر فالحجامۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے علاجوں میں کسی میں بہتری ہو تو وہ پچھنے لگانے میں ہے **عن** ابن عباس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما مررت لیلۃ اسری بی بملاء من الملائکۃ الا کلھم یقول علیک یا محمد بالحجامۃ ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے میں معراج کی رات میں فرشتوں کے کسی گروہ پر نہیں گزرا مگر وہ سب مجھ سے کہتے تھے اے محمد لازم کرے اپنے اوپر پچھنے لگانے کو **فائدہ** پچھنے لگانا جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے اور بعض امراض میں فوراً اس سے تسکین ہوتی ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم العبد الحجام یذھب بالدم ویخفف الصلب ویجلو البصر ابن عباس سے روایت ہے اچھا ہے وہ بندہ جو پچھنے لگاتا ہے پچھنے لگانا خون نکال دیتا ہے اور کمر کو ہلکا کر دیتا ہے اور بینائی کو روشن کر دیتا ہے **عن** انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما مررت لیلۃ اسری بی بملاء الا قالوا یا محمد مر امتک بالحجامۃ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات کو فرشتوں کی جس جماعت پر گذرتا وہ کہتے اے محمد اپنی امت کو حکم کرو پچھنے لگانے کا **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا طیبۃ ان یحجمھا وقال حسبت انہ کان اخاھا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی پچھنے لگانے کی آپ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ انکے پچھنے لگا دی جابر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابوطیبہ حضرت بی بی ام سلمہ کے دودھ بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے **ف** ورنہ اجنبی مرد کو آپ کیسے حکم دیتے پچھنے لگانا اگرچہ ضرورت کیوقت طبیب کو نظر کرنا جائز ہے بیماری کے مقام کیطرف **باب** موضع الحجامۃ پچھنے کس مقام پر لگاوے **عن** عبد اللہ بن بحینۃ یقول احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحی جمل وھو محرم وسط رأسہ عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے لحی جمل میں (جو ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اور آپ احرام باندھے ہوئے

تھے اپنے بچھا پچھنے سر مین (یعنے تالو جاند مین) **عن** علی قال نزل جبریل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحجامۃ الاخدعین والکاھل جناب علی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جبریل اوترے اور آپ کو حکم دیا گردن کی رگون اور دونون مونڈھون کے بیچ مین پچھنے لگانے کا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فی الاخدعین وعلی الکاھل انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اخدعین (گردن کی رگین) اور کاہل مین (کاہل وہ مقام ہے جو دونون مونڈھون کے بیچ مین ہے گدی کے نیچے) **عن** ابی کبشۃ الانماری انہ حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ھامتہ وبین کتفیہ یقول من اھراق منہ ھذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء ابو کبشہ انماری سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چندیا پر پچھنے لگاتے تھے اور دونون مونڈھون کے بیچ مین اور فرماتے تھے جو کوئی ان مقامون مین سے خون بہادے اسکو نقصان نہ کریگا اگر اور کسی بیماری کے لیے کوئی دوا نکرے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سقط من فرسہ علی جذع فانفکت قدمہ قال وکیع یعنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علیھا من وثی جابر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر سے گرے کھجور کے ایک کڑے پر تو آپ کا پاؤن موچ کھا گیا وکیع نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے پچھنے لگائے صرف درد کی وجہ سے **ف** جو پاؤن مین تہا وثی عربی مین درد کو کہتے ہین جو کسی عضو مین پیدا ہو بغیر اس عضو کو ٹوٹنے کے **باب** فی ای الایام یحتجم کن دنون مین پچھنے لگاوے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد الحجامۃ فلیحتجم سبعۃ عشر او تسعۃ عشر او احدا وعشرین ولا یبیتن باحدکم الدم فیقتلہ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پچھنے لگانا چاہے وہ مہینے کی سترہوین یا اونیسوین یا اکیسوین کو لگا دے اور ایسے دن مین نہ لگاوے جسمین خون کا جوش اسکو مار ڈالے **ف** ابوداؤد نے کبشہ سے روایت کی کہ انکے باپ منع کرتے تھے منگل کے دن پچھنے لگانے کو اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگل کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس مین خون بند نہین ہوتا اور منگل کا دن خون کا دن ہے اور آگے ابن عمر کے حدیث مین آتا ہے کہ پیر اور منگل کے دن پچھنے لگا پس دونو مین مخالفت ہوگی اسکا جواب یون دیا ہے کہ ابن عمر کی حدیث مین وہ منگل مراد ہے جو مہینے کی سترہوین تاریخ آن پڑے کیونکہ طبرانی نے معقل بن یسار سے نکالا مرفوعا جس نے پچھنے لگائے منگل کے دن سترہوین تاریخ وہ اسکے لیے دوا ہونگی سال بھر تک

اور کنبہ کی حدیث میں وہ سنگل مراد ہے جو ستر ہوین تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے اور ابوداؤد نے ابوہریرہ سے نکالا مرفوعاً جس نے پچھنے لگائی سترہوین یا اونیسوین یا اکیسوین کو شفا ہونگے اسکے لیے ہر بیماری سے اسکی اسناد میں کوئی برائی نہیں **عن** ابن عمر قال یا نافع قد تبیغ بی الدم فالتمس حجاما واجعله رفیقا ان استطعت ولا تجعله شیخا کبیرا ولا صبیا صغیرا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وفیہ شفاء وبرکۃ وتزید فی العقل وفی الحفظ فاحتجموا علی برکۃ اللہ یوم الخمیس واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء والجمعۃ والسبت ویوم الاحد تحریا واحتجموا یوم الاثنین والثلثاء فانہ الیوم الذی عافا اللہ فیہ ایوب من البلاء وضربہ بالبلاء یوم الاربعاء فانہ لا یبدو جذام ولا برص الا یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ای نافع (یہ ابن عمر کے مولی) یعنے غلام آزاد تھے اور بڑے فقیہ تھے امام مالک نے انہی سے روایتیں کی ہیں) میرے خون میں جوش ہوگیا ہے تو ایک پچھنے لگانیوالے کو تلاش کر جو نرم مزاج کا ہو لیکن بوڑھا ہو نہ بالکل جھوٹا بچہ نہ ہو کیونکہ میں نے سنا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حجامت کرنا یعنے پچھنے لگانا سنار سونے سے بہتر ہے اور اسمیں شفا اور برکت ہے اور اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے **ف** جب چندیا پر لگائی جاوے لیکن اعتدال کے ساتھ خون نکالے اگر خون زیادہ نکلجاوے گا یا بموقع لگائی جاویگی تو جس قدر حافظہ ہے وہ بھی جاتا رہیگا چنانچہ معمر راوی نے کہا میں نے چندیا میں حجامت کرائی تو میرا حافظہ خراب ہوگیا اور شاید یہ چند روزوں کے لیے ہوا ہو پھر ان کا حافظہ اچھا ہوگیا ہو اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس سے نکالا مرفوعاً کہ سر میں پچھنے لگانا شفا ہے سات بیماریوں سے **ف** تو حجامت کراؤ اللہ تعالے برکت دیگا جمعرات کے دن اور پچھنے حجامت سے چارشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن بہتر یعنے ان دنوں کا قصد کرکے ان میں حجامت کراؤ اگر ضرورت سے ایسا اتفاق ہوجاوے تو خیر) اور حجامت کراؤ پیر کے دن اور منگل کے دن کیونکہ منگل وہ دن ہے جس دن اللہ تبارک وتعالی نے تندرستی دی حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے اور چارشنبہ کے دن انپر بیماری آئی تھی اور جب جذام یا برص نمود ہوتا ہے تو چارشنبہ کے دن یا چارشنبہ کی رات کو نمود ہوتا ہے **ف** حجامت سے یہاں پچھنے لگانا مراد ہے لیکن یہ حجامت جسکو ہندوستان میں حجامت کہتے ہیں یعنے بال منڈانا تو وہ ہر دن درست ہے اور بعض مشائخ نے اس حجامت کو بھی اس حجامت پر قیاس کیا ہے اور جمعرات اور پیر اور منگل کو اسکے بنانا بہتر کہا ہے اور چارشنبہ کو مکروہ جانا ہے مگر اسپر کوئی دلیل نہیں ہے **عن** نافع قال قال ابن عمر

یَا نَافِعُ تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِي بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَ تَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ وَمَا يُبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ نافع سے روایت ہے ابن عمر نے مجھ سے کہا اے نافع مجھے خون کا جوش ہو گیا ہے تو ایک پچھنے لگانیوالے کو بلا جو جوان ہو اور بوڑھا اور بچہ نہ ہو نافع نے کہا ابن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پچھنے لگانا ناشتہ سے پہلے بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتا ہے عقل کو اور حافظہ کو اور حافظے والے کا حافظہ اس سے اور بڑھ جاتا ہے پھر جو کوئی پچھنے لگانا چاہے وہ پنجشنبہ یعنے جمعرات کے دن لگاوے اور بچو پچھنے لگانے سے جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن اور پیر اور منگل میں پچھنے لگاؤ اور بچو اس سے چارشنبہ کے دن اور چارشنبہ کی رات کو **باب** الکی و اغدیناف یہ مکروہ ہے الحدیث کی نزدیک یہ کراہت تنزیہی ہے کیونکہ عمران کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا داغ دینے سے اور ہمنے داغ لگایا پر نہ فائدہ ہوا اور نہ بیماری گئی نکالا اسکو احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود داغ دیا سعد بن معاذ کو اور سعد بن زرارہ کو اگر حرام ہوتا تو آپ نہ دیتے اور کراہت کی وجہ یہ ہے کہ وہ عذاب ہے آگ سے اور وہ خاص ہے پروردگار سے **عن** عَفَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ لگایا یا منتر کیا وہ بری ہو گیا توکل سے ف جب یہ سمجھ کر لگاوے کہ ان چیزوں میں خود کوئی اثر ہے اور اگر یہ سمجھ لگاوے کہ اللہ کے حکم سے اثر ہوتا ہے تو کچھ قباحت نہیں **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِيِّ فَاكْتَوَيْتُ فَمَا أَفْلَحْتُ وَلَا أَنْجَحْتُ عمران بن حصین نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا داغ دینے سے لیکن میں نے داغ لگایا تو نہ بیماری گئی نہ مطلب حاصل ہوا اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا تو بہتر ہوتا یہ ندامت ہوئی ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَهُ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا (اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تین چیزوں میں شفا ہے ایک تو گھونٹ بہر شہد میں دوسرے پچھنے لگانے

مین تیرے انگارے داغ دیتا ہون اور مین اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہون اس حدیث کو ابن عباس نے مرفوع کیا +
ف اسمین دونون طرف کی حدیثون مین موافقت یون ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہون تو دوسرے علاج کرے داغ نہ دیوے
جب دوسری علاجون سے فائدہ نہ ہو تو اخیر مین داغ بھی درست ہے جیسے ایک حدیث مین ہے اخیر دوا داغ دینا ہے ۔

باب مَنِ اكْتَوَى داغ لینے کا جواز **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَهُ عَمِّي يَحْيَى وَمَا أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهِ شَبِيهًا يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَهُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ يُقَالُ لَهُ الذُّبْحَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُلْغِنَّ أَوْ لَأُبْلِيَنَّ فِي أَبِي أُمَامَةَ عُذْرًا فَكَوَاهُ بِيَدِهِ رَمَقَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيِّتَةُ سَوْءٍ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ أَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ مَا أَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا محمد بن عبدالرحمان بن اسعد بن زرارہ سے روایت ہے مینے اپنے چچا یحیے (بن اسعد بن زرارہ) سے سنا اور مینے تو ہم لوگون مین کوئی شخص یحیے کیطرح (تقوی اور پرہیزگاری مین) نہین دیکھا وہ لوگون سے حدیث بیان کرتے تھے کہ اسعد بن زرارہ (اور وہ نانا تھے محمد کے اور دادا بھی تھے بعض نسخون مین یہ ہے کہ دادا تھے اور یہی ظاہر ہے) کو درد ہوا حلق مین جسکو ذبحہ کہتے ہین (اور خناق بھی کہتے ہین اکثر وہ مہلک ہوتا ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو ابوامامہ (یہ کنیت ہے اسعد بن زرارہ کی) کے علاج مین اخیر درجہ تک کوشش کرون گا یا آزمایش کرون گا انکی تاکہ لوگ مجھے معذور رکھین (یعنے یون نکہین تمنے علاج نہ کیا اسوجہ سے وہ مرگئے) پھر آپنے انکو داغ دیا اپنے ہاتھ سے لیکن وہ مرگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مرنا برا ہوا یہود کے لیے وہ کہتے ہین اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو اپنے ساتھی کو بچا لیتا اور مین نہ اسکی جان کا مالک ہون اور نہ اپنی جان کا مالک ہون **ف** اسعد بن زرارہ انصار کے سردار تھے اور بڑے مومن کامل تھے آپنے انکا علاج کیا جہان تک ہو سکا لیکن موت مین کسیکا زور نہین چلتا پیغمبر صاحب کو بھی یہ اختیار نہ تھا کہ کسی کی موت آوے اور وہ روک دیوے لیکن یہودیون کو جو دل سے بے ایمان تھے اور بی ایمانی کا موقع ملا اور کہنے لگے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اپنے ساتھی سے موت کو دفع کر دیتے آپنے انکار کیا اور فرمایا پیغمبر کو اس سے کیا علاقہ مجھ کو خود اپنی جان پر اختیار نہین ہے تو بھلا دوسرے کی جان پر کیسے ہوگا اور افسوس ہے کہ یہودی اتنا نہ سمجھے کہ اگلے تمام پیغمبر جب انکی موت آئی مرگئے بلکہ حضرت ہارون علیہ السلام جو حضرت موسی کے بھائی تھے حضرت موسی کی زندگی مین مرے اور حضرت موسی علیہ السلام انکو نہ بچا سکے بھلا امر الہی کو کوئی روک سکتا ہے ولی ہون یا نبی خداوند کریم کے سامنے سب عاجز بندے اور غلام ہین

عن جَابِرٍ قَالَ مَرِضَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مَرَضًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبًا فَكَوَاهُ عَلَى أَكْحَلِهِ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابی بن کعب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس ایک طبیب کو بھیجا اس نے انکی اکحل پر (جو ایک رگ ہے) داغدیا **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن معاذ فی اکحلہ مرتین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو داغ دیا ان کی اکحل میں دو بار **باب** الکحل بالاثمد اثمد کا سرمہ لگانا (اثمد ایک سرمہ کا پتھر ہے جو اصفہان سے آتا ہے) **عن** سالم بن عبد اللہ یحدث عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر اثمد سرمہ کو وہ تیز کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بالوں کو (پلک کے) **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر وینبت الشعر جابر سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ سوتیوقت لازم کرلو **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تمہاری سرموں میں اثمد ہے (سرمہ اصفہانی) وہ تیز کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بال کو **باب** من اکتحل وترا جو شخص طاق بار سرمہ لگاوے **عن** ابی ہریرۃ رضی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگاوے وہ طاق بار لگاوے جو ایسا کرے وہ اچھا ہے اور نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں ہے

ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مطلق امر وجوب کے لیے ہے اور چونکہ یہاں یہی وجوب کا گمان تھا تو آپنے اوسکو رفع کردیا یہ فرماکر کہ طاق کی رعایت کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے، اگر کوئی جفت بار لگاوے تو بھی کچھ برائی نہیں

عن ابن عباس قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم میلحلۃ یکتحل منہا ثلثا فی کل عین ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک سرمہ دانی تھی آپ اس میں سے تین تین بار ہر ایک آنکھ میں سرمہ لگاتے **باب** النہی ان یتداوی بالخمر شراب سے علاج کرنے کی ممانعت **عن** طارق بن سوید الحضرمی قال قلت یا رسول اللہ ان بارضنا اعنابا نعتصرہا فنشربہا قال لا فراجعتہ قلت انا نستشفی بہ للمریض قال ان ذلک لیس بشفاء ولکنہ داء طارق بن سوید حضرمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں انگور ہیں جنکو ہم نچوڑ کر پیویں (یعنے شراب) آپنے فرمایا نہیں میں نے دوبارہ پوچھا اور عرض کیا ہم اسے دوا کرتے ہیں بیمار کی آپنے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ خود بیماری ہے **ف** بیماری کے دو معنے ہو سکتے ہیں

ایک یہ کہ گناہ ہے اور ہر گناہ بیماری ہے دوسرے یہ کہ شراب سے بیماری پیدا ہوتی ہے شفا نہیں ہوتی دونوں بچہ میں شراب سے مسلمان کو سوای ضرر کے کبھی فائدہ حاصل نہوگا اور بادی النظر میں جو کسیکو شراب پینے سے پہلے پہل کچھ فائدہ نظر آتا ہے یہ فائدہ نہیں بلکہ مقدمہ ہے اس ضرر کے نقصان کا جو آگے چلکر پیدا ہوگا اب تمام اطبا اتفاق کرتے جاتے ہیں کہ شراب میں نقصان ہی نقصان ہیں اور فائدہ موہوم اور ابوہریرہ کی حدیث اوپر گذری کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع کیا اسکو مسلم نے نکالا اور ابوداؤد نے نکالا ابوالدرداء سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے دوا اتاری اور بیماری اور ہر بیماری کی دوا اوناری تو دوا کرو لیکن حرام سے دوا مت کرو اس کے اسناد میں اسمعیل بن عیاش ہے اور شراب سے دوا کرنے کی ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہوئی اسکو مسلم نے نکالا اور بخاری نے ابن مسعود سے نکالا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جسکو تم پر حرام کیا تو جمہور کا یہی قول کہ نجس اور حرام دواؤں سے علاج کرنا حرام ہے اور عرینہ والوں کو جو آپنے اونٹ کا موت پینے کی اجازت دی تھی وہ اسکے خلاف نہیں ہے کس لیے کہ اونٹ کا موت نہ نجس تھا نہ حرام اور اگر اس کی حرمت کو مان لیویں تو بھی جمع ممکن ہے اسطرح سے کہ یہ خاص ہے اور خاص عام کے معارض نہیں ہوتا اور رسوی میں ہے کہ نجس سے علاج کرنے میں اختلاف ہے اکثر نے اسکو جائز رکھا سوا شراب کے کیون کہ آپنے عرینہ والوں کو اجازت دی اونٹ کا موت پینے کی لیکن شراب کے باب میں فرمایا کہ وہ بیماری ہے دوا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا نجس چیز سے دوا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ خبیث ہے اور منع کیا آپنے خبیث دوا سے اور بعضوں نے کہا خبث سے زہر مراد ہے (روضہ) **باب** الْاِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْاٰنِ قرآن سے دوا کرنا **عن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الدُّعَآءِ الْقُرْاٰنُ حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دوا قرآن ہے (جیسے سورۂ فاتحہ اور سورہ شفا ہے ہر بیماری کے لیے) **باب** الْحِنَّاءِ مہندی کا بیان **عن** سَلْمٰی اُمِّ رَافِعٍ مَوْلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ لَا یُصِیْبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرْحَۃٌ وَلَا شَوْکَۃٌ اِلَّا وَضَعَ عَلَیْہِ الْحِنَّاءَ سلمے سے روایت ہے یعنے ام رافع سے جو مولاۃ تھیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونہوں نے کہا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی زخم لگتا یا کانٹا چبھتا تو آپ وہان مہندی لگا دیتے **ف** مہندی ہر درد کی دوا ہے **باب** اَبْوَالِ الْاِبِلِ اونٹ کی موت کا بیان **عن** اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَۃَ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی ذَوْدِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِہَا وَاَبْوَالِہَا فَفَعَلُوْا انس سے روایت ہے عرینہ

ر ایک قبیلہ ہے) کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انکو مدینہ کی ہوا ناموافق ہوئی تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تم ہمارے اونٹوں میں جاؤ انکے دودھ اور موت پیو انہوں نے ایسا ہی کیا **ف** آگے قصہ طول ہے وہ اچھے ہوئے اور چرواہے کو مار کر اونٹ ہنکا لے گئے آپ نے انکو پکڑوا بلایا اور انکے ہاتھ اور پاؤں کاٹے یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اونٹ کا موت اسیطرح ہر حلال جانور کا موت نجس نہیں ہے اور حرمت میں اسکے خلاف ہے **باب** اَلذُّبَابُ يَقَعُ فِي الْاِنَاءِ اگر برتن میں مکھی گر پڑے **عن** اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيِ الذُّبَابِ سَمٌّ وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءٌ فَاِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فِيْهِ فَاِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے جب وہ کھانے میں گرے تو اسکو ڈبو دو کھانے میں کیونکہ وہ زہر کا بازو آگے رکھتی ہے اور وہی کھانے میں پہلے ڈالتی ہے اور شفا کا بازو پیچھے رکھتی ہے۔ **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فِيْهِ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءٌ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکے پانی میں مکھی پڑ جاوے تو اسکو ڈبو دے اُس میں پھر نکالکر پھینکدے کیونکہ اسکے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں تندرستی ہے (کیا قدرت ہے اللہ تبارک وتعالی کی کہ بیماری کے ساتھ تندرستی کو کر دیا ورنہ لوگ ہلاک ہو جاتے اسکی زہر سے **باب** اَلْعَيْنِ نظر کا بیان **ف** نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ہمارے زمانہ میں تو نظر کی بڑی تحقیقات ہوئی ہے اور عجیب عجیب نظر کے آثار معلوم ہوئے ہیں جنسے اگلے لوگ واقف نہ تھے اور جو لوگ نظر کی تاثیر میں شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ہیں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر حق ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ ابوہریرہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسسے پناہ مانگو نظر صحیح ہے **عن** اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَمَا لَبِثَ اَنْ لُبِطَ بِهٖ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ اَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيْعًا قَالَ مَنْ تَتَّهِمُوْنَ بِهٖ قَالُوْا عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ عَلَامَ

مَا يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے سہل بن حنیف ان کے باپ انصار سے تھے عامر بن ربیعہ ادھر سے گذرے اونہون نے کہا مینے تو ایسا آدمی نہین دیکھا جیسا آج دیکھا سہل کو کیا پردہ والی عورت کا بھی تو بدن ایسا نہین دیکھا تھوڑی دیر نہین گذری کہ سہل گر پڑے (عامر کی نظر سے) لوگ اُن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور آپ سے عرض کیا سہل کی خبر لیجیے وہ گر پڑے ہے آپنے فرمایا تمہارا گمان کس پر ہے (یعنی کس کی نظر لگی ہے) اسکو اونہون نے کہا عامر پر آپنے فرمایا بہلایہ کیا بات ہے کہ تم مین سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے (بد نظر سے) جب کوئی تم مین سے اپنے بھائی مین وہ بات دیکھے جو اس کو پسند آوے تو برکت کی دعا کرے اُسکے لیے پھر آپنے پانی منگوایا اور عامر کو حکم دیا وضو کرنے کا اونہون نے اپنا مونہہ دھویا اور دونون ہاتھ کہنیون تک اور دونو گھٹنے اور اپنے تہبند کے اندر کا بدن (ذکر اور خصیے یا سرین یا زیر ناف) آپنے حکم دیا وہ پانی سہل پر ڈالنے کا سفیان نے کہا معمر نے زہری سے یون روایت کی حکم دیا آپنے کہ وہ برتن سہل کے پیچھے سے اپر اوندھا دیا جاوے **ف** یہ غسل بد نظری کے لیے متعدد حدیثون سے ثابت ہے انکو نکالا احمد اور مالک اور نسائی اور ابن حبان نے۔ زہری نے کہا جسکی نظر لگی ہو اسکو لادین اور اسکے سامنے ایک پیالہ پانی کا رکھین وہ ہاتھ اس مین ڈالے اور کلی لیکر اسی پیالہ مین کلی کردے پھر اپنا مونہہ بھی اسمین دھووے پھر بایان ہاتھ اسمین ڈالے اور داہنے ہاتھ پر پانی بہادے یعنے پہونچے پر اسی پیالہ مین پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایان پہونچا اسیطرح دھووے پھر بایان ہاتھ ڈالے اور داہنے کہنی اسمین دھووے پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بائین کہنی اسی مین دھووے پھر بایان ہاتھ ڈالے اور داہنا پاؤن دھووے پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایان پاؤن دھووے پھر بایان ہاتھ ڈالے اور داہنا گھٹنا دھووے پھر داہنا ہاتھ ڈالے اور بایان گھٹنا دھووے پھر اپنے ازار کے اندر کا بدن دھووے اسی مین اور پیالہ زمین پر نہ رکھا جاوے (بلکہ کوئی شخص اسکو لیے رہے ہاتھ مین) پھر جسکی نظر لگی ہو اسکے پیچھے سے جاکر یہ پیالہ ایک بارگی اسپر اوندھا دیا جاوے یہ غسل ہے نظر بد کا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب اوس سے کہا جاوے نظر کا غسل کرنے کے لیے تو انکار نہ کرے کیونکہ اس مین اپنا نقصان نہین اور ایک بھائی کا فائدہ ہے خدا تعالی نظر بد سے سب کو بچاوے **باب** مَنِ اسْتُرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ نظر کے منتر کا بیان **عن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ

الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ عبید بن رفاعہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہ جعفر کے بچون کو نظر لگتی ہے کیا مین انکے لیے منتر کردن آپنے فرمایا ہان اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے ہوسکتی تو وہ نظر ہوتی ف اوسکو نکالا احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور تقدیر سے آگے ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی چیز بغیر اللہ کے تقدیر کے ضرر پہونچا سکتی تو وہ نظر مد ہوتی لیکن بغیر تقدیر اللہ کے کوئی چیز نہ ضرر پہونچا سکتی ہے نہ نفع عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَیْنِ الْجَانِّ ثُمَّ مِنْ اَعْیُنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ابو سعید سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے پھر آدمیون کی نگاہ سے جب یہ دونو سورتین اترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو آپنے اندونون کو پڑہنا شروع کیا انکے سوا اور دعائین چھوڑدین ف جو نظر سے بچنے کے لیے آپ پڑہتے یہ دونو سورتین جنکو معوذتین کہتے ہین عمدہ منتر ہین ہر بلا اور بد نظر سے بچنے کے لیے اور مجرب ہین دفع سحر کے لیے بھی اور لبید بن اعصم یہودی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا تھا اور بالون مین گرہین دی تھین جب یہ سورتین اوترین تو حضرت جبریل علیہ السلام کے کہنے پر آپنے وہ گرہ دار بال بھی ایک اندھے کنوے سے منگوایا اور ایک ایک آیت ان سورتون کی آپ پڑہتے جاتے تھے ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہانتک کہ سب گرہین کھل گئین اور اس مرد و کا سحر باطل ہوا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج جو بہت کسلمند رہتا تھا چاق اور درست ہوگیا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا نظر کا منتر کرنے کے لیے ف روضہ مین ہے کہ منتر مین کچھ قباحت نہین بشرطیکہ اوس مین شرک کے الفاظ نہون اور اگر حدیث اور قرآن سے ہو تو بہت عمدہ ہے اور جن حدیثون مین منتر تعویذ سے ممانعت ہے وہ مجہول ہین شرک کی مضامین پر یا اسباب پر تکیہ کرنے پر بطور اس کے اللہ تعالی سے غافل ہوجاوے اور منتر کے طریق مختلف سلف سے مروی ہین پانی مین پڑکر پہونکنا وہ بیمار کو پلانا یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور مجاہد نے کہا کوئی قباحت نہین اگر قرآن لکھا جاوے اسکو دہوکر بیمار کو پی لیوے اور ابن عباس نے درد زہ مین آیتین دہوکر پلانیکا حکم دیا اور سعید بن المسیب نے کہا کچھ قباحت نہین قرآن لکھکر عورتون یا بچون کے گلے مین لٹکانا بشرطیکہ چاندی یا چمڑی مین بند کردیا جاوے اور ابن عمرو بن عاص دعا کو لکھکر چھوٹے بچون کے گلے مین لٹکاتے انتہی معززیادہ واختصار

باب مَا رُخِّصَ فِیْهِ مِنَ الرُّقَى جن منترون کی اجازت ہے انکا بیان عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا رُقْیَةَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر

نہیں ہر گھر نظر میں یا دنک میں (سانپ یا بچھو کے) عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ خَالِدَۃَ بِنْتَ اَنَسٍ اُمَّ بَنِیْ حَزْمٍ السَّاعِدِیَّۃِ جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَیْہِ الرُّقٰی فَاَمَرَھَا بِھَا ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ خالدہ بنت انس ام بنی حزم جو بنی ساعدہ میں سے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ پر منتروں کو پیش کیا آپ نے اجازت دی اسکو ان منتروں کے کرنے کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ اَھْلُ بَیْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَھُمْ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ یَرْقُوْنَ مِنَ الْحُمَۃِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَھٰی عَنِ الرُّقَاءِ فَاَتَوْہُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ نَھَیْتَ عَنِ الرُّقٰی وَاِنَّا نَرْقِیْ مِنَ الْحُمَۃِ فَقَالَ اَیُّکُمْ اَعْرِضُوْا عَلَیَّ فَعَرَضُوْھَا عَلَیْہِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِھٰذَا اِسْتَوْثِقُ جابر سے روایت ہے انصار میں ایک خاندان تھا اوسکو عمرو بن حزم کی آل کہتے تھے وہ منتر کرتے تھے ڈنک سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا تھا منتروں سے تو وہ لوگ آپکے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے منتروں سے منع کر دیا اور ہم تو منتر کرتے تھے ڈنک کا آپنے فرمایا اپنا منتر مجھکو سناؤ انہوں نے سنایا آپنے فرمایا کچھ قباحت نہیں اس میں یہ تو اقرار ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے بھی اس میں یہ زیادہ ہے جو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے تو پہونچاوے) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ الْحُمَۃِ وَالْعَیْنِ وَالنَّمْلَۃِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی منتر کی ڈنک مارنے میں اور بد نظر میں اور نملہ میں (وہ ایک بیماری ہے جس میں بسبب دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں) **بَابُ** رُقْیَۃِ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ سانپ اور بچھو کے منتر کا بیان عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے منتر کی اجازت دی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ لَدَغَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ یَنَمْ لَیْلَتَہٗ فَقِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَانًا لَدَغَتْہُ عَقْرَبٌ فَلَمْ یَنَمْ لَیْلَتَہٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ قَالَ حِیْنَ اَمْسٰی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّہٗ مَلْدَغٌ عَقْرَبٍ حَتّٰی یُصْبِحَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بچھو نے ایک شخص کو کاٹا وہ ساری رات نہیں سویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ فلان شخص کو بچھو نے کاٹا آپنے فرمایا اگر وہ شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اسکو بچھو کا کاٹا ضرر نہ کرتا صبح تک **ف** پھر صبح کو یہ کہہ لیتا تو شام تک کوئی کیڑا ضرر نہ پہونچا سکتا سبحان اللہ کیا عمدہ اور پر تاثیر اور مختصر دعا ہے بعض روایتوں میں یوں ہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیء ہو آخذ بناصیتہ ومن شر ما یدب علی الارض ومن اسد واسود وحیۃ وعقرب ✣

عن عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ عَرَضْتُ النَّمْلَةَ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ بِهَا عمرو بن حزم سے روایت ہے مینے سانپ کاٹنے کا منتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپنے حکم دیا اسکے کرنیکا **ف** اور احمد اور ترمذی اور ابن حبان وغیرہم نے سفیر سے نکالا مرفوعاً کہ جس نے داغدیا یا منتر کیا وہ توکل سے بری ہوگیا اس سے مراد وہ منتر ہے جس مین شرک کے الفاظ ہون یا ایسے الفاظ جنکے معنے معلوم نہ ہون ایسے منتر کرنا منع ہے باقی منتر جائز ہین ان احادیث کو رد سی۔ اگرچہ بعض اولیا سے یہ بھی منقول ہے کہ وہ دوا یا منتر نہین کرتے تھے اور ہر وقت اور ہر حالت مین راضی رضای الٰہی رہتے تھے اور جملہ امور کو اسکے امر اور ارادہ پر چھوڑ دیتے تھے مگر یہ عوام کے شایان نہین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کیا اسیکا اتباع بہتر ہے اور اگر کوئی یہ وہم کرے کہ پیمبر کی شان تمام اولیا سے اعلی ہے پھر آپ نے دوا اور دعا کیسے کی تو اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک پیمبر کا درجہ تمام اولیا سے زیادہ ہے لیکن پیمبر کو ہر وقت اپنے مالک کی مرضی معلوم رہتی ہے پس جب اسکی مرضی صبر مین پاتے ہین تو صبر کرتے ہین اور جب دعا یا دوا کا اشارہ پاتے ہین تو ویسا ہی کرتے ہین اولیا کو یہ مرتبہ ہر وقت حاصل نہین ہے وہ ایک ہی حالت پر چلتے رہتے ہین کبھی کبھی اشارہ ربانی سے وہ مطلع ہوجاتے ہین نہ ہر وقت پیمبر کیطرح پس ہر حال مین پیمبر ہی کی شان بڑھی ہوئی نکلی اور ہمارے پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تو وہ شان ہے کہ ساری جہان کے اولیا اور غوث اور قطب اپکی کفش برداری کو اگر ملجاوے باعث فخر اور سعادت دارین خیال کرتے ہین اور ہمارے پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری جہان کا راہ پر لانا اور ہدایت عام کرنا تفویض تھا اور آپ مکمل تھے صورت نوعیہ انسانیہ کے پس آپنے وہی امور اختیار فرمائے جو نوع انسانی کے عموماً لائق ہین برخلاف اولیا کے کہ انکو اپنے نفس کی یا خاص ایک گروہ کی درستی منظور تھی وَسْتَانَ بینہما اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادات اور عادات کمال انسانی اور اعتدال کے ساتھ تھے اور آپنے وہ شاق ریاضتین جو بعض اولیا سے منقول ہین ہمیشہ نہین کین اگر کبھی کبھی کین اور کسینے انکی پیروی چاہی تو آپنے اسکو منع فرمایا جیسے وصال سے منع کیا اور اس مین یہی راز تھا جو اوپر تجھکو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اور ساری عالم کی تکمیل اور ہدایت اور ارشاد کے لیے بھیجے گئے تھے لہذا غالب اوقات آپ وہی اعمال کرتے تھے جو عامہ ناس کے مناسب ہون اور ظاہر ہے کہ مرتبہ اعلی اسیکا ہے جو ایک جہان کو ڈوبنے سے اور ہلاک ہونے سے بچاوے نہ اسکا جو اپنی کملی بچانے کے فکر مین ہر وقت رہے ؎

آن فکر می کند کہ بگیرد گلیم خویش ۔۔۔ دین جہدی کند کہ بگیرد غریق را

باب مَا عَوَّذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عُوِّذَ بِهٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوسرون کے لیے

کیا اور جو آپ کے لیے منتر کیا گیا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی المریض فدعا لہ قال اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار پاس آتے تو اس کے لیے دعا کرتے اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما یعنے اے پروردگار آدمیوں کے دور کردی بیماری کو اور تندرستی عنایت فرما تو ہی خبگا کرنیوالا ہے اور تندرستی وہی ہے جو تو دیوے ایسی تندرستی عنایت فرما کہ کوئی بیماری نہ چھوڑے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مما یقول للمریض یداویہ باصبعہ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی مین تھوک لگاکر بیمار کے لیے یون فرماتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا یعنے اللہ کے نام سے ہم مین کسی کی تھوک سے ہماری زمین کی خاک سے شفا ہوگی ہمارے بیمار کو ہمارے مالک کے حکم سے انجام مین ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اس منتر کو پڑہتے وقت آپ کلمہ کی انگلی پہ تھوکتے اور اسکو مٹی سے لگاکر بیمار کی بدن پر یا بیماری کے مقام پر ملتے اور یہ منتر پڑہتے عن عثمان بن ابی العاص الثقفی انہ قال قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبی وجع قد کاد یبطلنی فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجعل یدک الیمنی علیہ وقل اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر سبع مرات فقلت ذلک فشفانی اللہ عثمان بن ابے العاص سے روایت ہے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ایسا درد تھا کہ ہلاک کرنے کے قریب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنا داہنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھ اور یہ کہہ بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ و قدرتہ من شر ما اجد سات بار مین نے ایسا ہی کیا اللہ تعالی نے مجھکو شفا دی عن ابی سعید ان جبرائیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت قال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک ابو سعید سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کیا آپ بیمار ہین آپ نے فرمایا ہان اونہون نے یہ دعا پڑہی بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین او حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک یعنے مین منتر کرتا ہون تمپر اللہ کے نام سے ہر چیز سے جو تمکو ایذا دیوے اور ہر نفس اور آنکھ اور حاسد کی برائی سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون تمپر عن ابی ہریرۃ قال جاء النبی صلی اللہ

علیہ وسلم یعودنی فقال لی الا ارقیک برقیۃ جاءنی بھا جبریل قلت بابی وامی بلی یا رسول اللہ قال بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد ثلاث مرات ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے تو فرمایا میں تیرے اوپر دم نہ کروں جسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لیکر آئے میں نے عرض کیا ضرور کیجیے یا رسول اللہ آپ پر میرے باپ اور ماں صدقے آپ نے فرمایا بسم اللہ ارقیک اللہ یشفیک من کل داء فیک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد تین بار یہ فرمایا **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین یقول اعوذ بکلمات اللہ التامات من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ قال وکان ابونا ابراھیم یعوذ بھا اسمٰعیل واسحاق او قال اسمٰعیل ویعقوب وھذا حدیث وکیع ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام پر یہ منتر کرتے تھے آپ فرماتے اعوذ بکلمات اللہ التامات من کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ اور فرماتے کہ ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں جناب اسمٰعیل اور جناب اسحاق علیہما السلام پر یہی منتر پڑھتے **ف** اس کا معنے یہ ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی ہر شیطان اور ہر زہری کیڑے سے اور ہر آنکھ سے جو دیوانہ کر دیتی ہے **باب** ما یعوذ بہ من الحمی **نجار** کا تعویذ **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الحمی ومن الاوجاع کلھا ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حر النار قال ابو عامر انا اخالف الناس فی ھذا اقول یعار ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نجار کے لیے اور کل بیماریوں کے واسطے لوگوں کو سکھلاتے کہ یہ کہیں بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حر النار ابو عامر نے کہا میں اور لوگوں کے خلاف اس دعا میں یعار کہتا ہوں **ف** اور لوگ نعار نون سے کہتے ہیں نعار کے معنے جوش مارنیوالا اور یعار کے معنی بدخلق اور سخت اور سرکش **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقال من شر عرق یعار دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس روایت میں یعار ہے یے سے **عن** عبادۃ ابن الصامت یقول لما جبریل علیہ السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوعک فقال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یوذیک من حسد حاسد ومن کل عین اللہ یشفیک عبادہ بن صامت سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے آپ کو بخار آتا تھا انہوں نے

کہا بسم اللہ ارقیک من کل شئی یوذیک من شر حاسد ومن کل عین اللہ یشفیک **باب** النفث فی الرقیۃ منتر پڑھکر پھونکنا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفث فی الرقیۃ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منتر مین پھونکتے تھے **ف** یعنی دعا پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لیتے تھے یا دوسرے پر پڑھکر پھونکتے تھے حدیث سے یہ نکلا کہ جھاڑ پھونک درست ہے اسیطرح یا تعویذ دعا پھونک کر وہ بیمار کو پلانا اور سب باتین سلف سے ثابت ہین اور جس نے ان باتون کا انکار کیا ہے وہ کم علم ہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی یقرأ علی نفسہ بالمعوذات وینفث فلما اشتد وجعہ کنت اقرأ علیہ واسمح علیہ بیدہ رجاء برکتہا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اپنے اوپر پڑھکر پھونکتے پھر جب آپ کی بیماری سخت ہوئی (مرض موت مین) تو مین آپ پر پڑھتی معوذتین کو اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے **ف** کہ شاید آپ کو شفا ہوجاوے بی بی آپ کی جدائی کبھی گوارا نہین کرسکتی تھین اور دل سے چاہتی تھین کہ آپ اچھے ہوجاوین لیکن منظور خداوندی نہ تھا اور اخیر وقت آن پہونچا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی مرضی ہوئی کہ آپ بارگاہ خداوندی مین تشریف لیجاوین اور دنیا سے سفر فرماوین آخر ویسا ہی ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون **باب** تعلیق التمائم تعویذ لٹکانا کیسا ہے **عن** زینب قالت کانت عجوز تدخل علینا ترقی من الحمۃ وکان لنا سریر طویل القوائم وکان عبد اللہ اذا دخل یتنحنح وصوت یتنحنح یوما فلما سمعت صوتہ احتجبت منہ بجاریۃ فجلس الی جانبی فمسنی فوجد مس خیط فقال ما ھذا فقلت رقی لی فیہ من الحمۃ فجذبہ فقطعہ فرمی بہ وقال لقد اصبح آل عبد اللہ اغنیاء عن الشرک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک قلت فانی خرجت یوما فابصرنی فلان فدمعت عینی التی تلیہ فاذا رقیتہا سکنت دمعتہا واذا ترکتہا دمعت قال ذاک الشیطان اذا اطعتیہ ترکک واذا عصیتیہ طعن باصبعہ فی عینیک ولکن لو فعلت کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان خیرا لک واجدر ان تشفین تنضحین فی عینیک الماء وتقولین اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما زینب سے روایت ہے جو بی بی تھین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک بڑھیا ہمارے پاس آیا کرتی تھی وہ منتر کرتی تھی سرخ بادہ کا اور ہمارے پاس ایک تخت تھا اسکے پاے لمبے تھے عبد اللہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ اندر آتے تو کھنگارتے

اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر آئی جب میں نے انکی آواز سُنی تو اُن سے حجاب کیا اور آئے اور میری ایک طرف مٹھی اور مجھ سے مساس کیا ایک گنڈا اونکے ہاتھ کو لگا (جو میرے گلے میں پڑا تھا) اُنہوں نے کہا یہ کیا ہے میں نے کہا سرخ بادی سے بچنے کے لیے ایک منتر ہے (تعویذ) اونہوں نے اسکو کھینچا اور توڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ عبداللہ کی آل شرک کی حاجت نہیں رکھتی میں نے سُنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منتر اور تعویذ اور گنڈے (جو گلے میں لٹکائے جاویں) اور ٹونا جب کا گنڈا یا سحر کا ڈورا یہ سب شرک ہیں میں نے اسنے کہا ایک روز میں باہر نکلی مجھے فلاں شخص نے دیکھ لیا تو میری اُس آنکھ سے آنسو بہنے لگے جو اُس شخص کے قریب تھی جب میں اسپر منتر کرتی تو آنسو تھم جاتے پھر جب منتر چھوڑ دیتی تو آنسو بہنے لگتے عبداللہ نے کہا یہ شیطان کا فریب تھا جب تو اسکی اطاعت کرتی (اور منتر کی پناہ ڈھونڈتے تھے) تو وہ تجھکو چھوڑ دیتا اور جب تو اسکی نافرمانی کرتی (اور منتر کو ترک کر دیتی) تو وہ اپنی انگلی مارتا تیری آنکھ میں تیری آنسو بہنے لگتے تاکہ تجھے منتر پر اعتقاد آوے اور تو شرک میں گرفتار ہو) لیکن اگر تو وہ کرتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو بہتر ہوتا تیرے لیے اور غالب شفا ہو جاتی تو اپنی آنکھ میں پانی چھڑکتے اور کہتی اذہب البأس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔

ف ہر منکہ تعویذ گنڈہ جب اسماء الٰہی یا آیات قرآنی کے ساتھ ہو تو وہ جائز ہے جیسے اوپر گذرا اور بعض سلف سے بھی منقول ہے اسیطرح وہ منتر جس میں شرک کا مضمون نہ ہو جیسے کئی حدیثوں سے ثابت ہوا مگر عبداللہ بن مسعود نے سرخ بادہ کے گنڈے کو توڑ ڈالا اسوجہ سے کہ وہ آیات قرآنی اور اسمای الٰہی سے نہ ہوگا اور جس بڑھیا نے اسکو دیا تھا اسکی مشرکہ ہونے کا گمان ہوگا ایک روایت میں ہے کہ وہ عورت یہودیتی اور یہودی اکثر جادوگر ہوتے تھے دوسرے اسوقت شرک کا زمانہ قریب گذرا تھا اور عورتیں اپنی قدیم رسوم کیطرف جلد مائل ہو جاتی ہیں پس عبداللہ یہ ڈرے کہ کہیں انکی عورت بھی شرک میں گرفتار نہو جاوے اور ایک طائفہ علماء نے اسی حدیث کی رو سے ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ اور ٹونے اور ہار اور عمل کو مکروہ رکھا ہے یہانتک کہ آیات قرآنی اور اسماء الٰہی کے بھی گنڈے اور تعویذ کو اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ اگر اس میں شرک کے مضامین نہ ہوں تو وہ جائز ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے قول جمیل میں چیچک کے دفع کے لیے سورہ رحمان کا گنڈہ لکھا ہے اور وہ ہمارے ملک میں بہت رائج ہے کہ جس بچے کو چیچک نکلنے کا ڈر ہو لیکن نکلنا شروع نہ ہوا ہو تو ایک ڈورا پاک صاف لیکر سورہ رحمان پڑھنا شروع کرے اور ہر فنا ہی الآء پر ایک گرہ اس میں دیتا جاوے یہانتک کہ یہ سورت تمام ہو اور یہ ڈورا بچے کے گلے میں لٹکا دیا جاوے **مترجم** نے بھی اسکو آزمایا ہے اور اپنی اولاد پر کیا ہے مگر باوجود ان سب باتوں کے المحدیث

اور اہل توحید مین تعویذ گنڈے کا اتنا رواج نہین ہے جتنا اہل بدعات مین ہے اور اہل توحید کے بچون کی شناخت ہوجاتی ہے اسطرح سے کہ انکے گلون اور بازوؤن پر تعویذ فلیتے کم ہوتے ہین اور ہینے تو اپنے بچون کے گلے مین کبھی کوئی گنڈہ یا تعویذ ہمیشہ کے لیے نہین ڈالا البتہ سورہ رحمن کا گنڈہ کبھی کبھی بخار کی حالت مین جب چیچک کا ڈر ہوا ہے کسی بچے کو پہنا دیا پھر اوتار ڈالا اور ہمارے بچے ہمیشہ سادے اور صاف تعویذ گنڈون سے خالی رہے ہین اگرچہ تعویذ مین ادعیہ یا آیات قرآنی لکھکر لٹکانا بچے کے گلے مین بعض سلف سے منقول ہے اور اسکی جواز مین کلام نہین مگر یہ جواز اسوجہ سے ہے کہ اس مین شرک کا اندیشہ نہین اگر کسی تعویذ یا نقش مین کبھی شرک کا اندیشہ پیدا ہو تو وہی کرنا چاہیے جو عبداللہ نے اپنی عورت کے ساتھ کیا کہ گنڈے کو کاٹ کر پھینک دیوے اور جس کے گلے مین یہ گنڈا یا تعویذ ہو اسکو جتلا دے کہ اللہ کے سوا کوئی نفع اور نقصان نہین پہونچا سکتا اور اگر تجھ کو شیطان کے شرک کا اندیشہ ہے تو صبح و شام یہ دعا پڑھ لیا کر اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق ومن شر کل شیطان وہامۃ وعین لامۃ غرض اول تو یہی ہے کہ گلے اور بازو پر تعویذ گنڈے وغیرہ نہ باندھے اور سنت کے موافق خود دعا پڑھ لیا کرے اور چھوٹے بچون پر ان کے ولی پڑھکر پھونک دیا کرین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر پڑھا کرتے تھے اور اگر کبھی شرک کا اندیشہ نہ ہو اور تعویذ مین آیات قرآنی اور اسمای الٰہی یا ادعیہ ماثورہ ہون تو چھوٹے بچے کے گلے مین اسکو لٹکا دینا بھی درست ہے اسکے سوا گنڈے اور تعویذون کی کثرت کہ ہر بڑے اور چھوٹے کے گلے مین ہر وقت پڑے رہنا یہ سلف کے طریق کے خلاف ہے اور اہل بدعات اور اہل شرک کی اس مین مشابہت ہے پس اس سے احتراز کرنا اولے ہے۔ انجاح مین ہے کہ جب کالا تعویذ دینے ٹونا یا نظر کے دفع کے لیے بعضی پتھر یا نگینے لٹکانا بچون کے گلون مین یا سحر کا گنڈا یہ سب چیزین باطل اور لغو ہین شریعت محمدی نے انکو باطل کر دیا کیونکہ ان چیزون کا رکھنا دلالت کرتا ہے اسپر کہ رکھنے والے کو ان کی تاثیر کا اعتقاد ہے اور یہ شرک کی طرف لیجاتا ہے اللہ بچا دے انتہے۔

مترجم کہتا ہے حدیث مین تولہ ہے تولہ کہتے ہین ٹونے کو جسکے کرنے سے دہلے کو جو عورتین اپنے گلے مین یا بازو پر رکھتی ہین اس غرض سے کہ خاوند اسنے محبت کرے اور بعضون نے کہا یہ سحر کی ایک قسم ہے یہ شرک ہے جیسے حدیث مین وارد ہے اور ظاہر ہے کہ شرک اسوقت ہوگا جب اسکی بالذات اور مستقل تاثیر کا کوئی اعتقاد کرے لیکن اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ بحکم الٰہی اسکا اثر ہوگا دوا کی طرح تو یہ اعتقاد شرک نہ ہوگا مگر دوا کا اثر تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے اور جسکے تعویذ کا اور ٹونے کا اثر تجربہ سے معلوم نہین ہوا پس یہ اعتقاد بھی کہ بحکم خدا وہ اثر کرے گا ایک بے اصل اور غلط اعتقاد ہوگا اور بعضی چیزین خود شرک نہین ہوتین لیکن کفار کی مشابہت

کیونکہ اس مین شرک کا حکم دیا جاتا ہے جسمین زنا ڈالنا اور ایسے کام کو شرک کے اعتقاد سے نہ ہون تب بھی حرام ہوتے ہین پس کیا عجب ہے کہ تولہ یعنے حب کا ٹونکہ بھی اسی قبیل سے ہو اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس چیز کے حرمت اور جواز مین یا کراہت اور جواز مین اختلاف بھی ہو اس سے باز رہنا ہر طرح احتیاط اور تقوی کا مقتضے ہے اور یہی صحابہ کرام کا طریق تھا اہلحدیث اور اہل توحید اس زمانہ مین نمونہ ہین عبداللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام کے کہان تک ہوسکتا ہے کفار کے رسوم اور عادات سے بچتے ہین اور اتباع سنت اور پیروی حدیث رسول اللہ مین سر سے لیکر پانتک غرق رہتے ہین اور رنگے ہوئے ہین اللہ اور رسول کے رنگ سے ولا یخافون فی ذلک لومۃ لائم ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اللھم ارض عن اہل الحدیث والتوحید واحشرنا معھم آمین یارب العالمین **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا فِيْ يَدِهٖ حَلْقَةٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ قَالَ هٰذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ اَنْزِعْهَا فَاِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا عمران بن حصین رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو دیکھا اوسکی ہاتھہ مین چھلا تھا پیتل کا آپنے فرمایا یہ چھلا کیسا ہے وہ بولا واہنہ کی بیماری کا ہے وہ ایک بیماری ہے یارگ ہے ہاتھہ مین آپنے فرمایا اسکو اتار ڈال اس سے تجھے اور وہن پیدا ہوگا **ف** وہن کہتے ہین سستی اور کاہلی اور ضعف کو آپنے فرمایا کہ اس چھلے سے بعوض نفع کے اور نقصان ہوگا اور شاید اس شخص نے تعویذ کے طور پر اس چھلے کو سفید جانکر پہنا ہوگا تو آپ نے اس سے منع فرمایا

بَابُ النَّشْرَةِ اسیب کا عمل

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهٖ بَلَاءٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا ابْنِيْ وَبَقِيَّةُ اَهْلِيْ وَاِنَّ بِهٖ بَلَاءً لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُتِيَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ اَعْطَاهَا فَقَالَ اسْقِيْهِ مِنْهُ وَصُبِّيْ عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفِي اللّٰهَ لَهٗ قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ لَوْ وَهَبْتِ لِيْ مِنْهُ فَقَالَتْ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا الْمُبْتَلٰى قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْاَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ فَقَالَتْ بَرَاَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُوْلِ النَّاسِ ابو جحیفہ سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے خیف عقبہ پر کنکریان مارے وادی کے نشیب مین سے یوم النحر کو پھر آپ لوٹے اور خثعم کی ایک عورت آپکے پیچھے ہوئی اسکے ساتھہ ایک بچہ تھا اوسپر بلا تھی (یعنے جن شیطان وغیرہ) اس نے عرض کی یارسول اللہ یہ میرا بچہ ہے اور میرے گھر والون مین یہی باقی ہے اسکے اوپر ایک بلا ہے وہ بات نہین کرتا یہ سنکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا پانی لاؤ لوگ پانی لائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس میں ڈبویا اور کلی کی اس میں پھر وہ پانی اس عورت کو دیدیا اور فرمایا یہ پانی اس بچے کو پلا اور اسکے بدن پر ڈال اور اللہ سے دعا کر اوسکی مدت کے لیے ام خندف نے کہا میں عورت کے ملی اور میں نے اس سے کہا تھوڑا پانی اس میں سے مجھکو بھی دے وہ بولی یہ تو اسی بچے کے لیے ہے ام خندف نے کہا پھر میں عورت سے دوسرے سال ملی اور میں نے اس سے اس بچہ کا حال پوچھا اس نے کہا وہ بچہ اچھا ہوگیا اور ایسے عقل والا ہوا کہ لوگوں کی عقل سے بڑھ کر ف باتو مجنون اور دیوانہ تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے پانی پلانے سے وہ آسیب اور شیطان فوراً بھاگ گیا اور بچا بچگا سیانوں سے سیانہ ہوگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فیوض اور انوار اور برکات کے سامنے یہ امر نہایت حقیر تھا بلا اسعورت کو تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوکر اور کلی کرکے پانی دیا تھا شیطان اور جن اور آسیب کی کیا مجال تھی کہ وہ پانی پلانے یا لگانے کے بعد وہاں قائم رہتا لیکن آپ جہاں گذر جاتے تھے یا جسکو ہاتھ لگا دیتے تھے وہاں سے شیطان کوسوں بھاگتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تو مرتبہ بہت عالی تھا آپکے غلام اور آپکے اہل بیت کرام میں سے صدہا ہزارہا اولیا اور محدثین ایسے گذرے ہیں کہ شیطان اور جن اور آسیب ہمیشہ انسے کانپتے اور لرزتے رہے جیسے نقل ہے کہ امام ہمام ابن تیمیہ جس شخصکو آسیب ہوتا اسکے آسیب کو اپنا سلام کہلا بھیجتے وہ فوراً بھاگ جاتا یہ حدیث شریف کی برکت تھی جس میں امام ہمام ابن تیمیہ ساری عمر مشغول رہے اور حضرت سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ خبکا مزار متبرک کچھوچھہ میں ہے اپنی زندگی میں صدہا آسیب زدوں کو اچھا کرتے رہے اب تک اُنکے مزار شریف پر آسیب زدہ کو لیجاتے ہیں تو فائدہ ہوتا ہے غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نور برکت بہت ہی تھی آپکے نام مبارک کے لینے سے اور آپ کی حدیث میں مشغول رہنے سے ایسی برکت ہوتی ہے کہ شیطان اور پلید اور خبیث سب ایسے شخص سے بھاگتے ہیں اور ایسے شخصکو ایذا دینا تو کجا مولانا شاہ عبد العزیز اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اس قسم کے کئی قصے منقول ہیں کہ کئی جنون اور آسیبوں کو صرف حدیث کی برکت سے انہوں نے بھگا دیا اور حصن حصین میں آسیب زدہ کے لیے دوسری دعا منقول ہے وہ یہ ہے کہ اسکو اپنے سامنے بٹھا دے اور فاتحہ اسپر پڑھے پھر الم مفلحون تک اور الہکم الٰہ واحد اخیر آیت تک اور آیۃ الکرسی اور لہ ما فی السموات وما فی الارض سے اخیر سورہ بقرہ تک اور شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو سے اخیر آیت تک اور ان ربکم اللہ سے اخیر آیت تک جو سورہ اعراف میں ہے اور فتعالی اللہ سے اخیر سورہ مومنون تک اور دس آیتیں شروع سورہ والصافات کی لازب تک اور تین آیتیں اخیر سورہ حشر کی اور انہ تعالی اخیر آیت تک سورہ جن میں اور سورہ اخلاص اور معوذتین نکالا اوسکو حاکم اور احمد نے اور یہ حدیث آگے اس کتاب میں بھی آویگی **باب** قَتْلِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ دو دھاری والا سانپ

مار ڈالنا چاہیے ف جسکو عربی مین ذوالطفیتین کہتے ہین وہ ایک خبیث زہریلا سانپ ہے اسکی پیٹھ پر دو سیاہ لکیرین ہوتی ہین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَیُصِیْبُ الْحَبَلَ یعنی خَبِیْثَۃٌ خَبِیْثَۃٌ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالطفیتین سانپ کے قتل کا حکم کیا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور حاملہ عورت کا حمل گرا دیتا ہے ایک خبیث سانپ ہے + عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّھُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَیُسْقِطَانِ الْحَبَلَ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپون کو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو یہ دونون آنکھ کی تلاش مین رہتے ہین یعنے آنکھ کی بینائی کھو دیتے ہین اور حمل کو گرا دیتے ہین **باب** مَنْ کَانَ یُعْجِبُہُ الْفَاْلُ وَیَکْرَہُ الطِّیَرَۃَ فال نیک لینا اچھا ہے اور بدفالی منع ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الْفَاْلُ الْحَسَنُ وَیَکْرَہُ الطِّیَرَۃَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نیک فال اچھی معلوم ہوتی تھی اور بدفالی کو آپ برا جانتے تھے ف فال یعنے شگون لینا شریعت مین اسکی کچھ اصل نہین ہے لیکن جاہلیت کے لوگون کا اور اب تک جاہلون کا یہ حال ہے کہ شگون لیا کرتے ہین جانورون کی آواز سے عورت اور بلی کے سامنے آنے سے چھینک دینے سے اور انمین سے کئی ایک چیزون کو منحوس جانتے ہین اور انسے بدشگونی لیتے ہین تو حدیث مین یہ آیا ہے کہ یہ شگون لینا ترک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسکو برا جانتے تھے البتہ فال نیک سے آپ خوش ہوتے اور اسکی مثال یہ ہے کہ مثلاً جنگ کے لیے جاتے ہین ایک شخص سامنے سے آیا اسکا نام فتح خان نکلا اس سے کسینے نیک فال لیا کہ فتح ہوگی کیونکہ اس مین کوئی قباحت نہین ہے ہوگا تو وہی جو اللہ تعالی کو منظور ہے مگر نیک فال لینے سے مسلمانون کو خوشی ہوتی ہے اور نیک کام کے لیے اور زیادہ مستعد ہوتے ہین برخلاف بدشگون کے کہ وہ علاوہ شرک اور حرام ہونیکے دل مین وسوسہ اور رنج پیدا کرتا ہے اور نیک کام مین آدمی کو متردد کر دیتا ہے اب ہمارے زمانہ مین جو فال مروج ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص قرآن شریف مین فال دیکھتا ہے کوئی دیوان حافظ کوئی کسی بزرگ کے فالنامے مین اور اس سے آیندہ کی بات بتلاتا ہے یا علم حاصل کرتا ہے یہ محض واہیات ہے اور قرآن اسلیے نہین اترا کہ اس مین فال دیکھا جاوے بلکہ تلاوت اور تدبر اور عمل کے لیے اترا ہے اور بہت علمانے کہا ہے کہ قرآن مین فال دیکھنا حرام ہے اور آیندہ کی بات کا کسی کو علم نہین بجز خداوند کریم کے یہانتک کہ اولیا اور انبیا بھی اس مین عاجز ہین بغیر خدا کے بتلائے ہوئے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ

وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگ جانا بغیر عدوی اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور میں پسند کرتا ہوں نیک فال کو ف ابتک لوگ عدوی کے قائل ہیں یعنے بیماری کے متعدی ہونیکے اور کئی ایک امراض میں حال کے ڈاکٹروں نے بھی گمان کیا ہے کہ وہ متعدی ہیں جیسے ہیضہ جذام بعض قسم کے بخار مگر یہ بڑا گمان ہی گمان ہے اور جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بتلایا وہ کبھی صحیح ہو سکتا ہے اگر ایک شخص کی بیماری کے بعد دوسرے کو بھی وہ ہو جاوے تو ہم کہینگے کہ خدا کی مرضی سے ہوئی جس نے پہلے شخص کو بیمار کیا نہ کہ بیماری متعدی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی لینا شرک ہے اور ہم میں سے جسکو بدشگونی کا وہم پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اسکو دور کر دیگا توکل کیوجہ سے ف یعنے خدا کی اوپر بھروسا کرنے سے یہ وہم جاتا رہے گا انسان کو چاہیے کہ اگر ایسا وہم کبھی دلمیں آوے تو اسکو بیان نکرے اور مونہہ سے نہ نکالے اور اللہ پر بھروسا کرے جو وہ چاہے وہ ہوگا امام بخاری نے کہا سلیمان بن حرب کہتے تھے یہ قول وما منا الخ تک ابن مسعود کا قول ہے میرے نزدیک عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اسیطرح ہامہ یعنے الو اسیطرح صفر کا مہینہ ف الو کو دن کو دکھائی نہیں دیتا ہے تو وہ رات کو نکلتا ہے اور اکثر ویرانہ میں رہتا ہے عرب لوگ اسکو منحوس جانتے تھے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ مقتول کی روح الو بن کر پکارتی پھرتی ہے جب اسکا بدلہ لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیال کو باطل کر دیا اسیطرح صفر کے مہینے کو ابتک لوگ منحوس جانتے ہیں عورتیں تیرہ تیزی میں کوئی بڑا کام جیسے شادی بیاہ وغیرہ کرنے نہیں دیتیں یہ بھی لغو ہے صفر کا مہینہ اور مہینوں کیطرح ہے کچھ فرق نہیں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْبَعِیْرُ یَکُوْنُ بِہِ الْجَرَبُ فَتَجْرَبُ بِہِ الْاِبِلُ قَالَ ذٰلِکَ الْقَدَرُ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے نہ بدفالی نہ ہامہ ایک شخص اوٹھا آپ کیطرف اور بولا یا رسول اللہ ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے پھر اسکی وجہ سے سب اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں (تو عدوی ثابت ہوا) آپنے فرمایا یہ تقدیر ہے پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا ف اور جو ڈاکٹر یا حکیم ہمارے زمانہ میں بعض بیماریوں میں عدوی بتلاتے ہیں اسنے جب یہ اعتراض کرو کہ بھلا اگر عدوی صحیح ہوتا تو جس گھر میں ایک شخص کو ہیضہ ہو تو چاہیے کہ اس گھر کے ملکیاس

محدے سب لوگ مرجاوین تو اسکا کوئی معقول جواب نہین دیتے بلکہ یون کہتے ہین کہ بعضی مزاجون مین ان بیماری کے قبول کرنے کا مادہ ہوتا ہے انکو بیماری لگ جاتی ہے بعضی مزاجون مین یہ مادہ نہین ہوتا انکو باوجود قرب کے بیماری نہین لگتی ہم یون کہتے ہین کہ اس مادے کا مزاجمین پیدا کرنے والا کون ہی خدا ہے تو پھر سب امور خدا ہی کیطرف سے ہوئے اسکی مرضی اور تقدیر سے پھر عدوی کا قائل ہونا کیا ضرور ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار آدمی تندرست کے پاس نہ لایا جاوی **ف** اگرچہ عدوی کوئی چیز نہین ہے مگر یہ اس قبیل سے ہے جیسے جذامی سے دور رہنے کا حکم ہے ایک حدیث مین اور اس مین بھید یہ ہے کہ بعض لوگ ضعیف الاعتقاد ہوتے ہین ایسا نہ ہو وہ بیمار کے قریب رہین اور انکو کوئی بیماری تقدیر سے ہوجاوی اور ضعف ایمان کیوجہ سے انکو عدوی کا خیال گذرے اور تقدیر کا بھروسا جاتا رہے مگر جو لوگ قوی الایمان ہین وہ اگر بیمار کے پاس رہین تو کچھ اندیشہ نہین جیسے ایک حدیث مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا کہ اللہ پر بھروسا اور توکل کرکے **باب** الْجُذَامِ جذام کا بیان (وہ مشہور خبیث بیماری ہے جس سے سارا بدن گلجاتا ہے اور اعضا جھڑنے لگتے ہین معاذ اللہ) **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ رَجُلٍ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهَا مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ کُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَکُّلًا عَلَی اللّٰهِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اسکو اپنے ساتھ شریک کرلیا پیالے مین (کھانے کے) پھر فرمایا کھا اللہ پر اعتماد ہے اور اسپر بھروسا ہی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ابن عباس سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذامیون کیطرف برابر مت دیکھو جاؤ **ف** کیونکہ زیادہ دیکھنے سے دلمین وسوسہ اور اندیشہ پیدا ہوگا اگر کبھی ایسی بلا اور آفت رسیدہ پر نظر پڑجاوے تو یون کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا **عن** رَجُلٍ مِنْ اٰلِ الشَّرِیْدِ یُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاکَ شرید کی اولاد مین ایک شخص تھا اسکا نام عمرو تھا اس سے روایت ہی کہ ثقیف کے قاصدون مین ایک شخص جذامی تھا آپ نے اسکو کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہمنے تجھ سے بیعت کرلی **ف** اور اس سے ہاتھ نہین ملایا اسکی وجہ یہ ہے کہ جذامی سے ہاتھ ملانے مین نفرت پیدا ہوتی ہے **باب** السِّحْرِ جادو کا بیان **ف** سحر اور جادو یہ ہی کہ آدمی وہ کام کرے جنکو عادتًا لوگ نہین کرسکتے اور ان کامون کا ذریعہ اور سبب عبادت

اور تقوی اور دعا اور تلاوت اسمای الٰہی نہ ہو ورنہ اسکو کراہت یا عمل کہینگے نہ اسباب ظاہرہ جیسے آلات سے کام لینا مثلاً ریل گاڑی و تار برقی وغیرہ نہ کسرت جیسے رسی پر چلنا یا گھوڑے پر سواری نئے نئے طور سے کرنا چونکہ یہ کام مشق اور محنت سے ہر ایک آدمی سیکھ سکتا ہے اسیطرح وہ کام جنکے اسباب خفیہ ہون لیکن طبعی اسباب جیسے انڈا تانگ مونہہ کی شیشی مین اوتار دینا یا انڈا خود بخود ہوا مین اوپر چڑہنا کہ یہ دوائیون کے آثار سے ہوتے ہین انکو شعبدہ اور طلسم کہتے ہین اور بعضون نے کہا شعبدہ اور طلسم بھی سحر کے قسم سے ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ فرعون کے پاس جو جادوگر آئے تہے اونہون نے اسیقسم کا شعبدہ کیا تہا کہ رسیون پر کچہ ملکر ڈالا وہ دہوپ نکلتے ہی سانپون کیطرح ہلنے لگین اور اللہ تعالے نے انکے حق مین فرمایا وجاؤا بسحر عظیم اور میرے نزدیک شعبدہ اور طلسم کو جو ادویہ اور آلات کی مدد سے ہو سحر مین داخل کرنا ٹھیک نہین کیلیے کہ ہمارے زمانہ مین جو ایجادین اہل یوروپ نے کی ہین وہ سب اسیقسم کی ہین پس ان سب کو سحر کہنا ہوگا جیسے ریل تار برقی انواع و اقسام کی گہڑیان راگ مالے جو کنجی دینے سے بجتے ہین دوربینین جنسے احرام فلکی کے حالات آدمی بیان سے دیکہہ سکتا ہے خوردبینین جنسے بہت چہوٹی چیزین جیسے پانی کے کیڑے بڑے بڑے دکہلائی دیتے ہین کپڑا بننے کی کلین سینے کی کل تیل نکالنے کی کل چہاپنے کی کل قسمہ کے کل برقی صندوق برقی گلوبند برقی چراغ گیس کی روشنی جو صرف دہوئین سے ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ صدہا چیزین ہین کہ اگر اگلے لوگ ان سے بہت اتر کر بہی کوئی چیز دیکہتے تو اسکو خلاف عادت جانتے اور سحر کا گمان کرتے مگر اب یہ سب چیزین عادت کے موافق ہوتی جاتی ہین اور لوگ انکے اسباب اور آلات کو سمجہنے لگے ہین پس کوئی انکو تعجب کی نگاہ سے نہین دیکہتا ہے اور سب سے زیادہ عجیب وہ آلہ ہے جو آواز کے روکنے کے لیے حال مین ایجاد ہوا ہے اسیطرح قوت سامعہ کو بڑہانے کا آلہ اسیطرح پانی مین بلا تکلف چلنے کا آلہ ہوا مین پرند کی طرح اڑنے کا آلہ یہ سب اشیا ملک امریکہ مین جاری ہو چکے ہین اور تار ریڈیو یعنے آلہ جہاز شکن اور ڈائنامیٹ یعنی آلہ انہدام عمارات عظیمہ بہی نہایت عجیب ہین اسیطرح انواع و اقسام کی توپین کہ بعضی توپ سے ایک منٹ مین دس ہزار گولے چہوڑے جاتے ہین اسیطرح انواع و اقسام کے جنگی فولادی جہاز جو بخار کے زور سے دریا مین چلتے ہین اور بعضے پانی مین ڈوب کر چلتے ہین اسیطرح وہ ریل جو کہ بجائی قوت سے اب امریکہ مین چلا جاتی ہے اسیطرح غبارہ جس مین فوج اور توپ خانہ رکہکر ہوا مین اڑتا ہے اور جہان چاہین اسکو اتار دین یہ سب عجائب اشیا آلات اور ادویہ کے زور سے ایجاد کی گئی ہین کوئی ان مین سے سحر نہین ہے گو بعضے نافہم اسکو سحر سمجہیں اور بنی اسرائیل کے ساحرون نے یہ گمان سے معلوم ہوا کہ کل سحر آلات ہی کے زور سے کیا تہا بلکہ احتمال ہے کہ انکے

سحر مین بہت سی چیزین ایسی بھی ہون گی جو بغیر مدد آلات کے ہون بامداد ارواح خبیثہ وغیرہ اور بعض چیزین آلات وادویہ سے بھی ہون اور پروردگار نے مجموع کو تغلیبا سحر کہا ہو بالجملہ سحر وہی علم ہے جس سے بذریعہ تسخیر کواکب یا بذریعہ ارواح اور اجنہ خبیثہ یا شیاطین کے کوئی کام خلاف عادت کیا جاوے یا بذریعہ ایسے اعمال کے جنکو ان اسور مین دخل ہو گو بطور خفی جیسے بابون مین گرہین دینا ناریل پھوڑنا کہ شیاطین انمین شریک ہوتے ہین یا بذریعہ نظر وغیرہ کے کسیکو مدہوش کیا جاتا ہے جیسے مسمریزم مین یہ سب سحر ہین اب عام ہے کہ اسکے حاصل کرنیکے لیے کلمات کفر و شرک کہنے کی حاجت ہو یا نہ ہو ہر طرح ہر ایک قسم کا سحر کفر ہے اور ساحر واجب القتل ہے المحدیث کا یہی مذہب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ قَالَتْ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَنْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ وَاللهِ يَا عَائِشَةُ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے بنی زریق کے یہودیون مین سے جادو کیا جسکا نام لبید بن اعصم تھا یہانتک کہ آپ کا یہ حال ہو گیا کہ ایک کام کو آپ کر رہے ہین حالانکہ اسکو نہین کرتے تھے ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا کہ آپنے دعا کی اللہ تعالے سے پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ بیشک اللہ نے مجھکو بتلادی وہ بات جو مین اُس سے پوچھتا تھا میرے پاس دو شخص آئے (اور بیٹھ گئے مین سے) ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤن کے پاس پھر جو سر کے پاس بیٹھا تھا اُس نے کہا اُس سے جو پاؤن پاس بیٹھا تھا یا جو پاؤن کے پاس بیٹھا تھا اُس نے کہا اُس سے جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو کیا بیماری ہے (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) دوسرا بولا اسپر جادو ہوا ہے اس نے کہا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا لبید بن الاعصم (یہودی ملعون) ہے اس نے کہا کس چیز مین جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی مین اور اُن بالون مین

جو کنگھی کرتے وقت سر سے گرتے ہیں تر کھجور کے خوشے کے غلاف میں (کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے) اس نے کہا یہ چیزیں کہاں ہیں دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوے میں (یا ذروان کے کنوے میں چوبنی زریق کا ایک کنواں تھا جہاں یہ یہودی ملعون رہتا تھا) حضرت عائشہؓ نے کہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (یہ خبر پاکر) اس کنوے پر آئے آپ کے ساتھ کئی لوگ تھے آپ کے اصحاب میں سے (آپ نے ان چیزوں کو کنوے میں سے نکلوایا وہ کنگھی نکلی اس میں بال بھی تھے جس میں گرہیں دی تھیں کھجور کے ایک پوست میں) جب آپ لوٹ کر آئے تو فرمایا قسم خدا کی اے عائشہ اس کنوے کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا پانی (یعنے رنگین) اور وہاں پر جو کھجور کے درخت تھے گویا وہ سر ہیں شیطانوں کے (ایسے کریہ منظر اور بدشکل تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ان جادو کی چیزوں کو جلایا کیوں نہیں (تاکہ سب لوگ اس کو دیکھیں اور گواہ رہیں یہود کی شرارت پر) آپ نے فرمایا نہیں مجھکو تو اللہ نے تندرست کر دیا اور مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں اسکی برائی پھیلانا پھر آپ نے حکم دیا وہ چیزیں دفن کر دی گئیں ف دوسری روایت میں ہے کہ آپ پر سورہ معوذتین اوتریں آپ ایک ایک آیت ان میں سے پڑھتے جاتے اور ایک ایک گرہ بال کی کھلتی جاتی یہانتک کہ گیارہ گرہیں کھل گئیں جب گیارہ آیتیں جو ان دونوں سورتوں میں ہیں پوری ہوئیں اور سحر کا اثر آپ پر سے جاتا رہا آپ نے اس خیال سے اس معاملہ کو فاش نہ کیا کہ بیفائدہ اور مردود یہودی زیادہ دشمن ہوگا کہیں اور کچھ سحر نہ کرے دوسرے وہ اقرار تھوڑی کریگا اور ثبوت گواہی سے نہ تھا پھر ظاہر کرنا اور تمام یہودیوں کی عداوت کو ترقی دینا کیا ضرور ہے تیسرے یہ کہ اگر آپ فاش کرتے تو وہ مردود یہودی اپنے دلمیں پھول جاتا کہ میرے سحر کا آپ پر خوب اثر ہوا اب تو اسکو معلوم ہی نہ ہوا کہ اس سحر نے کچھ اثر بھی کیا یا نہیں چوتھے یہ جب اس یہودی کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ سحر نکالکر پھینک دیا گیا تو وہ اور دوسرا طیار کرتا اب تو اسکو یہی خیال رہا کہ وہ سحر اپنے حال پر قائم ہے۔ اگر اللہ جل جلالہ چاہتا تو آپ پر سحر کی تاثیر نہ ہوتی مگر آپ پر جو سحر کا اثر ہوا اس میں کئی حکمتیں تھیں ایک یہ کہ سحر کی حقیقت ثابت ہو جاوے جب آپ پر اسکا اثر ہوا تو اور لوگوں پر بھی اثر کرنا بعید نہیں دوسری یہ کہ آپکا ساحر اور جادوگر نہ ہونا ثابت ہو جاوے جیسے مشرکین گمان کرتے تھے کہ آپ ساحر ہیں معاذ اللہ کیونکہ ساحر پر سحر کا اثر نہیں ہوتا اور یہ سحر اسوقت کیا گیا تھا جب آپ حدیبیہ سے لوٹ کر آئے ۶ھ ہجری میں اور اسکا اثر چالیس روز یا چھ مہینے یا ایک سال تک رہا **عن** ابن عمر قال قالت ام سلمة یا رسول الله لا یزال یصیبك كل عام وجع من الشاة السمومة التی اكلت قال ما اصابنی شیء منها الا وهو مكتوب علی آدم فی طینته ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المومنین ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ آپکو ہر سال بیماری ہوا کرتی ہے اس زہریلی بکری سے جو آپنے کھائی تھی (خیبر میں ایک یہودیہ کی دعوت میں آپنے

فرمایا مجھکو کچھ نہین ہوا مگر جو میری تقدیر مین لکھا تھا جب آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے **ف** بخاری کی روایت مین ہے کہ آپنے مرض موت مین فرمایا اے عائشہ مین اس کھانیکا اثر اب تک پاتا ہون جو مینے خیبر مین کھایا تھا میرے دل کی رگ معلوم ہوتا ہے اب کٹ گئی معاذ اللہ کس شدت کا زہر اس خبیث یہودیہ ملعونہ نے اس بکری مین ملایا تھا آپ نے ایک ہی نوالہ کھایا تھا جس کا اثر برسون تک رہا آخر اسی کے اثر سے وفات پائی اور یہ عین شہادت ہے اسعورت ملعونہ کا نام زینب بنت حارث تھا جو مرحب یہودی کی بہن تھی اور مرحب کو جناب حیدر نے جنگ خیبر مین واصل جہنم کیا تھا اب اختلاف ہے روایات کا کہ آپنے اس عورت کو قتل کرایا یا نہین بعضون نے کہا بشر بن براء اس گوشت کے کھانے سے مرگئے تھے آپنے اس عورت کے بشر کے وارثون کو حوالہ کردیا انہون نے اسکو قتل کیا **باب** الفزع والآرق وما یتعوذ منہ گھبراہٹ اور نیند کے اچاٹ ہونیکا بیان **عن** خولۃ بنت حکیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان احدکم اذا نزل منزلا قال اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق لم یضرہ فی ذلک المنزل شیء حتی یرتحل منہ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے کوئی جب کسی جگہ مین اترے (سفر مین) اور یہ کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اس منزل کی کوئی چیز اسکو نقصان نہ پہونچاویگی یہانتک کہ وہان سے کوچ کرے **عن** عثمان بن ابی العاص قال لما استعملنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الطائف جعل یعرض لی شیء فی صلوتی حتی ما ادری ما اصلی فلما رأیت ذلک رحلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن ابی العاص قلت نعم یا رسول اللہ قال ما جاء بک قلت یا رسول اللہ عرض لی شیء فی صلوتی حتی ما ادری ما اصلی قال ذاک الشیطان ادنہ فدنوت منہ فجلست علی صدور قدمی قال فضرب صدری بیدہ وتفل فی فمی وقال اخرج عدو اللہ ففعل ذلک ثلث مرات ثم قال بعملک یا محمد قال فقال عثمان فلعمری ما احسبہ خالطنی بعد عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف کا عامل کیا تو مجھے نماز مین کچھ خیال آنے لگا یہانتک کہ مجھکو یاد نہین رہتا تھا کتنی رکعتین پڑھی ہین جب مین نے یہ حال دیکھا تو مدینہ کو سفر کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے فرمایا ابو العاص کا بیٹا ہے مینے عرض کیا جی ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کیوں آیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ نماز مین مجھے ایسا خیال آنے لگا ہے جس سے مجھکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین مینے پڑھین آپنے فرمایا یہ شیطان کا کام ہے میرے نزدیک آ مینے نزدیک گیا اور اپنے پاؤن کی انگلیون پر (سودب) بیٹھا آپنے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے مونہہ مین اپنا تھوک ڈالدیا اور فرمایا اخرج اے دشمن خدا پس ایسا تین مرتبہ کیا پھر فرمایا اب اپنے کام مین لگ جا عثمان نے کہا پس قسم ہے اپنی جان کی میرا خیال نہین کہ پھر کبھی مجھ سے ملا ہو

العاص کی بار اسکو بھی اپنے پیمبر کے پاؤن چومنا اور آنکھوں سے لگانا نصیب کر) اور فرمایا نکلجا اے اسکے دشمن تین بار آپنے ایسا ہی کیا پھر فرمایا جا اپنے کام پر جا (یعنے طائف کو) عثمان نے کہا تم میری عمر کی قسم نہیں جانتا کہ اسکے بعد شیطان نے مجھے بہلایا ہو یا میرے سے خلط کیا ہو (یعنے ملا ہو) عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ لِیْ اَخًا وَجِعًا قَالَ مَا وَجَعُ اَخِیْکَ قَالَ بِہٖ لَمَمٌ قَالَ اذْہَبْ فَاْتِنِیْ بِہٖ قَالَ فَذَہَبَ فَجَاءَ بِہٖ فَاَجْلَسَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ فَسَمِعْتُہٗ عَوَّذَہٗ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَاَرْبَعِ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَتَیْنِ مِنْ وَسَطِہَا وَاِلٰـہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ وَثَلَاثِ اٰیَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِہَا وَاٰیَۃٍ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ الْحَسِیْبُ قَالَ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَاٰیَۃٍ مِنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ وَاٰیَۃٍ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ لَہٗ بِہٖ وَاٰیَۃٍ مِنَ الْجِنِّ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا وَعَشْرِ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلٰثِ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ فَقَامَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَدَرَ اَنْ لَّیْسَ لَہٗ بَاْسٌ ابولیلے سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میرا ایک بھائی بیمار ہے آپنے فرمایا کیا بیماری ہے وہ بولا اسکو آسیب ہو گیا ہے (یہ کئی ایک طرح سے ہوتا ہے جن انسان کے بدن میں سما جاتا ہے اسکو بوجہ سا معلوم ہوتا ہے اور کبھی جن صدر پر ہو نچا دیتا ہے تو عقل یا حواس میں فرق آجاتا ہے غرض جب جن کا ساتھ یعنے آسیب ہوتا ہے تو دوا سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مرض بڑھتا جاتا ہے) آپنے فرمایا اور اسکو لیکر آ وہ گیا اور اسکو لیکر آیا آپنے اسکو اپنے سامنے بٹھلایا یعنے سنا آپنے سورہ فاتحہ اسپر پڑھی پھر چار آیتیں شروع سورہ بقر کی اور دو آیتیں اسکے بیچ کی وَاِلٰـہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ اور آیۃ الکرسی اور تین آیتیں اسکے اخیر کی اور ایک آیت سورہ عمران کی میں سمجھتا ہوں یہ آیت تھی شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اخیر تک اور سورہ اعراف کی یہ آیت اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ اور سورہ مومنین کی یہ آیت وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ لَہٗ بِہٖ اور سورہ جن کی یہ آیت وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا اخیر تک اور دس آیتیں شروع سورہ والصافات سے اور تین آیتیں اخیر سورہ حشر کی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (یعنے اخلاص اور معوذتین) پھر وہ گنوار ایسا کھڑا ہو گیا جیسے اسکو کوئی بیماری نہ تھی فَسُبْحَانَ اللّٰہِ اللہ کے کلام پاک میں ایسی ہی تاثیر ہے کہ تمام شیاطین اور خبیث جن اس سے بھاگ جاتے ہیں مگر یہ تاثیر اسوقت بہت جلد ہوتی ہے جب پڑھنے والا اللہ کا مقرب بندہ ہو اب بھی یہ تاثیر کلام پاک کی اور حدیث نبوی کی موجود ہے مگر ہمارے گناہوں کی وجہ سے بخوبی یہ تاثیر ظاہر نہیں ہوتی چنانچہ ایک شخص پر جن آیا ایک بزرگ نے یہ آیت سنائی قل آمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون جن نے کہا واللہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ اتارا ہم پر اور جو کچھ اتارا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد پر اور جو کچھ دیا موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کو ان کے رب سے ہم فرق نہیں کرتے کسی میں ان سے اور ہم اسی کے حکم پر ہیں) اور ایک صاحب وہاں موجود تھے انہوں نے یہ آیت دوسرے

کسی شخص پر جس پر اتفاق سے وہی جن آیا تھا جن بولا آیت تو وہی ہے مگر پڑھنے والا وہ نہیں ہے مسلمان کو چاہیے کہ جب اسپر آسیب کا خلل ہو تو یہی آیتین آسیب زدہ پر پڑھے اور دعا کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پر فتوح سے توسل کرے یقین ہے کہ وہ آسیب دفع ہو جاویگا اور اگر دفع نہ ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہماری گناہوں کی وجہ سے اور حلال کی روٹی نکھانے سے پورا اثر نہیں ہوتا اسوقت کسی اور متقی پرہیزگار خدا ترس بزرگ سے رجوع کرے ان سے بھی آیتین آسیب زدہ پر پڑھوادی اگر اس سے بھی دفع نہو تو ان بزرگون کی قبور کی زیارت کرادے جو دفع آسیب اور شیاطین کے لیے مشہور تھے جیسے حضرت سید اشرف جہانگیر رحمہ اللہ مایکہ معظمہ اور حرم نبوی میں آسیب زدہ کو لیجاوے اگر ہو سکے اللہ چاہے تو ضرور دفع ہو جاویگا **کتاب** اللباس کتاب لباس کی (یعنے کپڑا پہننے کے احکام کی) **باب** لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کا بیان **عن** عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فقال شغلتنی اعلام ھذہ اذھبوا بھا الی ابی جھم و ائتونی بانبجانیۃ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک اونی چادر میں جس میں نقش تھے پھر نماز پڑھکر آپنے فرمایا کہ اس چادر کے بیل بوٹے نے مجھکو غافل کر دیا (نماز میں) یہ چادر ابوجہم پاس لے جاؤ (انھون نے یہ چادر آپ کی خدمت میں گذرانی تھی) اور اسنے ایک سادی چادر مجھے لا دو **ف** اس حدیث سے کئی باتین نکلین ایک یہ کہ نماز میں خشوع یعنے دل لگانا عاجزی سے ضرور ہے دوسرے یہ کہ اگر خشوع میں خلل پڑجاوے تو نماز درست ہو جاویگی کیونکہ آپنے یہ منقول نہیں ہوا کہ آپنے اس نماز کا اعادہ کیا جو نقشی چادر میں پڑھی تھی مگر بعض بزرگون سے منقول ہے کہ ساری نماز میں اگر ذرا سی دیر بھی خشوع ہو جاوے تو نماز صحیح ہو جاویگی لیکن اگر کل نماز میں اول سے لیکر اخیر تک بالکل خشوع نہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی تیسرے یہ کہ نماز میں ایسے لباس کا پہننا جس میں یا ایسے ہی نماز پڑھنا جہان زیب و زینت زیادہ ہو اور نمازی کو خشوع نہ ہو سکے مکروہ ہے چوتھے یہ کہ انبیا بھی بشر ہین اور صفات بشری سے معرا نہین ہین کبھی انکا دل بھی دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور یاد الٰہی سے غفلت ہو جاتی ہے لیکن وہ فوراً توبہ اور استغفار کرتے ہین اور جس چیز کی وجہ سے غفلت ہوتی ہے اسکو نکالڈالتے ہین حضرت سلیمان نے جو گھوڑون کو مروا ڈالا وہ بھی اسی وجہ سے تھا کہ انکی دیکھنے میں نماز سے غافل ہو گئے تھے اور ہمیشہ اہل اللہ نے ایسا ہی کیا ہے کہ جو چیز یاد الٰہی سے غافل کر دی اسکو ترک کر دیا ہے نفس کو سزا دینے کے لیے پانچوین یہ کہ جو مقربین بارگاہ الٰہی ہین انکو مباحات میں بھی مصروف ہونا سزاوار نہیں ہے البتہ بقدر ضرورت مباح سے فائدہ اوٹھا سکتے ہین لیکن عابد اور عشرت سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہین جیسے آپنے کیا کہ نقشی چادر کو واپس کر دیا حالانکہ اس کا

پہننا درست تھا اور عوام لوگون کو یہ باتین منع نہین ہین عن ابی بردۃ قال دخلت علی عائشۃ فاخرجت الی ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من ھذہ الاکسیۃ التی تدعی الملبدۃ واقسمت لی لقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھما ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین جناب عائشہ صدیقہ پاس گیا اونہون نے ایک موٹی کپڑے کا تہ بند نکالا جو یمن مین بنتا ہے اور ایک کمل ان کملون مین سے جنکو ملبدہ کہتے ہین را یک قسم کا موٹا اور ارزان کمل ہے عرب مین) اور قسم کہائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اندونو کپڑون مین ف سبحان اللہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کمل اور ایک تہ بند پر اکتفا کی تو ہمون کو ان دو چیزون پر اکتفا کرنا چاہیے مطلب یہ ہے کہ دنیادارون کی خوشامد کرنے سے اور بیہودہ دوڑتے پہرنے سے ہمیشہ پرہیز رکھے اور قناعت کو اپنا شعار گردانے اور سوال اور حاجت لیجانے سے اپنے تئین ذلیل وخوار نہ کرے۔ بڑی حاجت دو چیزون کی ہے اگر یہ نہ ملین تو انکے لیے فکر کرنا ضرور ہے اور کوشش کرنا جانتک ہو سکے ایک کھانا بروقت گرسنگی اور شدید جوع کے بقدر سد رمق کوئی کھانا ہو اگرچہ ایک روٹی جو کی یا جوار کی اور ایک پیالہ پانی ہی کا سہی دوسرے کوئی کپڑا ستر عورت کے لیے اور کوئی کپڑا سردی سے بچنے کے لیے پس ستر عورت کے لیے ایک تہ بند کافی ہے اور سردی سے بچنے کے لیے ایک کمل کافی ہے اب اگر کھانا بقدر سد رمق اور پہننے کو ایک تہ بند اور ایک کملی ملجاوے تو آدمی بے پرواہ ہے کسی کی خوشامد کرنے سے اور سوال کرنے سے اور اپنے تئین ذلیل کرنے سے اس سے زیادہ کی حاجت نہین ہے لیکن اگر خداوند کریم اپنے فضل سے کسی اپنے بندے کو زیادہ کشایش دیوے تو عمدہ کھانے کھانا یا عمدہ کپڑے پہننا منع نہین ہے آپ کھاوے اور پہنے اور دوسرے مستحق بھائی مسلمانون کو دیوے اور یتیمون اور بیوون اور جورو بچون اور ناتے والون کی خبر گیری کرے مگر یہ تو ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ہم عمدہ کھانے یا عمدہ کپڑے یا عمدہ بچھونے کے لیے دنیادارون کے سامنے ذلیل ہوین اور اپنے اپنی حاجت ظاہر کرین کا یناس کان اور جو شخص ان چیزون کے طمع مین پھنس جاوے وہ ہمیشہ فقیر اور محتاج ہی رہے گا اور کتنی ہی دولت اسکے پاس ہو مگر اس سے زیادہ کا طلبگار رہوگا کیونکہ طمع کی کوئی انتہا نہین ہے اور دولت کی کوئی حد نہین ہر ساری عمر اسی فکر اور رسوائی اور تکلیف اور خواری اور سرگردانی مین گذرے گی اور کبھی عیش اور چین نہ ملیگا نہ کبھی راحت اور خوشی اور بے فکری حاصل ہوگی وتلک عذاب الیم عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی شملۃ قد عقد علیھا عبادہ بن صامت سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑھی جسپر گرہ دیدی تھی (تاکہ کھل نہ جاوے نماز مین) عن انس بن مالک قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ انس بن مالک سے روایت ہے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ کے اوپر ایک چادر تھی نجران کی (جو ایک مقام ہے حجاز اور شام اور یمن کے بیچ میں) موٹے حاشیہ کی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُبُّ أَحَدًا وَلَا يَطْوِي لَهُ ثَوْبٌ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی کو برا کہتے ہوئے اور نہ کوئی دوسرا آپ کا کپڑا تہ کرتا۔ **ف** اول تو کپڑے ہی آپکے پاس کم تھے اور جو تھے انکو آپ خود ہی تہ کر لیتے اور رکھدیتے خدمتگار سے یہ کام نہ لیتے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ قَالَ وَمَا الْبُرْدَةُ قَالَ الشَّمْلَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدَيَّ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ أَكْسِنِيهَا قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنْتَ كَسَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِأَلْبَسَهَا وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چادر لیکر آئی ابو حازم نے پوچھا چادر کیا (انہوں نے کہا شملہ (جو اوڑھا جاوے) خیر وہ عورت بولی یا رسول اللہ میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے آپکو پہنانے کے لیے آپنے اس چادر کو لے لیا کیونکہ آپکو اسکی احتیاج تھی پھر آپ برآمد ہوئے ہم لوگوں پر اور وہی چادر آپکا تہ بند تھی اتنے میں ایک شخص آیا فلان فلان کا بیٹا (سہل نے اسکا نام لیا جسکو اس حدیث بیان کی مگر ابو حازم خود ان سے راوی ہیں یہ نام بھول گئے) اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ کیا خوب چادر ہے میں اسکو پہنوں آپنے فرمایا ہاں جب آپ گھر میں تشریف لیگئے تو اس چادر کو تہ کیا اور اس شخص کے پاس بھیجدیا لوگوں نے اس سے کہا قسم خدا کی تو نے اچھا کام نہیں کیا اس چادر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا اور آپکو اسکی احتیاج تھی اور تو نے مانگ لیا اسکو آپسے اور تو جانتا ہے کہ آپ کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص بولا میں نے قسم خدا کی یہ چادر آپسے اسلیے نہیں مانگی کہ میں اسکو پہنوں لیکن میں نے اسلیے مانگی کہ میری کفن میں یہ چادر کام آوے سہل نے کہا پھر وہی چادر اس شخص کا کفن ہوئی جسدن وہ مرا **ف** دوسری روایت میں اس شخص کا نام عبد الرحمان بن عوف مذکور ہے جو کبار صحابہ اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ اور اہل اللہ لوگوں کے تبرکات کے لیے لینا درست ہے اور متبرک کپڑے کفن کے لیے رکھنا بہتر ہے اور آثار صالحین سے برکت لینا جائز ہے **عَنْ**

انس قال لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوف واحتذی المخصوف لبس ثوبا خشنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صوف پہنا (یعنے بالون کا کپڑا) اور سوئے یا جوتی کو آپ نے لیا اور سخت کپڑا پہنا **ف** مردون کا یہی لباس ہے یعنے موٹا اور سخت اور نرم اور نازک اور چکنا اور باریک کپڑا عورتون کے لیے مناسب ہے مگر بعض بے وقوف مردان کپڑون کو پہنتے ہین جیسے ململ جالی مینوڈوریہ چکن گون وغیرہ اور بنانے والے انپر ہنستے ہین **باب** ما یقول الرجل اذا لبس ثوبا جدیدا آدمی جب نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے **عن** ابی امامۃ قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیوتی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لبس ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیوتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق او القی فتصدق بہ کان فی کنف اللہ وفی حفظ اللہ وفی ستر اللہ حیا ومیتا ما لھا تلا ثا ابو امامہ سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے نیا کپڑا پہنا تو کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھکو پہنایا وہ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہون اور اپنی زندگی مین اسسے زیب کرتا ہون پھر کہا میں نے سنا ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور یون کہے الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی (اسکا معنے وہی ہے جو اوپر گذرا) پھر پرانے کپڑے کو جو اس نے اتارا صدقہ کردے تو وہ اللہ کی حفاظت اور اسکے حمایت مین رہیگا زندگی مین اور مرنے کے بعد بھی تین بار یہ فرمایا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی عمر قمیصا ابیض فقال ثوبک ھذا غسیل ام جدید قال لا بل غسیل قال البس جدیدا وعش حمیدا ومت شھیدا ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک سفید کرتہ پہنے دیکھا تو فرمایا تیرا یہ کپڑا دھویا ہوا ہے یا نیا ہے اونہون نے کہا جی دھویا ہوا ہے آپنے فرمایا نیا کپڑا پہن اور اچھی طرح زندگی کر اور شہید ہو کر مر **ف** یہ آپنے دعا دی حضرت عمر کو ایسا ہی ہوا کہ بڑی حکومت کے ساتھ وہ زندہ رہے اور اخیر مین شہید ہو کر مرے رضی اللہ عنہ وارضاہ **باب** ما نھی عنہ من اللباس جسطرح کپڑا پہننا منع ہے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبستین فاما اللبستان فاشتمال الصماء والاحتباء فی الثوب الواحد لیس علی فرجہ منہ شیء ابو سعید خدری سے روایت ہے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو لباسون سے ایک تو اشتمال صماء سے اور وہ یہ ہے کہ ایک کپڑا لیکر اسکو سارے بدن پر اس طرح سے لپیٹ لیوے کہ ہاتھ ہلانے کی گنجایش نہ رہے نہ باہر نکالنے کی اس مین تکلیف ہوتی ہے اور کبھی کپڑا

چھوٹا ہوتا ہے تو سامنے سے ستر کھلجاتا ہے اسلیے منع ہوا) دوسرے ایک کپڑے مین اضطبار کرنے سے (یعنی گوٹ مار کر بیٹھنے سے جسمین شرمگاہ پر اس کپڑے مین سے کچھ نہو (کیونکہ اس مین اکثر ستر کھلجاتا ہے) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبستین عن اشتمال الصماء وعن الاحتباء فی الثوب الواحد یفضی بفرجہ الی السماء ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے اس مین یون ہے کہ ایک کپڑے مین احتبار کرنے سے منع فرمایا اس طرح پر کہ شرمگاہ آسمان کیطرف کھلی رہے **عن** عائشۃ قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وانت مفضی فرجک الی السماء حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب** لبس الصوف باون کا کپڑا پہننا **عن** ابی بردۃ عن ابیہ قال قال لی یا بنی لو شھدتنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابتنا السماء لحسبت ان ریحنا ریح الضأن ابوموسی اشعری نے اپنے بیٹے ابوبردہ سے کہا بیٹا تو ہمکو اسوقت کاش دیکھتا جب ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہمپر باران پڑتا تو تو سمجھتا کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے **ف** کیونکہ باون کے کپڑے جب بھیگ جاتے ہین ان مین سے ایسی ہی بو پھوٹ نکلتی ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وعلیہ جبۃ رومیۃ من صوف ضیقۃ الکمین فصلی بنا فیھا لیس علیہ شئ غیرھا عبادہ بن صامت سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر برآمد ہوئے آپ رومی کا جبہ پہنے ہوے تھے باون کا تنگ آستینون کا آپنے نماز پڑہائی ہمکو اور سوا اسکے اور کوئی کپڑا آپ پر نہ تھا **عن** سلمان الفارسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فقلب جبۃ صوف کانت علیہ فمسح بھا وجھہ سلمان فارسی رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور باون کا جبہ جو آپ پہنے تھے اسکو اولٹ کر اس سے مونہہ پونچھا **عن** انس بن مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیم غنما فی اذانیھا ورأیتہ مؤتزرا بکساء انس بن مالک سے روایت ہے مینے دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بکریون کو داغ دے رہے تھے انکے کانون مین اور مینے دیکھا آپ ایک کملی کا تہ بند باندھے ہوے تھے **ف** چونکہ کملی اکثر باون کی ہوتی ہے اسلیے مولف اسحدیث کو اس باب مین لائے **باب** البیاض من الثیاب سفید کپڑون کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ثیابکم البیاض فالبسوھا وکفنوا فیھا موتاکم ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر کپڑے تمہارے سفید ہین انہی کو پہنو اور انہی مین اپنے مردون کو کفن دو **عن** سمرۃ بن جندب قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا ثِیَابَ الْبَیَاضِ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ سمرہ بن جندب سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ ہیں اور عمدہ ہیں ف جب میلے ہوئے دھوڈالا دھونے سے خراب نہیں ہوتے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰہَ بِہٖ فِیْ قُبُوْرِکُمْ وَمَسَاجِدِکُمُ الْبَیَاضُ ابو الدرداء سے روایت ہے بہتر لباس جسکو پہنکر تم اللہ کی زیارت کرتے ہو اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں وہ سفید ہے معلوم ہوا نماز بھی سفید کپڑے میں بہتر ہے اور کفن کے لیے بھی سفید ہی کپڑا بہتر ہے **باب** مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ جو شخص اپنا کپڑا ضرورت سے زیادہ لٹکاوے غرور اور فخر کی راہ سے ف ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام ہے کیونکہ اسراف ہے اگر غرور کی راہ سے ہو اسیطرح ہر کپڑے کا ضرورت سے زیادہ صرف کرنا جیسے استینیں بہت لمبی اور بہت چوڑی رکھنا یا پائجامے کے پائنچے جیسے ہندوستان کی عورتیں کرتی ہیں یا دوپٹے بہت لمبے جیسے دکن کی عورتیں کرتی ہیں مکروہ ہے کیونکہ یہ ضائع کرنا ہے کپڑے کا اگر وہ کپڑا کسی مسکین کو دیا جاوے تو اسکے کام آوے اور اگر تکبر اور فخر کی راہ سے ہو تو حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَجُرُّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا اپنا لٹکاتا ہے غرور کی راہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نہیں دیکھے گا (گویا اس غرور کے بدل قیامت کے دن اسکو ذلیل کرے گا لوگوں میں کہ اور بندوں سے باتیں کرے گا ان کیطرف مخاطب ہوگا مگر مغرور کیطرف نہ دیکھے گا ہی نہیں) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَلَقِیْتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ فَذَکَرْتُ لَہٗ حَدِیْثَ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاَشَارَ اِلٰی اُذُنَیْہِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ ابو سعید سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا پائجامہ لٹکایا تکبر کی راہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نہیں دیکھیگا عطیہ نے کہا جو راوی ہے حدیث کا ابو سعید سے) میں ابن عمر سے ملا بلاط میں (وہ ایک مقام ہے مدینہ میں مسجد نبوی اور بازار کے درمیان) اور میں نے انسے ابو سعید کی یہ حدیث بیان کی ابن عمر نے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف اور کہا حدیث کو میرے دونو کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَرَّ بِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یَجُرُّ سُبْلَہٗ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ابو ہریرہ پر سے ایک جوان قریش کا وہ اپنی چادر لٹکاتا تھا ابو ہریرہ نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنا کپڑا غرور اور فخر کی

راہ سے لٹکاوے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکیطرف نہین دیکھیگا **باب** مَوْضِعِ الْإِزَارِ اَیْنَ هُوَ بالجملہ کہانتک ہوسکتا ہے **عَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَسْفَلِ عُضْلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِی الْكَعْبَیْنِ حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کا نیچے کا پٹھا پکڑا اور فرمایا ازار کا یہ مقام ہے (یعنے نصف ساق تک) اگر تو یہ نکرے تو اس سے نیچے رکھ اگر یہ بھی نہ کرے تو ٹخنون سے نیچے ازار کا حق نہین ہے **عَنْ** حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ دوسری روایت بھی حذیفہ سے ایسی ہی ہے **عَنِ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فِی الْإِزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْكَعْبَیْنِ وَمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ فِی النَّارِ یَقُوْلُ ثَلٰثًا لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا عبدالرحمان سے روایت ہے میںنے ابوسعید خدری سے کہا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے باب مین کچھ سنا ہے اونہون نے کہا ہان میںنے آپ سے سنا کہ مومن کی ازار اسکے نصف ساق تک ہوتی ہے اور اگر ٹخنون تک کہے تو بھی اسمین کچھ گناہ نہین ہے لیکن ٹخنون سے جو نیچے ہو وہ تو دوزخ مین ہے تین بار آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ اس شخص کیطرف نہ دیکھیگا جو اپنی ازار تکبر کی راہ سے لٹکاوے **عَنِ** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا سُفْیَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسْبِلْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْبِلِیْنَ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سفیان بن سہل اپنے کپڑے کو مت لٹکا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دوست نہین رکھتا کپڑا لٹکانیوالون کو **ف** ازار لٹکانا سخت گناہ ہے اور اس مین بڑی وعید آئی ہے ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے والیکو نماز اور وضو دونون کے اعادہ کا حکم دیا اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم تشدد اور تہدید کے طور پر تھا کیونکہ وضو ٹوٹنے کی کوئی وجہ نہین ہے بہرحال ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑہنا بڑی خرابی کی بات ہے اس مین نماز صحیح نہونے کا اندیشہ ہے اور شعبان کی شب کی فضیلت مین جو حدیث آئی ہے اس مین یہ ہے کہ اس شب مین سب کی مغفرت ہوتی ہے مگر جو دائم الخمر ہو اور جو زیادہ لعنت کیا کرتا ہو اور جو ازار لٹکاتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وعید اسکے لیے ہے جو غرور اور کبر کی راہ سے ایسا کرے اور جسکی ازار خود بخود کبھی ٹخنون سے نیچے ہوجایا کرے تو وہ اس وعید مین داخل نہین ہے بدلیل اسکے کہ ابوبکرؓ نے عرض کیا میری ازار کبھی ٹخنون کے نیچے ہوجاتی ہے آپنے فرمایا تو ان لوگون مین سے نہین ہے اور لٹکانا کچھ ازار سے خاص نہین ہے بلکہ ہر ایک کپڑے مین مقدار سنت یا مقدار ضرورت

ٹہرانا اسکو لٹکانا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار نصف ساق تک ہوتی اور یہی افضل ہے اور ٹخنون تک حضرت ہے اس سے نیچے حرام ہے اسیطرح عمامہ کا شملہ نصف پشت سے زیادہ لٹکانا مدعت اور حرام ہے اور اسراف ہے لمعات مختصراً **باب** لُبْسِ الْقَمِيصِ قمیص پہننے کا بیان **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَمِيصِ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کپڑا کرتے سے زیادہ پسند نہ تہا **ف** یعنے سیئے ہوئے کپڑے مین اب کپڑے کی جنس تو دوسری روایت مین ہے کہ سب سے زیادہ پسند آنیکو جبرہ تہا یعنے دہاری دار کپڑا ایسے کپڑا مین جس مین سرخ کاڑیان ہوتی ہین اور اُس زمانہ مین یہ کپڑا روئی کے سب کپڑون مین عمدہ تہا **باب** طُولِ الْقَمِيصِ کرتہ قمیص کا لمبا کرنا **ف** ضرورت سے زیادہ منع ہے اور یہ نہی اسبال مین داخل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قمیص گٹہنون تک ہو اور انتہا نصف ساق تک اس سے نیچا کرنا منع ہے اور دکن کے لوگ انگا ٹخنون سے بہی نیچا پہنتے ہین یہ بہی اسراف ہے اور حرام ہے مگر اب ایسے انگرکھے موقوف ہوتے جاتے ہین شکر خدا کا **عن** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَغْرَبَهُ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسبال ازار مین ہے اور قمیص مین اور عمامہ مین اور جس نے انمین سے کسی کو لٹکایا تکبر اور فخر کی راہ سے تو اللہ اسکیطرف نہین دیکہے گا قیامت کے دن ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا یہ حدیث کیسی غریب ہے **ف** فریابی نے کہا اسحدیث کو ابوداؤد ابی نکالا لباس مین اور نسائی نے زینت مین لیکن سب کے اسناد مین حسین بن علی جعفی ہے اور ابن ابی رواد جو ضعیف ہے اور ابن حبان نے افراط کیا اور کہا ابن ابی رواد متروک ہے اسکا نام عبدالمجید بن عبدالعزیز ہے وہ سچا تہا لیکن خطا کرتا تہا اور مرجیہ مین سے تہا (انجاح) **باب** كُمِّ الْقَمِيصِ کم یکون قمیص (کرتہ) کی آستین کتنی چاہیے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّولِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ لمبا ہوتا اور اسکی آستین چہوٹی ہوتی (پہونچون تک) **باب** حَلِّ الْأَزْرَارِ گریبان کی کہلی رہنا **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ وَإِنَّ زِرَّ قَمِيصِهِ لَمُطْلَقٌ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ فِي شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ إِلَّا مُطْلَقَةً أَزْرَارُهُمَا معاویہ سے روایت ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مینے آپ سے بیعت کی آپ کی قمیص کا زمہ کہلا ہوا تہا عروہ نے کہا مینے معاویہ بن قرہ اور انکے بیٹے کو دیکہا وہ گرمی اور جاڑے مین قمیص کا زمہ کہلا رکہتے **ف** گریبان کا سبحان اللہ صحابہ کو چہوٹی چہوٹی سنتون مین بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی پیروی کا کتنا خیال تھا جس حال مین اور جس وضع مین آپکو دیکھا ساری عمر وہی وضع اور روش اختیار کی آفرین
انکی عشق اور محبت پر اور کمال ایمان یہی ہی کہ آپ کی پیروی کی جاوے عبادات اور عادات مین گو عادات مین پیروی
کرنا واجب نہین ہے دوسری روایت مین ہی کہ آپکے کرتہ کا گریبان بیچ مین رہتا **باب** لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ پاجامہ پہننے
کا بیان **عن** سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ سوید بن قیس سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپنے پاجامہ چکایا **یا** اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپنے پاجامہ پسند کیا اور شاید
پہنا بھی ہو مگر پاجامہ کا پہننا آپسے ثابت نہین ہے **باب** ذَيْلِ الْمَرْاَةِ كَمْ يَكُوْنُ عورت کے آنچل کتنا لٹکانا درست ہے
عن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قُلْتُ اِذًا
يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
عورت کتنا آنچل لٹکاوے آپنے فرمایا ایک بالشت یعنے ٹخنے سے ایک بالشت نیچا رکھے مینے عرض کیا اتنے
مین تو پاؤن کھلجاوے گا آپنے فرمایا ایک ہاتھ نیچا رکھے اس سے زیادہ نکرے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعٌ فَكُنَّ يَلْبَسْنَهُ فَنُذْرِعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا ابن عمر رضے
اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو ذیل (یعنے آنچل یا پائینچہ ازار کا) ایک ہاتھ لٹکانے
کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آتین ہم ایک لکڑی سے ہاتھ کے ماپ انکو بتا دیتے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ اَكْرِمِيْ اُمَّ سَلَمَةَ ذَيْلَكِ ذِرَاعٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سے یا جناب بی بی ام سلمہ سے فرمایا اپنا ذیل ایک ہاتھ رکھہ **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ذُيُوْلِ النِّسَاءِ شِبْرًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِذًا تَخْرُجَ سُوْقُهُنَّ قَالَ
فَذِرَاعٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتون کے آنچل مین فرمایا کہ ایک بالشت
لٹکتا رہے حضرت عائشہ نے عرض کیا اسصورت مین تو انکی پنڈلیان کھل جاوینگی آپنے فرمایا ایک ہاتھ سہی
باب الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ سیاہ عمامہ کا بیان **عن** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ عمرو بن حریث سے روایت ہی مینے آن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے آپ کالا عمامہ باندھے تھے **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی آپ مکہ مین داخل ہوئے (جسدن
مکہ فتح ہوا) اور آپ کالا عمامہ باندھے تھے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

وعلیہ عمامۃ سوداء ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے ف ان حدیثوں سے سیاہ عمامہ کا مسنون ہونا نکلتا ہے دوسری روایتوں میں سفید اور سبز بھی منقول ہے اور آپ کے عمامہ کا طول سات یا آٹھ گز لکھا ہے جب گھر میں رہتے اور نماز پڑھاتے وقت بارہ گز کا اور لڑائی میں پندرہ گز کا منقول ہے (شاہ عبدالحق) **باب** ارخاء العمامۃ بین الکتفین عمامہ کا شملہ پشت پر دونو مونڈھوں کے بیچ میں لٹکانا **عن** جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ عمرو بن حریث سے روایت ہے گویا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا جسکے دونو کنارے آپنے اپنے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکائے تھے **باب** کراہیۃ لبس الحریر ریشمی کپڑا پہننا منع ہے مرد کے لیے ف یعنے خالص ریشمی اور مہدی نے بحر میں اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ حریر یعنے خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں پر حرام ہے اور کہا کہ اس میں خلاف کیا علیہ نے اور انکے بعد اجماع ہوگیا حرمت پر اور قاضی عیاض نے کہا بعض لوگوں سے اسکی اجازت منقول ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ حریر کو صحابہ میں سے بیس سے زیادہ نے پہنا ہے اور اختلاف ہے اس حریر میں جسمیں تار ریشم نہ ہو بعضوں نے اس سے منع کیا ہے بدلیل حدیث علی کے کہ منع کیا آپنے حلہ سیراء سے اور سیراء کا ٹرمدار کپڑا لیکن اس سے استدلال پورا نہیں ہوتا شاید وہ خالص ریشمی ہوگا اور اکثر نے جائز کہا بدلیل حدیث ابن عباس کے کہ منع کیا آپنے خالص ریشمی سے اسکو نکالا احمد اور ابوداؤد نے لیکن اسکی اسناد میں حضیف بن عبدالرحمن ضعیف ہے البتہ عورتوں کو تار ریشمی کپڑا پہننا بھی درست ہے اسیطرح ایک انگلی یا چار انگل تک مردوں کے لیے بھی اور بعضوں نے کہا خارشت یا جوں کی بیماری میں بھی درست ہے (روضہ مختصرا) **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشمی کپڑا (حریر) پہنا اسکو آخرت میں نہ ملیگا پہننے کے لیے **عن** البراء قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدیباج والحریر والاستبرق براء سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دیبا اور حریر اور استبرق سے ف یہ سب ریشمی کپڑے ہیں **عن** حذیفۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر والذہب وقال ہو لہم فی الدنیا ولنا فی الاخرۃ حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حریر اور سونا پہننے سے اور فرمایا وہ کافروں کے لیے ہے دنیا میں اور ہمارے لیے آخرت میں **عن** عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء من حریر فقال یا رسول

لَوِ ابْتَعْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے سیرا کا حلہ (جوڑا) کہتے ہیں جوڑا ازار کو اور چادر کو جو حریر کا تھا دیکھا بازار میں بکتا ہوا سیرا کاڑ ریدا (یعنے مختلف الالوان) انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اس حلہ کو خرید کر لیجیے اور جب باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اسوقت اور جمعہ کے دن اسکو پہنیے آپ نے فرمایا اسکو تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ف یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا **باب** مَنْ رُخِّصَ لَهٗ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ جسکو حریر پہننے کی اجازت ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ وَلِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيْصَيْنِ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا حكية انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف کو حریر کا قمیص پہننے کی ایک بیماری کیوجہ سے جو کھجلی تھی (اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جوؤں کی شکایت تھی) **باب** الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ اگر کپڑے حریر کی ہو تو اجازت ہے **عن** عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا ثُمَّ اَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ الثَّالِثَةِ ثُمَّ الرَّابِعَةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی کپڑے سے ممانعت کرتے تھے مگر جو بقدر ہو اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی ایک انگلی سے پھر دوسری سے پھر بیچ سے پھر چوتھی سے (یعنے چار انگل تک اگر کناروں یا جوڑوں جیسے جیب یا گریبان پر لگادی تو درست ہے) اور کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو اس سے **عن** اَبِيْ عُمَرَ مَوْلٰى اَسْمَاءَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ فَقَصَّهٗ فَدَخَلْتُ عَلٰى اَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ بُؤْسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ يَا جَارِيَةُ هَاتِي جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مُكَفُوْفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْجَيْبِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ ابوعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولی تھا اسماء کا کہ ابن عمر کو میں نے دیکھا انہوں نے ایک عمامہ خریدا جس میں حاشیہ تھا (یعنے کنارہ ریشم کا) اونہوں نے قینچی منگوائی اور اسکو کتر ڈالا پھر میں اسماء پاس گیا ان سے اسکا ذکر کیا انہوں نے کہا آفت پڑے عبداللہ پر اے چھوکری ذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ لیکر آ وہ ایک جبہ لیکر آئی جسکی آستینوں اور گریبان اور سامنے کے دونوں کلیوں پر دیبا کی گوٹ لگی ہوئی تھی ف شاید ابن عمر کو اس رخصت کی خبر نہ ہوگی اور شاید انکے عمامہ کا حاشیہ چار انگل سے زیادہ ہوگا اسلیے اونہوں نے کاٹ ڈالا **باب** لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ عورتوں کو حریر اور سونا پہننا درست ہے ف اور بعض اہل حدیث نے عورتوں کو بھی سونا پہننا درست کہا ہے لیکن یہ قول جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے خلاف ہے اور متعدد

احادیث سے عورتون کو سونا پہننے کا جواز نکلتا ہے اور امام شوکانی نے خاص اس مسئلہ کی تحقیق مین ایک مستقل رسالا لکھا ہے **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرِیْرًا بِشِمَالِہٖ وَذَھَبًا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ رَفَعَ بِھِمَا یَدَیْہِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ حِلٌّ لِاِنَاثِھِمْ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائین ہاتھ مین حریر لیا اور داہنے ہاتھ مین سونا لیا پھر دونو ہاتھون کو اٹھایا اور فرمایا یہ دونون چیزین حرام ہین میری امت کے مردون پر اور حلال ہین میری امت کی عورتون پر **ف** جو لوگ عورت کے لیے بھی سونا پہننا ناجائز کہتے ہین اور دلیل لیتے ہین اس حدیث سے کہ جو کوئی اپنے محبوب کو انگارکا چھلا پہنانا چاہے وہ سونیکا چھلا پہناوی اور دوسری روایت مین ہے جو کوئی عورت تم مین سے سونیکا زیور پہنے اسکو ظاہر کرتے ہو تو وہ عذاب دیجاویگی اس سے اور مخالفین کہتے ہین کہ پہلی حدیث مین محبوب سے لڑکا مراد ہے اور دوسری حدیث مین یہ مقصود ہے کہ کبر اور غرور کی راہ سے پہنے یا غیر مردون کو دکھلانے کے لیے اور بی بی ام سلمہ کے کنگن سونے کے تھے جیسے دوسری روایت مین وارد ہے اور بعضون نے کہا عورتون کو غیر مقطع یعنے بغیر کٹا سونا پہننا منع ہے جیسے ایک پورا ڈلا سونیکا **عن** عَلِیٍّ اَنَّہٗ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃً مَکْفُوْفَۃً بِحَرِیْرٍ اِمَّا سُدَاھَا وَاِمَّا لُحْمَتُھَا فَاَرْسَلَ بِھَا اِلَیَّ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَصْنَعُ بِھَا اَلْبَسُھَا قَالَ لَا وَلٰکِنِ اجْعَلْھَا خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ حضرت علی سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تحفہ آیا ایک جوڑہ کپڑے کا جس مین ریشم شریک تانے بانے مین یا بانے مین آپنے وہ مجھ کو بھیجدیا مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین اسکو کیا کرون کیا پہنون آپنے فرمایا نہین لیکن اسکو پھاڑکر اوڑھنیان بنادی تینون فاطمون کی **ف** ایک فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی ماں دوسری فاطمہ بنت امیر حمزہ تیسری سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہرا صاحبزادی علیا شان **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِحْدٰی یَدَیْہِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِیْرٍ وَفِی الْاُخْرٰی ذَھَبٌ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ مُحَرَّمٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ حِلٌّ لِاِنَاثِھِمْ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برآمد ہوے آپکے ایک ہاتھ مین کپڑا اتنا حریر کا اور دوسرے ہاتھ مین سونا تھا آپنے فرمایا یہ دونون چیزین میری امت کے مردون پر حرام ہین اور عورتون کو حلال ہین **عن** اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَمِیْصَ حَرِیْرٍ سِیَرَاءَ انس سے روایت ہے مین نے حضرت زینب کو جو صاحبزادی تھین جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک قمیص پہنے دیکھا سیراء کا جو ریشمی تھا **باب** لُبْسِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ سرخ لباس مردون کو پہننا جائز ہے **ف** اس مسئلہ مین بہت اختلاف ہے

بعضون نے سرخ رنگ مردون کے لیے مطلقاً جائز رکھا ہے کسم کا رنگ ہو یا اور کسی چیز کا اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا اور شافعی کا اور بعضون نے مطلقاً ناجائز رکھا ہے اور صحیح مذہب محققین اہلحدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردون کے لیے ناجائز ہے اور کسی چیز کا سرخ رنگ درست ہے بیہقی نے کہا کسم کی رنگ کی حرمت مردون کے لیے صحیح حدیثون سے ثابت ہے اور اگر شافعی کو یہ حدیثین پہونچتین تو انہی کے موافق عمل کرنے کا ہمکو حکم دیتے لیکن اونہون نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور بعضون نے کہا بہ قصد زینت اور شہرت سرخ رنگ کا پہننا مکروہ ہے اور گھر مین اُس کا پہننا جائز ہے امام مالک سے یہی منقول ہے اور بعضون نے کہا خالص سرخ منع ہے بعضون نے کہا دھاری دار سرخ لیکن ہلکا مزعفر یعنے گلابی جائز ہے اور ان لوگون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سرخ رنگ کا جوڑا پہننا منقول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دھاری دار سرخ تہا اور یمن کی چادرین ایسی ہی ہوتی ہین (قسطلانی) انجاح مین ہے کہ در مختار مین سرخ رنگ کا کپڑا پہننا لاباس بہ لکھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اور شرنبلالی نے اس مین آٹھ قول لکھے ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ اسکا پہننا مستحب ہے اور بعضون نے کہا وہ حرام ہے کیونکہ وہ شیطان کا لباس ہے

مترجم کہتا ہے سوا کسم کے رنگ کے باقی اور کسی چیز کے سرخ رنگ کی ممانعت پر مردون کے لیے کوئی دلیل نہین ہے اور جس نے اسکو مکروہ یا حرام کہا ہے وہ ناواقف ہے احادیث سے اور صحیح مذہب اہلحدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردون کے لیے درست نہین اور سرخ رنگ درست ہین اور امام بیہقی شافعی مذہب کہتے ہے لیکن صحیح حدیثون کو انہون نے پاکر اپنے امام کا قول ترک کیا اور یہ کہا کہ اگر شافعی کو یہ حدیثین پہونچتین تو وہ بھی انکے قائل ہوتے اور انہون نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور یہی حال ہے اگلے علماء کا کہ ان مین سے بعض صرف نام کے لیے حنفی یا شافعی یا مالکی تہے یعنے جن مسائل مین حدیث نہین ملتی تہی ان مین جس مجتہد کے ساتھہ زیادہ اعتقاد ہوتا اسکی تقلید کرتے لیکن جب حدیث صحیح ملجاتی تو اسوقت تقلید کو بالائے طاق رکھتے اور حدیث پر عمل کرتے مومنین کا یہی شیوہ ہے اور ایک طائفہ اگلے علما کا یہ کرتا کہ جن مسائل مین حدیث ملتی ان مین تو حدیث پر عمل کرتا اور جن مسائل مین حدیث نملتی ان مین اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرتے یا کسی غیر معین مجتہد کا قول اختیار کرتے مثلاً بعض مسائل مین شافعی کا بعض مسائل مین مالک کا بعض مین ابوحنیفہ کا اب ہمارے زمانہ مین جو تقلید رائج ہوئی ہے کہ ابتدا سے تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا اور صحیح حدیث پاتے ہوئے بھی اسی مجتہد کے قول پر جمے رہنا اور حدیث کی مخالفت کرنا یا اسکی فاسد تاویل کرنا معاذ اللہ یہ ایک بلائے عظیم ہے جسکی نظیر اگلے زمانہ مین کہین نہین ملتی اور اس قسم کی تقلید انہی لوگون نے اختیار کی ہے جو علم قرآن و حدیث سے بے بہرہ اور بنور ایمان

اور اتباع سنت سے معراہین شاہ ولی اللہ صاحب نے ایسی ہی فقہا کی شان مین لکہا ہے کہ خدا کا قرب ایسے فقیہون سے دور رہکر حاصل کرنا چاہیے اور ایسے ہی مقلدون کے باب مین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی افاض اللہ علینا من برکاتہ نے فرمایا کہ کوئی ولی حنفی مذہب مین نہین گذرا مراد انکی یہی ہے کہ جو کوئی ایسا سخت حنفی ہو معاذ اللہ یا ایسا سخت شافعی کہ حدیث صحیح ملجانے پر بہی اپنے امام کا قول نہ چہوڑے تو وہ ہرگز ولی نہین ہوسکتا اسلیے کہ ولایت بغیر محبت خدا اور رسول کے حاصل نہین ہوسکتی اور ایسے مقلد کو تو محبت اپنے امام کی زیادہ ہے خدا اور رسول کی محبت سے اللہ تعالی ایسی تقلید سے بچاوے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلًا فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ برار سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہین دیکہا بالون مین کنگہی کیے ہوئے سرخ جوڑہ پہنے ہوئے **ف** سبحان اللہ آپ کا جمال جہان آرا آنکہون مین پھر رہا ہے اللہ تعالی ہر مومن پاک اعتقاد متبع سنت کو آپکی زیارت نصیب کرے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ بریدہ سے روایت ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا خطبہ پڑہتے ہوئے اتنے مین جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونو لال کرتے پہنے ہوئے تہے گرتے تہے اور اٹہتے تہے (صغر سن کیوجہ سے) انکو دیکہکر آپ (منبر پر سے خطبہ چہوڑکر) اوترے (اللہ اللہ کیا خاطر ہے ان صاحبزادون کی) اور انکو اٹہالیا اور گود مین لے لیا پہر فرمایا اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا انما اموالکم واولادکم فتنہ یعنے تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہین (یعنے خدا سے غافل کردیتی ہین) مینے انمدونو کو دیکہا تو مجھسے صبر نہ ہوسکا (آخر میز نے منبر پر سے اوترکر انکو اوٹہالیا) پہر آپ خطبہ پڑہنے لگے **ف** اس حدیث سے کئی باتین نکلین ایک یہ کہ خطبہ کے درمیان بات کرنا اور بچون کا اوٹہالینا اور کسیکام کے لیے منبر پر سے اترنا اور تہوڑی دیر کے لیے خطبہ موقوف کرنا درست ہے دوسرے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی جلالت شان اور عظم قدر میسری انتہا محبت آپکی انمدونون صاحبزادون کے ساتہ جو تمام انبیا کا لوازم بشریت سے پاک نہ ہونا پانچوین سرخرنگ کا جواز کیونکہ یہ دونو صاحبزادے سرخرنگ کے قمیص پہنے ہوئے تہے اگر یہ ناجائز ہوتا تو آپ اس سے منع فرماتے یا اتارنیکا حکم دیتے **مترجم** کہتا ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عین خطبے کی حالت مین انمدونون صاحبزادون کا زمین پر گرنا اور پڑنا گوارا نہ ہوا اور

اور آپنے خطبہ چھوڑ کر انکو اٹھا لیا اور آپ سے صبر نہ ہو سکا تو قیاس کرنا چاہیے کہ عالم برزخ مین آپکا حال کیا ہوا ہوگا اور آپکو کسقدر صدمہ اور کیسی بیقراری ہوئی ہوگی جب جنید اشقیائے بدبنا دنی ان دونو صاحب زادون کو بڑی بے رحمی کے ساتھ شہید کیا ترمذی نے روایت کی کہ حضرت بی بی ام سلمہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا جب امام حسین علیہ السلام کربلای معلے مین شہید ہوئے آپکے بالون اور داڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی اور آپ بہت پریشان تھے بی بی نے اسکیوجہ پوچھی ارشاد ہوا کہ مین ابھی اُس مقام مین گیا تھا جہان حسین شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون **باب** کَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ کسم کا رنگ مردون کے لیے مکروہ ہونا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُقَدَّمِ قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُقَدَّمُ قَالَ الْمُشَبَّعُ بِالْعُصْفُرِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مقدم سے یزید بن ابی زیاد نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) مین نے حسن بن سہیل سے کہا مقدم کیا ہے انہون نے کہا جو کپڑا خوب سرخ ہو کسم کے رنگ سے **ف** اس سے یہ نکلتا ہے کہ ہلکا سرخ رنگ کسم کا بھی درست ہے **عن** عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ جناب امیر المومنین حضرت علی مرتضے سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو مین یہ نہین کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کا رنگ پہننے سے **ف** یہ احتیاط تھی جناب امیر کی حدیث کے بیان کرنے مین کہ جس طرح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسیطرح نقل کیا لیکن احکام شرعیہ مین جناب علی اور دوسرے مومنین مین کوئی فرق نہین ہے پس اورون کو بھی کسمکا رنگ منع ہوگا اور مسلم نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہین انکو مت پہن مینے عرض کیا انکو دھوڈالون آپنے فرمایا نہین انکو جلا دے۔ یہ حکم بر طریق تشدد اور سختی کے تھا ورنہ کسم کا رنگ اگر دھوڈالے اور کپڑا سفید ہو جاوے تو پھر مرد کو اسکا پہننا درست ہے اسیطرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مرد ایسے کپڑون کو جو کسم مین رنگے ہون کسی عورت کو دیدیوے پہننے کے لیے جیسا آگے آتا ہے **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رِيطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يُسَجِّرُونَ تَنُّورَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ مَا فَعَلَتِ الرِّيطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے ہم آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اذاخر ایک مقام ہے مکہ کے قریب اسکے گھاٹی سے آپنے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپنے فرمایا یہ کیا ہے میں سمجھ گیا کہ آپنے اسکو برا جانا پھر میں اپنے گھر والوں میں آیا وہ چولہہ جلا رہے تھے میں نے اس چادر کو اس میں ڈالدیا روہ جلکر خاک ہوگئی دوسرے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے فرمایا اے عبداللہ وہ تیری چادر کہاں گئی میں نے حال بیان کیا آپنے فرمایا تو نے اپنے گھر والیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دیدی کیونکہ عورتوں کو اسکے پہننے میں کوئی برائی نہیں ہے **باب** الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ زرد رنگ مردوں کو پہننا جائز ہے **ف** ورس کا ہو یا زعفران کا یا ہار سنگار کی ڈنڈیوں کا یا اور کسی چیز کا خواہ کپڑا رنگے یا بدن اسی طرح مہندی کا رنگ بدن میں لگادی یا کپڑے میں عورت اور مرد دونوں کو درست ہے اور محققین اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ سوا کسم کے رنگ کے اور اس رنگ کے جو خاص ہے عورتوں سے جیسے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا باقی سب رنگ مردوں کے لیے جائز ہیں اور اکثر لوگوں نے زعفرانی رنگ بھی مردوں کے لیے ناجائز رکھا ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ منع کیا آپنے کسم کے رنگ اور زعفرانی رنگ سے مردوں کے لیے اور ابن عمر سے ثابت ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگتے تھے اور اپنے کپڑے بھی زرد پہنتے تھے اور کہتے تھے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور آپ کو زرد سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور بعضوں نے کہا یہ زردی ورس کی تھی نہ زعفران کی کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس جنازہ پر نہیں آتے جسپر زعفران لگی ہو میں کہتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے یہانتک کہ عمامہ بھی ورس اور زعفران میں رنگتے اور موہب میں ہے کہ زید بن اسلم اور ام سلمہ اور ابن عمر سے یہ احادیث مروی ہیں اور بعضوں نے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ تھوڑے کپڑے کا زعفران میں رنگنا جائز ہے ساری کپڑے کا درست نہیں اور بعضوں نے کہا بدن میں زعفران لگانا منع ہے مرد کے لیے نہ بالوں میں اور نہ کپڑوں میں کہتا ہوں عبدالرحمان بن عوف اور عمار بن یاسر بدن میں زعفران لگا کر آئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر انکار نہیں کیا اور نہ انکو زعفران دھونے کا حکم دیا (فتح الودود ملخصاً) روضہ میں ہے کہ جو لباس یا رنگ عورتوں سے خاص ہے وہ مردوں کو درست نہیں اسیطرح جو مردوں سے خاص ہے وہ عورتوں کو درست نہیں ابوداؤد اور نسائی کی حدیث میں ہے کہ آپنے لعنت کی اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے اور صحیح بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں انتہی مختصراً

عن قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهٗ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهٖ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ

اتیتہ بملحفۃ صفراء فرأیت اثر الورس علی عکنہ قیس بن سعد سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بار نشریف لائے ہمنے آپ کے لیے پانی رکھا تاکہ آپ نہا کر ٹھنڈے ہوں پھر آپ نے غسل کیا مین آپ کے لیے ایک چادر لیکر آیا آپ نے اُسکو باندھا یہانتک کہ ورس کا نشان مینے آپکے پیٹ پر دیکھا یعنے پیٹ کی پٹ پر ف ورس ایک گھاس ہے خوشبودار اسکا رنگ زرد ہوتا ہے **باب** البس ما شئت ما اخطاک سرف او مخیلۃ جو چاہے وہ پہن سکتا ہے بشرطیکہ اسراف اور تکبر کی راہ سے نہو **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم یخالطہ اسراف او مخیلۃ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو جبتک اسراف یا تکبر اس مین پیدا نہو **ف** اسراف کتنی ہی ضرورت سے زیادہ مال تباہ کرنے کو یہ حرام ہے قرآن شریف مین ہے ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور دوسری جگہہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین اور خلاف شرع کام مین ایک پیسہ بھی صرف کرنا اسراف مین داخل ہے جیسے پتنگ بازی کبوتر بازی تاشبازی مرغبازی ٹیربازی مین اور جو کام شرع کے روسے مباح ہین جیسے عمدہ کھانے عمدہ کپڑے جو حلال ہین ان مین ضرورت اور حاجت کے موافق صرف کرنا جائز ہے اور ضرورت اور حاجت سے زیادہ صرف کرنا اسراف اور ناجائز ہے اور نیک کامون مین جیسے فقرا اور مساکین کو دینا یتیمون اور بیواؤن اور مسافرون کی پرورش کرنا جہاد مین صرف کرنا مسلمانون کے مفید عام کامون مین صرف کرنا جیسے واعظین کی طیاری مدرسہ کی طیاری سرائے کی طیاری کنوے کی طیاری ان مین جتنا زیادہ صرف کرے اتنا ہی زیادہ ثواب ہے اسیطرح ان کامون مین اسراف نہین ہے مگر جب حسد اور عداوت یا شہرت کی نیت ہو تو بعوض ثواب کے گناہ ہوگا جیسے ایک محلہ مین مسجد بنی ہوئی ہے اب اسی کے قرب مین بلا ضرورت دوسری مسجد بنوانا تاکہ پہلی مسجد کی آبادی مین کمی ہو یا نئی مسجد بنوانے سے ناموری ہو معاذاللہ یہ اپنے مال کا ضائع کرنا ہے اور جب پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی مرمت کرنا لازم ہے اور نئی مسجد بنوانا درست نہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ مسجد مین بانیوالا اگر اپنا نام کندہ کراوے تو یہ ریا مین داخل ہے اور اس صورت مین ثواب جاتا رہے گا نام سے کیا غرض ہے جب مر گئے تو دنیا سے بے تعلق ہو گئے اب نام رہا تو کیا گمنام ہوئے تو کیا البتہ آخرت مین جہان رہنا ہے وہان نام پیدا کرنا چاہیے وہ اسیطرح ہوتا ہے کہ دنیا مین گم نام رہے یعنی خود اپنی ناموری مین سعی نہ کرے لیکن اگر اللہ سبحانہ وتعالی اسکا نام مشہور کرا دیوے تو یہ اسکی عنایت ہے اور اسی کا فضل ہے اور اللہ کے نیک بندون کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد انکا نام نیک اور ذکر جمیل باقی

رہتا ہے ورفعنا لک ذکرک اس پر شاہد عادل ہے سلطنت اور حکومت اور دولت سے نام نہین رہتا اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ سے نام باقی رہتا ہے عدل اور انصاف اور ایمانداری اور راستبازی اور صدقہ اور خیرات اور تصنیف اور تالیف کتب دین یہ ایسی چیزین ہین کہ انسے لاکھون برس تک انسان کی یاد قائم رہتی ہے اور عاقل کے نزدیک ہزارہا گنبد اور ہزارہا مضبوط مکان بنانے سے یہ بہتر ہے کہ ایک کتاب علم دین مین تالیف کرے یا ترجمہ کرے یا طبع کراوے یہ قیامت تک مٹ نہین سکتا اور مکان یا قبر یا گنبد یا مینار یا کمان یا عمارت کیسے ہی مضبوط اور مستحکم ہو چار پان سو برس مین گر کر خاک ہو جاتی ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

باب مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ جو شخص شہرت اور ناموری کے لیے کپڑے پہنے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ ابن عمر سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہرت کا لباس پہنے یعنے اس غرض سے کہ لوگون مین اسکا نام ہو لوگ اسکو خوش پوشاک کہین اللہ تعالی اسکو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنا دیگا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا ابن عمر رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا مین شہرت کا کپڑا پہنا اللہ سبحانہ وتعالی اسکو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنا دیگا پھر اس مین ارکار لگا دیگا (ایک تو رسوائی دوسرے جلنا معاذ اللہ دوہری مصیبت) **عن** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى يَضَعَهُ مَتٰى وَضَعَهُ ابوذر سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالی (قیامت کے دن) اس سے مونہہ پھیر لیگا یہان تک کہ اسکو رکھے گا جہان کہ یعنی دوزخ مین **باب** لُبْسِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ مردے کی کھال جب دباغت کر لیجاوے تو اسکو پہن سکتے ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کھال دباغت کی جاوے وہ پاک ہو گئی **ف** سو اسود کے ابو حنیفہ کے نزدیک اور سوا اسود اور کتے کے شافعی کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک کوئی کھال دباغت سے پاک نہ ہوگی اور یہی ایک روایت ہے مالک سے اور اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ اور ابن مبارک نے کہا جو حلال جانور ہین انکی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ سب کھالین پاک ہو جاتی ہین ظاہرا نہ باطنا یعنے

یعنے اگر پانی لگ جاویگا تو ناپاک ہوجاویگی اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ دباغت سو سب کھالین ظاہر اور باطن سر طرح پاک ہوجاوین گے کیونکہ حدیث مطلق ہے یہانتک کہ سور اور کتے کی بھی اور زہری نے کہا کہ مردے کی کھال بغیر دباغت کے بھی نفع اٹھانا جائز ہے مولانا فخر نے کہا کہ یہ سب اقوال مردود ہین مگر ابو حنیفہ اور شافعی کا قول اکثر حدیثون دلالت کرتی ہین **مترجم** کہتا ہی امام داؤد اور اہل ظاہر کا قول مردود ہونیکی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ حدیث مین ایما کا لفظ جو عام ہے انہی کے مذہب پر دلالت کرتا ہے اور کوئی عمدہ دلیل نہین ہے شافعی اور ابو حنیفہ کے مذہب کے کتے اور سور کی استثنا پر **عن** مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ شَاۃً لِمَوْلَاۃٍ لِمَیْمُوْنَۃَ مَرَّ بِھَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُعْطِیَتْھَا مِنَ الصَّدَقَۃِ مَیْتَۃً فَقَالَ ھَلَّا اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَدَبَغْتُمُوْہُ فَانْتَفَعْتُمْ بِہٖ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا مَیْتَۃٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَکْلُھَا ام المومنین میمونہ کی ایک مولاۃ تھین انکو ایک بکری صدقہ مین ملی تھی اور مری پڑی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے اوپر سے گذرے اور فرمایا انہون نے اسکی کھال کیون نہ لے لی دباغت کرکے اس سے فائدہ اٹھاتے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار ہے آپنے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے (نہ اسکی کھال سے فائدہ اٹھانا) **عن** سَلْمَانَ قَالَ کَانَ لِبَعْضِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ شَاۃٌ فَمَاتَتْ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھَا فَقَالَ مَا ضَرَّ اَھْلَ ھٰذِہِ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِھَابِھَا سلمان رضے اللہ عنہ سے روایت ہی ایک ام المومنین کی ایک بکری تھی وہ مرگئی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے اوپر سے گذرے اور فرمایا اس بکری کے مالکون کو ضرر نکرتا اگر وہ فائدہ اٹھاتے اسکی کھال سے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مردہ کی کھالون سے فائدہ لینے کا جب انکی دباغت کی جاوے **باب** مَنْ کَانَ یَنْتَفِعُ مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَلَا عَصَبٍ جو کوئی کہتا ہے مردے کی کھال اور پٹھے سے نفع نہ اٹھانا چاہیے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَلَا عَصَبٍ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہماری پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اس مین لکھا تھا کہ مردے کی کھال اور پٹھے سے نفع مت اٹھاؤ **ف** بعضون نے کہا یہ حدیث ناسخ ہے اگلی حدیثون کی کیونکہ اسکی بعض طریقون مین ہے کہ یہ خط آپکی وفات سے ایک مہینہ پہلے آیا اور جمہور یہ کہتے ہین کہ ابن عکیم کی یہ حدیث قوی نہین ہے اگلے باب کی حدیثون کیطرح اور ابن عکیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ملے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو محمول ہوگی اسپر کہ

دباغت سے پہلے بہت فائدہ اوٹھاؤ۔ مین کہتا ہون اگر یہ حدیث ثابت ہو تب بھی حجت نہ ہوگی کیونکہ ابن عکیم نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنی اور کتابہ بین طرح کے احتمال ہین اور معلوم نہین ہوتا کہ کتاب لانیوالا کون تھا **باب** صِفَةِ النِّعَالِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ شَسْعُ شِرَاكِهِمَا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کے دو تسمے تھے سامنے کے دو سے **ف** آپ چپل پہنتے تھے اور تسمہ سے مراد یہ ہے کہ ہر جوتی مین سامنے دو دو چھلے تھے چمڑے کے ایک مین انگوٹھا اور بیچکی انگلی ڈالتے اور دوسرے مین باقی انگلیان **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ انس سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب** لُبْسِ النِّعَالِ وَخَلْعِهَا جوتی پہننے اور اتارنیکا بیان **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُسْرٰى ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکوئی تم مین سے جوتا پہنے تو پہلے داہنا جوتہ پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایان اتارے **باب** الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ ایک پاؤن مین جوتا پہنکر چلنے کی ممانعت **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَمْشِ فِيْهِمَا جَمِيْعًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے ایک جوتہ پہنکر نہ چلے نہ ایک موزہ بلکہ دونو جوتے یا موزے اوتار کر چلے یا دونون کو پہنکر چلے **ف** یہ حکم ادب کے طور پر ہے اگر کوئی عذر ہو مثلاً ایک پاؤن پر پھوڑا یا درد ہو کہ جوتہ اوس مین نہ پہنا جاوے تو بہتر یہی ہے کہ دوسرے پاؤن کا بھی جوتہ اتار کر چلے **باب** الْاِنْتِعَالِ قَائِمًا کھڑے ہوکر جوتہ پہننا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جوتہ پہننے سے منع کیا **ف** انجاح مین ہے کہ مراد وہ جوتہ ہے جس کے باندھنے کے لئے تسمہ لگانیکی ضرورت ہو ایسا جوتہ بیٹھکر پہنے کیونکہ کھڑے کھڑے اسکو پہننے مین تکلیف ہوگی اور اسکا باندھنا دشوار ہوگا انتہے ہمارے ملک مین بوٹ ایسا ہی جوتا ہے کہ اسکو بیٹھکر پہننا اولے ہے اور عام جوتا کھڑے ہوکر بے دقت پہن سکتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب** الْخِفَافِ السُّوْدِ سیاہ موزے پہننا کیسا ہے **عن** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ اَسْوَدَيْنِ فَلَبِسَهُمَا بریدہ سے روایت ہے نجاشی (حبش کے

بادشاہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ سوتی سادی تحفہ بھیجے آپنے ان دونون کو پہنا **باب الخضاب بالحناء** مہندی کا خضاب **ف** اول تو اس مین اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تہا یا نہین انس نے روایت کیا کہ آپکی سفیدی خضاب کے لائق نہین ہوئی تہی اور ام سلمہ کی روایت سے حنا اور وسمہ کا خضاب ثابت ہے اور ابن عمر کی روایت سے زرد خضاب ثابت ہے اور تطبیق یون دی ہے کہ حنا یا زعفران آپ خضاب کی نیت سے نہین لگاتے تہے بلکہ خوشبو آپ بہت استعمال کرتے تہے لوگون نے اسکو خضاب سمجہا اور بعضون نے کہا کبہی آپنے خضاب کیا اور کبہی نہین کیا جس نے جیسا دیکہا ویسا نقل کیا بعضون نے کہا آپ ڈاڑہی کے بالون مین خضاب کرتے تہے اور سر کے بالون مین نہین کرتے تہے پس اثبات کی روایت ڈاڑہی کے بالون مین ہے اور نفی کی روایت سر کے بالون مین اب اس مین اختلاف ہے کہ خضاب جائز ہے یا مکروہ اور اکثر نے جائز بلکہ مستحب کہا ہے اور بعض اسکے سنت ہونیکی طرف گئے ان خصوصاً جہاد مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قحافہ کے بالون مین خضاب کرنیکا حکم دیا اور بعضون نے کہا ترک خضاب افضل ہے پہر اس مین اختلاف ہے کہ سیاہ خضاب جائز ہے یا نہین اور جمہور نے اسکو مکروہ رکہا ہے اور بعضون نے کہا سیاہ خضاب حرام ہے بدلیل حدیث ابن عباس کے ابو داؤد کے پاس کہ اخیر زمانہ مین ایسے لوگ پیدا ہونگے جو کبوتر کے پوٹون کیطرح کالا خضاب کرینگے وہ جنت کی بو نہ سونگہینگے اور محققین علما اسکو جائز کہتے ہین خصوصاً حالت جہاد مین اور دلیل اونکی حدیث ہے صہیب کی کہ عمدہ خضاب سیاہ ہے اور ابو ذر کی کہ عمدہ جس سے تم بدلتے ہو بڑہاپے کو مہندی اور وسمہ ہے اور ام سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جسپر خضاب تہا مہندی اور وسمہ کا اور ظاہر ہے کہ مہندی اور وسمہ کا خضاب سیاہ ہوتا ہے اور امام حسن علیہ السلام سیاہ خضاب کیا کرتے تہے اور مین نے اپکو خواب مین دیکہا آپ کی ڈاڑہی پر خضاب تہا لیکن بعضے بالون پر وسمہ کا رنگ کم ہوکر مہندی کی سرخی نمودار تہی اور ابن عباس کی حدیث سیاہ خضاب کی ممانعت مین ضعیف ہے اور اگر ثابت بہی ہو تو اس سے خضاب کی ممانعت نہین نکلتی بلکہ آپنے ان لوگون کا پتہ بتلایا کہ وہ کالا خضاب کرینگے جیسے خارجیون کا پتہ بتلایا کہ وہ سارا سر گہنا دینگے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ سیاہ خضاب کرنا انکی جنت مین نہ جانیکا باعث ہو جیسے سر منڈانا دوزخ مین جانیکا سبب نہین اور خود ابن عباس کی حدیث سے نکلتا ہے کہ سیاہ خضاب ممنوع نہین ہے اسلئے کہ منع بہی ہو تو غایت درجہ مکروہ تحریمی ہوگا اور مکروہ تحریمی کا اثر نہین ہو سکتا آدمی بالکل جنت سے محروم ہو جاوے یہانتک کہ اسکی بو بہی نہ سونگہ سکے اور ایک دلیل ممانعت والون کی مسلم کی حدیث ہے ابو قحافہ کی باب مین اس مین یہ ہے کہ بچہ سیاہی ہے اور یہ روایت صحیح ہے لیکن معارض ہے اسکے صہیب کی روایت کہ بہتر خضاب سیاہ ہے اسکو ابن ماجہ نے نکالا لیکن اسکی اسناد مین وفاء بن داغفل ہے اور عبد الحمید بن سیفی دونون

ضعیف ہین اور ممکن ہے کہ یہ ممانعت خاص ہو ابو قحافہ سے کسی مصلحت کے لیے واللہ اعلم **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ بَلَغَ بِهٖ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاے خضاب نہین کرتے تم انکا خلاف کرو (اور خضاب کرو اسحدیث سے خضاب کی فضیلت ثابت ہوئی) **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ابوذر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلتے ہو مہندی اور وسمہ سے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ عثمان بن موہب سے روایت ہے من ام المومنین ام سلمہ پاس گیا اونہون نے ایک بال نکالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالون مین سے وہ خضاب کیا ہوا تھا مہندی اور وسمہ سے **بَابُ** الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ سیاہ خضاب کرنا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ جِیْءَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ الْفَتْحِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ رَاْسَهٗ ثَغَامَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَلْیُغَیِّرْهُ وَجَنِّبُوْهُ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا اس دن ابو قحافہ (عثمان بن عامر ابوبکر صدیق کے والد) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاے گئے انکا سر سفید گھاس کیطرح تھا (اسقدر بوڑھے تھے) تب آپنے فرمایا انکو کسی انکی عورت کے پاس لیجاؤ وہ انکا بڑھاپا بدلدے (یعنے خضاب کردے) لیکن سیاہی سے بچاؤ (یعنے سیاہ خضاب مت کرو) **عَنْ** مُهَیْبٍ الْخَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهٖ لَهٰذَا السَّوَادُ اَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِیْكُمْ وَاَهْیَبُ لَكُمْ فِیْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمْ صہیب سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بہتر خضاب سیاہ خضاب ہے اس سے عورتین تمہاری طرف رغبت کرتی ہین (جوان سمجھکر) اور دشمن کے دلون مین (جہاد مین) تمہاری ہیبت ہوتی ہے **بَابُ** الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ زرد خضاب کا بیان **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْیَتَكَ بِالْوَرْسِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَا تُصَفِّرُ لِحْیَتِیْ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَهٗ سعید بن ابی سعید سے روایت ہے ابن جریج نے ابن عمر سے پوچھا مین تم کو دیکھتا ہون تم اپنی ڈاڑہی زرد کرتے ہو ورس سے اونہون نے کہا مین ڈاڑہی اسلیے زرد کرتا ہون کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ڈاڑہی زرد کرتے تھے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِاٰخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِاٰخَرَ

فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ وَكَانَ طَاؤُسٌ يَصْفَرُ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا آپنے فرمایا یہ کیا اچھا ہے پھر ایک
دوسرا شخص گذرا جس نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا آپنے فرمایا یہ اس سے اچھا ہے پھر ایک تیسرا شخص گذرا اس
نے زرد خضاب کیا تھا آپنے فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے ابن طاؤس نے کہا کہ طاؤس (ابن عباس کے شاگرد) زرد خضاب
کیا کرتے تھے **ف** اسکو بھی ابو داؤد نے بھی نکالا اور نسائی نے ابن عمر سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
داڑھی زرد کرتے تھے ورس اور زعفران سے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب خضابوں میں افضل زرد خضاب ہے اسکے
بعد حنا اور وسمہ دونوں کا اسکے بعد صرف حنا کا مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حنا اور وسمہ کو جب ملا دیں تو سیاہ
خضاب ہوتا ہے اور وہ منع ہے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ شاید مراد حدیث میں یہ ہے کہ کبھی صرف وسمہ سے
خضاب کرے تو وہ سبز ہوگا اور کبھی صرف حنا سے تو وہ سرخ ہوگا مگر یہ جواب کچھ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اگر یہ مطلب
ہوتا تو آپ دوسری قسم کو اول قسم سے افضل کیوں فرماتے بلکہ اول اور دوم قسم ایک ہو جاتی ہے جب صرف حنا کا
خضاب کرے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث معارض ہے سیاہ خضاب کے ممانعت کی حدیث کے اور شاید ممانعت کی حدیث منسوخ
ہو اور اسکا قرینہ یہ ہے کہ بہت صحابہ اور تابعین اور ائمہ سے منقول ہے کہ وہ سیاہ خضاب کیا کرتے تھے۔ ابوبکر
صدیق بھی حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام حسن سے بھی مروی
ہے جیسے اور گذرا **باب** مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ جس نے خضاب نہیں کیا **عَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِنْهُ بَيْضًا يَعْنِيْ عَنْفَقَتَهٗ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ٹھڈی کا مقام (یعنے چھوٹی داڑھی کو جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے بیچ میں ہوتی ہے) سفید
دیکھا **عَنْ** حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ
لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا نَحْوَ سَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً فِيْ مُقَدَّمِ لِحْيَتِهٖ حمید سے روایت ہے انس بن مالک
سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے انہوں نے کہا آپ کی داڑھی میں سفید بال دکھلائے
ہی نہیں دیتے تھے مگر سترہ بیس بال وہ بھی سامنے کے حصہ میں داڑھی کے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ شَيْبُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا بڑھاپا بیس بالوں کے موافق تھا **باب** اِتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ جوڑی اور چوٹیوں کا بیان
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِيْ

ضفائر مجاہد سے روایت ہے ام ہانی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اسوقت آپکے سر پر چار چوٹیاں تھیں (آپ نے شاید بالوں کو گوندکر چوٹیاں کرلی ہونگی راہ کی گرد سے بچنے کے لیے حدیث سے مرد کو بھی ضرورت سے چوٹی بنانیکا جواز نکلا) **عن** ابن عباس قال کان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب قال فسدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد ابن عباس رضے اللہ عنہما سے روایت ہے اہل کتاب (یعنی یہود اور نصاری) اپنے بالوں کو سامنے لٹکاتے تھے (پیشانی پر) اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (جس امر میں کچھ حکم نہ ہوتا کیونکہ وہ بہتر ہیں مشرکین سے) اخیر تو آپنے بھی پیشانی پر بال لٹکائے پھر اسکے بعد مانگ نکالنے لگے **ف** شاید حکم آیا ہو یا آپنے اپنی رائے سے اسکو اختیار کیا بہرحال مانگ نکالنا اولی ہے کیونکہ وہ آخری سنت ہے اور پیشانی پر لٹکانا بھی جائز ہے اور بعضوں نے کہا جائز نہیں کیونکہ وہ منسوخ ہوگیا **عن** عائشۃ قالت کنت انزع خلف یافوخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اسدل ناصیتہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے میں مانگ نکالتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر چاند کے پیچھے اور سامنے کے بال پیشانی پر چھوڑ دیتی **عن** انس قال کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرا رجلا بین اذنیہ ومنکبیہ انس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (یعنے بہت گھونگر و نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے جیسے دوسری روایت میں ہے) دونوں کانوں اور مونڈھوں کے بیچ میں **ف** یعنی درمیانی سر کے بال دونوں کانوں سے لیکر مونڈھوں تک رکھ سکتا ہے اور مونڈھوں سے زیادہ لٹکانا مرد کے لیے بعضوں نے مکروہ رکھا ہے **عن** عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں سے اونچے اور کانوں سے نیچے تھے **باب** کراھیۃ کثرۃ الشعر بہت نیچے بال رکھنا مکروہ ہے **عن** وائل بن حجر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولی شعر طویل فقال ذباب ذباب فانطلقت فاخذتہ فرانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لم اعنک وھذا احسن وائل بن حجر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا میرے بال لمبے تھے (یعنے مونڈھوں سے نیچے) آپنے فرمایا منحوس منحوس ہے یہ سنکر میں چلا گیا اور بالوں کو چھوٹا کیا پھر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا تو فرمایا میں نے تجھکو نہیں کہا تھا اور یہ اچھا ہے (یعنے اسنے بال رکھنا) **ف** بہت بال رکھنے سے ایک تو عورت کی مشابہت ہوتی ہے دوسرے انکے رہنے

اور کنگی کرنے مین تکلیف ہوتی ہی اسلیے آپنے لینے بالون کو مکروہ اور منحوس جانا **باب** النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ قزع کی ممانعت (اسکی تفسیر خود آگے آتی ہے) **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ قَالَ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ اَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ وَيُتْرَكَ مَكَانٌ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی اَن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا راوی نے کہا قزع کیا ہے اونہون نے کہا وہ یہ ہے کہ بچہ کے سر کے بال کچھ رہنے دین کچھ مونڈین (جسکو ٹٹی کہتے ہین ہماری محاورہ مین) **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **باب** نَقْشِ الْخَاتَمِ انگشتری کا نقش **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری بنائی پھر اس مین یہ کھدایا محمد رسول اللہ اور فرمایا یہ نقش اور کوئی نہ کھدادے **ف** وہ انگھوٹی آپکے ہاتھ مین رہی آپکی وفات تک پھر ابوبکر پاس پھر عمر پاس پھر عثمان پاس انکی اخیر خلافت مین اریس کے کنوے مین گر گئی ہر چند تلاش کی گئی نہ ملی اسی وجہ سے خلافت مین تزلزل شروع ہوا گویا وہ خاتم سلیمانی کی تاثیر رکھتی تھی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اصْطَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ انس بن مالک سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنائی تو فرمایا ہمنے ایک انگھوٹھی بنائی ہے اور اسمین ایک نقش کر دیا ہے یہ نقش اور کوئی نہ کراوی **ف** کیونکہ وہ علامت تھی آپکی آپ خطوط پر اسکو ثبت فرماتے اب بھی یہ نقش انگشتری پر کرانا منع ہے اور بعضون نے کہا اب مکروہ نہین کیونکہ التباس کا ڈر اب باقی نہین ہے اور ہم کہتے ہین کہ ممانعت عام ہے شامل ہے ہمیشہ تک **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ لَهُ فَصٌّ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ انس سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اسکا نگ حبشی عقیق کا تھا (یعنے کالا) اور اس مین یہ نقش تھا محمد رسول اللہ **ف** اب ہمارے زمانہ مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نامہ ملا ہے جو آپنے مقوقس قبطی کو لکھا تھا اور حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ روانہ کیا تھا اوسپر یہی مہر ثبت ہی اور اس پروانہ کی عکسی تصویرین اوٹھا کر چھپ رہی ہین **باب** النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ سونیکی انگوٹھی کی ممانعت **عن** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ جناب امیر سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونیکی انگشتری پہننے سے (مردون کو) **عن**

عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اسی
ہی روایت ہے **عن** عائشة ام المؤمنين قالت اهدى النجاشي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
حلقة فيها خاتم ذهب فيه فص حبشي فاخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعود او بيده
فعرض عنه او ببعض اصابعه ثم دعا ابنة ابنته امامة بنت ابي العاص فقال تحلي بهذا يا
بنية ام المؤمنين حضرت عائشہ سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبش) نے آپ کو ایک چھلا بھیجا اس میں سونے
کی انگوٹھی تھی اور اس میں ایک کالا نگ جڑا تھا آپ نے اسکو ایک لکڑی سے چھوا آپ کو اس سے نفرت تھی یا کسی
انگلی سے لیا پھر اپنے نواسی امامہ بنت ابو العاص حضرت زینب کی بیٹی) کو بلایا اور فرمایا تو اسکو پہن لے چھوٹی
بیٹی **ف** حدیث میں یوں ہے اسکا نگ حبشی تھا یعنے کالا عقیق تھا بعضوں نے کہا آپ کی انگوٹھی کا
نگ بھی چاندی کا تھا احتمال ہے کہ وہ اور ہو یا اگر وہی ہو تو حبشی سے پیدا ہوگی کہ اسکا بنانیوالا حبشی تھا یا
حبش کی طرز پر بنائی گئی تھی **باب** من جعل فصّ خاتمه مما يلي كفّه انگوٹھی کا نگینہ ہتیلی کیطرف
رکھنا پہننے کی حالت میں **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجعل فصّه مما يلي كفّه
ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا نگینہ ہتیلی کیطرف کرتے (یعنے انگشتری کا نگ ہتیلی
کیطرف رکھتے کیونکہ نگ اوپر رکھنے سے اکثر کام کاج میں حرج ہوتا ہے اور دوسرے شخص کو اس سے چوٹ لگ
جاتی ہے) **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس خاتما فصّه منه حبشي
كان يجعل فصّه في بطن كفه انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہنی اس میں حبشی نگینہ تھا اور آپ نگینہ ہتیلی کیطرف رکھتے **باب** التختم
بالیمین داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا **عن** عبد الله بن جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يتختم في يمينه عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے
تھے **ف** اور مسلم کی روایت میں بائیں ہاتھ میں ہے جنگلیا میں **باب** التختم في الابهام انگوٹھے
میں انگشتری پہننا کیا ہے **عن** علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتختم في هذا
او في هذه يعني الخنصر والابهام جناب امیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
منع کیا اس میں اور اسمیں انگوٹھی پہننے سے یعنی انگوٹھے (ابہام) اور جنگلیا میں (یہ خلاف ہے
مسلم کی روایت کے اور شاید مراد یہ ہو کہ جب انگوٹھیاں پہنے تو اسطرح نہ پہنے کہ ایک انگوٹھے میں ہو ایک

خیکتا ہی یہ ممانعت خاص ہو جناب امیر سے کسی علت کیوجہ سی **باب** الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ گھر مین تصویرین لگانا

عَنْ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ

ابو طلحہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا مورت ہو **ف**

مراد وہ کتا ہے جو کھیت کی حفاظت یا گلہ کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے نہ ہو کیونکہ اس قسم کے کتے بالاتفاق حلال ہین پس وہ مانع نہونگے ملائکہ کے صحیح وہ تصویرین مانع نہونگی جنکی ذلت کیجاوے جیسے بچھونے پر بنی ہون کہ لوگ اسکو روندین یا تکیہ پر علمانے کہا ہی کہ جاندار کی تصویر بنانا اور اُس کا گھر مین رکھنا سخت حرام ہے اگرچہ یہ تصویر کپڑے مین ہو یا بچھونے مین یا روپیہ پیسے مین اور وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ وہ گڑیون سے کھیلتی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین تو یہ منسوخ ہے دوسری حدیثون سی جو تصویر کی ممانعت مین آئی ہین اور بعضون نے کہا چھوٹی لڑکیون کو صرف گڈیان کھیلنے کی رخصت ہی کیونکہ اُن مین پوری تصویر نہین ہوتی صرف کپڑے اور گودڑ کی ایک شے بنالی جاتی ہے اور بچے اسکو آدمی کیطرح سمجھتے ہین کرمانی نے کہا جو تصویر ذلیل کیجاوے جیسے بچھونے پر ہو وہ اگرچہ حرام نہین ہے لیکن فرشتون کو آنے سے روکے گی اور مراد رحمت کے فرشتے ہین نہ وہ فرشتے جو انسان کے محافظ ہین وہ تو ہر جگہ اسکے ساتھ رہتے ہین **مترجم** کہتا ہی بیجان کی تصویر جیسے باغ یا مکان یا جہاز یا پہاڑ کی بنانا درست ہے اور اُسکا رکھنا جائز ہے اور اختلاف ہے عکسی اور نقشی تصویر مین اور کئی ایک حدیثون سی اسکی بھی حرمت نکلتی ہے جب وہ جاندار کی تصویر ہو لیکن مجسم تصویر یعنے بت وہ تو بالاتفاق حرام ہے اور اسکا رکھنا گھر مین سخت گناہ ہی اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اگر قدرت ہو تو مجسم تصویر کو جہان پاوی توڑ ڈالے یا اسکا مونہ بگاڑ دیوے افسوس ہے کہ ہماری زمانہ مین مسلمانون نے جہان امور مین نصاریٰ کی تقلید شروع کی ہے وہان تصویرین رکھنے مین بھی انہی کی پیروی کی ہے پہلے پہل تو صرف عکسی اور نقشی تصویرین رکھتے تہے اور اب رفتہ رفتہ مجسم تصویرین یعنے بت بھی گھرون مین رکھنے لگے ہین اور جب انکو منع کرو تو یہ کہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین لوگ تصویر کو پوجتے تہے یعنے بت کو اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے منع کر دیا تہا اب کوئی تصویر کو پوجتا نہین بلکہ ترتیب و زینت اور دل لگی کے لیے رکھتے ہین تو یہ جائز ہوگا اور یہ کلام ان کا فاسد ہی کئی وجوہ سے ایک تو یہ کہ تصویر پرستی اور بت پرستی اب بھی جاری ہے اور مشرکین اب تک باقی ہین بلکہ مسلمانون مین طرح طرح کے شرک پھیل رہے ہین پس اگر مان لیا جاوے کہ علت ممانعت کی یہی ہے تو وہ علت تو اب تک قائم ہے لہذا ممانعت بھی قائم رہیگی دوسری یہ کہ شریعت مین مطلق

تصویر کہنے سے منع کیا گیا ہے اور اسکے توڑنے کا حکم ہوا ہے پس یہ حکم قیامت تک بدل نہین سکتا اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی حکم شرعی کا بدلنے والا نہین نہ کسی عالم اور مولوی کو یہ اختیار ہے کہ ایسی علتین نکالکر احکام شرعی مین تصرف کرے ورنہ سارا دین چوپٹ ہوجاویگا پس ایسی علتین شرعی احکام مین نکالنا یہ خود گمراہی ہے اور ایسی باتین وہی کرتے ہین جو دل مین ملحد اور بے ایمان ہین اور شریعت اور دین کو لغو سمجھتے ہین لیکن ظاہر مین مسلمانون کے ڈر سے یا کسی مصلحت سے علانیہ کفر اور الحاد کا اقرار نہین کرتے تیسرے یہ کہ حدیثون مین ہے کہ فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس مین صورت ہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ علت ممانعت کی فرشتون کی نفرت ہے اور یہ علت قیامت تک باقی ہے پس ممانعت بھی باقی رہیگی **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ حضرت علیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا صورت

ف مراد یہ ہے کہ رحمت کے فرشتے جو مسلمانون اور سچے مومنون پاس شوق اور محبت کیوجہ سے آتے ہین وہ اس گھر مین نہین آتے جس مین کتا یا صورت ہو مطلب یہ ہے کہ فرشتون کو ان چیزون سے نفرت ہے اور یہ مطلب نہین ہے کہ جہان کتا یا صورت ہو وہان فرشتہ جاتا ہی نہین اگرچہ اسکو حکم ہوجانے کا ورنہ لازم آتا ہے کہ جس کوٹھڑی مین کتا یا صورت ہو وہان کوئی نہ مرے کیونکہ موت کا فرشتہ اس کوٹھڑی کے اندر نہ آسکے گا ایک ملحد نے اسی قسم کا اعتراض ہمارے زمانہ مین اس حدیث پر کیا ہے اور اپنی دانست مین بہت نازان ہے کہ کیا معقول اعتراض مین نے کیا حالانکہ یہ اعتراض کرنیوالا بڑا بیوقوف اور کم عقل ہے نہ جانا اپنی خواہش اور اختیار سے اور بات ہے بحکم الٰہی جانا اور بات ہے حکم سے تو خود آدمی غلاظت اور نجاست مین گھس جاتا ہے لیکن اگر حکم نہ ہو تو کوئی اپنی خواہش سے بلا ضرورت گوہ اور غلیظ کے اندر گھسنا پسند نہین کرتا ہے یہی حال فرشتون کا بھی ہے جب انکو حکم ہوتا ہے تو کتا اور صورت کیا پائخانہ اور غلاظت خانہ مین بھی جاکر روح قبض کرتے ہین ایک ملحد کو جس نے ایسا اعتراض کیا تھا ایک صاحب نے خوب جواب دیا وہ ملحد بولا کہ جب فرشتے اس کوٹھڑی مین نہین آتے جہان کتا ہے تو مین اپنے ساتھ ایک کتا ہر وقت رکھا کرون گا تاکہ روح قبض کرنیوالا فرشتہ میرے پاس نہ آسکے ایک صاحب نے جواب دیا کہ اگر آپ اپنے ساتھ کتا ہر وقت رکھا کرینگے تو آپ کی روح قبض کرنیکے لیے وہ فرشتہ نہ آویگا جو مومنین اور صالحین کی روح قبض کرتا ہے بلکہ وہ فرشتہ آویگا جو کتون اور سورون کی روح قبض کرتا ہے اور آپ کو بھی ایک کتا یا سور سمجھ کر آپ کی روح قبض کرے گا لاحول ولا قوۃ **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَرَاثَ عَلَيْهِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجِبْرَئِيلَ قَاعِدٌ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ قَالَ إِنَّكَ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک وقت پر آنیکا وعدہ کیا تھا لیکن اونھوں نے آنے مین دیر کی آپ باہر نکلا دیکھا تو جبریل علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہین آپنے فرمایا تم اندر کیون نہین آئے اونھوں نے کہا اندر گھر مین ایک کتا ہے اور ہم اُس گھر مین نہین گھستے جہان کتا ہو یا صورت **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا فِي بَعْضِ الْمَغَازِي فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تُصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَخْلَةً فَمَنَعَهَا أَوْ نَهَاهَا ابو امامہ سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے عرض کیا کہ اسر کا خاوند کسی جہاد مین گیا ہے اور اجازت چاہی اپنے گھر مین کھجور کی درخت کی تصویر بنانیکی آپنے اُسکو منع کیا اس سے **ف** عورت کا یہ عرض کرنا کہ میرا خاوند جہاد مین گیا ہے گویا عذر تھا اُسکے آنیکا آپ کی خدمت مین کیونکہ خاوند کے ہوتے ہوئے عورت کو آپ سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اور بعضون نے کہا کہ آپنے منع کیا درخت کی تصویر بنانے سے حالانکہ بیجان کی تصویر بنانا جائز ہے اُسکی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت اپنے گھر مین یہ تصویر کسی اور خیال سے بناتی ہوگی اسکو مبارک یا میمون سمجھکر بعضون نے کہا منع کیا آپنے اس خیال سے کہ گھر تنگ ہے درخت کی صورت رکھنے سے اور جگہ کی تنگی ہوگی بعضون نے کہا اس عورت نے آپ سے یہ اجازت اسلیے مانگی کہ اسکے پاس کھانے پینے کا خرچ نہ ہوگا اور خاوند غائب تھا تو اس نے یہ چاہا کہ درخت ہی کی صورت بناکر اسکو بیچکر روٹی پیدا کرے اپنے لیے لیکن آپنے منع کیا مصلحت کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ تصویر بنانے سے کسی اور کھیل کود کا شوق ہوجاوے اور عورت خراب ہو واللہ اعلم **بَابُ** الصُّوَرِ فِيمَا يُوطَأُ اگر روندنے یا دبانے کے مقام پر تصویر ہو اپنے ذلت کی جگہہ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي تَعْنِي الدَّاخِلَ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ فَجَعَلَتْ مِنْهُ سِنْوَدَتَيْنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى إِحْدَاهُمَا حضرت عائشہ سے روایت ہے مینے روشندان پر ایک پردہ ڈالا تھا یعنی اندر سے اُس پردے مین صورتین تھین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جہاد سے تشریف لائے تو آپنے اس پردے کو اتار ڈالا مینے اس مین دو گاؤ تکیے بناڈالے پھر مینے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مین سے ایک پر تکیہ لگائے ہوئے تھے **ف** اس حدیث سے نقشی تصویر کی بھی حرمت نکلتی ہے اور بعضون نے کہا یہ فعل آپ کا حرمت کیوجہ سے نہ تھا بلکہ اسوجہ سے کہ آپنے نبوت کے

خاندان مین دنیا کی زیب و زینت اور آرستگی بُری جانی اور اسلیے حضرت فاطمہ کے گھر سے آپ لوٹ گئے اور فرمایا تم آل محمد ہو تم کو دنیا کی طمطراق زیبا نہین یہی حدیث سے نکلا کہ اگر تصویر نکیہ یا بچھونے پر ہو تو قباحت نہین **باب** المیاثر الحمر سرخ زین پوشون اور چارجامون کا بیان **ف** حدیث مین میثرہ ہے یعنی لال ریشمی چادر جو عورتین اپنے خاوندون کے لیے بناتین (انجاح) **عن** علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن المیثرۃ یعنی الحمراء جناب امیر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی انگوٹھی اور لال ریشمی زین پوشون سے (یعنے مردون کے لیے) **باب** رکوب النمور چیتون کی کھال پر سواری کرنا (یعنے اسکا زین بنانا اگرچہ اسکی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے لیکن اسپر بیٹھنا متکبرین کے عادت ہے لہذا منع کیا) **عن** ابی ریحانۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن رکوب النمور ابو ریحانہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے چیتون کی کھال پر سواری کرنے سے **عن** معاویۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن رکوب النمور معاویہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **ابواب** الادب باب اخلاق اور آداب کے **باب** بر الوالدین ماں باپ سے نیک سلوک کرنا **عن** ابی سلامۃ السلامی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصی امرءا بامہ اوصی امرءا بامہ اوصی امرءا بامہ اوصی امرءا بابیہ اوصی امرءا بابیہ اوصی امرءا بمولاہ الذی یلیہ وان کان منہ اذی یؤذیہ ابوسلامہ سلامی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین وصیت کرتا ہون آدمی کو اپنی ماں سے سلوک کرنیکی مین وصیت کرتا ہون آدمی کو اپنی ماں سے سلوک کرنے کی مین وصیت کرتا ہون آدمی کو اپنی ماں سے سلوک کرنے کی (تین بار یہ فرمایا) مین وصیت کرتا ہون آدمی کو اپنے باپ سے سلوک کرنے کی (باپ کو چوتھے درجہ مین بیان کیا ماں کا حق نگنا باپ سے زیادہ ہے) مین وصیت کرتا ہون آدمی کو اپنے مولی سے سلوک کرنے کی (مولی مالک یا آزاد کیا ہوا غلام یا دوست یا رشتہ والا یا بیٹا یا چچا یا حلیف یا ناصر وغیرہ) اگرچہ اسکو اس سے ایذا پہونچی **ف** یعنے اگرچہ اس سے تکلیف پہونچی لیکن اسکے عوض مین تکلیف نہ دی جو انمردی یہی ہے کہ بدی کے بدل نیکی کرے اور جو اپنے سے ناتا توڑے اس سے ناتا جوڑے جیسی دوسری حدیث مین ہے صل من قطعک **عن** ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ من ابر قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک قال ثم الادنی فالادنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کس سے نیکی کرین (یعنے احسان اور عمدہ سلوک) آپ نے فرمایا اپنی

ماں سے اونہوں نے کہا پھر کس سے آپنے فرمایا اپنی ماں سے اونہوں نے کہا پھر کس سے آپنے فرمایا اپنی ماں سے اونہوں نے کہا پھر کس سے آپنے فرمایا پھر اپنے باپ سے اونہوں نے کہا پھر کس سے آپنے فرمایا پھر جو ان کے بعد تجھ سے زیادہ قریب ہو (جیسے بھائی بہن دادا نانا دادی نانی چچا پوپھی خالہ ماموں وغیرہ) پھر جو اسکے بعد زیادہ قریب ہو **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے باپ کا حق ادا نہین کرسکتا مگر جب اسکو غلامی مین پاوے پھر اسکو خرید کر کے آزاد کردے **ف** تو باپ کا حق ادا ہوجاویگا یہ حدیث دلیل ہے ان کی جو کہتے ہین محرم کے مالک ہونیسے وہ آزاد نہین ہوتا جبتک اسکو آزاد نکرے اور جمہور کے نزدیک مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہوجاتا ہے پس آزاد کردینے سے گویا اسکا خریدنا ہی مراد ہوگا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقِنْطَارُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِیَةٍ اُوْقِیَةٌ كُلُّ اُوْقِیَةٍ خَیْرٌ مِّمَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهٗ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ اَنّٰی هٰذَا فَیُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنطار (جس کا ذکر قرآن مین ہے) بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ہر اوقیہ معتبر ہے اس سے جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (اس مین اشارہ ہے اوس قنطار کیطرف جو دوسری حدیث مین ہے کہ جو کوئی رات کو ہزار آیتین کھڑے ہوکر پڑھے تو وہ قنطار والون مین سے لکھا جاویگا یہ ابوداؤد نے عبداللہ بن عمرو سے نکالا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا درجہ جنت مین بلند کیا جاتا ہے (اوسکی مرجانے اور جنت مین درجہ معین ہوجانے کے بعد) وہ کہتا ہے میرا درجہ کیسے بلند ہوگیا (حالانکہ عمل کا کوئی موقع نہین رہا) اوسکو جواب دیا جاتا ہے کہ تیرے بچہ کی دعا کے سبب سے (یعنے تیرے لیے تیری اولاد نے دعا کی اسوجہ سے تیرا درجہ بلند ہوا اولاد صالح بڑی نعمت ہے حقتعالے کی کہ موت کے بعد بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے وہ باقیات صالحات مین سے ہے یا اسمیں میری اولاد کو صالح اور سعادتمند اور عالم باعمل کر) **عن** اَلْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْكَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْكُمْ بِاُمَّهٰتِكُمْ ثَلٰثًا اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْكُمْ بِاٰبَآئِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمکو وصیت کرتا ہے اپنے باونسے نیک سلوک کرنے کی تین بار بیشک اللہ تعالیٰ تمکو وصیت کرتا ہے اپنے باپون سے نیک سلوک کرنیکا بیشک اللہ تعالیٰ تم کو وصیت کرتا ہے ہر زیادہ نزدیک رشتہ والے سے سلوک کرنے کی پھر جو اسکے بعد نزدیک ہو اس سے **عن** اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ ابو امامہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ والدین کا حق انکی اولاد پر کیا ہے آپنے فرمایا والدین ہی تیری جنت اور جہنم ہین **ف** یعنی جنت بھی والدین ہی کی وجہ سے ملتی ہے اور دوزخ بھی والدین ہی کے سبب سے اگر والدین کو خوش رکھا تو جنت مین جاویگا ورنہ دوزخ مین (اسحدیث کا اسناد ضعیف ہے اس مین علی بن زید بن جدعان راوی ہے) **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ ابو الدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے والد (باپ یا مان) جنت کے دروازون کا بیچ بیچ ہے اب تجھے اختیار ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کردے چاہے اسکی حفاظت کر **ف** بیچ مین جو دروازہ ہوتا ہے اس مین سے مکان مین جلدی پہونچ جاتے ہین تو والدین کو قریب اور سہل راستہ جنت مین جانیکا قرار دیا اگر آدمی والدین کو اپنے خوش رکھے جو کچھ مشکل نہین تو سہل سے جنت ملسکتی ہے **باب** صِلْ مَنْ كَانَ اَبُوْكَ يَصِلُ جس سے باپ سلوک کرتا ہو بیٹے کو بھی سلوک کرنا چاہیے **ف** اور باپ کے دوستون سے ہمیشہ دوستی رکھنا چاہیے تاکہ باپ کی روح خوش ہو **عن** اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِیْفَاءُ بِعُهُوْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِیْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا مالک بن ربیعہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص بنی سلمہ کا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ تو مر گئے اب بھی کوئی موقع ان سے سلوک کرنے کا باقی ہے آپنے فرمایا ہان انکے لیے دعا اور استغفار کرنا اور جس سے انہون نے (زندگی) مین کچھ عہد کیا ہو (مثلاً کسی کو کچھ دیا کرتے تھے ماہانہ یا سالانہ تو وہ ماہوار جاری رکھنا یا کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو دینے کا تو اسکو پورا کرنا) اسکو پورا کرنا اور انکا جو دوست ہو اسکی خاطر داری اور عزت کرنا اور جو ناتا ان کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اسی جوڑنا **ف** یعنے باپ اور مان کے رشتہ دارون سے سلوک کرنا **باب** بِرِّ الْوَالِدِ وَالْاِحْسَانِ اِلَی الْبَنَاتِ باپ کو اولاد سے کیسے برتاؤ کرنا چاہیے خصوصاً بیٹیون سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْیَانَكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا لٰكِنَّا وَاللّٰہِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰہُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ عائشہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم بوسہ دیتے ہو اپنے بچون کو لوگون

نے کہا ہان انہونے کہا ہم تو قسم خدا کی کبھی پیار نہین کرتے اپنے لڑکون کو یہ سنکر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مجھے کیا اختیار ہی جب اللہ تعالی نے تمہاری دلون سے رحم کو نکال لیا ہے (یعنے مین رحم اور شفقت تمہاری دلون مین ڈال نہین سکتا) **عن** یعلی العامری انہ قال جاء الحسن والحسین یسعیان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضمہما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ یعلے عامری سے روایت ہی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دوڑتے ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اندونون کو اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ بچہ آدمی کو بخیل اور نامرد کر دیتا ہے **ف** یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اولاد کی محبت مین لڑائی اور جہاد سے سستی کرتا ہے اور مال خرچ کرنے مین بھی بخل کرتا ہے اور اولاد کے لیے مال چھوڑ جانا چاہتا ہے حالانکہ اولاد اگر صالح نہین ہوئی تو باپ کے ذرا بھی کام نہین آتی بلکہ باپ کا نام بدنام کرتی ہے ابو عبد الرحمان صوفی کا جب لڑکا پیدا ہوا تو اونہون نے سارا مال خیرات کر دیا لوگون نے وجہ پوچھی اونہون نے کہا اگر وہ صالح ہے تو مال کی اسکو محبت نہوگی اور جو فاسق اور فاجر ہے تو مین اسکے فسق مین خرچنے کے لیے مال کیون چھوڑ جاؤن **عن** سراقۃ بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ادلک علی افضل الصدقۃ ابنتک مردودۃ الیک لیس لہا کاسب غیرک سراقہ بن مالک سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمھکو افضل صدقہ نہ بتلاؤن اپنی بیٹی کو صدقہ دی جو پھر تیرے پاس واپس آگئی (خاوند کی موت یا طلاق کیوجہ سے اور اسکا کوئی کمانے والا بھی نہین سوا تیرے **ف** یعنے بیوہ بیٹی جسکی اولاد بھی جوان نہو اسکا کمانے والا باپ کے سوا اور کون ہے پس ایسی بیٹی کی خبر گیری کرنا بہترین صدقہ ہے **عن** صعصعۃ عم الاحنف قال دخلت علی عائشۃ امراۃ معہا ابنتان لہا فاعطتہا ثلاث تمرات فاعطت کل واحدۃ منہما تمرۃ ثم صلعت الباقیۃ بینہما قالت فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال ما اعجبک لقد دخلت بہ الجنۃ صعصعہ سے روایت ہے حضرت عائشہ پاس ایک عورت آئی جسکے ساتھ اسکی دو بیٹیان تھین تو اونہون نے اسکو تین کھجورین دین اسعورت نے ایک ایک کھجور ہر بیٹی کو دی اور تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کرکے دونو کو بانٹ دیے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین (یعنے حضرت عائشہ) اور آپسے یہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تو تعجب کیا کرتی ہے وہ عورت اسکام کیوجہ سے جنتی ہوگئی **ف** یعنے اپنی بیٹیون کو پالنے اور انکو کمانے سے اور آپ بھوکے رہنے سے اکثر دیکھا گیا ہی کہ جب خاوند مرجاتا ہے اور عورت صاحب اولاد ہوتی ہے تو بیچاری عمر بھر محنت مزدوری کرتی ہے پیستی کوٹتی ہے اور جو ملتا ہے وہ اپنی اولاد کو کھلاتی ہے آپ اکثر بھوکی رہتی ہے اللہ اللہ کیا صبر ہے اُس عورت کا جسکی

مصیبت اور محنت دیکھکر کلیجہ مونہہ کو آتا ہے اور لطف یہ کہ اپنی بیٹیون اور بیٹیون کو پالتی ہے محنت و مزدوری کرتی ہے مگر فحش نہین کرتی اور نہ دوسری شادی کرتی ہے اولاد کی محبت کی وجہ سے کہ دوسرا خاوند اس اولاد سے کاہے کو محبت کرنے لگا پس اولاد تباہ ہوجاویگی ایسی عورت بلاشک جنتی ہے اللہ تعالی اسکو آخرت مین اس صبر اور اسکی شفقت کا ضرور بدلا دیگا **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ** یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَاَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهٖ كُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس کے تین بیٹیان ہون وہ انکے ہونے پر صبر کرے (یعنی رووے اور پیٹے نہین دکھہ درد نہ بیان کرے) اور انکو کھلاوے اور پلاوے اور کپڑا پہناوے اپنی طاقت اور کمائی سے تو وہ تینون اسکی آڑ ہونگی قیامت کے دن (دوزخ کے عذاب سے) ف بڑی بیوقوف ہین وہ جو بیٹیان زیادہ ہونے سے روتی ہین شکایت کرتے ہین حالانکہ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بیٹے جب بڑے ہوجاتے ہین تو اپنی جورو اور اولاد کی محبت مین غرق ہوکر ماں باپ کو پوچھتے بھی نہین مگر شاذ و نادر بیٹے ایسے ہوتے ہین جو جوان اور صاحب اولاد بھی ہوکر اپنے ماں باپ سے محبت اور الفت رکھتے ہین برخلاف اسکے بیٹیان زندگی تک اپنے ماں باپ کی محبت نہین چھوڑتین اور ہمیشہ انکی خدمت کرتی رہتی ہین مبارک ہے بیٹا یا بیٹی جو ہمارا صاحب تاک ہم کو عنایت فرماوے اللہ جل جلالہ سے یہ دعا مانگنا چاہیے کہ بیٹا ہو یا بیٹی صالح اور نیک بخت ہو اور اگر بیٹا ہو لیکن نکما اور نافرمان تو اس سے سو درجہ بیٹی بہتر ہے متبرحم کہتا ہے محبہ کو شادی ہوجانے کے بعد بھی اپنی ماں اور باپ سے ایسی محبت رہی ہے کہ اگر وہ یہ کہتے کہ اپنی جورو کو نکال باہر کردی تو مین فورًا چھوڑ دیتا اور نکال دیتا اور اللہ سے امید ہے کہ وہ میری اولاد کو بھی ایسی ہی الفت اور محبت میرے ساتھ کریگا آمین یارب العالمین حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کہا کہ اپنی جورو کو طلاق دیدے انہون نے تامل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا اپنے باپ کا کہا مان اور جورو کو چھوڑ دے ماں باپ کا حق ایسا ہے کہ عاقل کے نزدیک سے جورو مین اپنے قربان کردینا سہل ہے لیکن انکو ناراض کرنا حماقت ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو بیٹیان جوان ہوجاوین اور وہ جب تک انکی ساتھ رہے انکے ساتھ نیکی کرے (یعنے جہی طرح انکو کھلاوے پہناوے بلاوے انکو دین کا علم سکھلاوے اور ادب اور ہنر اور تربیت معقول کرے) تو وہ اسکو

جنت مین لیجاوین گے یعنے اسکے جنت مین لیجانے کا باعث وہ دو بیٹیان ہونگی ۱ مترجم کہتا ہی اللہ تعالی نے دو بیٹیان مجھکو عنایت فرمائی ہین اور مین اسکے کرم سے امیدوار ہون کہ مجھکو بھی جنت مرحمت فرماوی) **عن** انس بن مالک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احسان کرو اپنی اولاد کے ساتھہ (یعنے انکو اچھی طرح رکھو غرت سے انکے کھانے اور پینے اور پہننے اور تعلیم اور تربیت کا خیال رکھو) اور انکو ادب خوب سکھلاؤ **ف** ادب سے مراد علم اخلاق اور شریعت ہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو خدا کے ساتھہ کیا کرنا چاہیے اور مخلوقات خصوصًا اپنی بنی نوع کے ساتھہ کیا کرنا چاہیے ماں باپ عزیز و اقربا جورو لڑکون کے کیا حق ہین غرض شریعت پر چلنا اور شریعت حاصل کرنا یہی ادب ہے اولاد کو بچپنی سے علم شریعت اور اخلاق کی تعلیم دینا چاہیے اسکے بعد دنیا کا کوئی علم و ہنر سکھلانا چاہیے تاکہ اسکیوجہ سے معاش حاصل کرے اور دین کے علم کو دنیا کمانے کا آلہ بنانا ٹھیک نہین ہے **باب** حق الجوار ہمسایہ کا حق **عن** ابی شریح الخزاعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیحسن الی جارہ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیسکت ابو شریح خزاعی سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر (قیامت پر) وہ اپنے ہمسایہ سے نیک سلوک کرے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ اپنے مہمان کی خاطرداری کرے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ نیک بات کہے یا خاموش رہے **ف** یہ اخیر کا فقرہ بہت مشکل ہے اکثر آدمیون سے ضبط نہین ہوسکتا جو جی مین آتا ہے کہہ ڈالتے ہین پہر بچتے ہین آدمی کو چاہیے کہ اگر اچھی بات ہو تو اسی مونہہ سے نکالے بری بات جیسے جھوٹ اور غیبت اور بہتان اور فضول اور بیکار باتون سے ہمیشہ بچتا رہے اور کثرت کلام عقلا کے نزدیک بہت معیوب ہے اگلے تمام حکیمون اور دانائون کا اسپر اتفاق ہی کہ آدمی کی عقلمندی اس کے بات کرنے سے معلوم ہوجاتی ہے لہذا ضرور ہی کہ پہلے خوب دل مین سوچ بچار کرے کہ اس بات کے کہنے سے کوئی نقصان تو پیدا نہ ہوگا اور کسی کا دل تو ناراض نہ ہوگا پہر یہ سوچے کہ اس بات مین کوئی فائدہ بھی ہی یا نہین بعد اسکے اگر اس بات مین فائدہ ہو تو مونہہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے اگر خاموشی سے تہک جاوے تو ذکر الہی یا تلاوت قرآن کرے یا علوم دین کی تعلیم کرے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھکو وصیت کرتے رہے ہمسایہ کی سلوک کرنے کی یہانتک کہ مین سمجھا وہ ہمسایہ کو وارث بناوین گے ف اور ترکہ دلاوین گے ہمسایہ کا حق ہرتے ہے اگرچہ کافر بھی ہو لیکن اسکے ساتھہ محبت اور احسان ضرور ہے اگر وہ کوئی شے عاریت مانگے تو اسکو دیوی اگر بھوکا ہو تو اپنے کھانے مین سے اسکو کھلاوے اگر اسکو قرض کی ضرورت ہو تو دیوی بہرحال خوشی اور مصیبت دونون مین اسکا شریک رہی اور اسکی ہمدردی کرتا رہے اسمین دین اور دنیا دونون کی فائدی ہین اور انجیل شریف مین بھی پڑوسی کی خاطرداری کے لیے بہت تاکید کی ہے اور پڑوسی کا ستانا اسکو رنج دینا بلاوجہ شرعی حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اللہ اس سے بچاوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب** حق الضیف میہمان کا حق **عن** ابی شریح الخزاعی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ وجائزتہ یوم ولیلۃ والاجل کان یثوی عندہ حتی یحرجہ والضیافۃ ثلثۃ ایام وما انفق علیہ بعد ثلاثۃ ایام فھو صدقۃ ابوشریح خزاعی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ تعالی پر اور پچھلی دن پر وہ اپنے میہمان کی خاطرداری کرے اور ضرورت میہمانداری کی ایک دن ایک رات تک ہے (اور تین دن تک سنت ہے) اور میہمان کو جائز نہین ہے کہ میزبان پاس ٹھیرا رہے یہانتک کہ اسکو تکلیف ہو میہمانی تین دن تک ہے اسکے بعد بھی اگر میزبان کچھہ خرچ کرے مہمان پر تو وہ صدقہ ہے ف اوائل اسلام مین میہمانی واجب تھی پھر اسکا وجوب منسوخ ہوگیا جمہور کے نزدیک لیکن اب بھی وہ اخلاق حسنہ مین داخل ہے اور میہمانی نہ کرنا بدخلقی اور بے مروتی اور باعث شقاوت ہے اور مراد میہمان سے ہر ایک مسلمان مسافر ہے جو اسکے پاس آنکر اوترے خواہ اس سے پہچان ہو یا نہ ہو عرب مین اب تک یہ قاعدہ باقی ہے کہ جو مسافر آن کر اوترے اسکی خاطرداری کرتے ہین اسکے ہاتھہ پاؤن دھلاتے ہین اسکو کھانا کھلاتے ہین اور یہ امر انکے نزدیک ایسا ضروری ہے کہ اگر کوئی میہمان کی میہمانی نہ کرے تو ذات اور برادری مین سے خارج ہوجاوے اور کسیکو شرم کے مارے مونہہ دکھلانے کی لائق نہ رہے **عن** عقبۃ بن عامر انہ قال قلنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک تبعثنا فننزل بقوم فلا یقرونا فما ترٰی فی ذلک قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم فامر لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا وان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی ینبغی لھم عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہین کسی قوم کے پاس ہم انکے

پاس جاکر اوترتے ہین وہ ہماری میہمانی نہین کرتے تو آپ کیا فرماتے ہین اس ہین آپنے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اوترو اور وہ تمہارے لیے حکم دیوین اُن چیزون کا میہمان کو درکار ہوتی ہین (جیسے کہانا پانی لکڑی وغیرہ) تو اسکو لے لو اور جو وہ ایسا نکرین تو اپنی میہمانی کا حق جو واجبی ہو اُن سے وصول کرو **ف** گو جبر سے سہی یہ اُسیوقت کا ذکر ہے جب ضیافت یعنی میہمانی واجب تھی **عن** اَبِیْ کَرِیْمَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃُ الضَّیْفِ وَاجِبَۃٌ فَاِنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِہٖ فَھُوَ دَیْنٌ عَلَیْہِ فَاِنْ شَاءَ اقْتَضٰی وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ ابو کریمہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات میہمان آنکر اوترے اس رات تو اسکی ضیافت واجب ہے اگر وہ صبح تک میزبان کے مکان پر رہے (اور میزبان اسکی میہمانی نکرے) تو اُسکا قرض ہوگا میزبان پر چاہے اسکو وصول کرلے چاہے چھوڑ دے **ف** یعنے بقدر میہمانی کے نقد میزبان سے وصول کرسکتا ہے جب وہ میہمانی نہ کرے اور یہہ وجوب پہلی رات مین ہے کیونکہ رات کو مسافر کو کہانا ملسکتا ہے نہ بازار معلوم ہوتی ہے تو صاحب خانہ پر اسکے کہانے پینے کا سامان کردینا واجب ہے البتہ دوسرے دن صبحکو اسپر میہمانی کرنا واجب نہین خواہ کرے یا نکرے کیونکہ میہمان دن کو سب سامان کرسکتا ہے یہ وجوب اب بھی باقی ہے ایک طائفہ علما کے نزدیک اور جمہور کہتے ہین کہ وجوب منسوخ ہوگیا لیکن سنت ہونا اب بھی باقی ہے تو ایک دن رات میہمانی کرنا سنت موکدہ ہے یعنے ضروری ہے اور تین دن تک مستحب ہے اور تین دن کے بعد پھر میہمانی نہین اب میہمان کو لازم ہے کہ جلدی یا اپنے کہانے پینے کا اہتمام الگ کرلے یہ میزبان پر بوجہ تداعی انجاح مین ہے کہ حضرت شیخ ابو مدین مغربی سے جو شیخ محی الدین ابن عربی کے پیر تھے کسیںنے پوچھا کہ تم دنیا مین کسب معیشت نہین کرتے یعنے محنت مزدوری تجارت وغیرہ انہون نے کہا میہمانی کی حد کیا ہے وہ شخص بولا ایک دن تک واجب ہے اور تین دن تک سنت ہے انہون نے کہا اے اکبر ایک دن تو خدا کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے اور ہمارا رہنا دنیا مین ایک دن بھی نہین ہے پس ہم میہمان ہین خدا کے دنیا مین کسب معیشت کیون کرین بلکہ دنیا سے جانے کے بعد بھی ہماری میہمانی ہمارے مالک پر باقی رہیگی **باب** حَقِّ الْیَتِیْمِ یتیم کا حق **ف** یتیم وہ لڑکا یا لڑکی ہے جسکا باپ گذر گیا ہو اور وہ نابالغ ہو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ الْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَۃِ ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مین حرج کرتا ہون دو ناتوانون کا مال ایک تو یتیم کا دوسرے عورت کا **ف** یہ وہ کا ان دونون کا مال کہا جانا اور اس مین تقلب کرنا سخت گناہ ہے اگرچہ اور کسیکا بھی مال کہا جانا حرام اور گناہ ہے مگر ان دونون کا مال ناجائز

طور سے کہانا نہایت سخت گناہ ہی اسلیے کہ یہ دونون ناتوان ہین کسب معیشت پر قادر نہین ہین تو انکو اور دینا چاہیے نہ کہ انہی کا مال لے لینا اور سخت بیحیا اور بے غیرت اور ملعون اور مردود ہین وہ لوگ جو یتیم اور بیوہ کا مال ناحق کہائین عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر مسلمانون کے گھرون مین وہ ہے جس مین ایک یتیم پرورش پاتا ہو اور اسکے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور بدتر گھر وہ ہی جس مین یتیم کے ساتھ برائی کی جاتی ہو ف حضرت معروف کرخی جو اولیای کرام کے پیشوا تہے عید کے دن ایک درخت کے تلے بیٹھے رو رہے تہے اور لوگ نماز عید اور غسل وغیرہ کی طیاری مین مصروف تہے ایک شخص نے ان سے پوچھا یہ تم عید کے دن کیا کر رہے ہو انہون نے کہا مین نماز کی نیت سے گھر سے نکلا تہا راہ مین بچے ملے کہیلتے ہوئے ایک بچہ انمین یتیم تہا وہ رو رہا تہا کہ میرے پاس نہ کپڑا ہے نہ عید کے کپڑے ہین اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو مجھے بھی یہ چیزین دیتا یہ دیکھکر نماز کا ارادہ ترک کیا اب دن بھر اس درخت کے تلے بیٹھونگا اور شام کو اسکو بیچکر گیہون اور کچھ کپڑا خرید کر کے اس یتیم بچے کو دونگا تاکہ اسکا رنج رفع ہو جاوے یا کم ہو سبحان اللہ اولیاء کرام کے کام ایسے ہی ہوتے ہین رحم و شفقت و کرم کے بغیر کبھی ایمان کامل نہین ہوتا اگرچہ لاکھہ برس عبادت کرے عن عبداللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال ثلثۃ من الایتام کان کمن قام لیلتہ وصام نہارہ وغدا وراح شاہرا سیفہ فی سبیل اللہ وکنت انا وہو فی الجنۃ اخوین کہاتین واخوان واصق اصبعیہ السبابۃ والوسطی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین یتیمون کی پرورش کرے اسکو ایسا ثواب ہوگا جیسے رات کو عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اور صبح کو اور شام کو اپنی تلوار کو کھینچکر جہاد کو جاوے اور مین اور وہ جنت مین اس طرح رہینگے بھائی بھائی ہوکر جیسے یہ دونو بہنین ہین اور آپنے اپنی کلمے کی اونگلی اور بیچ کی انگلی کو ملایا ف اگرچہ پیمبر کا درجہ اورون سے زیادہ ہے مگر یہ آپنے مبالغہ کے طرز پر فرمایا کہ یتیم کا پرورش کرنیوالا میرے ہم درجہ ہوگا اور بعضون نے کہا شاید کسیوقت یہ بات ہوجاوے لیکن ہمیشہ کے لیے نہ ہوگی اور انبیا کا درجہ ضرور بلند رہیگا اور بعضون نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہی کہ جنتی ہونے مین وہ میرے برابر ہے اگرچہ درجہ اسکا کم ہو یعنے وہ بھی جنتی ہونا یقینی ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہو اور بعضون نے کہا بیچ کی اونگلی کلمے کی اونگلی سے بڑی رہتی ہے اس مین اشارہ ہوگیا کہ پیمبر کا درجہ بڑہا ہوا ہے غرض اس حدیث سے یتیم کی پرورش کی بڑی عظمت ثابت ہوئی اور

مبارک ہین وہ جو تین سے زیادہ یتیمون کی پرورش کرین **باب** اِمَاطَةِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ راہ مین سے کانٹا کنکر وغیرہ دور کرنا احدیث مین اذی ہے یعنی جس سے تکلیف ہو راہ چلتے والون کو **عن** اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ ابو برزہ اسلمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو ایسا امر بتائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو آپنے فرمایا مسلمانون کی راہ سے تکلیف دینے والی چیز دور کردے **ف** جیسے کانٹا کنکر وغیرہ اگر راہ مین گڈھا ہو یا کنوان تو اسکو بھر دے یا اس مین سیدھا لگا دے تاکہ کوئی مسلمان اندھیرے مین اس مین گر نہ جاوے یہ حدیث اصل ہے صدقہ عام کا مون کی ثواب مین جیسے سڑک کا بنانا سڑک پر روشنی کرنا سڑک آبنانا پل بنانا کنوان بنانا یہ سب عمل اس قسم کے ہین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ عَلَی الطَّرِیْقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ یُؤْذِی النَّاسَ فَاَمَاطَھَا رَجُلٌ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ مین ایک درخت تھا جسکی ڈالیان لوگون کو ایذا دیتی تھین (یعنے چلنے والون کو) ایک شخص نے ان ڈالیون کو نکال ڈالا وہ جنت مین گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مرتے ہی جنت مین جاتے ہین اور کافر دوزخ مین اور قیامت تک وہین رہین گے لیکن اپنے خاص خاص مقام مین جو انکے لیے طیار ہوئے ہین حشر اور حساب کتاب کے بعد جاوین گے اسکی مثال ایسی ہے جیسے زیر دریافت قیدی سب طرح کی دریافت سے پہلے محبس کے ایک ہی مقام مین رکھے جاتے ہین پھر فیصلہ ہونیکے بعد کوئی کالے پانی بھیجدیا جاتا ہے کوئی سخت حبس مین رہتا ہے کوئی ہلکی قید مین کوئی سخت مشقت مین اور یہی مذہب اصح ہے اہلحدیث اور محققین کے نزدیک جیسے اوپر گذر چکا دوسری روایت مین ہے کہ ایک عورت دوزخ مین گئی ایک بلی کیوجہ سے اور آپنے شب معراج مین دوزخ کے اندر بہت گنہگارون اور کافرون کو دیکھا اللہ دوزخ سے بچاوے **عن** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ بِاَعْمَالِھَا حَسَنِھَا وَسَیِّئِھَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُنَحّٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَرَاَیْتُ فِیْ سَیِّئِ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَةَ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کیے گئے انمین نیک عمل بھی تھے بری بھی تھے مین نے نیک عملون مین یہ بھی دیکھا راہ سے تکلیف کی چیز کو ہٹانا اور بری اعمال مین یہ بھی دیکھا مسجد مین تھوکنا یا رینٹ نکالنا (بلغم) اور اسکو دفن نکر دینا (یہ سب ہے کہ مسجد کچے ہو اس مین ریتی ہو تو تھوک کر مٹی مین دبا دیوے) **باب** فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ پانی کی صدقہ کی فضیلت **عن** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْیُ الْمَاءِ سعد

عبادہ سے روایت ہے مین نے آن حضرت صلی اسر علیہ وسلم سے پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا پانی پلانا ف جہان پر لوگون کو پانی کی حاجت ہو وہان سبیل رکھنا یا کنوان یا حوض بنا دینا اسیطرح جہان جس چیز کی مسلمانون کو ضرورت اور تکلیف ہو وہان اسیکا صدقہ افضل ہوگا اور حاصل یہ ہے کہ مخلوق خدا کو راحت پہونچانا اس سے زیادہ ثواب کسی چیز مین نہین یہانتک کہ جانورون کو بھی راحت پہونچانے مین بڑا اجر ہے ؎

مباش در پی آزار ہر چہ خواہی کن ۔ کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست

حافظ صاحب کے اس شعر پر بعض نادانفون نے اعتراض کیا ہے کہ بہت سے امور ایسے ہین جن مین کسیکو تکلیف نہین لیکن شریعت مین وہ گناہ ہین جیسے شراب پینا نماز کو ترک کرنا روزہ چھوڑ کرنا اور اسکا جواب یہ ہے کہ کل گناہ آزار ہین اور دوسرے بھائی کے لیے یا اپنے لیے ان گناہون مین اپنے نفس کو آزار دینا ہے اسکو عذاب کا مستحق کرنا ہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف الناس یوم القیامۃ صفوفا وقال ابن نمیر اھل الجنۃ فیمر الرجل من اھل النار علی الرجل فیقول اما تذکر یوم استسقیت فسقیتک شربۃ قال فیشفع لہ ویمر الرجل فیقول اما تذکر یوم ناولتک طھورا فیشفع لہ قال ابن نمیر ویقول یا فلان اما تذکر یوم بعثتنی فی حاجۃ کذا وکذا فذھبت لک فیشفع لہ

انس بن مالک سے روایت ہے قیامت کے دن لوگون کی صفین لگائی جاوینگی اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ جنت والون کی صفین لگائی جاوینگی پھر ایک شخص دوزخ والون مین اپر گذریگا اور ان مین ایک شخص سے کہیگا اے فلانی تجھ کو یاد نہین کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور مین نے تجھکو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا (وہ کہیگا بیشک) آخر وہ اسکی شفاعت کریگا (مالک کی جناب مین اور یہ دوزخی اسکی شفاعت کی وجہ سے بخشدیا جاویگا) اور ایک اور دوزخی ادہر سے نکلیگا اور جنت والون مین سے ایک شخص سے کہیگا تجھکو یاد نہین مینے تجھ کو پانی دیا تھا طہارت کے لیے پھر وہ اسکی شفاعت کریگا ف اسحدیث سے پانی دینے کا ثواب بہت ثابت ہوا آدمی کو کیا جانور کو بھی جب وہ پیاسا ہو پانی پلانا چاہیے اور جو لوگ سخی مسلمان ہوتے ہین وہ پانی کو کبھی بند نہین کرتے افسوس ہے کہ ابن زیاد بدنہاد اور اسکے ہمراہی اشقیانے جو شخص افضل الناس تھا اور اقرب الی اللہ ساری دنیا مین اور قائم مقام جناب رسالت مآب یعنی جناب امام حسین علیہ السلام اور انکی کو پانی نہ دیا یہانتک انکے ننھے ننھے بچون اور عورتون کو پیاسا تک کہ یہ سب پیاس کیحالت مین شہید ہوئے حالانکہ یہان فرات کا دریا بہ رہا تھا جس مین سے گدھے اور کتے تک پانی پیتے تھے لیکن اہل بیت رسالت پر پانی کی یہ تنگی خدا ادن سے سمجھی کیا یہ لوگ مسلمان تھے ہرگز مسلمان

نہ تھے بلکہ صرف نام کے مسلمان تھے جن میں اسلام کا ذرا بھی نور نہ تھا **عن** سراقۃ بن جعشم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضالۃ الابل تغشی حیاضی فہل لی من اجر ان سقیتہا قال نعم فی کل ذات کبد حری اخبر سراقہ بن جعشم سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہوے بھٹکے اونٹ (جو اپنے مالک سے علاحدہ ہو جاتے ہیں) میری حوضوں پر آتے ہیں جنکو میں طیار کرتا ہوں اپنے اونٹوں کے لیے تو مجھ کو کچھ ثواب ہوگا اگر میں ان اونٹوں کو پانی پینے دوں آپ نے فرمایا (اونٹ میں کیا) ہر کلیجہ والے جانور کے پانی پلانے میں جسکو پیاس لگتی ہے ثواب ہے **باب** الرفق نرمی کا بیان **عن** جریر بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یحرم الرفق یحرم الخیر جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ ساری بھلائی سے محروم ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علیہ ما لا یعطی علی العنف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نرمی کرتا ہے (یعنے ملایمت اور خوش خلقی) اور پسند کرتا ہے نرمی کو اور نرمی پر وہ ثواب دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا **ف** نرمی یہ ہے کہ اپنے نوکروں اور خادموں اور بال بچوں اور دوستوں سے آہستگی اور لطف و مہربانی کے ساتھ گفتگو کرے انپر غصہ نہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تھا کہ انس نے آپکی دس برس خدمت کی آپنے کبھی نہ انکو گھرکا نہ جھڑکا **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق فی الامر کلہ حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالی نرمی کرتا ہے اور ہر ایک کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے (اور سختی اور غصہ کو پسند نہیں کرتا) **باب** الاحسان الی المملوک لونڈی غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم فاطعموہم مما تاکلون والبسوہم مما تلبسون ولا تکلفوہم ما یغلبہم فان کلفتموہم فاعینوہم ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی غلام تمہارے بھای ہیں (درحقیقت کیونکہ وہ بھی آدم کی اولاد میں ہیں اسیطرح نوکر چاکر خدمتگار وغیرہ) لیکن اللہ تعالی نے انکو تمہارے ہاتھ کے تلے کر دیا ہے تو انکو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور انکو اتنا کام مت ڈالو جو انکو تکلیف میں ڈالے (آرام سے نہو سکے) اگر کبھی ایسا کام انپر ڈالو تو تم بھی اس میں شریک ہو **عن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل

الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى قَالَ نَعَمْ نَاكِرُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَمْلُوكُكَ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلّٰى فَهُوَ أَخُوكَ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین بدخلق شخص نجاوے گا یعنے جو اپنے غلام لونڈی کے ساتھ بدخلقی کرے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپنے ہمسے بیان نہین کیا کہ اکثر لوگ اس امت کے غلام لونڈی ہونگے اور یتیم رہینگے کیسے ممکن ہے کہ سب لوگ انکے ساتھ احسان کرین بعضے انکے ساتھ بدخلقی بھی کرین گے آپنے فرمایا بیشک لیکن انکی خاطر کرو جیسے اپنی اولاد کی خاطر کرتے ہو اور انکو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو پھر اونہون نے عرض کیا ہم کو دنیا مین کونسی عبادت فائدہ دیگی آپنے فرمایا گھوڑا جسکو تو باندھے اور اسپر سوار ہوکر لڑے اللہ کی راہ مین تیرا غلام تجھے کافی ہے پھر جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے **ف** یعنے اگر غلام مسلمان اور نمازی ہو تو اس مین اور بھائی مین کوئی فرق نہین اسکو اسیطرح کھلانا اور پلانا چاہیے جیسے اپنے بھائی کو کھلاتے اور پلاتے ہین اسحدیثکو ترمذی نے بھی نکالا **باب** افشاء السلام سلام کو فاش کرنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا أولا أدلکم علی شیء إذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے تم جنت مین نہین جاؤگے جبتک ایمان نہ لاؤ گے یعنے مومن نہ ہوگے اللہ اور رسول اور فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون اور قیامت پر اور دین کے سچے تمام عقائد اور اعمال پر اور تم مومن نہوگے جبتک آپس مین محبت نکروگے یعنے مسلمان بھائیون سے الفت نرکھوگے کیا مین تم کو ایسی بات نہ بتلاؤن کہ جب تم اسکو کرو تو آپس مین تمہاری محبت ہوجاوے اپنے درمیان سلام کو فاش کرو **ف** یعنے آپس مین جب ایک دوسرے سے ملو تو سلام علیک کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہ ہو سلام اول ذریعہ ہے معرفت کا اور تخمی ہے محبت کی اور ہر مسلمان کو ضرور ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اسکے سلام کا منتظر نرہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنی ہو یا اعلے یا ہمسر کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے **عن** ابی امامۃ قال أمرنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم أن نفشی السلام ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمکو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سلام کے فاش کرنے کا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أعبدوا الرحمن وأفشوا السلام عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی

عبادت کرو اور سلام کو فاش کرو ف عمار نے کہا جس نے تین باتین کین اسنے ایمان اکھٹا کر لیا ایک تو انصاف اپنے نفس سے دوسرے سلام کرنا ہر ایک شخصکو تیسرے خرچ کرنا تنگی کے وقت اسکو نکالا بخاری نے موقوفاً اور دوسرے نے مرفوعاً **باب** رَدِّ السَّلَامِ سلام کا جواب دینا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مسجد کے کونے مین اس نے نماز پڑہی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک السلام **عَنْ** عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِیْلَ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین اونہون نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ف شخص غائب کیطرف سے جب سلام پہونچایا جاوے تو ایسا ہی کہے اور بعضون نے کہا یون کہی علیک وعلیہ السلام اسحدیث سے یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت کو سلام کہلا بھیجنا درست ہے جب کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ کا کمال فضل اور علو درجہ کہ روح القدس نے انکو سلام کہلا بھیجا اور یہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور الفت کیوجہ سے تھا جو آپکو انکے ساتھ تھی رضی اللہ تعالے عنہا **باب** رَدِّ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ ذمی کافرون کے سلام کا جواب **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْكُمْ جناب انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم کو اہل کتاب (یہود یا نصاری) سے سلام کہے تو تم صرف) علیکم کہو **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالُوا اَلسَّامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَیْكُمْ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہود کے کچھ لوگ آئے اور کہا السام علیک یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم ف یہ انکی شرارت تھی کہ سلام کے بدل سام کا لفظ کہا سام کہتے ہین موت کو تو السام علیک کے معنے یہ ہوئے تم مرو جو ایک بد دعا ہے آپنے جواب مین صرف وعلیک فرمایا یعنے تمہین ہو جب کوئی کافر سلام کرے تو جواب مین صرف وعلیک کہے۔ کئی روز کا عرصہ ہوا ہے کہ یہودیون کی ایک جماعت میرے سامنے سے گذری اور انہون نے مجھ کو سلام کیا مینے اسی حدیث کو یاد کرکے جواب مین وعلیکم کہا **عَنْ** اِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ رَاكِبٌ غَدًا اِلَى الْیَهُوْدِ فَلَا تَبْدَاُوْهُمْ بِالسَّلَامِ فَاِذَا

سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ ابوعبدالرحمن جہنی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کل سوار ہوکر یہودیون کے پاس جاؤن گا تو تم انسے پہلے سلام مت کرو جب وہ تم کو سلام کرین تو جواب مین وعلیکم کہو **ف** اب اگر اونہون نے سلام کا لفظ بولا تو وعلیکم کا معنے یہ ہوگا کہ تمپر ہی سلام اور جو شرارت سے سام کا لفظ بولا تو سام یعنے موت ہی انپر لوٹے گی **باب** السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ بچون اور عورتون کو سلام کرنیکا بیان **عن** اَنَسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس آئے اور ہم بچے تھے آپنے فرمایا السلام علیکم **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا اسماء بنت یزید سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پر سے گذرے عورتونپر سے تو فرمایا السلام علیکن **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا اور اسکو جواب دینا درست ہے اور بعضون نے کہا یہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کیونکہ آپ فتنے سے محفوظ تھے اور لوگون کو اجنبی عورت کو سلام کرنا درست نہین اور جو کوئی سلام کرے تو عورت کو جواب دینا ضرور نہین مگر جب وہ عورت بوڑھی ہو اور کسی فتنہ کا ڈر نہو **مترجم** کہتا ہے سلام مین جو شریعت کے موافق ہو کسی فتنہ کا ڈر نہین اور صحابہ ہمیشہ ازواج مطہرات کو سلام کرتے اور وہ ان کی سلام کا جواب دیتین اس مین بوڑھے اور جوان کی کوئی قید نہین ہے اور حضرت جبریل نے حضرت عائشہ رضہ کو سلام کہلا بھیجا جیسا اوپر گذرا **ف** اگر کسی مجلس مین کافر اور مسلمان دونون ہون اور کوئی وہان جاوے تو یون کہے السلام علی من اتبع الہدی **باب** الْمُصَافَحَةِ مصافحہ کا بیان (یعنے ہاتھہ ملانیکا) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَلْتَقِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ لَا قُلْنَا اَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَصَافَحُوا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمنے عرض کیا یارسول اللہ کیا (ملاقات کیوقت) ہم مین کا ہر ایک جبکہ دوسرے کے لیے آپنے فرمایا نہین (بلکہ سیدہا رہکر صرف السلام علیکم کہے) پھر ہم نے عرض کیا کیا ہم مین ایک دوسرے سے گلے ملے (ملاقات کے وقت) آپنے فرمایا نہین البتہ مصافحہ کرو **ف** اسحدیث سے یہ نکلا کہ معانقہ اسیطرح سلام کیوقت جبکہ دونون مکروہ اور خلاف سنت ہین لیکن سفر سے جب کوئی آوے تو اس سے معانقہ مسنون ہے کیونکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب سے جب وہ حبش سے لوٹ کر آئے اور بعضون نے کہا غیر سفر سے آنیپر بھی معانقہ درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دو کپڑے پہنے ہون اگر ننگے ہون صرف ازار پہنے ہون تو معانقہ مکروہ ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر

ابوذر کو اپنے سے چمٹا لیا یہ ابوداؤد نے نکالا الشیخ نے لمعات مین کہا ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک مکروہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا سر چومے یا اُسکا ہاتھ یا اور کوئی عضو یا اس سے معانقہ کرے کیونکہ اسکی ممانعت وارد ہوئی حدیث مین مترجم کہتا ہے جب معانقہ سوا سفر سے آنیکے وقت اور کسیوقت ثابت نہین تو عیدین کا معانقہ یہ بھی مکروہ ہوگا اور ہمارے زمانہ مین اسکا بہت رواج ہے اسیطرح مصافحہ جو سنون ہے وہ ملاقات کے وقت یعنی ایک ہاتھ سے یا دونو ہاتھ سے اب جو لوگون نے نکالا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد یا جمعہ کی نماز کے بعد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنے مین اسکی کچھ اصل نہین ہے مولانا فخر نے کہا یہ مکروہ ہے کیونکہ اپنے مقام پر نہین ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتدا ملاقات کے وقت کیا جاوے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا براء ابن عازب سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملین اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرین تو انکے گناہ بخشدیے جاوینگے جدا ہونے سے پہلے **بَابُ** الرَّجُلِ يُقَبِّلُ يَدَ الرَّجُلِ آدمی دوسرے آدمی کے ہاتھ کو چومی تو کیسا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چوما **باب** اہل فضل اور اہل علم کا ہاتھ چومنا اکثر علمانے جائز رکھا ہے اسی حدیث کو روسی لیکن درمختار مین ہے کہ اپنے ساتھی کا ہاتھ چومنا ملاقات کیوقت بالاجماع مکروہ ہے اور ایسے ہی زمین کا چومنا عالمون اور رئیسون کے سامنے یہ حرام ہے اور جو کوئی ایسا کرے اور جو کوئی اسکام پر راضی ہو وہ دونو گنہگار ہین اور یہ مشابہ ہے بت پرستی کے اور اگر عبادت اور تعظیم کی نیت سے ایسا کرے تو کافر ہو جاوے گا اگر تحیت کی نیت سے کرے تو کافر نہ ہوگا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور ملتقط مین ہے کہ تواضع غیر خدا کے لیے حرام ہے اور وہبانیہ مین ہے کہ جب کوئی شخص لائق تعظیم آوے تو اُسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے بلکہ مندوب ہے اور بوسہ پانچ قسم ہے ایک محبت کا جیسے باپ بیٹے کو دیتا ہے رخسار پر دوسرے مودت کا جیسے بیٹا باپ کو دیوے سر پر تیسرے شفقت کا جیسے اپنے بھائی کو دیوے پیشانی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کو یا زید کو ایسا ہی بوسہ دیا تھا چوتھے شہوت کا جیسے مرد اپنی عورت کو دیتا ہے مونہہ پر پانچوین تحیۃ کا جیسے ایک مومن دوسرے مومن کے ہاتھ کو چومتا ہے اور مصحف کا چومنا بعضون نے بدعت کہا ہے بعضون نے کہا حضرت عمر سے اور حضرت عثمان سے مصحف کا چومنا منقول ہے اور روٹی کا چومنا بدعت ہے اور شافعی نے کہا وہ مباح ہے اور بدعت حسنہ ہے مترجم کہتا ہے اب قبر کا چومنا یا قبر پر جو بنا ہوتی ہے اسکا یا اسکی چوکھٹ کا چومنا یہ بدعت

اور حرام ہے اور ہماری زمانہ مین یہ بہت رائج ہے اور لوگ اس سے منع نہین کرتے جس کا انجام یہ ہوگیا ہے کہ اب لوگ اولیاء اللہ کی قبرون کو سجدہ تک کرنے لگے ہین حالانکہ سجدہ غیر خدا کے لیے مطلقاً حرام ہے اور سجدہ عبادت غیر خدا کے لیے بالاتفاق کفر ہے **عن** صفوان بن عسال ان قوما من الیھود قبلوا ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ صفوان بن عسال سے روایت ہے یہود کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اونہون نے آپکا ہاتھ چوما اور آپکے پاؤن چومی **ف** اور دوسری روایتون مین بھی یہ وارد ہے کہ لوگون نے آپکے ہاتھ اور پاؤن چومی آپ خاموش ہو رہے اس سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص صاحب فضیلت اور علم اور صاحب تقوی اور عبادت ہو تو اُسکے ہاتھ اور پاؤن چومنا درست ہے لیکن دنیادار امیر اور نوابون کے پاؤن چومنا کسینے جائز نہین رکھا اور ایک جماعت علما نے یہ کہا ہے کہ پاؤن چومنے کا جواز خاص تھا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کسیکے پاؤن چومنا درست نہین ہے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل نہین ہے اور بہت بزرگون سے یہ منقول ہے کہ اونہون نے دوسرے بزرگون کے ہاتھ اور پاؤن چومے اور امام مسلم نے امام بخاری کے ہاتھ چومے اور کہا کہ مجھے اجازت دو اپنے پاؤن چومنے کی غرض خدا کے واسطے اگر کسی مقرب بندہ کو جو خاصان خدا مین سے ہو ہاتھ اور پاؤن چومے تو اس مین کوئی قباحت نہین ہے بشرطیکہ یہ چومنا سجدہ کے طور پر نہ ہو اور نہ سجدہ کے مشابہ ورنہ وہ حرام ہوگا اور ہر ایک بزرگ کو لازم ہے کہ اس فعل سے لوگون کو اور اپنے معتقدون کو منع کرے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو منع کیا تھا جب معاذ نے آپکو سجدہ کیا تھا اور یہ سجدہ تحیت تھا نہ سجدہ عبادت اور ملائکہ کا سجدہ حضرت آدم کو اور یعقوب علیہ السلام اور انکے بیٹون کا سجدہ حضرت یوسف کو وہ بھی سجدہ تحیت تھا اور اگلی شریعتون مین شاید درست ہوگا لیکن ہماری شریعت مین سوا خدا کے اور کسیکو سجدہ کرنا حرام ہوگیا خواہ سجدہ تحیت ہو یا سجدہ عبادت **باب** الاستیذان اندر جانے سے پہلے اجازت لینا **عن** ابی سعید الخدری ان ابا موسی استاذن علی عمر ثلثا فلم یؤذن لہ فانصرف فارسل الیہ عمر ما ردک قال استاذنت الاستیذان الذی امرنا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا فان اذن لنا دخلنا وان لم یؤذن لنا رجعنا قال فقال لتاتینی علی ھذا ببینۃ او لافعلن فاتی مجلس قومہ فناشدھم فشھدوا لہ فخلی سبیلہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے اجازت مانگی حضرت عمر سے تین بار **ف** یعنی استیذان کیا اسکی کئی صورتین ہین ایک یہ کہ دروازے پر کھڑے ہوکر تین بار زور سے السلام علیکم کہے اور یہ پوچھے کہ فلانا شخص اپنا نام لیکر اندر داخل ہو یا نہین دوسرے یہ کہ تین بار سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے تیسرے یہ کہ

تین بار کنگاری یا گھر والے کو آواز دیوی اگر تینون بار مین گھر والا جواب نہ دیوی تو لوٹ آوی لیکن بغیر اجازت کے اندر گھسنا درست نہین اور یہ امر ضروری ہی اسلیے کہ آدمی اپنے مکان مین کبھی ننگا کھلا ہوتا ہے کبھی اپنی بی بی یا لونڈی سے کسی اور کام مین مصروف ہوتا ہے پس اگر بے پکاری چلے آتا درست ہو تو بڑی خرابی ہوگی اور اب تہذیب اخلاق مین یہ داخل ہوگیا ہے کہ کسی شخص کے حجرہ یا مکان مین بغیر اجازت لیے اور اطلاع دیے نہین گھستے اور جو کوئی اسکے خلاف کرے اسکو بیمروت بے ادب احمق اور بیوقوف جانتے ہین اور شریعت مین بھی ایسا ہی حکم ہے کہ اجازت لیکر اندر گھسنا چاہیے اور جو لوگ رات دن گھر مین اندر جاتے آتے رہتے ہون انکو ہر وقت اجازت لینا ضرور نہین لیکن تین وقت انکو بھی اجازت لینا چاہیے ایک تو فجر کی نماز سے پہلے دوسرے دوپہر کے وقت جب لوگ اپنے کپڑے اوتار کر راحت کرتے ہین تیسرے عشا کی نماز کے بعد جیسے قرآن شریف مین وارد ہی اور قرآن مین صاف حکم ہے لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتے تستانسوا وتسلموا علی اہلہا یعنے اپنے گھرون کے سوا دوسرے گھرون مین نہ گھسو یہانتک کہ استیناس کرو اور سلام کرو گھر والون پر اور استیناس کا بیان آگے آتا ہے **ف** لیکن انکو اجازت نہین ملی یعنے حضرت عمر نے جواب نہین دیا) وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے انکے پیچھے کسیکو بھیجا اور بلاکر پوچھا تم واپس کیون چلے گئے انھون نے کہا ہمنے استیذان کیا جیسے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا تین بار اور آپنے یہ فرمایا کہ اگر تین بار مین تمکو اجازت دی جاوی اندر آنیکی تو جاؤ نہین تو لوٹ جاؤ حضرت عمرؓ نے کہا اسحدیث پر تم اور کوئی شخص گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتھ ایسا کرونگا (یعنے تم کو تنبیہ کرونگا یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احتیاط تھا حدیث کو مضبوط کرنیکے لیے ورنہ ابوموسی اشعری ثقہ تھے اور صحابی تھے انکی اکیلی روایت کافی تھی) ابوموسی اپنی قوم کی مجلس مین آئے اور انکو قسم دی (کہ اگر کسینے یہ حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ اسکی گواہی دیوے) ان لوگون نے ابوموسی کے ساتھ گواہی دی (کہ انھون نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہی) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسی کو چھوڑ دیا **عن** اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا السَّلَامُ فَمَا الْاِسْتِیْذَانُ قَالَ یَتَکَلَّمُ الرَّجُلُ تَسْبِیْحَۃً وَّتَکْبِیْرَۃً وَتَحْمِیْدَۃً وَتَنَحْنُحًا وَیُؤْذِنُ اَھْلَ الْبَیْتِ ابوایوب انصاری سے روایت ہی ہمنے عرض کیا یارسول اللہ سلام تو ہمین معلوم ہی لیکن استیناس کیا ہے (جو قرآن مین آیا ہے کہ دوسرے کے گھر مین مت داخل ہو جب تک سلام اور استیناس نہ کرلو) آپنے فرمایا استیناس یہ ہی کہ آدمی سبحان اللہ کہے اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور کنگاری اور خبر کردیوے گھر والون کو کہ مین آتا ہون **ف** یہی طریقہ ہے سو مہذب صالحین اور مہذب

اخلاق والون کا اور صاحبان عقل و دانش اور تربیت یافتہ لوگون کا لیکن جو لوگ جاہل اور بیوقوف اور بے تربیت ہین وہ بغیر پکارے دوسرے کے گھر مین گھس جاتے ہین پس ذلیل اور خوار ہوتے ہین **عن** علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا اتیتہ وھو یصلی یتنحنح بنی جناب امیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانیکی میرے دو وقت مقرر تھے ایک رات کو اور ایک دن کو تو مین جب آتا اور آپ نماز پڑھتے ہوتے (اور مین باہر سے اذن چاہتا اور آپ جواب نہ دیسکتے نماز کی وجہ سے) تو آپ کھنکار دیتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے نماز مین کھنکارنا درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ کھنکارنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے وہ حدیث سے غافل ہے **عن** جابر قال استاذنت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من ھذا فقلت انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا انا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مینے اذن چاہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنیکا) آپنے (مکان کے اندر سے) پوچھا کون ہے مین نے کہا مین (جیسے اس زمانہ مین اکثر لوگون کا معمول ہے جب ان سے کوئی پوچھتا ہے کون تو وہ کہتے ہین مین ہون) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو مین ہی ہون (یعنے مین کیون کہتا ہے اپنا نام لینا چاہیے تاکہ صاحبخانہ پہچان لیوے کیونکہ آواز سے اکثر پہچانا دشوار ہوتا ہے) **باب** الرجل یقال کیف اصبحت آدمی سے یون پوچھنا آپنے صبح کی **عن** جابر قال قلت کیف اصبحت یا رسول اللہ قال بخیر من رجل لم یصبح صائما ولم یعد سقیما جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مینے عرض کیا آپنے کیونکر صبح کی یارسول اللہ آپنے فرمایا خیریت کے ساتھ صبح کی اس بندے نے جس نے نہ روزہ رکھا نہ کسی بیمار کی عیادت کی **ف** یہ آپنے اپنی تقصیر ظاہر کی خداوند کے جناب مین کہ باوجود اسکے کہ مین نے روزہ نہین رکھا بیمار پرسی نہین کی لیکن مالک کا احسان ہے کہ میری صبح خیریت کے ساتھ اس نے کرائی سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود کثرت عبادت اور ریاضت اور قرب الٰہی اور گناہون سے پاک اور صاف ہونیکے اپنی تقصیر کا اقرار اور مالک کے نعمتون کا اظہار کرتے تھے تو اور کسی بندے کی کیا مجال ہے جو اپنی عبادت اور طاعت اور تقوی پر نازان ہو یا اللہ تیرے اگلے بندے تو تیری عبادت مین اپنا قصور ظاہر کرتے تھے اور ہم تو ایک گناہ بھی عمر بھر مین ایسا نہ کرسکے جو تیری درگاہ مین پیش کرنے کے لائق ہو اور نہ آیندہ توقع ہے لیکن تو محض اپنے فضل و کرم سے ہمکو کھلاتا اور پلاتا ہے اور خیریت اور عافیت سے ہماری صبح اور شام گذارتا ہے ہم تیرے اس احسان اور نعمت کا کیا شکر کرین اگر ہمارے بدن پر ہر رویان زبان ہو اور ہر ایک زبان مین کروڑ زبانون کی قوت ہو تو بھی تیری نعمتون کا ایک ذرہ برابر بھی شکر ہم سے ادا نہ ہوسکیگا ؎ خاموشی از ثنائے

بعد ثنائی ہست **عن** مالک بن حمزۃ بن ابی اسید الساعدی عن ابیہ عن جدہ ابی اسید الساعدی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس بن عبد المطلب اذ دخل علیھم فقال السلام
علیکم قالوا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قال کیف اصبحتم قالوا بخیر نحمد اللہ فکیف اصبحت
بابینا وامنا یا رسول اللہ قال اصبحت بخیر احمد اللہ ابو اسید ساعدی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب انکے پاس تشریف لے گئے السلام علیکم اونہون نے کہا علیک السلام
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے فرمایا کیف اصبحتم یعنے صبح کیسے کی اونہون نے کہا بخیر نحمد اللہ یعنے خیریت کے ساتھہ اللہ کا شکر
کرتے ہین اور آپنے کیسے صبح کی آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا بخیر الحمد للہ یعنے صبح کی
یعنے خیریت کے ساتھہ الحمد للہ **باب** اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ جب کسی قوم کا عزت دار شخص
آدمی تو اسکی عزت کرنا چاہیے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم کریم
قوم فاکرموہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسیقوم
کا عزت دار آدمی تو اسکی عزت کرو **ف** یعنے ہر شخص سے اسکے مرتبے کے موافق برتاؤ کرے جیسے دوسری روایت مین
ہے کہ ایک فقیر حضرت عائشہ پاس آیا انہون نے اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا پھر اور ایک شخص آیا گھوڑے پر سوار
ہوکر تو انکو اپنے ساتھہ کھلایا لیکن یہ کافر اور فاسق اس مین سے مستثنے ہے کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے اور دوسری حدیث
مین ہے جس نے بدعتی کی توقیر کی اس نے مدد کی اسلام کے ڈھانے پر **باب** تشمیت العاطس جھینک کا جواب
عن انس بن مالک قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم
یشمت الاخر فقیل یا رسول اللہ عطس عندک رجلان فشمت احدھما ولم تشمت الاخر فقال
ان ھذا حمد اللہ وان ھذا لم یحمد اللہ انس بن مالک سے روایت ہے دو شخصون نے جھینکا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے ایک کو جواب دیا یعنے یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہین دیا لوگون نے عرض
کیا یا رسول اللہ دو آدمیون نے آپکے سامنے جھینکا اور آپنے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہین دیا آپنے فرمایا اس
نے تو الحمد للہ کہا تھا (جھینکنے کے بعد تو مین نے اسکو جواب دیا) اور اس نے الحمد للہ نہین کہا (تو اسکو جواب دیا ضرور نہین)
عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشمت العاطس
ثلثا فما زاد فھو مزکوم سلمہ بن اکوع سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھینکنے والیکو
تین بار جواب دیوے اگر اس سے زیادہ جھینکے تو اسکو زکام ہے **ف** اب جواب دینا ضرور یا سنت موکدہ نہین

لیکن مستحب ہی **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیرد علیہ من حولہ یرحمک اللہ ولیرد علیہم یھدیکم اللہ ویصلح بالکم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے چھینکے تو یون کہے الحمد للہ اور جو اسکے پاس بیٹھے ہون وہ کہین یرحمک اللہ پھر چھینکنے والا انکو جواب دیوے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **باب** اکرام الرجل جلیسہ آدمی اپنے ساتھی کی خاطرداری کرے **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی الرجل فکلمہ لم یصرف وجھہ عنہ حتی یکون ھو الذی یصرف واذا صافحہ لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی ینزعھا ولم ر متقدما برکبتیہ جلیسا لہ قط انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے ملتے تو اپنا مُنہ اس سے نہ پھراتے یہانتک کہ وہی مونہہ پھراتا (اور چلدیتا) اور جب آپ کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھہ اُسکے ہاتھہ سے نہ نکالتے یہانتک کہ وہی نکالتا اور آپنے اپنے کسی ساتھی کے سامنے کبھی پاؤن نہین پھیلائے **ف** یہ تہذیب اور انسانیت ہی کہ آدمی دوسرے آدمی کی طرف پاؤن نہ پھیلاوے لیکن بضاری باوصف اتنی تہذیب کے اس خصلت سے عاری ہین اور جانورون کیطرح دوسرے کیطرف پاؤن کرکے بیٹھتے ہین اب یہی تہذیب مین داخل ہے کہ بیٹھنے مین کسی کیطرف پیٹھہ نہ کرے البتہ اگر حلقہ ہو یا صفین ہون تو مضائقہ نہین **باب** من قام من مجلسہ فرجع فھو احق بہ جو شخص کسی مجلس سے کھڑا ہوجاوے پھر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عن** ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم من مجلسہ ثم رجع فھو احق بہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جای مین سے (جہان وہ بیٹھا ہوا کھڑا ہوجاوی کسیکام کے لیے اور لوٹنے کی نیت رکھتا ہو) پھر لوٹ کر آوی تو وہ زیادہ حقدار ہے اس جای کا بہ نسبت نئے شخص کے جو اس جای مین بیٹھنا چاہے اگر نیا شخص وہان بیٹھ گیا ہو تو یہ اسکو اوٹھا سکتا ہے اور اسکو اوٹھہ جانا چاہیے اور بعضون نے کہا یہ استحبابا ہے نہ وجوبا اور ہر حال مین کسی مسلمان سے جھگڑا کرنا درست نہین)

باب المعاذیر عذر کرنے کا بیان **عن** جودان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتذر الی اخیہ بمعذرۃ فلم یقبلھا کان علیہ مثل خطیئۃ صاحب مکس جودان سے روایت ہی اختلاف ہے اسکے صحابی ہونے مین اور ابن حبان نے اسکو ثقات تابعین مین لکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بھای سے عذر کرے اور وہ قبول نہ کرے (یعنے اسکا قصور معاف نکرے) تو اسپر ایسا گناہ

ہوگا جیسے محصول لینے والے پر ہوتا ہے **ف** جو سود اگردن سے محصول لیا کرتا ہے اکثر اس سے ظلم سرزد ہوتے ہین اور لوگون کے حقوق اسپر قائم ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ نوکری اچھی نہین ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ وہ جنت مین نہین جاویگا **عن** جودان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ جودان سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **باب** المزاح مزاح کرنے کا بیان **ف** مزاح کہتے ہین مذاق اور دل لگی یعنے ٹھٹول کو یہ درست ہے بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور کبھی کبھی کرے نہ یہ کہ ہمیشہ یا اکثر مذاق کیا کرے کیونکہ ایسا کرنیسے اکثر ہنسے گا اور اسکا دل خراب ہوجاویگا اور خدا سے غفلت پیدا ہوگی **عن** ام سلمۃ قالت خرج ابوبکر فی تجارۃ الی بصری قبل موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعام ومعہ نعیمان وسویبط بن حرملۃ وکانا شہدا بدرا وکان نعیمان علی الزاد وکان سویبط رجلا مزاحا فقال لنعیمان اطعمنی قال حتی یجیء ابوبکر فقال فلاغیظنک قال تمرا بقوم فقال لہم سویبط تشترون منی عبدا الی فالوا نعم قال انہ عبد لہ کلام وہو قائل لکم انی حر فان کنتم اذا قال لکم ہذہ المقالۃ ترکتموہ فلا تفسدوا علی عبدی قالوا لا بل نشتریہ منک فاشتروہ منہ بعشر قلائص ثم اتوہ فوضعوا فی عنقہ عمامۃ او حبلا فقال نعیمان ان ہذا یستہزیء بکم وانی حر لست بعبد فقالوا قد اخبرنا خبرک فانطلقوا بہ نجاد ابوبکر فاخبروہ بذلک قال فاتبع القوم ورد علیہم القلائص واخذ نعیمان قال فلما قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ فقال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ منہ حولا ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ تجارت کے لیے نکلے بصری کیطرف (وہ ایک شہر ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال پہلے اور انکے ساتھ نعیمان اور سویبط بن حرملہ تھے اور یہ دونو شخص جنگ بدر مین شریک ہوچکے تھے اور نعیمان کے پاس توشہ تھا اور سویبط ایک دل لگی باز شخص تھے انہون نے نعیمان سے کہا مجھے کھانا کھلا نعیمان نے کہا ابوبکر کو آنے دو سویبط نے کہا اچھا مین تجھ کو غصہ دلاؤن گا یعنے کہا نا نہ دینے کے بدل تمکو کسیوقت حیران کرون گا) خیر یہ لوگ ایک قوم پر سے گذرے سویبط نے اس قوم کے لوگون سے کہا تم مجھ سے ایک غلام خریدتے ہو انہون نے کہا ہان سویبط نے کہا اچھا لیکن وہ غلام ذرا باتونی ہے جب تم اسکو خرید لوگے تو وہ کہیگا مین آزاد ہون اگر تم اسکے اس کہنے پر اسکو چھوڑ دو تو میرا غلام خراب ہوجاویگا وہ لوگ بولے نہین ہم اسکو نہین چھوڑینگے اور اس کی بات نہ سنینگے اور وہ غلام ہمسے خرید لین گے آخر ان لوگون نے نعیمان کو خریدا سویبط سے دس اونٹون کے

بدل پھر نعیمان پاس آئے اور اسکی گردن مین عمامہ باندہا یا رسی ڈالی نعیمان نے کہا یہ شخص تم سے ٹھٹا کرتا ہے اور مین آزاد ہون غلام نہین ہون لوگون نے کہا تیرا مالک ہم سے پہلے ہی تیرا حال بیان کرچکا ہے خیر وہ لوگ اسکو لے گئے پھر ابوبکر آئے لوگون نے انسے یہ حال بیان کیا کہ سویط نے اسطرح سے نعیمان کو بیچڈالا وہ اس قوم کے لوگون کے پیچھے گئے اور انکے اونٹ انکو واپس کیے اور نعیمان کو واپس لائے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے یہ قصہ بیان کیا راوی نے کہا آپ اور آپکے اصحاب سال بھر اس واقعہ پر ہنستے رہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ رَكِيْعٌ يَعْنِيْ طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهٖ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون سے یعنے بچون سے مذاق کرتے یہانتک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اس سے آپ فرماتے تھے اے ابوعمیر تمہارا نغیر کیا ہوا۔ وکیع نے کہا نغیر سے مراد وہ چڑیا ہے جس سے ابوعمیر کھیلتے تھے نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی یعنے لال یا بلبل

باب نَتْفِ الشَّيْبِ سفید بال اوکھیڑنا کیا ہے **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ هُوَ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اکھیڑنے سے اور فرمایا وہ نور ہے مسلمان کا **ف** اور خضاب سے منع نہ کیا اسلیے کہ خضاب سے وہ بال قائم رہتا ہے لیکن اسکا رنگ بدل جاتا ہے بعضون نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے اور امام ابوحنیفہ اور محمد سے منقول ہے کہ یہ جائز ہے جب زینت اور تکلف کی نیت نہو **باب** الْجُلُوْسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ کچھ سایہ اور کچھ دھوپ مین رہنا **عن** ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَقْعُدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دھوپ اور سایہ کے بیچ مین بیٹھنے سے **ف** یعنی اسطرح بیٹھنے سے کہ بدن کے ایک حصے پر دھوپ رہے اور ایک حصے پر سایہ اسلیے کہ یہ امر طبعًا مضر ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے اور یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کعبے کے صحن مین بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپ کا سایہ مین تھا کچھ دھوپ مین اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو **باب** النَّهْيِ عَنِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْوَجْهِ اوندھے سونہ لیٹنا منع ہے **عن** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ سُفْيَانَ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ مَا لَكَ وَلِهٰذَا النَّوْمِ هٰذِهٖ نَوْمَةٌ يُكْرَهُهَا اللّٰهُ اَوْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ طلق غفاری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پایا مسجد مین مین

سو رہا تھا اپنے پیٹ پر (یعنے اوندھا) آپنے اپنے پاؤن سے مجھکو ہلایا اور فرمایا ہائین تو اسطرح سوتا ہے یہ تو وہ سونا ہے جسکو اللہ سبحانہ وتعالی برا جانتا ہے یا اسکو دشمن رکھتا ہے **ف** جو لوگ سمجھ کہاتے ہین وہ اکثر پیٹ کے بل سوتے ہین تاکہ کہانا خوب ہضم ہوجاوے اور سون صالح کم خوراک ہوتا ہی اسکو پیٹ پر اوندھا سونیکی حاجت نہین خصوصًا جب یہ منع بھی ہو عمدہ سونا یہ ہے کہ داہنے کروٹ پر سووے یا چت یا بائین کروٹ **عن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ فَرَکَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ یَا جُنَیْدِبُ اِنَّمَا ھٰذِہٖ ضِجْعَۃُ اَھْلِ النَّارِ ابوذر سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھپر سے گذرے اور مین پیٹ کے بل پڑا ہوا تہا آپنے لات سے مجھکو مارا اور فرمایا اے جندب (یہ نام ہے ابوذر کا اور بعض نسخون مین جنیدب ہی وہ تصغیر ہے جندب کی شفقت اور مہربانی کے لیے) یہ تو سونا دوزخ والون کا ہے **ف** پیٹ کے بل سونے مین دوزخیون کی مشابہت ہی قرآن مین ہی یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سقر یعنے اوندھی سونہ کھینچے جاوینگے دوزخ مین یہ بھی ایک مخالفت کی وضع ہی **عن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ نَائِمٍ فِی الْمَسْجِدِ مُنْتَبِطٍ عَلٰی وَجْھِہٖ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ قُمْ اَوِ اقْعُدْ فَاِنَّھَا نَوْمَۃٌ جَھَنَّمِیَّۃٌ ابوامامہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جو اوندھی سونہ مسجد مین سو رہا تہا آپنے اسکو لات سے مارا اور فرمایا اوٹھکر بیٹھ یہ دوزخ کا سونا ہے **باب** تَعَلُّمِ النُّجُوْمِ علم نجوم سیکہنا کیسا ہی **ف** مراد وہی علم نجوم ہے جس سے آیندہ کی بات یا غیب کی بات بتلانا سیکھے یہ حرام ہے لیکن اسقدر علم نجوم جس سے سمندر مین جہاز چلا سکے یا نماز کے اوقات پہچان سکے سیکھنا جائز ہے اور صاحب مختار نے جو علوم حرام ہین ان مین علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل اور طبعی اور سحر اور کہانت کو لکہا ہے اور علم منطق کو بھی حرام لکہا ہے حالانکہ علم منطق کی حرمت کی کوئی وجہ نہین ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے وصیت نامہ مین منطق کی کتابین پڑہنے کی صلاح دی ہے لیکن منطق پڑہنا اسیقدر جائز ہے جو بقدر ضرورت ہو اور اسکے لیے دو تین مختصر کتابین کافی ہین اگر شرح شمسیہ تک پڑہ لیوے تو بہت کافی ہی ورنہ صرف تہذیب کے مسائل یاد رکہنا کافی ہین باقی عمر سے زیادہ اوقات علم منطق مین صرف کرنا فضول اور بیفائدہ ہے اور کیا عجب ہے کہ حرام بھی ہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم نجوم مین سے کچہ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب بقدر زیادہ حاصل کرے اوتنا ہی گویا سحر زیادہ حاصل کیا **ف**

آپ نے نجوم کو سحر سے مشابہت دی اس خیال سے کہ سحر کی حرمت منصوص ہے قرآن مجید میں پس نجوم بھی اسیطرح حرام ہے **باب** النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ ہوا کو برا کہنے کی ممانعت **ف** ہوا اور پانی اور خاک اور آگ اور چاند اور سورج اور ابر اور رعد اور برق اور صاعقہ یہ سب اللہ جل جلالہ کے حکم میں ہیں اور اسکی اطاعت میں پس انکو برا کہنا آدمی کی حماقت ہے اور اکثر بے وقوف ایسا کرتے ہیں کہ کہیں چاند کی ہجو کرتے ہیں کہیں سمندر کی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رَوْحِ اللهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ وَلَكِنْ سَلُوا اللهَ مِنْ خَيْرِهَا وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت میں سے ہے **ف** اس سے کہ انسان اور حیوان کی زندگی ہوا پر موقوف ہے یعنے ان حیوانوں کی جو ہوائی ہیں اور بعضے حیوان مائی ہیں انکی زندگی پانی پر موقوف ہے اب بعضی اوقات پر جو ہوا سے عذاب ہوا یا اسکے خلاف نہیں ہے کیونکہ ہر ایک رحمت کی چیز جب اعتدال سے زیادہ ہو تو عذاب ہو جاتی ہے جیسے پانی وہ بھی رحمت ہے لیکن عذاب تھا حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے اور فرعون اور اسکی قوم کے لیے **ف** وہ اللہ کی رحمت لیکر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے البتہ اللہ جل جلالہ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اسکی برائی سے پناہ چاہو **باب** مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ کون سے نام اللہ تعالے کو پسند ہیں **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اور زیادہ پسند نام ہیں اللہ کے نزدیک یہ نام ہیں عبداللہ اور عبدالرحمان **ف** اسیطرح عبدالرحیم عبدالملک عبدالقدوس عبدالسلام وغیرہ کیونکہ اس قسم کے ناموں میں اللہ کی عبودیت اور بندگی ظاہر ہوتی ہے اسکے بعد دو نام اچھے ہیں جو پیغمبروں کے اور اگلے صالحین کے نام تھے جیسے محمد احمد موسی عیسے ابراہیم اسماعیل اسحاق نوح آدم شیث لوط ہود صالح علی عمر ابوبکر عثمان حسن حسین وغیرہ اور وہ نام مکروہ ہیں جو ظالموں اور بدبختوں اور کافروں کے نام تھے جیسے فرعون ہامان قارون قابیل یزید حجاج شمر بخت نصر تیمور نادر چنگیز ہلاکو وغیرہ اور بعضوں نے کہا ان ناموں میں کچھ کراہت نہیں اور اگلے بہت صالحین یزید اور حجاج وغیرہ نام کے گذرے ہیں لیکن وہ نام تو بالاتفاق مکروہ ہیں جن سے شرک کی بو نکلے جیسے عبدالنبی عبدالحسین بندہ علی بندہ حسین اگرچہ عبد کے اور بندہ کے معنے یہاں غلام کے ہوں چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے یوں کوئی نہ کہے میرا عبد بلکہ کہے میرا غلام امۃ غلام حسین غلام محمد غلام علی ان ناموں میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی ہر ایک سوں کے نزدیک ان بزرگوں کی غلامی باعث سعادت اور افتخار

ہے اور جن علما نے ان ناموں کو بھی مکروہ رکھا ہے انکو اسکی خبر نہیں ہوئی کہ حدیث میں اسکی اجازت آئی ہے یوں کہو میرا غلام اور میری جاریہ مگر یہ کہیں کہ اگر کراہت سو جہ سے ہے کہ اس میں کذب ہے کیونکہ درحقیقت یہ لوگ ان بزرگوں کے زرخرید غلام نہیں ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ غلام سے یہاں مجازی معنے خادم اور تابعدار کے مراد ہیں اور غلام کا لفظ محاورہ میں اس معنے میں مستعمل ہے بہرحال ان لوگوں کی کلام کی وجہ معلوم نہیں ہوتی جنہوں نے غلام محمد غلام علی غلام حسین ایسے ناموں کو مکروہ جانا ہے **باب** مَا یُکْرَہُ مِنَ الْاَسْمَاءِ ان ناموں کا بیان **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَئِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ لَاَنْهَیَنَّ اَنْ یُّسَمّٰی رَبَاحٌ وَّنَجِیْحٌ وَّاَفْلَحُ وَّنَافِعٌ وَّیَسَارٌ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں جیوں گا تو میں منع کروں گا اگر خدا چاہے رباح اور نجیح اور افلح اور یسار نام رکھنے سے **ف** مگر آپ نے منع نہ کیا امت پر آسانی کے لیے اور دوسری روایت میں ہے کہ منع کیا اور بہرحال یہ نام رکھنا مکروہ ہے اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ ان ناموں کے رکھنے میں بعض وقت زبان سے فال بد نکلتی ہے جیسے کسی نے پوچھا یہاں یسار ہے تمنی کہا نہیں اور یسار کہتے ہیں دولتمندی اور مالداری کو اسیطرح رباح کے معنے منفعت اور نجیح کے معنے مراد کو پانے والا اور افلح کے معنے بھی یہی ہے اسیطرح اور نام بھی ہیں جیسے برکت رحمت دولت صحت وغیرہ یہ بھی مکروہ ہیں اسی وجہ سے **عن** سَمُرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تُسَمِّیَ رَقِیْقَنَا اَرْبَعَةَ اَسْمَآءَ اَفْلَحَ وَنَافِعٌ وَّرَبَاحٌ وَّیَسَارٌ سمرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چار ناموں سے افلح اور نافع اور رباح اور یسار سے یعنے اپنے غلاموں کے یہ نام رکھنے سے **عن** مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ مَسْرُوْقٌ مسروق سے روایت ہے میں حضرت عمر رض سے ملا انہوں نے کہا تو کون ہے میں نے کہا مسروق بن اجدع انہوں نے کہا میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع ایک شیطان کا نام ہے **ف** اور اسکے معنے کٹا ہوا یہ مسروق کبار تابعین میں سے ہیں اور بڑے عالموں میں سے دین کے اور انکو لوگ حالت طفلی میں اوٹھا کر لے گئے تھے اسوجہ سے مسروق نام ہو گیا یعنے چرایا ہوا **باب** تَغْیِیْرِ الْاَسْمَاءِ برے نام کا بدل ڈالنا **ف** یہ سنت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو لازم ہے کہ اگر والدین نے یا اور عزیزوں نے جہالت سے بچپنے میں کوئی برا نام رکھدیا ہو تو جب بڑا ہو وے اور عقل آوے تو وہ نام بدلڈالے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ زَیْنَبَ کَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِیْلَ لَهَا تُزَکِّیْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم زَیْنَبَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

زینب (حضرت بی بی ام سلمہ کی بیٹی ابوسلمہ سے) کا نام برہ تھا (یعنے نیک بخت اور صالحہ) لوگون نے کہا یہ اپنی تعریف آپ کرتی ہے پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام زینب رکھا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اِبْنَةً لِعُمَرَ کَانَ یُقَالُ لَهَا عَاصِیَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ جَمِیْلَةً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا (یعنے گنہگار نافرمان) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام جمیلہ رکھا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ اِسْمِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ عبداللہ بن سلام سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس حاضر ہوا میرا نام اسوقت عبداللہ بن سلام نہ تھا لیکن آپنے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھا (یہ یہود کے مشہور عالم تھے آپ پر ایمان لائے) **بَابُ** الْجَمْعِ بَیْنَ اسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُنْیَتِهٖ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت جمع کرنا کیسا ہے **ف** مثلاً ایک شخص محمد نام رکھے یا احمد اور کنیت بھی ابوالقاسم رکھے اس مسئلہ میں علما کے کئی قول ہیں شافعی سے یہ منقول ہے کہ محمد یا احمد نام رکھنا درست ہے لیکن ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں اگرچہ نام کچھ اور ہی ہو اور ظاہر احادیث سے یہی مستفاد ہے اور مالک سے منقول ہے کہ محمد یا احمد نام اور ابوالقاسم کنیت دونوں میں جمع کرنا جائز نہیں لیکن صرف نام یا کنیت رکھنا درست ہے اور مالک سے یہ بھی منقول ہے کہ جمع بھی جائز ہے اور بعضوں سے منقول ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا آپ کی زندگی میں منع تھا اب جائز ہے (المعات مختصراً) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ جابر سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِیْعِ فَنَادٰی رَجُلٌ رَجُلًا یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ انس سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تھے (مدینہ طیبہ کا قبرستان یا اسمیں ہماری موت دمیں کر) ایک شخص نے دوسرے کسی شخص کو پکارا اے ابوالقاسم آپنے اسکی طرف دیکھا وہ بولا میں نے آپکو تو نہیں پکارا تب آپنے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو **بَابُ** الرَّجُلِ یَکْتَنِیْ قَبْلَ اَنْ یُّوْلَدَ لَهٗ آدمی کا بچہ ہونے سے پہلے کنیت رکھنا **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ صُهَیْبٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَیْبٍ مَالَکَ تَکْتَنِیْ بِاَبِیْ یَحْیٰی وَلَیْسَ لَکَ وَلَدٌ قَالَ کَنَّانِیْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا یحیی حمزہ بن صہیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صہیب سے کہا کیا وجہ ہے تمہاری کنیت ابو یحیی ہے اور تمہارا بچہ کوئی نہیں ہے انہوں نے کہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحیی کہی **ف** معلوم ہوا کہ اولاد ہونے سے پہلے بھی کنیت رکھ سکتا ہے **عن** عائشۃ انہا قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کل ازواجک کنیتہ غیری قال فانت ام عبد اللہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے اپنی سب بی بیوں کی کنیت رکھی ایک میں ہی باقی ہوں آپ نے فرمایا تو ام عبد اللہ ہے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتینا فیقول لاخ لی کان صغیرا یا ابا عمیر انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تو میرے ایک بھائی کو آپ ابو عمیر فرماتے وہ چھوٹا بچہ تھا **ف** انہوں ہی نے نغیر پالی تھی آپ مزاح کے طور پر اس سے پوچھا کرتے اے ابو عمیر نغیر تمہاری کہاں ہے **باب** الالقاب یعنی القبوں کا بیان **عن** ابی جبیرۃ بن الضحاک قال فینا نزلت معشر الانصار ولا تنابزوا بالالقاب قدم علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم والرجل منا لہ الاسمان والثلثۃ فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربما دعا ہم ببعض تلک الاسماء فیقال یا رسول اللہ انہ یغضب من ہذا فانزلت ولا تنابزوا بالالقاب ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے یہ آیت ولا تنابزوا بالالقاب یعنی مت پکارو برے لقبوں سے ہم انصاریوں کے باب میں اتری جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہماری پاس تو ہم میں سے ایک ایک آدمی کے دو دو تین تین نام تھے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی انکو بلاتے انکا کوئی نام لیکر تو آپ سے لوگ کہتے یا رسول اللہ وہ غصے ہوتا ہے اس نام سے سو وقت یہ آیت اتری ولا تنابزوا بالالقاب **ف** یعنے برے لقبوں سے جن سے آدمی ناخوش ہو سکو مت پکارو کیونکہ یہ ایذا دیتا ہے اپنے بھائی مسلمان کو بعضوں نے کہا یہ آیت حضرت صفیہ کے باب میں اتری وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ لوگ مجھ کو کہتے ہیں اے یہودیہ دو یہودیوں کے بیٹی آپ نے فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا میرے باپ ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا حضرت موسی علیہ السلام ہیں اور میرے خاوند محمد ہیں اللہ کی رحمت اتری انپر اور سلام **باب** المدح خوشامد کا بیان **عن** المقداد بن عمرو قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحثو فی وجوہ المداحین التراب مقداد بن عمرو سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا تعریف (خوشامد) کرنے والوں کے مونہ پر مٹی ڈالنے کا **ف** تاکہ وہ آیندہ اس سے

بارا دین مراد وہ تعریف ہے جس مین جھوٹا مبالغہ ہو جیسے شاعر کرتے ہین اور بعضون نے کہا مٹی ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ انکو روپیہ دیدو نکا لو ایسا نہ ہو وہ ہجو کرین بقول شخصے دہن سگ بلقمہ دوختہ ۔ عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایاکم والتمادح فانہ الذبح معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بچو تم ایک دوسرے کی خوشامد کرنے سے یہ گویا ذبح کرنا ہے ف یعنی خون کرنا ہے کیونکہ جب بیہودہ تعریف اور خوشامد کی جاویگی تو احتمال ہے کہ آدمی مین غرور پیدا ہوجاوے اور اپنے عیبون کو ہنر سمجھے اور دوسرے بھائی مسلمانون کو حقیر خیال کرے اور اس مین تباہی ہے دنیا اور آخرت کی ۔ عن عبد الرحمان ابن ابی بکرۃ عن ابیہ قال مدح رجل رجلا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک قطعت عنق صاحبک مرارا ثم قال ان کان احدکم مادحا اخاہ فلیقل احسبہ ولا ازکی علی اللہ احدا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آپنے فرمایا افسوس تونے اسکی گردن کاٹی کئی بار یہی فرمایا پھر فرمایا اگر کوی خواہ مخواہ اپنے بھای کی تعریف کرنا چاہے تو یون کہے مین ایسا سمجھتا ہون اور مین اللہ کے اوپر کسی کو پاک نہین کہہ سکتا ف یعنے مین یہ نہین جانتا کہ واقع نفس الامر مین اللہ کے نزدیک کیسا ہی لیکن میرے نزدیک اچھا ہے ان حدیثون کا یہی مطلب ہے کہ منہ پر کسیکی تعریف نکرے یہی سبب ہے کہ اس شخص کے غرور مین پڑجانیکا اندیشہ ہو ورنہ صحیحین کی کئی حدیثون سے منہ پر تعریف کرنیکا جواز نکلتا ہے اور آنحضرت نے احد پہاڑ سے فرمایا تم جاتیرے اوپر کوئی نہین ہے مگر نبی اور صدیق اور شہید اور اسوقت ابوبکر اور عمر حاضر تھے اور بعضون نے کہا کہ ہر اسوقت ہے جب مبالغہ کرے مدح مین اور جھوٹ کہے اور بعضون نے کہا اسوقت جب اس مدح سے دنیاوی کام نکالنا منظور ہو اور یہ تعریف غرض کے سانہہ ہو واللہ اعلم باب المستشار مؤتمن جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو ایمانداری کا مشورہ دینا چاہیے ف یعنے جب اپنا بھائی مسلمان اپنے سے کسی معاملہ مین صلاح لیوے تو دلی خیرخواہی اور ایمانداری سے اسکو صلاح دینا چاہیے اور جو بات اسکے مضر ہو وہ بتلا دینا چاہیے ورنہ یہ شخص خائن ہوگا گویا جس نے اس سے صلاح لی اس نے اسکے پاس امانت رکھائی اور اس نے اس مین خیانت کی ۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن ۔ عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن ابوہریرہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

سے مشورہ لیا جاوے وہ امانت دار ہے پس ایمانداری سے مشورہ دے امانت مین خیانت نہ کرے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استشار احدکم اخاہ فلیشر علیہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمسے مشورہ چاہے تو اسکو مشورہ دو **ف** یعنے صلاح دینے مین پہلو تہی نہ کرو **باب** دخول الحمام حمام مین جانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح لکم ارض الاعاجم سنجدون فیھا بیوتا یقال لھا الحمامات فلا یدخلھا الرجال الا بازار وامنعوا النساء ان یدخلنھا الا مریضۃ او نفساء عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کروگے عجم کے ملکون کو اور وہان کچھ گھر دیکھوگے جنکو لوگ حمام کہینگے تو انمین مردونکو جاوین بغیر تہ بند باندھے ہوئے اور عورتون کو انمین جانے سے منع کرو مگر جو بیمار ہو یا نفاس والی **ف** حمام مین اکثر مرد اور عورت ننگے ہوجاتے ہین اور حمامی انکی مالش کرتے ہین انکو نہلاتے ہین پس منع کیا عورتون کو مطلقاً وہان جانے سے البتہ بیماری مین علاج کے لیے عورت کو حمام مین جانا اور وہان نہانا درست ہے بشرطیکہ اپنا ستر کسیکے سامنے نکھولے نہ مرد کے نہ عورت کے اور مردون کو تہ بند باندھکر ان مین نہانیکی اجازت دی بہرحال کشف ستر کسیطرح جائز نہین ہے اگرچہ حمامی کے سامنے سہی اور جن فقہا نے یہ لکھا ہے کہ حمامی کے لیے کشف عورت جائز ہے انکا قول غلط ہے **عن** ابی عذرۃ قال وکان قد ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی الرجال والنساء من الحمامات ثم رخص للرجال ان یدخلوھا فی المیازر ولم یرخص للنساء ابو عذرہ سے روایت ہے اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تہا یہ غلط ہے تقریب مین ہے کہ وہ تابعین مین سے ہین اور جس نے انکو صحابی سمجہا اس نے وہم کیا اونہون نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردون اور عورتون کو حمام مین جانے سے پہر مردون کو اجازت دی ازار پہنکر جانیکی اور عورتون کو اجازت نہین دی **ف** کیونکہ عورتون کے سارے اعضا ستر ہین اور انکا کہولنا جائز نہین بغیر ضرورت کے **عن** ابی الملیح الھذلی ان نسوۃ من اھل حمص استأذن عائشۃ فقالت لعلکن من اللواتی یدخلن الحمامات سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایما امرأۃ وضعت ثیابھا فی غیر بیت زوجھا فقد ھتکت ستر ما بینھا وبین اللہ ابو الملیح ہذلی سے روایت ہے حمص (ایک شہر ہے مشہور شام مین) والی عورتون مین سے کئی عورتون نے حضرت عائشہ پاس آنے کی اجازت چاہی انہون نے کہا تم شاید ان عورتون سے ہو جو حمام مین جاتی ہین

اور مین نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس عورت نے اپنے کپڑے اتارے اپنے خاوند کے گھر کے سوا اور کہین اسنے پھاڑ ڈالا وہ پردہ حجاب کے اور اللہ تعالی کے بیچ مین ہے **ف** یعنے جو پردہ اللہ نے اپک عورتون کو اوڑھایا ہے یعنی تقوی اور پرہیزگاری اور عصمت کا پردہ وہ ایسا کرنے سے پھٹ جاتا ہے کس لیے کہ جب عورت خاوند کے گھر کے سوا دوسرے گھرون مین ننگی ہوگی تو احتمال ہے کہ اور لوگ اسکو دیکھین اور فسق و فجور مین مبتلا کرین اور خاوند کے گھر کے مثل ہے باپ یا بھائی کا گھر یا جہان وہ عورت رہتی ہے کیونکہ اپنے گھر مین کپڑے اتارنیکی ضرورت واقع ہوتی ہے **باب** الاطلاء بالنورۃ نورہ لگانا کیسا ہے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اطلی بدأ بعورتہ فطلاھا بالنورۃ وسائر جسدہ اھلہ ام سلمہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ لگاتے تو پہلے اپنے ستر پر لگاتے پھر باقی بدن پر آپ کی بیبیان لگا دیتین **ف** سبحان اللہ کیا حیا اور شرم تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اپنا ستر بی بی کے سامنے بھی نہین کھولتے تھے دوسری روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے زیادہ شرم تھی جو پردے مین رہتی ہے حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بدن مین یا زیر ناف بال دور کرنے کے لیے نورہ لگانا درست ہے اور مونڈنا بھی درست ہے اور اطبا کہتے ہین کہ زیر ناف کے بال استرے سے مونڈنا بہتر ہے اس سے ماہ کو ترقی ہوتی ہے حالانکہ بی بی یا لونڈی کے سامنے ستر کھولنا درست ہے مگر اولی یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے انکے سامنے بھی ننگا نہ ہو حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہین دیکھا۔ **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلی ودلی عانتہ بیدہ بی بی ام سلمہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نورہ لگایا اور زیر ناف اپنے ہاتھ سے لگایا **باب** القصص وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقص علی الناس الا امیر او مامور او مرائی عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعظ نہین کہتا لوگون کو مگر حاکم یا جو حاکم کی طرف سے مقرر ہو وعظ کہنے پر یا جو ریا کا ہو **ف** اور ریاکار وہ لوگون مین اپنی ناموری اور شہرت کے لیے وعظ کہتا ہے اور خلق خدا کو بری بات سے منع کرتا ہے اور خود سب سے زیادہ بری کامون مین پھنسا رہتا ہے ایسے ہی واعظون کے شان مین حافظ صاحب نے فرمایا ؎ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر می کنند ۔ چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند اور اسلامی حکومتون مین یہ دستور ہوتا ہے کہ حاکم اور امیر خود لوگون کو خطبہ سناتا ہے وعظ و نصیحت کرتا

ہے یا جن لوگون کو اس کام کے لائق سمجھتا ہے انکو اپنی طرف سے نائب مقرر کرتا ہے وہ خطبہ پڑہتے ہین اور لوگون کو وعظ سناتے ہین اور اگر ہر کسیکو وعظ اور خطبہ کا اختیار دیا جاوے تو ممکن ہے کہ ایک جاہل عام لوگون کو بہکا دے اور انکے عقیدے خراب کر دیوے جیسے ہمارے زمانہ مین جاہل واعظ کیا کرتے ہین کہ سوا قصے اور حکایات بیان کرنے کے نہ انکو امر بالمعروف سے غرض ہے نہ نہی عن المنکر سے اور بعض صحیح صحیح حدیثون کے موضوع اور ضعیف حدیثین لوگون کو سناتے ہین اور گمراہ کرتے ہین بعضون نے کہا وعظ سے مراد بیان جمعہ کا خطبہ ہے اور عید کا اور ظاہر ہے کہ خطیب کوئی نہ ہو مگر خود حاکم یا اسکا نائب اور اس حدیث سے وہ وعظ مراد نہین ہے جو دیندار عالم خدا پرست اپنے کے لیے بری باتون سے منع کرتے ہین ہین اور اچھی باتون کا حکم کرتے ہین نہ انکو قاص یعنے قصہ خوان کہہ سکتے ہین بلکہ ایسے عالم تو انبیا کے نائب اور پیرو ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر البتہ قصہ خوان وعظ جو اکثر جھوٹی سچی حکایتین لگلے لوگون کی اور ضعیف اور موضوع روایتین بیان کرتے ہین وہ اس حدیث مین داخل ہین کیونکہ ایسے واعظون کی غرض اصلاح مسلمین نہین ہوتی بلکہ اپنے لیے مال پیدا کرنا یا اپنی ناموری حاصل کرنا پس وہ داخل ہوئے ریاکارین اور ایسے ہی واعظون کی وجہ سے سارے فساد پھیلتے ہین اور مسلمانون مین نااتفاقی ہوتی ہے خدا ان سے بچاوے مترجم کہتا ہے اس زمانہ مین اللہ تعالی نے مسلمانون پر بڑا فضل کیا کہ قرآن اور حدیث کا ترجمہ اردو زبان مین کرا دیا اب ہر ایک شخص ان واعظون کے فریب کو بخوبی پہچان سکتا ہے اور صحیح اور جھوٹی حدیث کی پہچان خود کر سکتا ہے عن ابن عمر قال کان القصص فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا زمن ابی بکر ولا زمن عمر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نہون نے کہا قصہ خوانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین نہ تہی اور نہ ابوبکر کے زمانہ مین عمر کے زمانہ مین

ف بلکہ عمر کے زمانہ مین تو کوئی جبکوئی حدیث بیان کرتا تو وہ اسکی تصحیح اور توثیق کے لیے اس سے شہادت طلب کرتے اور نہ سزا دینے کے لیے مستعد ہوتے معلوم ہوا کہ یہ قصہ خوان واعظ اس زمانہ کے بعد نکلے ہین اور الحدیث ہر ایک شخص کو جو لوگون کو بے سند روایتین اور حکایتین سناوے قصہ خوان کہا کرتے تھے اور اسکی صحبت مین بیٹھنا یا اسکی وعظ سننا مکروہ جانتے تھے ہر ایک واعظ کو لازم ہے کہ حدیث بیان کرنے مین نہایت احتیاط کرے اور کوئی حدیث جبتک محدثین نے اپنی کتابون مین سند سے اسکی روایت نہ کی ہو بیان نہ کرے پھر یہ بھی ضرور ہے کہ موضوع اور بہت ضعیف حدیث بیان نہ کرے بلکہ حتے المقدور صحیح اور حسن حدیثین سنادے کیونکہ صحیح اور حسن حدیثین کیا کم ہین کہ ہم انکو چھوڑ کر ضعیف روایتون کو سنادین

باب الشِّعْرِ شعر کا بیان **ف** شعر کہتے ہین موزون کلام کو اور اسکی تاثیر دلمین زیادہ ہوتی ہے اسیواسطے عرب کے مشرکین قرآن کو بھی شعر کہتے اسکی تاثیر دیکھکر اور بعضون نے مطلقاً شعر گوئی اور شعر کے سننے اور یاد کرنیکو مکروہ کہا ہی لیکن صحیح یہ ہے کہ شعر اور کلام کیطرح ہے پس عمدہ شعر جسکا مضمون سچ ہو اور اس مین اچھی بات کا غیب ہو یا خدا و رسول کی تعریف مین ہو اور مبالغہ اور جھوٹ سے خالی ہو عمدہ ہی ہے اور ایسے شعر کا نہ کہنا برا ہے نہ اسکا سننا نہ یاد کرنا نہ روایت کرنا البتہ فضول اور جھوٹ اور غلط مضامین کی شعرین یا جنکے مضامین خلاف شرع ہون زندقہ اور الحاد کیطرف یا جو داعی ہو کفر اور شرک کیطرف یا فسق و فجور اور شرب خمر کیطرف ایسی شعرین قبیح ہین اور انکا کہنا اور سننا اور یاد کرنا سب منع ہی **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً ابی بن کعب سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے شعر حکمت کے ہوتے ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَمًا ابن عباس سے بھی ایسے ہی روایت ہی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ ۔ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ + وَکَادَ اُمَیَّۃُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچ کلمہ جو لبید نے کہا یہ شعر ہی الا کل شئے ماخلا اللہ باطل یعنے اللہ کے سوا ہر چیز لغو اور معدوم ہے اور امیہ بن ابی الصلت قریب تھا مسلمان ہونیکے **ف** لبید مشہور شاعر تھے عرب مین وہ مسلمان ہوگئے انکی کنیت ابو عقیل تھی اور معاویہ کی خلافت مین مرے انکی عمر (۱۴۰) سال کی ہوئی اور اس مصرعہ کا دوسرا مصرعہ یہ ہے وکل نعیم لامحالۃ زائل یعنے ہر نعمت ضرور جانیوالی ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا کی کسی لذت کو بقا نہین کوئی بہت جلد فنا ہوجاتی ہے جیسے کھانے کی لذت کہ حلق سے اترتے ہی بلا و بربادی اور جو جوار برابر ہے اور کوئی ذرا سی دیر ٹھیرتی ہے اور جو لذت دیرپا اور ثابت ہی وہ اعمال صالحہ کی لذت ہی کہ جب آدمی انکو یاد کرے دل خوش ہوتا ہے یہ حکمت کا مسئلہ ہی اور امیہ بن ابی الصلت جاہلیت کے زمانہ کا شاعر تھا لیکن شرک سے بیزار اور سچے خدا کا طالب تھا اسکو کوئی ہادی نہ ملا ورنہ مسلمان ہوجاتا اور لبید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی اسوقت سے شعر کہنا چھوڑ دیا اور کہتے تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے شعر سے بہتر محمد کو قرآن عطا فرمایا **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَنْشَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃَ قَافِیَۃٍ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ یَقُوْلُ بَیْنَ کُلِّ قَافِیَتَیْنِ ھِیْہْ وَقَالَ کَادَ اَنْ یُّسْلِمَ شرید سے روایت ہی مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے امیہ بن ابی الصلت کی سو

شعرین پڑہین آپ ہر شعر کے بعد فرماتے اور پڑہو اور آپنے فرمایا امیہ مسلمان ہونے کے قریب تہا **ف** کیونکہ وہ موحد تہا اور ایمان رکہتا تہا قیامت پر اسحدیث سے معلوم ہوا کہ عمدہ مضمون کی شعرین پڑہنا اور سننا درست ہی اگرچہ جاہلیت کے شاعرون کی ہون **باب** مَا کُرِہَ مِنَ الشِّعْرِ جو شعرین بری ہین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَمْتَلِیَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَیْحًا یَرِیْہِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِیَ شِعْرًا اِلَّا اَنْ حَفْصًا لَمْ یَقُلْ یَرِیْہِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک آدمی کا پیٹ پیپ سے بہر جاوی یہانتک کہ وہ بہتر ہے اسکے لیے اس سے کہ شعر سے بہرے حفص کی روایت مین یہ نہین ہے کہ یہانتک **ف** اس سے مراد بری شعرین ہین جنمین کفر اور فسق یا مبالغہ اور کذب کے مضامین ہون **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِیَ شِعْرًا سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین کسیکا پیٹ پیپ سے بہر جاوی یہانتک کہ وہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بہرے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ فِرْیَۃً لَرَجُلٌ ھَاجَی رَجُلًا فَھَجَا الْقَبِیْلَۃَ بِاَسْرِھَا وَرَجُلٌ انْتَفٰی مِنْ اَبِیْہِ وَدَنَّی اُمَّہٗ حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان کرنے والا وہ شخص ہے جو ہجو کرے ایک آدمی کی اور اسکے ساری قوم کی ہجو کرے (جیسے شاعر کیا کرتے ہین کہ ایک شخص کی دشمنی سے اسکی ساری قوم کو برا کہتے ہین حالانکہ اس قوم مین ہزارون آدمی اچھے بہی ہوتے ہین) اور وہ شخص جو اپنے باپ کے سوا اور کسیکا بیٹا بنے اور اپنی ماں کو زناکار قرار دی **ف** جب باپ کے سوا اپنے تئین دوسرے کا بیٹا قرار دیا تو گویا اپنی ماں کو زنا کی تہمت لگائی **باب** اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ چوسر کہیلنے کا بیان **ف** اور چوسر کے حکم مین ہے شطرنج اور گنجفہ یہ سب حرام اور مکروہ ہین کیونکہ ان کہیلون مین اوقات ضائع ہوتی ہے اور شرط لگادی تو جوا ہوتا ہے یہی قول ہے اکثر علماء امت کا مگر شافعی سے منقول ہے کہ شطرنج کہیلنا جائز ہے بشرطیکہ نماز اور دوسری عبادات مین اسکی وجہ سے خلل نہو مترجم کہتا ہی ہمنے تو ایسا کوئی شطرنج باز نہین دیکہا جو نماز کا خیال رکہتا ہو بلکہ جب بازی ہوتی ہے تو دنیا و مافیہا سے غافل ہوجاتے ہین نماز کیا چیز ہے پس ایسے شطرنج کی حرمت مین تو کوئی شک نہین **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ابو موسی سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر سے کہیلا اس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی **عن** بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِیْرَ

فکانما غمس یدہ فی الدم خنزیر و دمہ بریدہ کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سویرے گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا **باب** اللعب بالحمام کبوتر بازی کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی انسان یتبع طائرا فقال شیطان یتبع شیطانا ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک پرندہ کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا شیطان ہے جو شیطان کے ساتھ ہو **ف** دونوں کو شیطان کہا کیونکہ اونہوں نے بہلا دیا اسکی یاد کرا اور کبوتر بازی حرام ہے اگر جوئے کے ساتھ ہو ورنہ مکروہ ہے اور خالی کبوتر پالنا تفریح کے لیے درست ہے اور اسکی مثل بٹیر بازی اور پیڑ بازی وغیرہ یہ سب کھیل لغو اور مکروہ ہیں **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس میں پرند کے بدل کبوتر ہے **عن** عثمان بن عفان رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا ورا حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** انس بن مالک قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یتبع حماما فقال شیطان یتبع شیطانا انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب** کراھیۃ الوحدۃ تنہائی کی کراہت **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم احدکم ما فی الوحدۃ ما سار احد باللیل وحدہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہم میں سے کوئی جانتا جو تنہائی میں خرابی ہے تو وہ کبھی رات کو اکیلا نہ چلتا **ف** شاید مراد سفر میں چلنا ہے **باب** اطفاء النار عند المبیت رات کو سوتیوقت چراغ اور انگار بجھا دینا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو اپنے گھروں میں انگارے مت چھوڑو یعنے اسکو بجھا دو **عن** ابی موسی قال احترق بیت بالمدینۃ علی اھلہ فحدثت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم فقال انما ھذہ النار عدو لکم فاذا رایتم فاطفؤھا عنکم ابوموسی اشعری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں ایک گھر جل گیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا گیا آپ نے فرمایا انگارے تو تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اسکو بجھا دو **عن** جابر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولھانا فامرنا ان نطفئ سرجنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا رات باتوں کا اور منع کیا رات باتوں سے تو حکم کیا ہم کو چراغ بجھا دینے کا (سوتیوقت) **باب** النھی عن النزول علی الطریق راہ پر

اترنے کی ممانعت **عن** جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلوا علی جوادِ الطریقِ ولا تقضوا علیھا الحاجات جابر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ رستہ مین مت اترو اور نہ وہان پاخانہ پیشاب کرو کیونکہ چلنے والون کو اس سے تکلیف ہوگی سبحان اللہ دین اسلام مین کوئی بات نہین چھوڑی یہان تک کہ صفائی کا انتظام بھی موجود ہے **باب** رکوبِ ثلثۃٍ علی دابۃٍ تین آدمیون کا ایک جانور پر چڑھنا **ف** جب جانور مضبوط ہو سکو ایذا نہ ہو **عن** عبد اللہ بن جعفرٍ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفرٍ تُلُقّی بنا قال فتُلُقّی بی وبالحسن وبالحسین قال فحمل احدنا بین یدیہ والآخر خلفہ حتی قدمنا المدینۃ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے تھے اور آپ انکو بہت چاہتے تھے سو وجہ سے کہ جعفر انکے باپ شہید ہو گئے تھے اور عبد اللہ یتیم رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے تو ہم لوگ (یعنے بچے) آپ کا استقبال کرتے ایک بار مین اور امام حسن یا امام حسین نے استقبال کیا آپنے ہم دونون سے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے یہانتک کہ ہم مدینہ مین آئے **ف** یہ جانور اونٹ تھا یا خچر اونٹ پر تو تین چار آدمی بھی سواری کرین تو وہ اٹھا سکتا ہے اور خچر بھی اگر مضبوط ہو تو تین آدمی اسپر سوار ہو سکتے ہین بشرطیکہ تھوڑی دور جانا ہو اور یہان ایسا ہی تھا یہ بچے مدینہ سے تھوڑی دور پر آپ کا استقبال کرتے دوسرے عبد اللہ اور امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہم کم سن بچے تھے پس یہ دو وزن مین ایک آدمی کے برابر بھی نہ تھے اور دو آدمی خچر پر بخوبی بیٹھ سکتے ہین اگر بہت موٹے نہ ہون **باب** تترِیب الکتابِ خط لکھکر اسپر مٹی ڈالنا **عن** جابرٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترِّبوا صُحُفَکُم فانہ انجح لھا ان التراب مبارک جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی ڈالو اپنے خطون پر تمہاری مراد پوری ہوگی مٹی مبارک ہے **باب** لا یتناجی اثنان دون الثالث اگر کہین تین آدمی ہون تو دو ملکر کانا پھوسی نکرین **ف** یعنے سرگوشی اور کان مین بات کرنا اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا اور اسکے دل مین وہم پیدا ہوگا معلوم نہین چپکے چپکے یہ کیا صلاح کرتے ہین اگر تین سے زیادہ آدمی ہون تو درست ہے کیونکہ تیسرا آدمی اکیلا نہین رہے گا وہ چوتھے سے بات کر گا **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃً فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما فان ذلک یحزنہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو (سفر مین یا اور کسی مقام مین) تو تم مین سے دو شخص تیسرے کو اکیلا چھوڑ کر کانا پھوسی نہ کرین اس سے

اسکو رنج ہوگا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْتَ اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو آدمیوں کو سرگوشی کرنے سے تیسرے
آدمی کو اکیلا چھوڑ کر **بَابُ** مَنْ كَانَ مَعَهُ سِهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا کوئی شخص مجمع میں صبیر بازار
یا مسجد میں (تیر لیجاوے تو اسکے پیکان تھام کر لیجاوے) اور پیکان لوگوں کی طرف نہ کرے ایسا نہ ہو کسی کے
لگ جاوے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں سے گذرا
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکی انی تھام لے وہ بولا بہت خوب **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ
اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِشَيْءٍ اَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلٰى نُصُوْلِهَا ابوموسیٰ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ہماری مسجد یا بازار میں گذرے اور اسکے ساتھ تیر ہو تو اسکے پیکان تھام لیوے
ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اسکی پیکان لگ جاوے (اور وہ زخمی ہو) یا پس پیکان ہی کو پکڑ کر چلے ✤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **اَبْوَابُ** الذِّكْرِ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن اور دعا کے ابواب **بَابُ** ثَوَابِ
الْقُرْاٰنِ قرآن کی تلاوت کا ثواب **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ
بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ ام
المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کا ماہر
ہو (یعنے اسکو خوب پڑھ سکتا ہو کہیں نہ اٹکتا ہو) وہ تو ایلچی فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو عزت والے ہیں اور نیک
(یعنے ان فرشتوں کے ساتھ جو اللہ کا پیام پہونچاتے ہیں اسکے بندوں پر) اور جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا
ہو اور اسپر پڑھنے میں سختی ہوتی ہو تو اسکو دونا ثواب ہے (ایک تلاوت کا دوسرے محنت کا اور یہ مطلب نہیں
ہے کہ ماہر کو دونا ثواب ہوگا اور بعضوں نے ایسا ہی کہا ہے) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِقْرَاْ وَاصْعَدْ فَيَقْرَاُ وَيَصْعَدُ
بِكُلِّ اٰيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَقْرَاَ اٰخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ ابوسعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قرآن پڑھنے والے یا حافظ قرآن کو (قیامت کے دن) کہا جاویگا ایک ایک آیت پڑھتا جا اور چڑھتا جا وہ
پڑھے گا اور ہر ایک آیت پڑھکر ایک درجہ چڑھے گا یہانتک کہ اخیر آیت جو اسکو یاد ہو اس پر آجاوے (پس اسی

درجہ پر رہیگا اور جو ساری قرآن کے حافظ ہونگے انکو بہت بلند درجہ ملیگا) عن ابن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیئ القرآن یوم القیامۃ کالرجل الشاحب فیقول انا الذی اسھرت لیلک
واظمأت نھارک بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن قرآن ایک
دبلے ماندے شخص کی صورت میں آویگا (جس کا رنگ بدل گیا ہو بیماری سے اور سفر سے) اور حافظ قرآن سے کہیگا میں
نے ہی تجھکو راتوں کو جگایا تھا اور دن کو پیاسا رکھا تھا ف یعنے دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قرآن
پڑھتا تھا یا قرآن سنتا تھا بس سننے والوں کو بھی ایسا ہی کہے گا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایحب احدکم اذا رجع الی اھلہ ان یجد فیہ ثلاث خلفات عظام سمان
قلنا نعم قال فثلاث ایات یقرأ بھن احدکم فی صلوتہ خیر لہ من ثلاث خلفات سمان عظام
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے
کہ جب اپنے گھر میں لوٹکر آوے تو وہاں تین گابھن موٹی بڑی اونٹنیاں پاوے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ بے
شک (ہم میں سے ہر کوئی اسکو پسند کرتا ہے نیکی اور بوچھ پوچھ) آپنے فرمایا پس تین آیتیں جسکو کوئی تم میں
سے اپنی نماز میں پڑھتا ہے بہتر ہیں اسکے لیے تین موٹی بڑی گابھن اونٹنیوں سے عن ابن عمر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القرآن مثل الابل المعقلۃ ان تعاھد صاحبھا بعقلھا
امسکھا علیہ وان اطلق عقلھا ذھبت ابن عمر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن کی
مثال اس اونٹ کی سی ہے جسکا گھٹنا بندھا ہو اگر اسکا مالک اسکو باندھے رکھے تو وہ رکا رہتا ہے
اور اگر اسکی رسی کھولدیوے تو چلا جاتا ہے عن ابی ھریرۃ رضہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزوجل قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی
شطرین فنصفھا الی ونصفھا لعبدی ولعبدی ما سال قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقرءوا یقول العبد الحمد للہ رب العلمین فیقول اللہ عزوجل حمدنی عبدی ولعبدی
ما سال فیقول الرحمن الرحیم فیقول اثنی علی عبدی ولعبدی ما سال یقول مالک یوم
الدین فیقول اللہ مجدنی عبدی فھذہ الی وھذہ الایۃ بینی وبین عبدی نصفین فیقول
العبد ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی فھذہ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سال واخر
السورۃ لعبدی یقول العبد اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ابوہریرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا نماز بٹ گئی ہے میری اور میرے بندے کے بیچ مین آدہون آدہی
اس مین سے میری ہے اور آدہی میرے بندے کی ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اسکو ملیگا (یا دنیا مین یا آخرت مین) تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین ساری تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے جو
پالنے والا ہے ساری جہان کا اللہ فرماتا ہے میری تعریف کی میرے بندے نے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اسکو ملے گا
پھر بندہ کہتا ہے الرحمان الرحیم بہت مہربان رحم والا اللہ تعالی فرماتا ہے مجھکو سراہا میرے بندے نے جو وہ مانگے
گا اسکو ملیگا پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین وہنی ہے انصاف کے دن کا اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے میری
بڑائی کی میرے بندے نے اوپر کی آیتین میرے لیے ہین اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے بیچ مین ہے آدہون
آدہ بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھی کو پوجتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین یہ آیت میرے
اور میرے بندے کے بیچ مین ہے آدہون آدہ اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگے اور سورت کے اخیر آیتین میرے بندے
کے لیے ہین وہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مجھ کو
بتلا دی سیدہی راہ اون لوگون کی راہ جن پر تونے احسان کیا نہ ان لوگون کی جن پر تو غصے ہوا اور جو بہک گئے تو
یہ خاص میری بندی کے لیے ہے اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگے **ف** یعنی مین اسکو سیدہی راہ بتلاؤن گا اپنے
اچھے بندون کی راہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ مین سات آیتین ہین پہلی تین آیتون مین تو خاص اللہ
تعالی کی عظمت ہے اور پچھلی تین آیتون مین بندہ دعا کرتا ہے تو وہ بندی سے متعلق ہین اور ایک آیت یعنی ایاک
نعبد وایاک نستعین یہ اللہ تعالی اور بندی دونون کے بیچ مین ہے کیونکہ اس مین بندے نے اپنا حال بیان کیا
ہے اور اللہ تعالی کی بڑائی بھی اس سے نکلتی ہے کہ وہی عبادت اور استعانت کی لائق ہے یہ حدیث بظاہر مؤید
ہے حنفیہ کے مذہب کو جو کہتے ہین بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جز نہین ہے اور ساتوین آیت غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین ہے اور چھٹی آیت انعمت علیہم پر ختم ہوئی ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ
فَذَھَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَخْرُجَ فَذَکَرْتُہٗ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَھِیَ السَّبْعُ
الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ ابوسعید بن معلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا کیا مین تجھ کو سب سے بڑی سورت قرآن کی نہ سکھلاؤن مسجد سے باہر نکلنے کے پیشتر ابوسعید نے کہا

پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے مسجد سے جانیکے لیے میں نے آپ کو یاد دلایا آپنے فرمایا الحمد للہ رب العلمین ہی سورت سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم جو میں دیا گیا ف یعنی اس آیت میں جو اللہ تعالی نے فرمایا ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم تو سبع مثانی اور قرآن عظیم سے سورۂ فاتحہ مراد ہے اسکو سبع اسواسطے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی اسلیے کہ اُس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے تو گویا غیر کا بھی لفظ مکرر ہے اور ایک قرارت میں یوں بھی ہے غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین اور یہ اسوقت ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اس سورت کا جزو ہو اور بعضوں نے کہا مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر یعنی دو تین چار بار پڑھی جاتی ہے اور بعضوں نے کہا ہو جہ یہ کہ یہ سورت دو بار اتری پہلے مکہ میں پھر مدینہ میں اور بعضوں نے کہا سبع مثانی سے قرآن کی سات لمبی سورتیں مراد ہیں یعنے بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور انعام اور اعراف اور توبہ انفال سمیت کیونکہ یہ دونوں ایک سورت کے حکم میں ہیں اور مثانی انکو اسلیے کہا کہ ہر ایک سورت کی بعضے آیتیں دوسری سورت میں دہرائی گئی ہیں واللہ اعلم **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سورۃ فی القرآن ثلثون آیۃ شفعت لصاحبہا حتی غفر لہ تبارک الذی بیدہ الملک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن میں جسکی تیس آیتیں ہیں اُس نے سفارش کی اپنے پڑھنے والے کی واسطے جلالہ کے پاس ایہانتک کہ وہ بخشدیا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے ف ثواب میں تو اگر کوئی تیز بار اس سورت کو پڑھ لیوے تو گویا ساری قرآن کو ختم کیا اور ترمذی اور دارمی کی روایت میں ہے کہ جو کوئی سورہ یٰسین پڑھے اُسکو دس ختم کا ثواب ملیگا سبحان اللہ کیا آسانی ہے اس امت پر بعضوں نے کہا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے اس معنے کر کہ قرآن میں تین چیزیں مقصود ہیں ایک توحید دوسرے رسالت تیسرے اعمال اور اس سورت میں توحید کا پورا بیان ہے تو ایک ثلث قرآن ہوا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ احد الواحد الصمد تعدل ثلث القرآن ابو مسعود انصاری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ احد الواحد الصمد ثلث قرآن کے برابر ہے ف یعنے یہ کلمات ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہیں بعض نسخوں میں یوں ہے قل ہو اللہ احد اللہ الصمد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

باب فضل الذکر ذکر الٰہی کا ثواب **عن** ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من اعطاء الذھب والورق وخیر لکم ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا وما ذاک یا رسول اللہ قال ذکر اللہ وقال معاذ بن جبل ما عمل امرء بعمل انجی لہ من عذاب اللہ عز وجل من ذکر اللہ ابوالدرداء کی روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے بیان کروں جو تمہارے سب عملوں میں بہتر ہے اور تمہاری مالک کو سب سے زیادہ پسند ہے اور اسکی وجہ سے سب عملوں سے زیادہ درجہ بلند ہوتے ہیں اور بہتر ہے تمہارے لیے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے (یعنے صدقے سے بھی اسکا ثواب زیادہ ہے) اور بہتر ہے اس سے بھی کہ تم اپنے دشمنوں سے (کافروں سے جہاد میں) بھڑو پھر تم انکی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں لوگوں نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کی یاد اور معاذ بن جبل نے کہا آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ذکر الٰہی سے زیادہ نہیں ہے **ف** اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے اور علمائے ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے تو وہ ذکر نہ ہوگا اور ادنیٰ درجہ ذکر کا انکے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے لیکن اہل تصوف کے نزدیک ذکر قلبی یعنے دل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد کرنا ہی سب سے اعلےٰ ہے وہ کہتے ہیں ہی ذکر قلبی صدقہ اور جہاد سب عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ یہ سب عبادتیں ہاتھ اور پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ دل سے ہوتا ہے اور دل اشرف ہے ہاتھ اور پاؤں سے اور یہی ذکر جہاد اکبر ہے نہ وہ ذکر جس میں آدمی چیخے چلائے گردنیں ہلائے سونہ شیر ہاکرے لوگوں کو گھبراوے بعضوں نے کہا ایسا ذکر کرنے سے حضور ہوتا ہے ہرگز نہیں اس سے اور دوری ہوتی ہے تمہید جرم کہتا ہے صحیح قول اسباب میں یہ ہے کہ جو اذکار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص خاص اوقات میں وارد ہیں جیسے صبح اور شام اور نماز کے بعد وضو کے بعد کھانے کے بعد انکو سنت کے موافق زبان ہی سے ادا کرے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے اور جو ذکر آپ سے جہراً منقول ہے اسکو جہر سے ادا کرے جو آہستہ سے منقول ہے اسکو آہستہ سے ادا کرے لیکن مبالغہ کرنا جہر میں اور زور کرنا اور نعرے مارنا اور ضرب لگانا جسکو بعض فقراء سکھلاتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے چاہیے کہ یہ جہر اعتدال کے ساتھ ہو یعنے اسقدر کہ خود سنے اور پاس والا سن لیوے اور سر اسقدر ہو کہ خود سنے یہ طریقہ افضل ہے اب رہا ہر وقت اوٹھتے اور بیٹھتے اور جاتے اور آتے اللہ بکتے اور موتی توان اوقات میں ذکر قلبی افضل ہے کیونکہ وہ خالی ہوتا ہے ریا سے اور اسپر کوئی مطلع نہیں ہوتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور طریقہ ذکر قلبی کا یہ ہے کہ دل سے لا الہ الا اللہ نکالے ہر وقت یا جب سانس باہر نکالے تو لا الہ کہے اور جب اندر لیجاوے تو الا اللہ کہے یا اللہ اللہ ہر وقت دل سے نکالتا رہے اور

کوئی وقت اس سے غافل نہ ہو یہانتک کہ پائخانہ مین بھی اور استنجا کرتے وقت بھی اور مدار فقر کا دو چیزون پر ہی ایک خالی کرنا دل کا ماسوی اللہ سے یعنی ہر ایک لذت اور دنیا کی ہر ایک چیز کی محبت سے اور سرے سے دنیا دل کا اللہ کی محبت اور اسکی یاد سے

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ یَشْهَدَانِ بِهٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے یہ دونون گواہی دیتے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مجلس مین اللہ کی یاد کرتے ہین فرشتے انکو گھیر لیتے ہین اور اللہ کی رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور انپر سکینہ اترتی ہے (یعنے دل کی تسلی اور اطمینان) اور اللہ جل جلالہ ان لوگون کا ذکر کرتا ہے اپنے پاس والون مین (یعنے فرشتون مین اور انبیا کی ارواح مین جو پروردگار کے مقرب اور باریاب ہین)

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا هُوَ ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاهُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے مین اپنے بندے کے ساتھ ہون جب وہ مجھکو یاد کرے اور اسکی لب حرکت کرین

ف یعنے ہونٹ ہلین اس حدیث سے بھی علما نے استدلال کیا ہے کہ ذکر مین زبان سے کہنا ضرور ہے گو آہستہ ہی ہو۔ دوسری حدیث مین ہے کہ لوگون نے زور سے اللہ کی یاد شروع کی یعنے بہت چلاکر تو آپنے ارشاد فرمایا تم اسکی یاد نہین کرتے جو بہرہ ہے یا غائب ہے آہستہ کرو اپنے اور پر دوسری روایت مین ہے کہ وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے پالان کی آگے کی لکڑی یا تمہارے اونٹ کی گردن سے اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر چیز کو سنتا ہے اور دیکھتا ہے پس چلانے کی ضرورت نہین اگرچہ اسکی ذات مقدس عرش معلی پر ہے مگر اسکا سمع اور بصر ہر جگہ ہے

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ مِنْهَا بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے فاعدے بہت ہوگئے ہین (یعنے بہت اعمال خیر اسلام مین ہین اور ہر ایک کی شرائط اور احکام ہین) تو مجھکو آپ ان مین سے ایک بات بتلا دیجیے جسکو مین کرتا رہون (ہر حال مین اٹھتے اور بیٹھتے اور کماتے اور پیتے تنہائی اور صحبت جوانی اور پیرنی طاقت اور ناطاقتی صحت اور بیماری مین) آپنے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کی یاد سے

ف اس مین بھی زبان کی قید لگائی کہ زبان سے ذکر کیا کر بعضون نے کہا وہ شخص گنوار دیہاتی تھا اسلیے اسکو آپنے ذکر قلبی تعلیم نہین کیا اور صرف ذکر لسانی پر قناعت کی

باب فَضْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللہ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ وابی سعید انھما شھدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال العبد لا الہ الا اللہ واللہ اکبر قال یقول اللہ عز وجل صدق عبدی لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال العبد لا الہ الا اللہ وحدہ قال صدق عبدی لا الہ الا انا وحدی واذا قال لا الہ الا اللہ لا شریک لہ قال صدق عبدی لا الہ الا انا ولا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال صدق عبدی لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال صدق عبدی لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی قال ابو اسحاق ثم قال الاغر شیئا لم افھمہ قال فقلت لابی جعفر ما قال فقال من رزقھن عند موتہ لم تمسہ النار

ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے انہون نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اللہ تعالی فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے بیشک کوئی خدا نہین سوا میرے اور بیشک مین ہی اللہ اکبر ہون اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ تو اللہ تعالی فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے مین ہی اکیلا خدا ہون سوا میرے کوئی خدا نہین ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ لا شریک لہ تو اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے مین ہی خدا ہون اور کوئی میرا شریک (ساجھی) نہین اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد تو اللہ تعالی فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے مین ہی اللہ ہون اور سلطنت اور تعریف سب میرے ہی لیے ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ سبحانہ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے سوا میرے کوئی سچا معبود نہین اور حول اور قوۃ بھی کہتے ہے (حول کے معنے گناہون اور تکلیفون سے بچانا اور قوت کے معنے طاقت) ابو اسحاق نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا ابو مسلم اغر سے) پھر اغر نے کچھ کہا جسکو مین نہین سمجھا مینے ابو جعفر سے پوچھا کیا کہا انہون نے انہون نے کہا یہ کہا کہ جس کو ان کلمات کہنے کی توفیق ہوگی مرتے وقت اسکو دوزخ کی آگ نہین چھوئے گی **ف** اس مین کلمہ تمجید کے علاحدہ علاحدہ کلمات مذکور ہین پورا کلمہ یون ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عن سعدی المریۃ قالت مر عمر بطلحۃ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک کئیبا اساءتک امرۃ ابن عمک قال لا ولکن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی لا علم کلمۃ لا یقولھا احد عند موتہ الا کانت نورا لصحیفتہ وان جسدہ وروحہ لیجدان لھا روحا عند الموت فلم اسالہ حتی توفی قال انا اعلمھا ھی التی اراد عمہ علیھا ولو علم ان

سعدی مرثیہ کی روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوچکی تو حضرت عمر طلحہ پر سے گذرے اور پوچھا کیا وجہ ہے میں تم کو رنجیدہ پاتا ہوں کیا تم کو اپنے چچازاد بھائی (ابوبکر صدیق) کی خلافت بری لگی (یعنے انکی خلیفہ ہونے سے تم ناراض ہو) اونہوں نے کہا نہیں لیکن میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں ایک کلمہ جانتا ہوں جو کوئی اسکو مرتیوقت کہیگا تو وہ نور ہوگا اسکے نامہ اعمال کا اور اسکے بدن اور روح دونوں کو اس سے راحت ہوگی موت کیوقت پر میں نے یہ کلمہ آپ سے نہ پوچھا یہانتک کہ آپ کی وفات ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کلمہ کو جانتا ہوں وہ وہی کلمہ ہے جسکے کہنے کیلیے آپنے اپنے چچا (ابوطالب) کو حکم دیا تھا (انکی موت کے وقت) اور اگر آپ جانتے کہ اور کوئی کلمہ انکے لیے زیادہ مفید ہے تو اسکے کہنے کا آپ حکم دیتے انکو **ف** اسلیے کہ جناب ابوطالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت الفت تھی اور آپ یہ چاہتے تھے کہ کسیطرح قیامت کے دن یہ عذاب سے بچ جاویں تو آپنے انکو لا الہ الا اللہ کہنے کا حکم دیا تھا معلوم ہوا یہی وہ کلمہ ہے کہ جسکی زبان سے مرتیوقت یہ کلمہ نکلا وہ ہرگز دوزخ میں نہ جاویگا یا اسہ ہمارا آخری کلام یہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ قَلْبُ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا معاذ بن جبل سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرے اور یہ گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل سے یقین کے ساتھ تو اللہ تعالی اسکو بخش دے گا **عن** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا ام ہانی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ سے بڑھکر کوئی عمل نہیں اور یہ کلمہ کوئی گناہ باقی نہیں رکھتا (یعنے جب کافر مسلمان ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو کفر کے زمانہ کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہیں) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكُنَّ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهٖ اِلَى اللَّيْلِ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ اَكْثَرَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو بار یہ کلمہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر تو اسکو دس بردی آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور سو نیکیاں اسکی لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اسکی مٹی جاوینگی اور ساری دن اسکو بچاوریگا شیطان سے رات تک اور کسیکا عمل اوسکے عمل سے افضل نہ ہوگا مگر جو کوئی اسی کلمہ کو سو بار سے زیادہ کہے **ف** تو اسکا اس سے زیادہ ثواب ہوگا اسیطرح جو کوئی اور زیادہ کہے اسکو اور زیادہ ثواب ہوگا ❊

عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال فی دبر صلوۃ الغداۃ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر کان کعتاق رقبۃ من ولد اسمٰعیل ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کی نماز کے بعد یہ کلمہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر تو اسکو ایسا ثواب ہوگا جیسے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک بردہ آزاد کیا +

باب فضل الحامدین اللہ کی حمد کرنے والوں کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے میںنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے افضل ذکر یہ ہے لا الہ الا اللہ اور افضل دعا یہ ہے الحمد للہ **ف** کیونکہ جو کوئی اللہ کی حمد کریگا اللہ اسکو اور زیادہ دیگا پس اسکی سب مرادیں خود بخود پوری ہونگی الگ الگ مانگنے کی کیا حاجت ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم ان عبدا من عباد اللہ قال یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک فعضلت بالملکین فلم یدریا کیف یکتبانھا فصعدا الی السماء وقالا یا ربنا ان عبدک قد قال مقالۃ لا ندری کیف نکتبھا قال اللہ عز وجل وھو اعلم بما قال عبدہ ماذا قال عبدی قالا یا رب انہ قد قال یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک فقال اللہ عز وجل لھما اکتباھا کما قال عبدی حتی یلقانی فاجزیہ بھا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ایک بندے نے یوں کہا یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک یعنی اے مالک میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری بزرگی اور تیری بڑی سلطنت کے لائق ہے یہ کلمہ مشکل ہوا ان دونوں فرشتوں پر (جو بندے کے اعمال لکھتے ہیں یعنے کرام کاتبین) اور وہ نہیں سمجھے کہ اس کلمے کو کیونکر لکھیں (کیونکہ اس کلمہ کا ثواب اور اجر انکو معلوم نہ تھا) آخر وہ دونو آسمان کیطرف چڑھے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر ہے عرش پر نہ ہر جگہ اور ہر مکان میں جیسے گمراہ جہمیوں کا قول ہے اگر ایسا ہوتا تو ان فرشتوں کو اوپر چڑھنے کی ضرورت نہ ہوتی) اور انہوں نے عرض کیا اے مالک ہمارے تیرے بندے نے ایک کلمہ کہا ہم نہیں جانتے اسکو کیونکر لکھیں اللہ تعالی نے فرمایا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے جو اسکے بندے نے کہا کیا کلمہ کہا میرے بندے نے ان فرشتوں نے عرض کیا یہ کہا یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک تب اللہ تعالی نے فرمایا اس کلمے کو اسیطرح لکھدو (نامہ اعمال میں) جسطرح میرے بندے نے کہا (یعنے انہی لفظوں سے) یہانتک کہ میرا بندہ مجھ سے ملے اسوقت میں اسکو اسکا بدلہ دونگا **ف** یعنے جو اسکا ثواب ہے وہ اسوقت جب میں اپنے بندے کو دونگا معلوم ہوگا حقیقت میں تو

کلمہ ایسا ہی کہ اس سے مالک کی بڑی رضامندی اور خوشی ہوتی ہے دوسری روایت میں ہی ہو کوئی کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئے قدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو یہ کلمہ ایک بند طرف میں مہر کرکے امانت رکھا جاتا ہے یہانتک کہ قیامت کا دن ہو اسوقت مہر توڑی جاویگی اور اسکا ثواب ملیگا آدمی کو چاہیے کہ وقت بوقت یہ کلمے بہت پڑھتا رہے اسلیے کہ برائیاں ہماری بیشمار ہیں اور نیکیاں بہت کم ہیں شاید انہی کلموں کی طفیل سے برائیاں مغلوب ہوں۔

عَنْ عبد الجبار بن وائل عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ذا الذی قال ھذا قال الرجل انا وما اردت الا الخیر فقال لقد فتحت لھا ابواب السماء فما تصفھا شئ دون العرش وائل سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کس نے یہ کلمہ کہا تھا ایک شخص بولا میں نے اور میری نیت نہ تھی مگر ثواب کی آپ نے فرمایا اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور وہ کہیں نہ رکا یہانتک کہ عرش تک پہونچ گیا **ف** یعنی پروردگار پاس اسحدیث سے یہی نکلتا ہے کہ پروردگار آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے **عَنْ** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای ما یحب قال الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصلحت واذا رای ما یکرہ قال الحمد للہ علی کل حال حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو پسند آتی تو فرماتے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصلحت اور جب کوئی ایسی بات دیکھتے جس کو برا جانتے تو فرماتے الحمد للہ علی کل حال (یعنے ہر حال میں اللہ کا شکر ہے) **عَنْ** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول الحمد للہ علی کل حال رب اعوذ بک من حال اھل النار ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الحمد للہ علی کل حال رب اعوذ بک من حال اہل النار **عَنْ** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انعم اللہ علی عبد نعمۃ فقال الحمد للہ الا کان الذی اعطاہ افضل مما اخذ انس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی اپنے کسی بندے پر جب کوئی نعمت اتاری اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے جو دیا وہ افضل ہے اس سے جو اس نے لیا **ف** یعنے اللہ کے نزدیک اسکا الحمد للہ کہنا افضل ہے اس نعمت سے جو اللہ تعالی نے اسکو دی تو گویا بندے نے نعمت لی اور اس سے افضل دے اللہ جل جلالہ کی بندے پر یہ اسکی عنایت ہے ورنہ اسکی نعمت کے سامنے ہمارے ایک لفظ زبان سے نکالنے کی کیا حقیقت ہے اگر ہم لاکھوں برس تک ہر ایک بن موسی الحمد للہ کہا کریں تو بھی اسکی نعمتوں کا شکر ادا نہ ہو سکے **باب** فضل التسبیح سبحان اللہ

اسکہنے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہین جو زبان پر ہلکے ہین (یعنے انکے کہنے مین کچھ محنت نہین لیکن ترازو مین (اعمال کے قیامت کیدن) وہ بھاری ہونگے اور مالک کو بہت پسند ہین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم **ف** یہ بہت مختصر کلمے ہین اور انکا پڑہنا بھی سہل ہے انسان کو چاہیے کہ ہر وقت ان کلمون کو پڑہتا رہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وہو یغرس غرسا فقال یا ابا ہریرۃ ما الذی تغرس قلت غراسا لی قال الا ادلک علی غراس خیر لک من ہذا قال بلی یا رسول اللہ قال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یغرس لک بکل واحدۃ شجرۃ فی الجنۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انپر سے گزرے وہ درخت لگا رہے تہے آپنے فرمایا اے ابا ہریرہ تم کیا گاڑتے ہو انہون نے کہا درخت آپ نے فرمایا مین تجھے اس سے بہتر درخت بتلاؤن وہ یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب یہ تو کہے تو ایک کے بدل ایک درخت لگایا جاویگا تیرے لیے جنت مین **ف** اس مین چار کلمے ہین تو ایک بار کہنے سے جنت مین چار درخت لگائے جاوینگے اسیطرح دو بار کہنے سے آٹھ درخت اسید ہے کہ ہر ایک مومن کو ان کلمون کو لاکھون بار پڑہا ہوا ور جنت مین اسکے لاکھون درخت لگائے گئے ہون **عن** جویریۃ قالت مر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صلی الغداۃ او بعد ما صلی الغداۃ وہی تذکر اللہ فرجع حین ارتفع النہار او قال انتصف وہی کذلک فقال لقد قلت منذ قمت عنک اربع کلمات ثلث مرات وہی اکثر واثقل او اوزن مما قلت سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ جویریہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انپر سے گذرے صبح کی نماز پڑہکر یا جب صبح کی نماز پڑہی اور وہ اللہ کی یاد کر رہی تہین پھر آپ لوٹے جب دن چڑہ گیا تہا یا دوپہر دن ہو گیا تہا لیکن جویریہ اسی حال مین تہین (یعنے ذکر کر رہی تہین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جب سے تیرے پاس سے گیا مین نے کل چار کلمے کہے تین بار اور وہ ثواب مین زیادہ ہین اور وزن مین زیادہ ہین اگر تو لیجاویں تیرے (اتنی دیر کے) ذکر کے ساتھ وہ یہ ہین سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور زیادہ جامع ہو اس مین زیادہ ثواب ہے اور یہ بھی نکلا کہ کثرت ثواب شدت ریاضت مین منحصر نہین ہے بلکہ مالک کی دین ہے بعضون کا درجہ تھوڑی عبادت مین اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ دوسرون کا اس سے

وہ چند زیادہ عبادت کرنے مین نہین ہوتا اور بعض حضرات صوفیہ نے کہا ہی کہ بہت لوگ عبادت اور ریاضت مین سخت کوشش کرتے ہین لیکن انکا دل صاف نہین ہوتا اور عبادت کا نور اور اثر ظاہر نہین ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی سی عبادت جو سنت کے موافق کیجاوے اس مین زیادہ اثر ہوتا ہے اُس عبادت سے جس مین اتباع سنت کا خیال نہ ہو اور یہی وجہ ہی کہ ہمارے زمانہ کے عُباد اور زُہاد باوجود کثرت ریاضت کے صاف دل نہین ہین اور نہ ان مین وہ آثار اور کرامات ہین جو اگلے لوگون مین تھے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللهِ التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَوْ لَا يَزَالُ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ نعمان بن بشیر سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا جلال جو تم ذکر کرتے ہو اس مین سے ہے تسبیح (سبحان اللہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تحمید (الحمد للہ) یہ کلمے عرش کے گرد گھومتے ہین اور اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہین اللہ جل جلالہ کے حضور مین اب تم مین سے کوئی یہ پسند نہین کرتا کہ ہمیشہ اسکے لیے ایک شخص ہو جو اسکی یاد کرتا رہے مالک کے سامنے **ف** سبحان اللہ کیا فضیلت ہے ان کلمون کی گویا یہ شاہد اور مذکر ہین اپنے کہنے والے کے لیے۔ اس حدیث سے بھی اللہ پاک کا عرش پر ہونا ثابت ہوتا ہے

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدُنْتُ فَقَالَ كَبِّرِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَسَبِّحِي اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ ام ہانی سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کوئی عمل بتلایے اب مین بوڑھی ہوگئی ہون اور ناتوان اور موٹی بھی (تو محنت کی عبادت زیادہ نہین ہوسکتی) آپنے فرمایا سو بار اللہ اکبر کہہ اور سو بار الحمد للہ کہہ اور سو بار سبحان اللہ کہہ یہ تیرے لیے بہتر ہین سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ اللہ کی راہ مین دینے سے اور بہتر ہین سو اونٹ سے اور بہتر ہین سو بردے آزاد کرنے سے اسبحان اللہ کیا عنایت ہی مالک کی اپنے ناتوان اور کم طاقت بندونپر)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ أَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ سمرہ بن جندب سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتین افضل ہین تمام کلامون مین اور جس بات کو تو پہلے کہی کچھ نقصان نہین ان چارون مین سے وہ یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ف چاہے پہلے سبحان اللہ کہے چاہے الحمد للہ چاہے اللہ اکبر چاہے لا الہ الا اللہ اگر اسکی بعد بھی ملا لی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور زیادہ ثواب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ

مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہے اسکے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں ف سبحان اللہ کیا سہل طریقہ ہے گناہوں کے بخشوانے کا عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَاِنَّہُنَّ یَاْتِیْنَ یَحْطِمْنَ الْخَطَایَا کَمَا یَحُطُّ النَّجْمُ وَرَقَہَا ابوالدرداء سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو لازم کرے اپنے اوپر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا یہ کلمے گناہوں کو جھاڑ دیتے ہیں جسطرح درخت انبر (پرانے) پتے جھاڑ دیتا ہے **باب** اَلْاِسْتِغْفَارِ خدا سے استغفار کرنا (یعنے گناہوں کی بخشش مانگنا) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ مِائَةَ مَرَّةٍ ابن عمر سے روایت ہے ہم گنا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم سو بار فرماتے ف یہ سب امت کی تعلیم کے لیے تھا ورنہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ اللہ نے بخشدیے تھے دوسرے یہ کہ آدمی جتنا مقرب ہو اتنا ہی اسکو زیادہ ڈر ہوتا ہے اور اپنے مالک کے سامنے تضرع اور عاجزی کی ضرورت اُسکو پڑتی ہے تیسرے یہ کہ اللہ کا جلال اور استغنا ظاہر کرنا آپکو منظور تھا کہ ہرچند میں اللہ کا نبی ہوں اور اُس کا مقبول بندہ ہوں مگر وہ عالیجاہ شہنشاہ بے پرواہ ہے اور میرا کام یہی ہے کہ ایسے بے پرواہ مالک کے سامنے ہمیشہ اپنے خطاؤں کی معافی چاہتا رہوں اور جن بے وقوف نصاریٰ اور پادریوں نے ان حدیثوں کو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا ہے کہ جب آپ خود گناہوں سے پاک نہ تھے تو دوسروں کی شفاعت کیا کرسکینگے اونہوں نے ان نکتوں پر غور نہیں کیا غلام کیسا ہی مقرب ہو لیکن اسکی عقلمندی اسی میں ہے کہ اپنے مالک کے سامنے اپنے تئیں ذلیل اور قصوروار سمجھے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں ف تبدیل حالت کی وجہ سے نہ گناہوں کیوجہ سے جیسے حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ مقربین کی خطائیں عوام کی نیکیاں ہیں عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً ابوموسیٰ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَ فِیْ لِسَانِیْ ذَرَبٌ عَلٰی اَھْلِیْ وَکَانَ لَا یَعْدُوْھُمْ اِلٰی غَیْرِھِمْ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ تَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً حذیفہ سے روایت ہے میری زبان میں فراش زبان مداری

کرتا تہا اپنے گہر والون پر اپنے سخت سست کہہ بیٹہتا غصے مین ایکن جذیفہ سوا اپنے گہر والون کی اور کسی سے زبان درازی نہ کرتی تو اونہون نے کہا مین نے اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا تو استغفار کیون نہین کرتا اس سے امید ہے کہ زبان درازی جاتی رہی یا اسکا گناہ مٹ جاوی) تو ہر روز ستر بار استغفار کرے **عن** عبد اللہ بن عمر یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا مبارکباد ہی اسکو جو اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت پاوی **عن** عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ہم فرجا ومن کل ضیق مخرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے تو اللہ تعالی اسکا ہر ایک رنج دور کرے گا اور ہر تکلیف سے اسکو نجات دیگا اور اسکو ایسی جگہہ سے روزی دیگا جہان کی گمان نہ ہوگا **ف** استغفار کی یہ خاصیت ہی کہ تکلیف دفع کردیتا ہے روزی کشادہ کردیتا ہے پانی برساتا ہے مال اور اولاد عنایت فرماتا ہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللہم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساؤا استغفروا ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تہے یا اللہ مجہکو ان لوگون مین کر جو نیک کام کرتے ہین تو خوش ہوتے ہین اور جب برا کام کرتے ہین تو اس سے استغفار کرتے ہین (ہر ایک مومن کو ایسا ہی کرنا لازم ہے)

باب فضل العمل

نیکی کا ثواب **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تبارک وتعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا او ازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ ثم لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جو کوئی ایک نیکی لاویگا اسکو ویسی دس نیکیون کا ثواب ملیگا یا اس سے بہی زیادہ اور جو کوئی ایک برائی کریگا اسکو ایک ہی برائی کا بدلہ ملیگا یا مین بخشدون گا اور جو کوئی ایک بالشت مجہ سے نزدیک ہو (عبادت اور اطاعت سے) تو مین ایک ہاتہہ اس سے نزدیک ہونگا (یعنے میری رحمت نزدیک ہوگی) اور جو کوئی ایک ہاتہہ میرے سے نزدیک ہو مین ایک باع (دونو ہاتہہ کی لمبائی کے موافق) اس سے نزدیک ہون گا اور جو کوئی میرے پاس چلتا ہوا (معمولی چال سے) آوی مین دوڑتا ہوا اسکے پاس آؤن گا اور جو کوئی زمین بہر کر میری پاس گناہ لاوی اور اس حال مین مجہ سے ملے لیکن وہ شریک نہ کرتا ہو میرے ساتہہ کسیکو (یعنے شرک مین مبتلا نہ ہو تو مین زمین بہر کر مغفرت سے اس سے

ملون گا ف یعنی اسکی گناہ بخشدون گا یہ حدیث بڑی امید ہی مومنین موحدین کے لیے کہ توحید کی برکت سے اللہ چاہے تو انکے گناہ گو کتنے ہی زائد ہون بخشدیے جاوین گے لیکن کسیکو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اسکا حال معلوم نہین اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسی ہی اسکا عذاب بھی سخت ہی پس ہمیشہ گناہون سے ڈرتا اور بچتا رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے اور شرک کا بڑا خیال رکھے کیونکہ شرک کے بخشے جانے کی توقع نہین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہون جیسا وہ گمان مجھ سے رکھے اگر عفو کا گمان میرے سے رکھے تو مین عفو ہی کرون گا اور جو عذاب کا گمان رکھے وہ ایسا ہی ہوگا) اور مین اسکے ساتھ ہون جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ اپنے دلمین میرا ذکر کرے تو مین بھی اپنے دل مین اسکا ذکر کرتا ہون ف اسحدیث سے ذکر قلبی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ جل جلالہ ایسے ذاکر کی یاد اپنے دل مین کرتا ہے اور یہ بہتر ہے لوگون مین یاد کرنے سے اور حضرات نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ ذاکر کو قلب مین اسطرح ذکر کرنا چاہیے کہ جوارح اور اعضا کو بالکل حرکت نہو ورنہ کرام کاتبین فرشتے اسپر مطلع ہوجاوینگے اور اولی یہ ہے کہ سوا ذاکر اور مذکور کے اور کوئی مطلع نہ ہو ؎

میان عاشق و معشوق رمزے ست کرام کاتبین را ہم خبر نیست

ق اور اگر وہ لوگون مین میرا ذکر کرے تو مین ان لوگون سے بہتر لوگون مین اسکا ذکر کرتا ہون اور اگر بندہ ایک بالشت مجھ سے نزدیک ہو تو مین ایک ہاتھ اسکی قریب ہوتا ہون اور اگر وہ چل کر میرے پاس آوے تو مین دوڑکر اسکے پاس آتا ہون ف غرض یہ ہی کہ پروردگار کی توجہ بندے کیطرف بندے کی توجہ سے اسکیطرف زیادہ ہوتی ہے۔ سبحان اللہ ایسا کریم و رحیم معشوق اور محبوب کہان اور کون ہے دنیا کے تمام معشوق اسپر تصدق ہین انکو عاشقون سے نفرت ہوتی ہے اور جسقدر عاشق کیطرف سے قرب ہو وہ بعد اختیار کرتے ہین اور یہان عاشق کے قرب سے دو چند قرب ہوتا ہے یا اللہ اپنا عشق عنایت فرما اور ہمین فنا کردے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا ہر ایک عمل دونا کیا جاتا ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے سات سو گنی تک فرمایا اللہ تعالی نے مگر

روزہ وہ سیر ہی سیے ہی اور مین خود ہی اس کا بدلہ دون گا **باب** مَا جَاءَ فِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لاحول ولاقوۃ الا باسہ کی فضیلت **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ابو موسی سے روایت ہی انحضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے مجھے سنا مین لاحول ولاقوۃ الا باسہ کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا اے عبد اسہ بن قیس (یہ نام ہی ابو موسی اشعری کا) مین تجھکو جنت کے خزانون مین سے ایک کلمہ نہ تبلاؤن مینے عرض کیا تبلایے یارسول اسہ آپ نے فرمایا کہہ لاحول ولاقوۃ الا باسہ **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ابوذر سے روایت ہی آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا مین تجھکو جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ نہ تبلاؤن مینے کہا تبلایے آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باسہ **عَنْ** حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا حَازِمُ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ حازم بن حرملہ سے روایت ہی مین انحضرت صلی اسہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا آپ نے فرمایا اے حازم لاحول ولاقوۃ الا باسہ بہت کہا کر کیونکہ یہ جنت کے خزانون مین سے ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ **أَبْوَابُ** الدُّعَاءِ دعا کے باب **باب** فَضْلِ الدُّعَاءِ دعا کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ ابوہریرہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسہ تعالے سے دعا نکرے تو اسہ اسپر غصے ہوتا ہے **ف** کیونکہ بندگی کا مقتضے یہ ہے کہ اپنے مالک سے مانگے نہ مانگنے مین غرور اور استغنا نکلتا ہے بعض اولیا اسہ جو دعا نہین کرتے اسکا مطلب نہین ہے کہ بالکل دعا نہین کرتے تمام انبیا اور اولیا نے دعا کی ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ مالک کی مرضی جب تک نہین پاتے دعا نہین کرتے جب اسکی مرضی دعا مین پاتے ہین تو فورًا دعا کرتے ہین یہ بات عوام مومنین کو حاصل نہین ہے انکو چاہیے کہ جب کوئی حاجت ہو اپنے مالک سے مانگین اور جب کوئی تکلیف ہو اپنے مالک سے دعا کرین ہم تو اسکے در کی بھیک مانگتے ہین رات دن اس سے مانگا ہی کرتے ہین اور ذرا سا صدمہ ہوتا ہے تو ہم سے صبر نہین ہو سکتا اپنے مالک سے اسی وقت دعا کرنے لگتے ہین ہم تو ہر وقت اسکے محتاج ہین اور اسکے در دولت کے فقیر ہین **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ نعمان بن بشیر سے روایت ہی انحضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دعا ہی عبادت ہی پھر یہ آیت پڑہی قال ربکم

ادعونی استجب لکم یعنے مالک نے فرمایا مجھہ سے دعا کرو مین قبول کرون گا ف دوسری روایت مین ہے کہ دعا مغز ہے عبادت کا جب دعا عبادت ہوئی تو اب غیر خدا سے دعا مانگنا گویا اسکی عبادت کرنا ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے اس سے یہ نکلا کہ جو کوئی بزرگون سے دعا کرے کہ مجھہ کو بچہ دو یا دولت دو یا صحت دو تو وہ شرک ہے اور اسلام سے خارج ہے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء اکرم علی اللہ سبحانہ من الدعاء ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہین ہے

باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دعائہ رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شکارا لک ذکارا لک رھابا لک مطواعا الیک مخبتا الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی واھد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی قال ابو الحسن الطنافسی قلت لوکیع اقولہ فی قنوت الوتر قال نعم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مین یہ فرماتے تھے رب اعنی اخیر تک یعنی اے مالک میری مدد کر اور میرے مقابل کی مدد مت کر اور میری تائید کر اور میرے مقابل کی تائید مت کر اور میرے لیے مکر کر (اللہ تعالی کا مکر یہ ہے کہ دشمنو پر بلا ڈالنا) اور میرے خلاف مین مت مکر کر اور مجھہ کو ہدایت کر اور آسان کر ہدایت کو میرے لیے اور میری مدد کر اس شخص کے مقابلہ مین جو مجھہ پر ظلم کرے اے مالک مجھہ کو اپنا شکر کرنے والا بنا اور اپنا یاد کرنے والا اور اپنے سے ڈرنیوالا اور اپنا تابعدار اپنی طرف گڑگڑانیوالا رونیوالا رجوع کرنیوالا اے مالک قبول کر میری توبہ اور دھو ڈال میرا گناہ اور قبول کر میری دعا اور راہ بتلا میرے دل کو اور مضبوط کر دی میری زبان کو اور درست کر دی میری دلیل کو اور نکال ڈال بغض میرے دل سے ابوالحسن طنافسی نے کہا مینے وکیع سے کہا کیا مین یہ دعا وتر کی قنوت مین پڑہون انہون نے کہا ہان

عن ابی ھریرۃ قال اتت فاطمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ خادما فقال لھا ما عندی ما اعطیک فرجعت فاتاھا بعد ذلک فقال الذی سالت احب الیک او ما ھو خیر منہ فقال لھا علی قولی لا بل ما ھو خیر منہ فقالت فقال قولی اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء منزل التوراۃ والانجیل والقرآن العظیم انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاھر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغنی من الفقر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ

زہر اجناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ سے ایک خادم مانگنے کو یعنے غلام یا لونڈی خدمت کے لیے آپ نے فرمایا
میرے پاس تو خادم نہین ہے جو مین تجھ کو دون یہ سنکر وہ لوٹ آئین پھر آپ اسکے بعد انکے پاس آئے اور فرمایا جو تم نے مانگا
تمہارا (یعنے خادم) وہ تم کو زیادہ پسند ہی یا جو اس سے بہتر ہے حضرت علی نے ان سے کہا یون کہو نہین مجھ کو زیادہ پسند ہے
جو خادم سے بہتر ہے اونہون نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا یون کہہ اللھم رب السموات السبع اخیر تک یعنے اے اللہ مالک ساتون
آسمان کے اور مالک بڑے تخت کے اے پالنے والے ہمارے اور پالنے والے ہر چیز کے اوتارنیوالی توراۃ اور انجیل اور
قرآن عظیم کے تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی چیز نہین اور تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہین اور تو سب کے اوپر ہے
تیرے اوپر کوئی چیز نہین اور تو پوشیدہ ہے تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہین ادا کردی قرض ہمارا اور غنی کردے ہم کو
فقیری سے ف یعنی ہمارے دلون مین فقیری یعنے انقطاع عما سوی اللہ عطا فرما تاکہ ہم غنی ہوجاوین عما سوی اللہ
سے ورنہ دنیا کی دولت کتنی ہی زیادہ ہو جب تک دل مین فقر اور قناعت نہو اس سے محتاجی دور نہین ہوسکتی۔ آنانکہ
غنی ترند محتاج ترند عن عبد اللہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم انی اسالک الھدی
والتقی والعفاف والغنی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللھم انی اسالک الھدی
والتقی والعفاف والغنی یعنے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور تقوی اور پاکیزگی اور تونگری ف یہ دعا جامع ہے
اخلاق کو ہدایت سے قوت علمیہ اور ادراکیہ اور اعتقادیہ کی اصلاح ہوتی ہے یعنے ایمان صحیح اور تقوی سے قوت عملیہ درست ہوتی
ہے تو علم و عمل کی تکمیل ہوگئی اب پاکیزگی سے قوت شہویہ کی اصلاح ہوئی اور تونگری (یعنے غنای قلبی) سے راحت
حاصل ہوئی عن ابی ھریرۃ رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انفعنی بما علمتنی
وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما والحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من عذاب النار ابو ہریرہ رض
اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللھم انفعنی اخیر تک یعنے یا اللہ نفع دے اُس علم سے جو
تو نے مجھے سکھلایا اور سکھلا دی مجھ کو علم جو فائدہ دیوے مجھکو اور زیادہ کر علم میرا اور شکر ہے اللہ کا ہر حال پر اور پناہ
مانگتا ہون مین اللہ کی دوزخ کے عذاب سے عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر
ان یقول اللھم ثبت قلبی علی دینک فقال رجل یا رسول اللہ نخاف علینا وقد امنا بک وصدقناک
بما جئت بہ فقال ان القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمن عز وجل یقلبھا واشار الاعمش بإصبعیہ
انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا بہت کرتے تھے یا اللہ قائم کردی دل میرا اپنے دین پر ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ڈرتے ہین ہماری حال سے (کہ ہم پھر گمراہ ہوجاوین گے حالانکہ آپ نے اپنے

لیے دعا کی نہی مگر وہ یہ سمجھ گیا کہ یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے ہے اسلیے کہ آپ کا دل دگمگا نہیں سکتا) اور ہم تو ایمان لائے آپ پر اور جو آپ لائے (قرآن) اسکی تصدیق کر چکے آپ نے فرمایا بیشک تمام دل (آدمیوں کے) اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں وہ انکو اولٹتا ہے ملٹتا ہے اور اشارہ کیا اعمش نے اپنی دونوں انگلیوں سے ف اور اعمش حدیث کے بڑے امام اور بڑے حافظ تھے وہ مجسمہ اور مشبہ میں سے نہ تھے بلکہ اہل سنت میں سے تھے جو اللہ کی انگلیوں کی تاویل نہیں کرتے جیسے جہمیہ اور معتزلہ تاویل کرتے ہیں اور انگلی سے حقیقۃً انگلی مراد رکھتے ہیں لیکن پروردگار نہ خود مشابہ ہے کسی مخلوق کے نہ اسکی کوئی چیز جیسے آنکھ اور ساق اور انگلی مشابہ ہے مخلوق کی آنکھ اور ساق اور انگلی کے اور اگر کوئی ہم سے سوال کرے کہ اللہ کی انگلی کیسی ہے تو ہم کہیں گے کہ اوسکی ذات کیسی ہے اگر اسکا جواب وہ دیگا تو ہم بھی اسکے سوال کا جواب دینگے دوسری روایت میں ہے ابن عباس سے کہ اللہ نے اپنی چھنگلیا کو طور پر رکھدی وہ پاش پاش ہوگیا اس سے بنی نکلتا ہے کہ حقیقۃً اسکے لیے انگلیاں ہیں اور معنے مجازی مراد نہیں ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ابوبکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھلایئے کہ میں وہ نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یوں کہہ اللھم انی ظلمت الخ یعنے بار الٰہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو ہی تو بخشدے میرے گناہ اپنے پاس کی ایک بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَکِّئٌ عَلٰی عَصًا فَلَمَّا رَاَیْنَاہُ قُمْنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا کَمَا یَفْعَلُ اَھْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِھَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰہَ لَنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ قَالَ فَکَاَنَّا اَحْبَبْنَا اَنْ یَّزِیْدَنَا فَقَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَکُمُ الْاَمْرَ ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہمپر آپ ٹیکا دیے ہوئی تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے آپکو دیکھا تو ہم کھڑے ہوگئے (تعظیم کے لیے) آپنے فرمایا کھڑے ہو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑے آدمیوں کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ف وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں کہ بڑے آدمی بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ انکے سامنے کھڑے رہتے ہیں اس سے منع کیا اور صرف تعظیم کے لیے کھڑا ہونا منع نہیں آپنے صحابہ سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنے سعد بن معاذ کی طرف کھڑے ہو اور بیہقی کی روایت میں ہے ابوہریرہ سے کہ آپ مسجد میں ہم سے باتیں کرتے حساب کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے یہانتک کہ آپ اپنے کسی محل کے اندر تشریف لیجاتے

اور جو ممانعت اسحدیث مین ہی اُس سے یہ غرض ہے کہ قیام کا التزام کرنا یعنے ہمیشہ جب کوئی آوے اسکی لیے کھڑے ہونا اس کو آپنے ناپسند کیا کیونکہ اس مین تکلیف ہے لوگون کو اور آپنے تواضع کی راہ سے اپنے لیے بھی کھڑا ہونا ناپسند کیا اور دوسری حدیث مین ہے کہ جسکو بھلا لگے لوگون کا سامنے کھڑے ہونا وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین بنالیوے اس سے بھی یہی غرض ہے کہ بڑا آدمی بنا ہی اور لوگ اسکے سامنے کھڑے رہین جیسے فارس کے رئیسون کی رسم تھی اور جسکو بھلا لگے اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکے دل مین غرور اور تکبر ہو لیکن اگر غرور اور تکبر نہ ہو اور نہ وہ اس امر کو پسند کرے اور لوگ اسکے سامنے کھڑے ہون تو وہ گنہگار نہ ہوگا جیسے حضرت ابوجعفر جداد سے منقول ہے کہ وہ بیٹھے رہتے اور لوگ انکے سامنے کھڑے رہتے (انجاح مختصراً) **مترجم** کہتا ہی اب ہندوستان خصوصاً ممالک دکن مین یہ مروج ہے کہ جو کوئی آوے اسکی تعظیم کے لیے کھڑے ہوجاتے ہین اور ہمیشہ اس کا التزام کرتے ہین اس طرح سے کہ اگر کوئی کھڑا نہ ہو تو اس سے ناراض ہوتے ہین اور اسکو بے ادب کہتے ہین پس اس قیام کی کراہت مین کوئی شک نہین اور ایک جماعت علما نے قیام تعظیم سے منع کیا ہی اور اسکو مکروہ جانا ہے اور دلیل انکی یہی حدیث ہے ابوامامہ کی اس مین لا تقعلوا کا لفظ وارد ہے اور دوسری روایت مین ہے مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوتے ہین ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہین اور نہی کا اقل درجہ کراہت ہی اور سعد بن معاذ کی حدیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ وہ قیام تعظیمی نہ تھا بلکہ سعد بیمار تھے تو انکو اتارنے اور لانے کی لیے صحابہ کو کھڑے ہونیکا حکم دیا اور قرینہ اُسکا یہ ہے کہ اس حدیث مین الی کا لفظ ہے اگر قیام تعظیمی مقصود ہوتا تو یون فرماتے قوموا للسید کم اور صحابہ کا کھڑے ہوجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بیہقی کی روایت مین وارد ہے اسکی اسناد کا حال معلوم نہین اور قطع نظر اسکے یہ قیام تعظیمی نہ تھا کیونکہ قیام تعظیمی قدوم یعنے آنے کے وقت ہوتا ہے اور یہ قیام بطور مصاحبت کے تھا اور فرغت کے وعظ سے اور اگر مان ہی لیا جاوے کہ یہ قیام تعظیمی تھا تو لفس فعل صحابہ کا حجت نہین جبتک آپ کا حکم بالتقریر ثابت نہ ہو اور جب قیام تعظیمی مکروہ ہوا تو وہ قیام بھی مکروہ ہوگا جو مجلس میلاد شریف مین تولد شریف کے بیان پر لوگ کیا کرتے ہین اور جب آپنے اپنی حیات مین خاص اپنے لیے قیام سے منع فرمایا تو آپکے ذکر کے وقت کیونکر قیام جائز ہوگا اور یہ مسئلہ مختلف فیہ بین العلما ہے اور ایک جماعت علما کی طرف بھی گیا ہے کہ قیام تعظیمی مین قباحت نہین ہے بشرطیکہ جسکی لیے قیام کیا جاوی وہ ایک عالم دیندار صاحب تقوی ہو اور جائز رکھا ہے اونہون نے قیام کو مجلس میلاد مین بھی اور اس باب مین مستقل کتابین اور رسالے لکھے گئے ہین مانعین کے طرف سے غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام مولفہ مولانا محمد بشیر الدین صاحب قنوجی نور اللہ مرقدہ اور مثبتین کیطرف سے اشباع الکلام فی اثبات عمل المولد والقیام مولفہ شاہ سلامت اللہ صاحب قدس سرہ اور سوا انکے اور بھی رسائل

ہین جیسے کلمۃ الحق وغیرہ اور اگر کوئی قیام کرے تو اسکو کافر یا فاسق نہ کہنا چاہیے اسیطرح اگر کوئی قیام نہ کرے اس لیے کہ مسئلہ اختلافی ہی اور اختلافی مسائل مین کسیکی تضلیل اور تفسیق جائز نہین ہے نہ کسی مسلمان سے لڑنا یا اوسکو برا کہنا جائز ہے **ف** ہمنے عرض کیا یارسول اللہ کاش آپ دعا کیجیے اللہ سے ہمارے لیے آپنے فرمایا اللھم اغفرلنا وارحمنا اخیر تک یعنے یا اللہ بخشدی ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہوجا ہم سے اور قبول کر ہماری عبادت اور داخل کر ہمکو جنت مین اور نجات دی ہمکو دوزخ سے اور درست کردی ہماری ساری کام راوی نے کہا ہمنے چاہا کہ آپ زیادہ دعا کرین آپنے فرمایا مینے تو تمہارے لیے جامع دعا کردی **ف** اس مین دین اور دنیا کی سب باتین آگئین اب طول کرنے سے کیا فائدہ ہے لیکن صحابہ کو حرص تھی کہ جہانتک آپ انکے لیے دعا کرین انکا فائدہ ہے زہے قسمت ان لوگون کی جو آپ کی دعا مین شریک تھے یا اللہ ہم کو بھی اپنے نبی کی دعا مین شریک کرلے اپنے فضل وکرم سے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذبک من الاربع اخیر تک یعنے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری چار باتون سے اُس علم سے جو فائدہ نہ دیوے (بلکہ بیکار عمر اس مین ضائع ہووے نہ دنیا کا فائدہ نہ عقبے کا) اور اُس دل سے جو اللہ کے سامنے نرم نہ ہو اور اُس نفس سے جو سیر نہ ہو (کبھی قناعت نکرے جتنا زیادہ ہو اتنی ہی طمع بھی زیادہ ہو) اور اُس دعا سے جو سنی نہ جاوے یعنے قبول نہ ہو) **باب** مَا تَعَوَّذَ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن چیزون سے پناہ مانگی ہے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مین کیا کرتے تھے اللھم انی اعوذبک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھہ سے اُن گناہون سے جو آگ مین لیجاتے ہین اور آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب کرانیوالے گناہون سے اور قبر کے عذاب اور مالداری کے فتنے سے اور فقر کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے یا اللہ میرے گناہون کو دھوڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کردی میرا دل گناہون سے جیسے سفید کپڑے کو تو صاف کرتا ہے میل کچیل سے اور دوری کردی مجھہ مین اور گناہون مین جیسے تونے دوری کی پورب اور پچھم

میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور ڈنڈ سے ف اُس بڑھاپے سے پناہ مانگی جس میں آدمی معذور اور بے عقل ہو جاتا ہے مالداری کا فتنہ یہ ہے بخل اور حرص زکوٰۃ نہ دینا سود کھانا خدا سے غافل ہو جانا مستحقوں کی خبر گیری نہ کرنا فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال کی طمع میں دین کو کھو بیٹھنا کفار اور فساق کی صحبت اختیار کرنا عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دعا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ یہ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اُن کاموں کی برائی سے جو میں نے کیے اور جو میں نے نہیں کیے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے بڑے اہتمام کے ساتھ اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے ف اب اکثر لوگ قعدہ اخیرہ میں تشہد اور درود کے بعد یہی دعا پڑھتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھونے پر نہ پایا تو میں آپ کو ڈھونڈھنے لگی (مکان میں اندھیرا تھا چراغ نہ تھا) میرا ہاتھ آپکے دونوں قدموں پر جا پڑا یعنے دونوں تلوؤں پر آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے (سجدہ میں) آپ فرماتے تھے اللھم انی اعوذ بک برضاک من سخطک اخیر تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تیری تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ف پہلے حضرت عائشہ کو دل میں یہ شبہ ہوا کہ آپ شاید اپنی باری میں دوسرے محل میں تشریف لے گئے جب آپ کو اس حال میں پایا تو کہا سبحان اللہ میں کیا خیال میں تھی اور آپ کس کلام میں مصروف ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا ظلم کیے جانے سے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ علما نافعا وتعوذوا باللہ من علم لا ینفع۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے وہ علم مانگو جو فائدہ دیوے اور پناہ مانگو اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے **عن** عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ من الجبن والبخل وارذل العمر وعذاب القبر وفتنۃ الصدر قال وکیع یعنی الرجل یموت علی فتنۃ لا یستغفر اللہ منہا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور ذلیل عمر سے اور قبر کے عذاب سے اور دل کے فتنے سے وکیع نے کہا دل کا فتنہ یہ کہ آدمی مرجاوے ایک برے اعتقاد پر اور اس سے توبہ نکرے

باب الجوامع من الدعاء جامع دعاؤں کا بیان

عن ابی مالک سعد بن طارق عن ابیہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد اتاہ رجل فقال یا رسول اللہ کیف اقول حین اسال ربی قال قل اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی وجمع اصابعہ الا الابہام فان ہؤلاء یجمعن لک دینک ودنیاک

طارق سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر کہوں جب دعا کروں اپنے مالک سے آپ نے فرمایا یوں کہہ اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی یعنے یا اللہ بخشدے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور تندرست رکھ مجھ کو اور روزی دے مجھ کو اور آپ نے اپنی کل انگلیوں کو ملایا سوا انگوٹھے کے (یعنے چاروں انگلیوں کو کیونکہ اس دعا میں چار ہی لفظ ہیں) اور فرمایا یہ دعا دین اور دنیا دونوں کے لیے جامع ہے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہا ہذا الدعاء اللہم انی اسالک من الخیر کلہ عاجلہ وآجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم واعوذ بک من الشر کلہ عاجلہ وآجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم اللہم انی اسالک من خیر ما سالک عبدک ونبیک واعوذ بک من شر ما عاذ بہ عبدک ونبیک اللہم انی اسالک الجنۃ وما قرب الیہا من قول او عمل واعوذ بک من النار وما قرب الیہا من قول او عمل واسالک ان تجعل کل قضاء قضیتہ لی خیرا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہ دعا سکھلائی اللہم انی اسالک من الخیر الخ یعنے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ساری بہتری کو دنیا کے اور آخرت کی جو مجھکو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساری برائی سے دنیا کے اور آخرت کے جو مجھکو معلوم ہے اور جو معلوم نہیں ہے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ بھلائی جو تجھ سے مانگی تیرے بندے اور تیرے نبی (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے) اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس برائی سے

جس سے پناہ مانگی تیری بندی اور تیرے نبی نے یا اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز جنت کے طرف نزدیک کرے قول ہو یا فعل اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دوزخ سے اور اس چیز سے جو دوزخ کی طرف نزدیک کرے قول ہو یا فعل اور میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ تو ہر قضا (حکم الٰہی اور تقدیر) کو جو تو نے میرے لیے کی ہے بہتر کردی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَا تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَتَشَهَّدُ ثُمَّ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ قَالَ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تو نماز میں کیا کہتا ہے وہ بولا میں تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن قسم خدا کی آپ کی گنگناہٹ اور معاذ کی گنگناہٹ میں نہیں سمجھتا (یعنے آواز تو سنتا ہوں لیکن معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کیا دعا مانگتے ہیں اسیطرح معاذ (جو اس قوم کے امام تھے یہاں یہ شخص تھا) معلوم نہیں ہوتا کیا دعا مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ہم بھی اسی جنت اور دوزخ کے گرد گنگناتے ہیں **ف** یعنے مقصود ہماری دعاؤں کا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے اور دوزخ سے بچاوے اگرچہ الفاظ میں ہماری دعا اور تیری دعا میں فرق ہو مگر حاصل ایک ہی ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نماز میں تشہد اور دعا اسطرح سے پڑھتے تھے کہ آواز کی گنگناہٹ مقتدیوں کو سنائی دیتی اب بعضی لوگ جو سر میں مبالغہ کرتے ہیں اس قدر کہ خود اپنے تئیں بھی آواز مشکل سے سنائی دیتی ہے یہ سنت کے خلاف ہے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر اتنا سر کرے کہ پڑھنے والا خود بھی آواز نہ سنے تو نماز جائز نہ ہوگی **بَابُ** الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِیَةِ عفو اور عافیت (تندرستی) کی دعا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ الْیَوْمَ الثَّانِیَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے مالک سے عفو اور تندرستی طلب کر دنیا اور آخرت میں پھر وہ شخص دوسرے دن آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے مالک سے تندرستی مانگ دنیا اور آخرت میں پھر وہی شخص تیسرے دن آیا اور کہنے لگا اے نبی اللہ کے کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے مالک سے عفو و تندرستی مانگ دنیا اور آخرت میں جب تجھ کو معافی اور تندرستی دیگا دی دنیا اور آخرت میں تو تو نے نجات

بائی **فائدہ** بیشک عافیت مین تمام بلاؤن اور بیماریون اور تکالیف سے محفوظی ہوگئی اور معافی مین گناہون کی بخشش ہوئی اب اور کیا چاہیے یہ دو لفظ ہزارون لفظون کو شامل ہین **عَنْ** اَوْسَطِ الْبَجَلِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَکْرٍ حِیْنَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ ثُمَّ بَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهٗ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِی الْجَنَّةِ وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَهُمَا فِی النَّارِ وَسَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ فَاِنَّهٗ لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اوسط بجلی سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ابوبکر سے اونہون نے سنا وہ کہڑے ہوئے اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنہ رواں سال مین میرے اس جائے پر کہڑے تہے اس کے بعد روئے (آپکو یاد کرکے) پہر کہا لازم کرلو تمپر سچ بولنے کو وہ نیکی کے ساتہہ ہے اور یہ دونون جنت مین ہین اور بچو تم جہوٹ سے وہ برائی کے ساتہہ ہے اور یہ دونو دوزخ مین ہین اور اللہ تعالی سے تندرستی مانگو اسلیے کہ یقین کے بعد (یعنے ایمان کے بعد) پہر کوئی نعمت تندرستی سے بڑہکر نہین ہے (بلکہ اور سب نعمتین تندرستی پر سے قربان اور تصدق ہین اور اگر تندرستی نہو تو کسی نعمت کی لذت ہی نہ ہوگی) اور حسد مت کرو اور بغض مت کرو اور قطع ملاقات یا قطع رحم مت کرو اور ایک دوسرے کی طرف سے منہ مت پہیرو پیٹہ اسکی طرف مت کرو اور اللہ کے بندے بہائی بہائی ہوجاؤ **ف** یعنے تمام مسلمانون کے ساتہہ محبت اور شفقت سے پیش آؤ اور کسی مسلمان کو مت ستاؤ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ وَافَقْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْ قَالَ تَقُوْلِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اتفاق سے مین شب قدر پاؤن تو اس شب کو کیا دعا کرون آپنے فرمایا یہ دعا کر اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی یعنے اے مالک تو بڑا معاف کرنیوالا ہے اور دوست رکہتا ہے معافی کو تو معاف کر مجہکو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَعْوَةٍ یَدْعُوْ بِهَا الْعَبْدُ اَفْضَلَ مِنَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا جو بندہ مانگے اس سے افضل نہین ہے اللھم انی اسالک المعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنے یا اللہ مین تجہسے عافیت مانگتا ہون دنیا اور آخرت مین

بَابُ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ جب کوئی تم مین سے دعا کرے تو پہلے اپنے نفس سے شروع کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُ اللّٰهُ وَاَخَا عَادٍ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے ہمپر اور عاد کے بہائی پر یعنے حضرت ہود علیہ السلام پر جو قوم

عاد کی طرف بھیجے گئے تھے ف باب کا مطلب یہ ہے کہ دعا پہلے اپنے لیے کرے پھر اور لوگون کے لیے مثلاً یون کہے غفر لنا اللہ و لکم یا عافانا اللہ و عافاکم یا اللھم اغفر لنا وللمومنین یا رحمنا اللہ و ایاکم یا یغفر اللہ لنا ولکم مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش

باب یُستجاب لاحدکم ما لم یعجل دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نکرے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم ما لم یعجل قیل وکیف یعجل یا رسول اللہ قال یقول قد دعوت اللہ فلم یستجب اللہ لی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کسی کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک وہ جلدی نکرے لوگون نے عرض کیا جلدی کیسے آپنے فرمایا مثلایون کہے مین نے اللہ سے دعا کی لیکن اللہ نے قبول نکی ف ایسا کہنا بیادبی ہے مالک کی جناب مین اور مالک کا اختیار ہے جب مناسب سمجھتا ہے اُسوقت دعا قبول کرتا ہے کبھی جلدی کبھی دیر مین اور کبھی دنیا مین قبول نہین کرتا جب بندے کا فائدہ دعا نہ قبول ہونے مین ہوتا ہے تو آخرت کے لیے اس دعا کو ادھار رکھتا ہے غرض مالک کی حکمتین اور اسکے بھید وہی خوب جانتا ہے اور کسی حال مین بندے کو اپنے مالک سے مایوس نہ ہونا چاہیے کیونکہ سوا اسکے در کے اور در کونسا ہے اور وہ زیادہ رحیم ہے اپنے بندون پر مالک باپ سے پس بہتر یہی ہے کہ بندہ سب کام اسکی رضا اور تقدیر پر چھوڑ دیوے اور ظاہر مین بموجب احکام شرعی کے دعا کرتا رہے لیکن اگر دعا قبول نہ ہو تو بھی دل خوش رہے اور یہ سمجھے کہ اس مین ضرور کوئی حکمت ہوگی اور ہمارا کچھ فائدہ ہوگا دوسری روایت مین یون ہے بشرطیکہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے یعنے ایسی دعا قبول نہین ہوتی **باب** لا یقول الرجل اللھم اغفر لی ان شئت آدمی کو یہ نہ کہنا چاہیے اے خدا اگر تو چاہے تو مجھکو بخشدے ف کیونکہ اس مین استغنا اور بے پروائی نکلتی ہے اور اللہ جل جلالہ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اُسپر زبردستی کرنیوالا کون ہے پھر یہ قید کہ اگر تو چاہے محض فضول ہے بلکہ یون کہنا چاہیے یا اللہ مجھکو بخشدے **عن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی ان شئت ولیعزم المسئلۃ فان اللہ لا مکرہ لہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اگر تو چاہے بلکہ قطعی طور سے مغفرت مانگے اسلیے کہ اللہ جل جلالہ پر کوئی زبردستی کرنیوالا نہین ہے **باب** اسم اللہ الاعظم اسم اعظم کا بیان

ف اسم اعظم کی تعیین مین بہت اختلاف ہے اور بہت اقوال ہین اور ہم آگے ایک دعا بیان کرینگے جس مین ہمنے تمام روایات کو جمع کر دیا ہے پس جو کوئی اسکو پڑھے تو ضرور اسم اعظم بھی پڑھے گا اور راجح قول یہ ہے کہ اللہ کا لفظ ہی اسم اعظم ہے۔

عن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفاتحۃ سورۃ الٓمّٓ اٰل عمران اسماء بنت یزید سے روایت ہے

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اور شروع سورہ آل عمران میں الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم **ف** حدیث سے نکلتا ہے کہ اللہ کا لفظ اسم اعظم ہے **عن** القاسم قال انتم اللہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب فی سورتین البقرۃ و آل عمران و طٰہٰ قاسم نے کہا اللہ کا اسم اعظم کہ جب کوئی اس سے دعا کرے تو قبول ہو تین سورتوں میں ہے البقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ میں **ف** سورہ بقرہ میں ہے اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم اور سورہ آل عمران میں بھی ہے اور سورہ طٰہٰ میں ہے اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ بعضوں نے کہا اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یہی اسم اعظم ہے بعضوں نے کہا صرف الحی القیوم اور بعضوں نے کہا لا الٰہ الا ھو اور مجھے جو الہام ہوا وہ یہ ہے کہ اسم اعظم یہی ہے لا الٰہ الا ھو اور اس صورت میں اگلی حدیث اور یہ قول قاسم کا جو ابوامامہ سے مرفوعاً مروی ہے دونوں درست ہو جاتے ہیں **عن** القاسم عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قاسم نے ابوامامہ سے اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا **عن** عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقول اللھم انی اسالک بانک انت اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سال اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی و اذا دعی بہ اجاب بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا اللھم انی اسالک بانک انت اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد تو آپ نے فرمایا اس نے اللہ سے سوال کیا اسم اعظم کے وسیلے سے جب کوئی اسکے وسیلے سے سوال کرتا ہے تو اللہ دیتا ہے اور جب کوئی اسکے وسیلے سے دعا کرتا ہے تو اسکی دعا قبول کرتا ہے **عن** انس بن مالک قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقول اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک المنان بدیع السموٰت و الارض ذو الجلال و الاکرام فقال لقد سال اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی و اذا دعی بہ اجاب انس بن مالک سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک المنان (اور ایک روایت میں یوں ہے والحنان) المنان بدیع السموات والارض ذو الجلال والاکرام آپ نے فرمایا اس نے سوال کیا اللہ سے اسکا اسم اعظم کہ جب کوئی اسکے وسیلے سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جب اسکے وسیلے سے دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہے **عن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اسالک باسمک الطاھر الطیب المبارک الاحب الیک الذی اذا دعیت بہ اجبت و اذا سئلت بہ اعطیت و اذا استرحمت بہ رحمت و اذا استفرجت بہ فرجت قالت فقال ذات یوم یا عائشۃ ھل علمت ان اللہ قد دلنی علی الاسم الذی

إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَعَلِّمْنِيهِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَتَنَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِيهِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ يَا عَائِشَةُ إِنْ أُعْلِمَكِ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكِ أَنْ تَسْأَلِينِي بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا قَالَتْ فَمُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ اللهَ وَأَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي قَالَتْ فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتِ بِهَا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللھم انی اسالک باسمک الطاہر الطیب المبارک الاحب الیک اذا دعیت بہ اجبت واذا سالت بہ اعطیت واذا استرحمت بہ رحمت واذا استغفرت بہ غفرت اور ایک روز آپنے فرمایا اے عائشہ تم جانتے ہو بے شک اللہ تعالی نے مجھکو اپنا وہ نام بتلا دیا کہ جب وہ نام لیکر دعا کی جاوی تو اللہ تعالی قبول کریگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ وہ نام مجھ کو بتلا دیجیے آپنے فرمایا تیرے لائق نہیں اے عائشہ (یعنی اسم اعظم تجھ کو بتلانا مصلحت نہیں معلوم نہیں تو کیا دعا مانگی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ سنکر میں ہٹ گئی اور ایک ساعت خاموش بیٹھی پھر میں اوٹھی اور میں نے آپکا سر چوما اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ اسم مجھکو بتلا دیجیے آپنے فرمایا وہ تیرے لائق نہیں اے عائشہ یعنی اسکا بتلانا تجھکو مناسب نہیں اور تجھے مناسب نہیں دنیا کی کوئی چیز اس اسم کے وسیلے سے مانگنا حضرت عائشہ نے کہا یہ سنکر میں اوٹھی اور میں نے وضو کیا پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے میں نے دعا کی اللھم انی ادعوک اللہ وادعوک الرحمان وادعوک البر الرحیم وادعوک باسمائک الحسنی کلھا ما علمت منھا وما لم اعلم ان تغفر لی وترحمنی یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا اسم اعظم انہی ناموں میں ہے جن سے تو نے دعا مانگی ف مگر معاف حضرت عائشہ کو نہ بتلایا کہ وہ کون سا نام ہے اس دعا میں حضرت عائشہ نے اللہ کا نام لیا اور رحمن اور رحیم اور بر پھر یہ کہا کہ میں تجھ سے دعا کرتی ہوں تیرے سارے اچھے ناموں کی طفیل سے جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو نہیں معلوم پس ان اسماء میں ضرور اسم اعظم بھی آگیا اور آپکا یہ فرمانا صحیح ہوا کہ اسم اعظم انہی ان ناموں میں ہے جن سے تو نے دعا کی مگر یہ صاف معلوم نہیں ہوا کہ وہ کونسا نام ہے میں نے اسم اعظم کے متعلق تمام حدیثوں کو جمع کر کے ایک دعا بنائی ہے اور یقین ہے کہ اسم اعظم اسمیں ضرور موجود ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جب کوئی سخت مشکل میں آوے تو وضو کرے اور دو رکعت نفل پڑھے پھر تین بار درود شریف پڑھے بعد اسکے باطہارت رو بقبلہ تین بار یہ دعا کرے پھر اس دعا کو وسیلہ سے اپنا مطلب اللہ تعالے سے مانگے پھر تین بار درود شریف پڑھے امید ہے کہ اسکی دعا ضرور قبول ہوگی ان شاء اللہ مگر احتیاط رکھے کہ بغیر ضرورت شدید کے ایسا نہ کرے اور گناہ

کے کام اور حقیر کام ہون کے لیے اور کسی مسلمان کو ضرر پہونچانے کے لیے یہ دعا مکرے اور نہ انتظام عالم مین دخل دیوے مثلاً سلطنت یا ملک یا بادشاہ کے بدلنے کے لیے یا تباہ ہونے کے لیے ورنہ نفع کے بدل نقصان لاحق ہونیکا اندیشہ ہو وہ دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہو الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم وآلہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم قل اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اللہم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اللہم انی اسالک بانی اشہد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اللہم انی اسالک باسمک الطاہر الطیب المبارک الاحب الیک الذی اذا دعیت بہ اجبت واذا سالت بہ اعطیت واذا استرحمت بہ رحمت واذا استفرجت بہ فرجت اللہم انی ادعوک اللہ وادعوک الرحمن وادعوک البر الرحیم وادعوک باسمائک الحسنی کلہا ما علمت منہا وما لم اعلم یا رب یا رب اللہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح

باب اسمائے اللہ عزوجل اسم جلالہ کے ناموں کا بیان

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا من احصاہا دخل الجنۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے ایک کم سو نام ہین جو کوئی انکو یاد کریوے وہ جنت مین جاویگا ف سبحان اللہ ہماری مالک کے کیسے کیسے پیارے نام ہین اسکے ہر ایک نام پر تصدق ہونیکو دل چاہتا ہے اور یہ نام صرف عربی زبان مین نہین بلکہ ہر ایک لغت اور ہر ایک زبان مین اسکے صدہا نام ہین اور سبمے ایک ہی ہے سبحان اللہ الممدوح بکل لسان اب تمام دنیا مین تقریبًا بارہ سو زبانین بولی جاتی ہین اور ہر ایک زبان مین اوسط سو سو نام رکھو تو کل نام اسکے ایک لاکھ بیس ہزار ہوتے ہین اور یہ صرف اس چھوٹے سے گولے پر یعنے زمین پر اور زمین سے سیکڑون ہزارون درجہ بڑی اسکے سیکڑون ہزارون لاکھون اور عالم موجود ہین اور انمین ہزارون لاکھون طرح کی مخلوقات اور لاکھون زمینین اور لاکھون کروڑون نام ہمارے پروردگار عزوجل کے ہوے اور ہر ایک نام سے مراد اور مقصود وہی ایک ذات ہے جس نے سب کو پیدا کیا اور وہ ازلی اور ابدی ہے ہمیں تغیر اور تبدل اور فنا نہین اور اسکے سوا سب فانی اور بے

مجموعہ اسمائے مظہر برکت واجابت دعا

اعتبار ہیں دعا یعلم جنود ربک الا ہو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین
اسما مائۃ الا واحدا انہ وتر یحب الوتر من حفظہا دخل الجنۃ اللہ الواحد الصمد الاول الاخر الظاہر
الباطن الخالق البارئ المصور الملک الحق السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر الرحمن الرحیم
اللطیف الخبیر السمیع البصیر العلیم العظیم البار المتعال الجلیل الجمیل الحی القیوم القادر القاہر
العلی الحکیم القریب المجیب الغنی الوہاب الودود الشکور الماجد الواحد الوالی الراشد
العفو الغفور الحلیم الکریم التواب الرب المجید الولی الشہید المبین البرہان الرؤف الرحیم
المبدی المعید الباعث الوارث القوی الشدید الضار النافع الباقی الواقی الحافظ السرائع القابض
الباسط المعز المذل المقسط الرزاق ذو القوۃ المتین الفاشم الدائم الحافظ الوکیل الفاطر المتلع
المعطی المحیی الممیت المانع الجامع الہادی الکافی الابد العالم الصادق النور المنیر التام القدیم
الوتر الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد قال زہیر فبلغنا من
غیر واحد من اہل العلم ان اولہا یفتح بقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
بیدہ الخیر وہو علی کل شئ قدیر لا الہ الا اللہ لہ الاسماء الحسنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے یعنے ایک کم سو نام ہیں اور وہ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد
کو جو کوئی انکو یاد کر لیوے وہ جنت میں جاویگا اللہ اسم ذات سب ناموں سے اشرف اور اعلی الواحد اکیلا الصمد بے
نیاز الاول پہلا الاخر پچھلا الظاہر کھلا ہوا یا سب کے اوپر الباطن چھپا ہوا الخالق پیدا کرنے والا البارئ پیدا
کرنیوالا المصور صورت بنانیوالا الملک بادشاہ الحق سچا السلام ہر ایک عیب سے سلامت المؤمن یقین والا المہیمن
غالب العزیز عزت والا الجبار بڑے شان والا زبردست والا المتکبر بڑائی کرنے والا الرحمن بہت رحم کرنے والا
الرحیم مہربان اللطیف شفقت کرنیوالا اپنے بندوں پر الخبیر خبردار السمیع سننے والا البصیر دیکھنے والا العلیم
جاننے والا العظیم بزرگی والا البار نیکوکار المتعال برتر الجلیل بزرگ الجمیل خوبصورت الحی زندہ القیوم قائم رکھنے
والا آسمان اور زمین اور سب مخلوقات کا القادر قدرت والا القاہر قہر اور غصے والا العلی اونچا الحکیم حکمت والا
القریب نزدیک المجیب قبول کرنیوالا الغنی تونگر بے پرواہ الوہاب دینے والا الودود چاہنے والا الشکور قدر کرنے
والا الماجد بزرگی والا الواجد پانے والا الوالی حکومت والا المحسن رکھنے والا مالک مختار الراشد رشد والا
العفو معاف کرنیوالا الغفور بخشنے والا الحلیم بردبار الکریم کرم والا التواب توبہ قبول کرنیوالا الرب پالنے والا

المجید بزرگی والا الاول اختیار رکھنیوالا سردار الشہید گواہ حاضر المبین ظاہر کرنیوالا البرہان دلیل الرؤف الرحیم مہربان شفقت والا المبدئ شروع پیدا کرنیوالا المعید دوبارہ پیدا کرنے والا المبائث بھیجنے والا اپنے بندون کو انتظام کے لیے الوارث ترکہ لینے والا القوی زور آور الشدید سخت الضار نقصان پہونچانیوالا النافع فائدہ دینے والا الباقی قائم الواقی بچانیوالا الخافض پست کرنیوالا الرافع اونچا کرنے والا مڑہانیوالا القابض روکنیوالا الباسط چھوڑدینیوالا المعز عزت دینیوالا المذل ذلت دینیوالا المقسط انصاف کرنیوالا الرزاق روزی دینے والا ذو القوۃ زور والا المتین مضبوط القائم ہمیشہ رہنے والا الدائم برقرار الوفی وفا بجانے والا الوکیل نگاہ رکھنیوالا الفاطر پیدا کرنیوالا السامع سننے والا المعطی دینے والا المحیی زندہ کرنے والا الممیت مارنیوالا النافع روکنے والا الجامع جمع کرنے والا الہادی راہ بتلانیوالا الکافی کفایت کرنیوالا الابد ہمیشہ برقرار العالم جاننے والا الصادق سچا النور روشن اور ظاہر المنیر روشن کرنیوالا التام پورا القدیم ہمیشہ سے تہا الوتر طاق الاحد اکیلا الصمد بے نیاز الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد نہ جنا کسیکو اس نے کسی کو نہ وہ جنا گیا ہو اور نہ اسکے جوڑ کا کوئی اور ہے زہیر بن محمد نے کہا (جو راوی ہی اس حدیث کا) ہمکو کسی عالموں سے پہونچا کہ جب ان ناموں کو پڑہے تو پہلے یون کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وہو علی کل شئ قدیر لا الہ الا اللہ لہ الاسماء الحسنی ف ان ناموں مین کئی ایک نام مکرر ہین جیسے صمد رحیم وغیرہ اور مقصود یہان حصر نہین ہے کیونکہ پروردگار تعالی شانہ کے اور دوسرے نام بہی وارد ہین جیسے منعی حنان منان سبوح قدوس ذو الجلال والاکرام غفار قہار بدیع رشید صبور ستار وغیرہ اور بہت نام انمین سے دوسرے احادیث مین اور بہت سے آیات قرآنی مین وارد ہین اور علماء نے کہا ہی کہ اللہ جل جلالہ کے اسماء اور صفات توقیفی ہین یعنے جو شرع مین وارد ہین انہی الفاظ کو اطلاق کرنا چاہیے اور جو شرع مین وارد نہین ہین انکا مضمون اگرچہ درست بہی ہو جب بہی انکا اطلاق بہتر نہین جیسے واجب الوجود عقل العقول علۃ العلل وغیرہ اور اگر ان ناموں مین کوئی عیب یا ذلت یا حدوث یا تغیر نکلے تو ان کا اطلاق بالاتفاق جائز ہی نہین خالق الکلاب یا خالق الخنازیر وغیرہ اگرچہ مضمون انکا صحیح ہی اور اللہ تعالی ہی خالق ہے کتے اور سوءر کا بہی مگر ادب ضرور ہی جناب احدیت کا اور بے ادب فضل رب سے محروم ہے **باب** دعوۃ الوالد ودعوۃ المظلوم ماں باپ کی دعا اولاد کے لیے اور مظلوم کی دعا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات یستجاب لہن لا شک فیہن دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد لولدہ ابو ہریرہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائین ضرور قبول ہوتی ہین ان مین شک نہین ایک تو

مظلوم کی دعا اور مسافر کی تیرے ان باپ کی اپنی اولاد کے لیے **عن** اُمِّ حَکِیْمٍ بِنْتِ دُبَاعٍ الْحُزَاعِیَّۃِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ دُعَاءُ الْوَالِدِ یُفْضِیْ اِلَی الْحِجَابِ ام حکیم سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ماں باپ کی دعا اللہ جل جلالہ کے خاص حجاب تک پہونچ جاتی ہے (یعنے ضرور قبول ہوتی ہے) **باب** کَرَاھِیَۃِ الْاِعْتِدَاءِ فِی الدُّعَاءِ دعا میں تکلف کرنا منع ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنًا لَہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْقَصْرَ الْاَبْیَضَ عَنْ یَمِیْنِ الْجَنَّۃِ اِذَا دَخَلْتُھَا فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَتَعَوَّذْ بِہٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَکُوْنُ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ عبداللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو سنا وہ کہہ رہا تھا یا اللہ میں تجھ سے سفید محل مانگتا ہوں جنت کی داہنے طرف جب میں اس میں داخل ہوں تو کہا اے چھوٹے بیٹے میرے اللہ سے جنت مانگ اور پناہ مانگ اسکی دوزخ سے بس یہی کافی ہے) کیونکہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو حد سے بڑھا دینگے دعا کو **ف** اور طہارت کو دونوں میں مبالغہ اور اسراف کرنا سنت کے خلاف ہے یہاں سے کراہت نکلی اور بتکلف اور مسجع اور مقفا دعاؤں کی جو متاخرین نے ایجاد کیں ہیں اور جاہل انکے الفاظ پر فریفتہ ہوجاتے ہیں عمدہ دعائیں وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور آپ پسند کرتے تھے مختصر اور جامع دعا کو **باب** رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الدُّعَاءِ دعا میں ہاتھ اوٹھانا **عن** سَلْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اَنْ یَرْفَعَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَیَرُدَّھُمَا صِفْرًا اَوْ قَالَ خَائِبَتَیْنِ سلمان سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مالک شرم اور کرم والا ہے اور وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے کہ وہ ہاتھ اٹھاوے اسکی طرف اور وہ انکو خالی پھیر دے (یعنے دعا قبول نہ کرے معلوم ہوا ہر دعا کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اسکا بدل ملیگا) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتَ اللّٰہَ فَادْعُ بِبُطُوْنِ کَفَّیْکَ وَلَا تَدْعُ بِظُھُوْرِھِمَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِھِمَا وَجْھَکَ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اللہ سے دعا کرے تو اپنے ہتھیلیاں اوپر رکھ اور ہاتھوں کی پیٹھ اوپر مت رکھ (مگر استسقا میں پیٹھ اوپر رکھنا چاہیے جیسے مسلم کی روایت میں ہے) پھر جب تو دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر **باب** مَا یَدْعُوْ بِہِ الرَّجُلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی صبح و شام آدمی کیا دعا کرے **عن** اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَ لَہٗ عَدْلَ رَقَبَۃٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَحُطَّ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَ فِیْ حِرْزٍ مِنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِذَا اَمْسٰی

فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يَرْوِيْ عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ ابوعیاش زرقی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کیوقت کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر تو اتنا ثواب
ہوگا جیسے ایک بردہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں آزاد کیا اور دس گناہ اسکے معاف ہوجاوینگے اور دس درجہ اسکے
بلند ہوجاوینگے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہیگا پھر جب شام ہو اور یہی کہے (یعنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخیر
تک تو صبح تک ایسا ہی ہوگا راوی نے کہا ایک شخص نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا
رسول اللہ ابوعیاش آپ سے ایسی حدیث روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا سچ کہا ابوعیاش نے **ف** تو اس حدیث کی اور
زیادہ تصدیق ہوگئی اس خواب سے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے مجھکو خواب میں دیکھا تو بیشک مجھی کو دیکھا اس
لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اَصْبَحَكُمْ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُمْ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ
بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو یوں کہو اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت یعنی یا اللہ ہمنے
صبح کی تیرے ہی نام پر یا تیرے ہی مدد سے اور نعمت سے اور تیری ہی نام پر شام کی اور تیرے ہی نام سے جیتے ہیں اور تیرے
ہی نام پر مرینگے پھر جب شام ہو تو کہو اللھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک المصیر **عَنْ** عُثْمَانَ
ابْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ
كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهٗ
شَيْءٌ قَالَ وَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ مِنَ الْفَالِجِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ
اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ حضرت عثمان رضی سے روایت
ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بندہ صبح اور شام یہ کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ
شی فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم تین بار تو اسکو کوئی نقصان نہ ہوگا (یعنے کوئی بیماری اور آفت نہ آویگی
راوی نے کہا ابان کو جو اس حدیث کا راوی ہے فالج کی بیماری ہوگئی تھی ایک شخص انکیطرف دیکھنے لگا (اس حدیث
کو بیان کرتے وقت تعجب ہے کہ اگر حدیث صحیح ہوتی تو تم کو فالج کی بیماری کاہیکو آتی) ابان نے کہا تو میری طرف کیا
دیکھتا ہے میں نے جو حدیث بیان کی وہ صحیح ہے لیکن جسدن فالج مجھپر گرا اسدن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی

رہوں گئے ہونگی تاکہ اللہ تعالی کی جو تقدیر ہے وہ جاری ہو یعنے مقدرمین تو میرے اوپر فالج گرنا تھا پس حقتعالی نے اس روز یہ دعا مجھ کو بھلادی اور فالج گر گیا اس صورت مین حدیث کی صحت مین کوئی شک نہین رہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضای مبرم یعنے قطعی نہین رک سکتی اور جو کچھ تقدیر مین ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر اس دعا کے پڑھنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ بندیکو یہ علم کہان ہے کہ قضا مبرم ہے یا معلق اور احتمال ہے کہ قضای معلق ہو اس دعا کے پڑھنے پر یعنے اگر یہ دعا پڑھ لیگا تو اس صدمہ سے محفوظ رہیگا اور جب دعا پڑھ لی تو یہ سمجھنا چاہیے کہ تقدیر مین اس آفت کا ٹل جانا تھا اس دعا کی برکت سے اگر نہ پڑھے اور آفت آئی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مین ہماری یہ آفت آنا ضرور لکھی تھی اب ہم دعا کیسے پڑھ سکتے تھے کیونکہ تقدیر سے خذ محال ہے **مترجم** کہتا ہی اس دعا کا تجربہ مجھ کو مدت دراز سے ہے اور مین صبح و شام اس دعا کو ضرور پڑھتا ہون مگر جب کبھی دن بھولجاتا ہون تو اسی دن کوئی آفت آتی ہے **عن** ابی سلام خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم او انسان او عبد یقول حین یمسی وحین یصبح رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیامۃ ابوسلام سے روایت ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور انہون نے روایت کی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو کوئی مسلمان یا جو آدمی یا جو بندہ (یہ راوی کی شک ہے کہ کون سا کلمہ ارشاد فرمایا) شام اور صبح کو یہ کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا تو اللہ ضرور اسکو راضی کرے گا قیامت کے دن **عن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الدعوات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک ان اغتال من تحتی قال وکیع یعنی الخسف ابن عمر سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دعاؤن کو نہین چھوڑتے تھے صبح اور شام اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک ان اغتال من تحتی - وکیع نے کہا اغتال من تحتی یہ ہے کہ دھنس جاوے **عن** عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ فَمَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی برید سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی یہ دعا پڑھے دن اور رات کو پھر اسدن یا اس رات کو مر جاوے تو وہ جنت مین جاویگا ان شاء اللہ تعالی اللھم انت ربی الخ تک (اسکو سید الاستغفار کہتے ہین) یعنے یا اللہ تو میرا پالنے والا ہے کوئی خدا نہین سوا تیرے تو نے مجھ کو پیدا کیا مین تیرا بندہ ہون اور تیرے عہد پر قائم ہون (یعنے توحید پر جو بروز الست تو نے لیا تھا) اور تیرے وعدے پر جہانتک مجھ سے ہوسکتا ہے (یہ قید اسواسطے لگائی کہ پورا پورا عہد اور وعدے پر قیام ہر بشر سے نہین ہوسکتا گناہ سرزد ہوتے ہین عبادات مین غفلت ہوتی ہے) مین پناہ مانگتا ہون تیرے اپنے برے کامون سے جو مین نے کیے اور اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا تو بخشدے گناہ میرا اسلیے کہ کوئی گناہ نہین بخشتا سوا تیرے ف سبحان اللہ کتنا آسان طریقہ جنت مین جانیکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلادیا ہر مسلمان کو چاہیے کہ صبح ایک بار اور رات کو ایک بار سید الاستغفار پڑھ لیا کرے اسیطرح ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی دوسری روایت مین ہے کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو جنت مین جانیکے لیے اسکو کوئی چیز نہ روکے گی سوا موت کے (یعنے موت کی دیر ہے مرا اور جنت مین گیا ان حدیثون سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مومنین کی ارواح جنت مین رہتی ہین اور یہی صحیح اور راجح مذہب ہے جسپر اوپر گذر چکا **باب** مَا يُدْعٰى بِهٖ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ جب آدمی سونے کے لیے بچھونے پر جاوے تو کیا دعا پڑھے ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو یہ فرماتے اللھم رب السموات الخ تک یعنی یا اللہ مالک آسمانون کے اور زمینون کے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانیکے لیے) اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن عظیم کے مین پناہ مانگتا ہون تیری ہر جانور کی برائی سے جسکی پیشانی تیرے ہاتھ مین ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہین اور تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی نہین اور تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہین اور تو باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن کوئی نہین میرا قرض ادا کرادے اور مفلسی سے مجھ کو غنی کردے ف ظاہری معنے یہی ہین کہ مفلسی دور کرکے مجھکو مالدار کردے لیکن ایک اور معنی باریک ہے جسکی طرف ہم اوپر اشارہ کرچکے ہین کہ فقر سے مجھکو غنا عنایت فرما **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال اذا اراد احدکم ان یضطجع علی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ ثم لینفض بہا فراشہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل رب بک وضعت جنبی وبک ارفعہ فان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے تہبند کا کنارہ کھولے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اس سے یہ غرض ہے کہ کوئی کیڑا یا کانٹا وغیرہ بچھونے پر ہو تو وہ دفع ہو جاوے اسلیے کہ وہ نہیں جانتا اسکے بعد بچھونے پر کون بیٹھا ہے (شاید سانپ یا بچھو یا اور کیڑا وہاں بیٹھا ہو اور اون لوگون کے پاس اکثر چراغ بھی نہیں تھے پس بچھونے کا سوتیوقت جھاڑنا ضرور تھا) پھر اپنے داہنے کروٹ پر لیٹے بعد اسکے کہے اے مالک میں تیرے نام پر اپنی کروٹ رکھتا ہون اور تیرے ہی نام پر اٹھاؤن گا پھر اگر تو میری جان کو روکے (یعنے اب میں نہ جاگون اور میری جان پھر بدن میں نہ آوے) تو تو اسپر رحم کر اور اگر تو چھوڑ دے (اور میں جاگون) تو اسکی حفاظت کر جیسے تو اپنے نیک بندون کی حفاظت کرتا ہے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ سوتے میں آدمی کی جان نکل جاتی ہے اور سیر کرتی ہے عالم ناسوت اور ملکوت کی اور اسیوجہ سے عمدہ خواب نظر آتی ہے اور بزرگون سے ملاقاتیں ہوتی ہیں اور فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں اور مراد جان سے یہاں نفس ناطقہ مجردہ انسانیہ ہے جو بدن سے تکلیف کا نہ روح حیوانی جو مرکوب بعنے سواری ہے اس نفس کی یعنے روح انسانی کی کیونکہ اگر روح حیوانی بھی نکل جاوے تو آدمی مرجاوے حالانکہ سونیوالے میں اور مردے میں بڑا فرق ہے لیکن خواب کو بھی موت کی بہن کہتے ہیں اسوجہ سے کہ روح انسانی دونو میں خارج ہو جاتی ہے اب یہ ضرور نہیں ہے کہ ہر ایک خواب سچا ہو اور روح کی ملاقات اور مشاہدہ سے ہو بلکہ بہت سے خواب دماغی خیالات اور معدے کے بخارات سے پیدا ہوتے ہیں اور خواب کا بیان آگے آویگا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ نفث فی یدیہ وقرء بالمعوذتین ومسح بہما جسدہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنے دونو ہاتھون میں معوذتین پڑھکر پھونکتے اور انکو اپنے سارے بدن پر پھیرتے ف ترمذی کی روایت میں قل ہو اللہ احد بھی ہے **عن** البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل اذا اخذت مضجعک او اویت الی فراشک فقل اللہم اسلمت وجہی الیک والجات ظہری الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خیرا براء بن عازب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جب تو سونے لگے اور اپنے بچھونے

پڑھا دی تو کہہ اللھم اسلمت وجھی الیک (اور بعض روایتون مین اسلمت نفسی الیک ہی) والجارت ظہری الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت پھر اگر تو اس رات کو مرجاویگا تو سچے دین پر مریگا فطرت پر اور اگر صبح کریگا تو بھلائی کے ساتھ صبح کریگا عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ وضع یدہ یعنی الیمنی تحت خدہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بچھونے پر جاتے تو اپنا داہنا ہاتھہ اپنی گال کے تلے رکھتے پھر فرماتے اللھم قنی عذابک یوم تبعث (یا یوم تجمع) عبادک یعنے یا اللہ بچا تو مجھکو اپنے عذاب سے جس دن تو اوٹھاوی یا جمع کرے اپنے بندون کو **باب** ما یدعو بہ اذا انتبہ من اللیل جب رات کو آنکھہ کھلجاوے تو کیا دعا پڑھے عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال حین یستیقظ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ثم دعا رب اغفر لی غفر لہ قال الولید او قال دعا استجیب لہ فان قام فتوضا ثم صلی قبلت صلوتہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رات کو چونکے اور جاگتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر دعا کرے رب اغفر لی اے رب بخشدے مجھکو تو وہ بخشدیا جاویگا ولید کی روایت مین ہے پھر دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوگئے پھر اگر اوٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑہی تو اسکی نماز قبول ہوجاویگی ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ رات کو جب نیند سے ہوشیار ہو تو کلمہ پڑہکر دعا کرے اور استغفار پڑہے جہانتک ہوسکے اسیطرح تسبیح یا تہلیل تو قیام لیل کا ثواب اسکو ملجاویگا لیکن افضل یہ ہی کہ بچھونے سے اوٹھے اور وضو کرکے مسجد پڑہے اگر کسی سے تہجد ادا نہ ہوسکے تو کم سے کم ضرور ہے کہ بچھونے پر ہی رہکر یہ کلمہ جتنی بار ہوسکے پڑہے اور استغفار پڑہی اور دعا کرے اور قیام لیل اسقدر سے بھی ادا ہوجائیگا اور جان لینا چاہیے کہ اگلے صالحین نے قیام لیل کبھی ترک نہین کیا ہے اور وہ ضرور ہے اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو یعنے ایک بار یہ کلمہ پڑہکر دعا کرلے جیسا احادیث مین ہی عن ربیعۃ بن کعب الاسلمی اخبرہ انہ کان یبیت عند باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اللیل سبحان اللہ رب العلمین الھوی ثم یقول سبحان اللہ وبحمدہ ربیعہ بن کعب اسلمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے کے پاس رات کو رہتے اور آپ کی آواز رات کو سنتے آپ فرماتے سبحان اللہ رب العالمین بڑی دیر تک پھر

فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ عن حذیفۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتبہ من اللیل قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ف صبحکر بھی جب بستر سے اٹھے تو یہی دعا پڑھے یعنی شکر خدا کا جس نے ہمکو جلایا مارنے کے بعد اور اسیکی طرف جی اوٹھکر جانا ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد بات علی طھور ثم تعار من اللیل فسال اللہ من امر الدنیا او من امر الاخرۃ الا اعطاہ معاذ بن جبل سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بندہ رات کو باوضو سوے پھر رات کو چونکے اور اللہ جل جلالہ سے دنیا یا آخرت کی کوئی بات مانگے تو اللہ پاک اسکو دیگا **باب** الدعا عند الکرب سختی اور تکلیف کے وقت کی دعا عن اسماء بنت عمیس قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن عند الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا اسماء بنت عمیس سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چند کلمے سکھلائے جنکو میں سختی کے وقت کہتی ہوں اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا یعنے اللہ اللہ میرا رب ہے میں اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی عن ابن عباس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب الارض ورب العرش الکریم۔ وکیع کی ایک روایت میں ہر فقرے کے شروع میں لا الہ الا اللہ ہے ف یعنے یوں لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب السموات السبع ورب الارض ورب العرش الکریم غرض یہ دعا سختی اور کرب کے وقت مفید اور مجرب ہے جیسے کوئی درد لاحق ہو یا آگ لگ جاوے یا پانی میں ڈوبنے لگے یا اور کوئی بلا میں پھنس جاوے **باب** ما یدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ گھر سے نکلتے وقت کیا دعا پڑھے عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من منزلہ قال اللھم انی اعوذ بک ان اضل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی ام سلمہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے (کہیں جانے کو) تو فرماتے اللھم انی اعوذ بک من ان اضل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی یعنے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ راہ بہک جاؤں یا پھسل جاؤں یا کسیپر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا جہالت کروں یا کوئی مجھ سے جہالت کرے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے بسم اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَیْتِهٖ اَوْ مِنْ بَابِ دَارِهٖ كَانَ مَعَهٗ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهٖ فَاِذَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَا هُدِیْتَ وَاِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَا وُقِیْتَ وَاِذَا قَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ قَالَا كُفِیْتَ قَالَ فَیَلْقَاهُ قَرِیْنَاهُ فَیَقُوْلَانِ مَاذَا تُرِیْدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِیَ وَكُفِیَ وَوُقِیَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے برآمد ہووے یا کوٹھڑی کے دروازے سے تو دو فرشتے اسکے ساتھ معین ہوتے ہیں اگر وہ بسم اللہ کہتا ہے تو دونو فرشتے کہتے ہیں تو نے راہ پائی اور جب وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو کہتے ہیں تو ہر ایک آفت سے بچا پھر جب وہ کہتا ہے توکلت علی اللہ تو کہتے ہیں اب تجھ کسی کی مدد کی حاجت نہیں رہی پھر اس سے اسکے دو نو شیطان ملتے ہیں تو یہ فرشتے ان سے کہتے ہیں تم اس شخص سے کیا کرنا چاہتے ہو جسکو راہ ملی اور دوسرے کی مدد سے بے پرواہ ہوا اور ہر ایک آفت سے محفوظ ہوا **ف** حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک بندے کے ساتھ دو دو فرشتے اور دو دو شیطان معین ہیں اور مسلم نے ابن مسعود سے نکالا کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ساتھی ہے ملائکہ میں سے اور ایک جن میں سے اور احتمال ہے کہ بعضوں کے ساتھ ایک ایک ساتھی ہوں بعضوں کے ساتھ دو دو یا ایک مثل اوسکے ہو اور دوسرا مثل نوکر چاکر کے (انجاح) **باب** مَا یَدْعُوْ بِهٖ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ گھر میں جا تو وقت کیا دعا پڑھے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ وَلَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِیْتَ فَاِذَا لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب آدمی اپنے گھر میں گھسے اور گھستے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہے تو شیطان کہتا ہے نہ تمکو سونے کی جگہ ملی نہ کھانا ملا اور جب گھستے وقت بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کہتا ہے (دوسرے شیطانوں سے) تم نے سونے کی جگہ تو پالی پھر اگر اس نے کھاتے وقت بھی بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے تم نے کھانا اور سونے کی جگہ دونو کو پایا **باب** مَا یَدْعُوْ بِهِ الرَّجُلُ اِذَا سَافَرَ سفر کرتے وقت کیا دعا پڑھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِیْمِ یَتَعَوَّذُ اِذَا سَافَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ زَادَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ فَاِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَهَا عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عبدالرحیم کی روایت میں ہے آپ تعوذ کرتے تھے سفر کو وقت اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ

من تجھ سے پناہ مانگتا ہون سفر کی تکلیف سے اور لوٹنے کے رنج سے اور ترقی کے بعد تنزل سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور برا حال دیکھنے سے گھر والون کا یا مال کا ابو معاویہ کی روایت مین ہے سفر سے لوٹتے وقت بھی ایسا ہی فرماتے **باب** مَا يَدْعُوْ بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ بادل اور برسات کے وقت کی دعا **عَنْ** عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ فِي صَلٰوتِهِ حَتّٰى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً وَإِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى ذٰلِكَ حضرت عائشہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر کو آتا دیکھتے آسمان کی کسی کنارے سے تو جو کام کرتے ہوتے اسکو چھوڑ دیتے یہانتک کہ اگر نماز مین بھی ہوتے تو ابر کیطرف متوجہ کرتے اور فرماتے اللھم انا نعوذ بک من شر ما ارسل بہ پھر اگر اس ابر سے پانی برستا تو فرماتے اللھم صیبا نافعا یعنے جاری اور فائدہ دینے والا پانی عنایت فرما دو بار فرماتے یا تین بار اور اگر ابر کھلجاتا اور پانی نہ برستا تو آپ اللہ کا شکر کرتے **ف** اگلی استونبر ابر مین اسکا عذاب آیا تھا تو آپ جب ابر دیکھتے تو اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيْئًا حضرت عائشہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے اللھم اجعلہ صیبا ھنیئا (یعنے کردی اسکو جاری اور مبارک) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مُخِيْلَةً تَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ فَذَكَرَتْ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكِ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُوْدٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ الْآيَةَ حضرت عائشہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور آپ اندر جاتے اور باہر آتے اور سامنے آتے اور پیٹھ موڑ کر جاتے (تردد اور پریشانی سے) جب اس مین سے پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہوجاتی ایک بار حضرت عائشہ نے آپکا یہ حال دیکھکر اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہین ہود علیہ السلام کی قوم نے ابر کو آتا دیکھا اپنی وادیون کیطرف اور کہنے لگے یہ ابر ہمپر پانی برسا دیگا اس مین پانی نہین ہے بلکہ وہ ہے جس کے لیے تم جلدی کرتے تھے آندھی ہے دکھکا عذاب ہے اس مین اخیر آیت تک **باب** مَا يَدْعُوْ بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلٰى أَهْلِ الْبَلَاءِ کسی آفت یا مصیبت والیکو دیکھے تو کیا دعا پڑھے (مثلاً جذامی کو یا بیمار کو یا اندھے کو) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَجَّهُ صَاحِبُ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ

خَلْقٍ تَفْضِيلًا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ناگاہ کسی بلا مبتلا کو دیکھے پھر کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر من خلق تفضیلا تو وہ اس بلا سے محفوظ رہیگا کوئی بلا رہو **ف** یعنے کسی قسم کی بلا ہو لیکن اگر یہ بلا دینی ہو جیسے کسی کو فسق اور فجور مین دیکھے تو پکار کر یہ دعا پڑھے تاکہ اس شخص کو نصیحت ہو اور اگر دنیوی بلا ہو جیسے جذام وغیرہ تو آہستہ سے دعا پڑھے کہ وہ شخص نہ سنے اور اسکے دل کو رنج نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابواب تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا خواب کی تعبیر کے باب **باب** الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ نیک خواب خود دیکھے یا دوسرا کوئی اُسکے لیے دیکھے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نیک شخص کا جزء ہے نبوت کی چھیالیس جزون کا **ف** معلوم ہوا کہ نبوت کے چھیالیس حصے ہین اور ان مین سے ایک حصہ خواب نیک بھی ہے اگرچہ اب نبوت باقی نہین رہی مگر یہ حصہ اسکا قیامت تک باقی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ہونے سے پہلے سچی خواب دکھائی دیتی تھی جو خواب آپ دیکھتے بیداری مین ویسا ہی نمودار ہوتا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ابوسعید خدری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان نیک بخت آدمی کا خواب ستر حصون مین سے ایک حصہ ہے **فائدہ** یہ اگلی روایت کے خلاف نہین ہے کیونکہ ایک شے کے جتنے حصے چاہو کرو اور ممکن ہے کہ لوگون مین فرق ہو بعضون کا خواب (۴۶) مین کا ایک حصہ ہو بعضون کا ستر مین کا ایک حصہ ہو اور ممکن ہے کہ سہو ہو راوی کا **عَنْ** أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ ام کرز سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نبوت جاتی رہی اپنے میرے بعد اب کوئی نبی نہ آوے گا لیکن خوشخبری دینے والی باتین باقی ہین (من جملہ انکے ایک نیک خواب بھی ہے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب ایک حصہ ہے نبوت کے ستر حصون مین سے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ

هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس آیت کا مطلب لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ یعنے انکو خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں آپ نے فرمایا خوشخبری سے اچھا خواب ہے جو خود مسلمان دیکھے یا اُسکے لیے دوسرا کوئی دیکھے ف مثلاً جناب مولوی عبداللہ صاحب غزنوی علیہ الرحمۃ نے علامہ ابوالطیب نور اللہ مرقدہ کی زندگی میں ان کے لیے خواب دیکھا کہ وہ ایک گھوڑی پر سوار ہیں اور تاج زریں انکے سر پر ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان دونوں کو مراتب عالیہ کو دے اور ہمکو ان سے ملا دے برزخ میں آمین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فِي مَرَضِهِ وَالصُّفُوفُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں (حجرے کا) پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر صدیق کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے (نماز کے لیے) آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے والی باتوں میں سے کوئی بات نہیں رہی (کیونکہ نبوت ہی ختم ہوگئی) مگر اچھا خواب باقی ہے جو خود مسلمان دیکھے یا دوسرا کوئی اسکے لیے دیکھے **باب** رُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنے اسکی مثل ہے) اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ف پس جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکے حلیہ اور صورت پر دیکھے جیسا کتابوں میں مرقوم ہے تو اسکا خواب سچ ہے اور اُس نے بیشک آپکو دیکھا کیونکہ شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی شکل بنکر خواب میں دیکھنا ہر بات میں بیداری میں دیکھنے کے برابر نہیں ہے مثلاً خواب میں آپکو دیکھنے سے آدمی صحابی نہیں ہو سکتا اسیطرح علماء نے کہا ہے کہ اگر خواب میں آپ کو شرع کے خلاف کسیبات کا حکم کرتے دیکھے تو یہ خواب حجت نہ ہوگا اور شرع کی پیروی ضرور ہے جیسے منقول ہے کہ ایک شخص نے خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شراب پینے کا حکم کرتے ہیں وہ بیدار ہو کر حیران ہوا ایک عالم نے اسکو بتلایا یہ تیرا سہو ہے آپ نے شراب پینے سے منع فرمایا اسیطرح علماء نے کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کسی شکل پر دیکھے مثلاً جگے بے ریش آدمی کے شکل پر تو گویا آپ کو نہیں دیکھا اور یہ خواب صحیح ہوگا اور سید جمال الدین محدث نے کہا کہ آپکو خواہ کسیصورت پر دیکھے وہ آپ ہی کا دیکھنا ہوگا کیونکہ صورت مثال ہے آپکے روح مقدسہ کی اور شیطان کو یہ جرات نہیں ہے کہ کوئی صورت بنکر دعوی کرے کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اور بہرحال اسپر اتفاق ہے کہ اگر خواب میں آپ کوئی حکم شرع ظاہری کے خلاف دیں تو اُسپر عمل کرنا جائز نہیں اور یہ کہیں گے کہ خواب دیکھنے

والا کودہوگا اور جب بیداری مین شیطان آدمی کو اسقدر دہوکے دیتا ہے تو خواب مین اسکی مداخلت بطریق اولی ہوسکتی ہے
..... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ
رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب
مین دیکھا اس نے بیشک مجھ کو دیکھا اسلیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اس نے بیشک مجھ کو دیکھا اسلیے کہ شیطان کو
میری صورت بنانا سزاوار نہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ
رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَكَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ
اَنْ یَتَمَثَّلَ بِیْ ابوجحیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اس نے گویا مجھکو
جاگتے مین دیکھا کیونکہ شیطان کو یہ قدرت نہین ہے کہ میری صورت بنجاوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ابن عباس سے بھی ایسے ہی روایت
ہے **باب** الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ خواب تین طرح کا ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ فَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَحَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ رُؤْیَا یُعْجِبُهٗ
فَلْیَقُصَّ اِنْ شَاءَ وَاِنْ رَاٰی شَیْئًا یَكْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ یُصَلِّیْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب تین طرح کا ہوتا ہے ایک تو خوشخبری اللہ کیطرف سے دوسرے خیال نفس کا تیسرے
ڈرانا شیطان کا پھر جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے جو اسکو پسند آوے تو اگر چاہے تو لوگون سے بیان کرے اور اگر
ایسا خواب دیکھے جو برا معلوم ہو تو اسکو کسی سے بیان نکرے اور کھڑے ہوکر نماز پڑھے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ مِنْهَا اَهَاوِیْلُ مِنَ الشَّیْطَانِ لِیَحْزُنَ بِهَا ابْنَ اٰدَمَ
وَمِنْهَا مَا یَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِیْ یَقْظَتِهٖ فَیَرَاهُ فِیْ مَنَامِهٖ وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ
قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عوف بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خواب تین طرح کے ہوتے ہین ان مین بعضے خواب شیطان کے ہول دلانے سے پڑتے ہین تاکہ آدمی کو رنج ہو اور بعضے خواب

ایسے ہوتی ہین کہ جاگتے مین جسکا خیال ہوتا ہے وہی خیال خواب مین پڑتا ہے جیسے کہتے ہین بلی کو خواب مین چھیچھڑے پڑتے ہے
اور بعض خواب ایسے ہین کہ وہ ایک حصہ ہین نبوت کے ۴۶ حصون مین سے ابو عبید اللہ نے کہا اور حدیث کا راوی ہے مین نے
عوف بن مالک سے کہا تمنے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا مین نے یہ آنحضرت سے سنی ہے
مین نے یہ آنحضرت سے سنی ہے **ف** دو بار تاکید کے لیے کہا اب اس حدیث سے منکرین کے وہ اعتراض رفع ہو گئے جو کہتے ہین کہ خواب ایک
بے اصل چیز ہے آدمی کا خیال ہے اور کوئی چیز نہین ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ خواب مین وہی چیزین نظر پڑتی ہین جن کو
آدمی نے دنیا مین دیکھا ہے یا سنا ہے اور کسیقدر اسکی صفات کا علم ہے اور وہ چیزین نظر نہین پڑتین جو مجہول مطلق ہین
جیسے عالم آخرت کی بعض عجائب مخلوقات وغیرہ جنکی کوئی صفت ہمکو معلوم نہین ہے اور جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ بے
شک اکثر خواب اسیقسم کے ہوتی ہین جو آدمی کے خیالات اور وساوس کے نتائج ہوتے ہین لیکن بعض خواب من جانب اللہ
ہوتے ہین اور انکی دلیل یہ ہے کہ جاگتے مین ایک امر کا مطلقاً خیال نہین ہوتا اور نہ ایک شخص کا تصور ہوتا ہے لیکن خواب
مین وہ دکھلائی دیتا ہے اور اس سے ملاقات ہوتی ہے اور یہ امر بدیہی ہے اور تجربہ اور تواتر سے معلوم ہوا ہے کہ بعض وقت
آدمی ایک بات خواب مین دیکھتا ہے اور بیداری مین وہ بات اسیطرح ظاہر ہوتی ہے اور بہت سے لوگون نے خواب مین علمی مسائل
دریافت کیے ہین اور بہت اگلے علما اور عرفا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے خواب مین حدیثین دریافت کی
ہین اور شرعی مسائل مین احکام پوچھے ہین اسلیے مطلق خواب کی اصلیت کا انکار کرنا ٹھیک نہین ہے نہ اس امر کا انکار
ہوسکتا ہے کہ بہت سے خواب شیطان کیطرف سے ڈرانیکے لیے پڑتے ہین اور فقیر مترجم کو اسکا تجربہ ہوا ہے کہ جس شب سوتے
وقت یہ دعا پڑہی اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور رب اعوذ بک من ہمزات الشیاطین وان یحضرون
اس شب کو شیطان کے شر سے اور احتلام سے محفوظ رہا اور جس روز عمدہ کپڑے بدلے اور پائجامہ سفید اور پاک اور طاہر ہوا اور
یہ دعا پڑہنا بھول گیا اسی شب کو شیطان نے احتلام مین مبتلا کیا اور پائجامہ نجس کرایا اور حاصل یہ ہے کہ جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث مین منقول ہے وہی تجربہ اور مشاہدہ اور نقل متواتر اور عقل سلیم سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

باب مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا جو شخص برا خواب دیکھے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَأَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ جابر بن عبد اللہ رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے جسکو برا جانتا ہو تو اپنی بائین طرف تین بار تھوکے اور اللہ کی پناہ
مانگے شیطان سے تین بار (یعنے تعوذ پڑہے) اور جس کروٹ پر سوتا تھا وہ کروٹ بدل ڈالے **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ رض

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنْ رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثَلٰثًا وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ ابوقتادہ سے روایت ہے اَن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے ہے پھر جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے جسکو برا سمجھے تو بائین طرف تین بار تھوکے اور شیطان مردود سے اللہ کے پناہ مانگے تین بار اور جس کروٹ پر سوتا تھا وہ کروٹ بدلڈالے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَتَحَوَّلْ وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْاَلِ اللّٰہَ مِنْ خَیْرِھَا وَلْیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّھَا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے جسکو برا سمجھے تو اُس کروٹ کو بدلڈالے جسپر سوتا تہا اور بائین طرف تین بار تھوکے اور اللہ جل جلالہ سے اُس خواب کی بہلائی مانگے اور اُسکی برائی سے پناہ مانگے **بَابُ** مَنْ لَعِبَ بِہِ الشَّیْطَانُ فِیْ مَنَامِہٖ فَلَا یُحَدِّثْ بِہِ النَّاسَ جو خواب شیطان کی کھیل کا دیکھے وہ کسی سے بیان نکرے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلعم فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَاْسِیْ ضُرِبَ فَرَاَیْتُہٗ یَتَدَھْدَہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْمِدُ الشَّیْطَانُ اِلٰی اَحَدِکُمْ فَیَتَمَثَّلُ لَہٗ ثُمَّ یَغْدُوْ وَیُخْبِرُ النَّاسَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص اَن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مینے خواب مین دیکہا میری گردن ماری گئی اور سر کٹ کر زمین پر گہومتا چلا جاتا ہے آپنے فرمایا شیطان تم مین سے کسیکو ڈراتا ہے پھر وہ شخص صبحکو لوگون سے بیان کرتا ہے **ف** یعنے ایسی خوابون کو بیان نہین کرنا چاہیے جو شیطانی تخویفات اور نفسانی تلبیسات سے ہون **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّ عُنُقِیْ ضُرِبَتْ وَسَقَطَ رَاْسِیْ فَاَتْبَعْتُہٗ فَاَخَذْتُہٗ فَاَعَدْتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَعِبَ الشَّیْطَانُ بِاَحَدِکُمْ فِیْ مَنَامِہٖ فَلَا یُحَدِّثَنَّ بِہِ النَّاسَ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا آپ خطبہ پڑہ رہے تہے اور بولا یارسول اللہ مین نے گذشتہ رات کو خواب مین دیکہا جیسے میری گردن ماری گئی اور میرا سر گر پڑا مین اسکے پیچہے چلا اور اسکو اٹہاکر پہر اپنے مقام پر رکہدیا اَنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے ساتہہ شیطان کہیلے خواب مین تو لوگون سے اسکو بیان نہ کرے **ف** اور معبرین خواب نے کہا ہے کہ کسی مکروہ خواب کو بیان نہ کرے بلکہ اعوذ باللہ پڑہے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور صبح کو کچہہ صدقہ اور خیرات کرے تو اس خواب کی آفت ٹلجاوے گی اور مکروہ خواب کو اگر بیان کیا اور کسنے اسکی بری تعبیر کہدی

تو اکثر ویسا ہی ہوجاتا ہے اسلیے خاموشی بہتر ہے **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حلم احدکم فلا یخبر الناس یتلعب الشیطان بہ فی المنام جابر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شیطانی خواب دیکھے تو کسی سے بیان نکرے وہ جو شیطان اس سے کھیلا خواب میں **باب** الرؤیا اذا عبرت وقعت خواب کی جیسی تعبیر کہی جاوے ویسا ہی ہوتا ہے پس چاہیے کہ دوست کے سامنے بیان کرے **ف** یعنی دانا دوست کے سامنے نادان دوست اور دشمن کے سامنے کبھی خواب بیان نکرے ایسا نہ ہو وہ کوئی مضر تعبیر بیان کرے اور ویسا ہی واقع ہو **عن** ابی رزین انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا عبرت وقعت قال والرؤیا جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ قال واحسبہ قال لا یقصھا الا علی واد او ذی رای ابو رزین سے روایت ہے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خواب ایک پرند کی پاؤں پر ہے (اور وہیں رہتا ہے) جبتک اسکی تعبیر نہ دی جاوے پھر جہاں تعبیر دی اور وہ گرا (جیسے پرند کے پاؤں کی چیز ذرا حرکت ہوئی اور گری) اور آپنے فرمایا خواب ایک جزو ہے نبوت کی ۴۶ جزوں میں سے اور میں سمجھتا ہوں آپنے یہ بھی فرمایا کہ خواب کو بیان نکرے مگر اس سے جس سے محبت ہو یا وہ عاقل ہو **ف** رای سلیم رکھتا ہو اور فہم مستقیم اور بہتر یہ ہے کہ اس سے بیان کرے جو علاوہ محبت اور عقل کے علم تعبیر سے بھی واقف ہو اور یہ علم ایک جداگانہ علم ہوگیا اور پہلی اس علم میں جو کتاب ہے وہ ابن سیرین کی کتاب ہے انکو خواب کی تعبیر میں بڑا دخل تھا اسکے بعد اور علمانے بھی تعبیر نامی بنائے ہیں مگر کتاب کو دیکھکر تعبیر کہنا ٹھیک نہیں ہے جبتک استاد سے یہ علم حاصل نہ کرے اور خواب کی تعبیر میں بڑی دانائی اور دانشمندی درکار ہے اور موسم اور فصل اور وقت اور عمر کا بھی لحاظ ہوتا ہے ایک ہی خواب کی جسکو دو آدمی دیکھیں جداگانہ تعبیر ہوتی ہے بلحاظ ہر ایک شخص کی حالت کے اور موسم کی اور تاریخ کی غرض یہ علم ایک بڑا وسیع علم ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ علم عنایت فرمایا تھا وہ جو تعبیر دیتے تھے ویسا ہی ہوتا اور کئی خوابوں کی تعبیریں انکی دی ہوئیں قرآن میں مذکور ہیں جیسے شمس و قمر اور گیارہ ان تاروں کا انکو سجدہ کرنا قیدیوں کی خوابوں کی تعبیر عزیز مصر کا خواب اور اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کل خواب بے اصل اور لغو نہیں ہیں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ قرآن کا انکار کرتا ہے **باب** علی ما تعبر الرؤیا خواب کی تعبیر کس طرح دینا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتبروھا باسمائھا واکنوھا بکناھا والرؤیا لاول عابر انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب کی تعبیر بیان کرو اسکے نام اور کنیت کو دیکھکر دیعنے مثال اسکی قائم کرو مثلاً کھجور کا درخت مثال ہے عرب کے شخص کی کیونکہ کھجور

عرب مین ہوتا ہے اور آم کا درخت مثال ہے ہندی شخص کی اسلیے کہ آم ہندوستان ہی مین ہوتا ہے) اور خواب اسیکا ہے جو پہلے اسکے تعبیر دیوے **فائدہ** اب دوسرے کی تعبیر سچ نہ ہوگا پہلے شخص کی تعبیر کے موافق واقع ہوگا پس لازم ہے کہ سوا عقلمند واقف کار صالح اور نیک شخص کے اور کسی سے پہلے خواب بیان نکرے اور نام کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ آپ پاس رطب لایا گیا ابن طاب کا (وہ ایک قسم ہے رطب کی) آپنے یہ تعبیر کہی کہ دنیا مین ہماری ترقی ہوگی اور آخرت مین سلامتی اور ہمارا دین طیب اور پاکیزہ ہے **باب** مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے (یعنی نہ دیکھا ہو اور کہے مین نے ایسا دیکھا) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَيُعَذَّبَ عَلٰى ذٰلِكَ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے اسکو قیامت کے دن حکم ہوگا دو جو مین گرہ لگانیکا اور اسپر عذاب دیا جاویگا **ف** کیونکہ گرہ اس سے لگ نہ سکیگی دو جو دن مین اور اس پر اسکو عذاب دین گے حالانکہ بیداری مین بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر خواب مین جھوٹ بولنا اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ خواب نبوت کی مبشرات مین سے ہے پس اسمین جھوٹ بولنا گویا اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنا ہے **باب** اَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا جو شخص جتنا سچا ہو بات کرنیمین اسیقدر اسکا خواب بھی سچا ہوگا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب مومن کا خواب بہت کم جھوٹ ہوگا (یعنے اکثر مومن کا خواب سچ نکلیگا اور ویسا ہی ظاہر ہوگا جیسا خواب مین کہی) اور اسیکا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات مین زیادہ سچا ہو اور مسلمان کا خواب خرچہ ہے نبوت کے چھیالیس جزون مین سے **ف** یہ ترجمہ قیامت کے قریب اذا اقرب الزمان کا ہے اور بعضون نے کہا قرب الزمان سے موت کا زمانہ مراد ہے یعنی جب آدمی کی موت نزدیک آتی ہے تو اسکے خواب سچے ہونے لگتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عالم آخرت کے وصال کا وقت نزدیک آجاتا ہے اور وہان کے حالات زیادہ منکشف ہونے لگتے ہین بعضون نے کہا قرب الزمان سے سن پیری مراد ہے کیونکہ اسوقت مین شہوت اور غضب کا زور گھٹ جاتا ہے اور مزاج معتدل ہوتا ہے پس اسوقت کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہین **باب** تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا خوابون کی تعبیر کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُنْصَرِفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا اِلَى السَّمَاءِ رَاَيْتُكَ اَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا بِهِ

ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا بِهٖ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ دَعْنِيْ اُعَبِّرْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْبُرْهَا قَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَالْاِسْلَامُ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ فَالْاٰخِذُ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَثِيْرًا وَقَلِيْلًا وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ اِلَى السَّمَآءِ فَمَا اَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَا بِكَ ثُمَّ يَاْخُذُهٗ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ قَالَ اَصَبْتُ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ بِالَّذِيْ اَصَبْتُ مِنَ الَّذِيْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ يَا اَبَا بَكْرٍ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جب آپ جنگ احد سے لوٹ کر آئے اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں ایک سائبان دیکھا (یعنے ابر کا ٹکڑا) اوس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں نے دیکھا لوگون کو اس میں سے لے رہے ہین (یعنے گھی اور شہد سے اپنی ہتیلیان بھر رہے ہین) کسیںنے زیادہ لیا کسیںنے کم اور میں نے دیکھا ایک رسی لٹکی ہوئی ہے جو آسمان تک چلی گئی ہے تو پہلے آپنے اس رسی کو تھاما اور اوپر چلے گئے پھر ایک اور شخص نے اسکو تھاما وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے اسکو تھاما وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے اسکے بعد اسکو تھاما وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوڑ دی گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا یہ سنکر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس خواب کی تعبیر مجھکو بیان کرنے دیجیے (اللہ مغفرت کرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انہون نے جلدی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر بیان نکرنے دی ورنہ پوری سچی تعبیر معلوم ہوجاتی) آپنے فرمایا اچھا بیان کر ابوبکر صدیق نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا اسلام کا دین ہے اور اس میں سے جو شہد اور گھی ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے اسکی حلاوت اور نرمی مراد ہے اب لوگ جو اس سے شہد اور گھی کو لے رہے ہین اس سے یہ مراد ہے کہ قرآن کو لوگ حاصل کرتے ہین کوئی بہت کوئی تھوڑا اور رسی جو آسمان تک پہونچی ہے اس سے حق مراد ہے (یعنی حق نبوت یا خلافت یعنی لوگون کی سرداری آپنے اس حق کو لیا اور اوپر چلے گئے (یعنے وفات پائی اس حال مین) پھر آپکے بعد اس حق کو ایک شخص لیگا (یعنے آپکا خلیفہ ہوگا) وہ بھی وفات پاویگا اور چلا جاویگا پھر دوسرا شخص لیگا وہ بھی اوپر چلا جاویگا پھر تیسرا لیگا (یعنے خلیفہ ثالث وہ حضرت عثمان رضے اللہ عنہ ہوئے) تو اسکے لیے رسی یعنے خلافت ٹوٹ جاویگی (مفسدون کے فساد سے جیسے حضرت عثمان پہلے خلافت چھوڑ دینے پر راضی ہوگئے تھے لیکن پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا اے عثمان جو کرتہ اللہ نے تجھکو پہنایا ہے تو اپنی خوشی سے اسکو مت اتار اور انہون نے خواب سے بیدار ہوکر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑینگے کہ ہماری جاوین آخر شہید ہوئے خلافت ہی کی حالت مین) لیکن پھر جوڑ جاویگی اور وہ اوپر چلا جاویگا

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر سنکر فرمایا تو نے کچھ تعبیر صحیح کہی کچھ غلط کہی ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے آپ کو قسم دیتا ہوں آپ فرمایئے میں نے کیا غلطی کی اور کیا ٹھیک بیان کی آپ نے فرمایا قسم مت دے اے ابوبکر ف اور آپ خاموش ہو رہے آپنے ان کی غلطی بیان کرنا مناسب نجانی کسی مصلحت سے اور بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ تعبیر پر یقین نہیں ہوتا اور ہر ایک شخص اپنے گمان کے موافق تعبیر دیتا ہے پس صرف ظن سے آپنے ابوبکر کی غلطی ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھی دوسری روایت میں ہے کہ خواب والے نے یہ بیان کیا کہ چند شخص نے اس سے کہا تو وہ سیڑھی گر پڑی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر اثر خفگی کے بیان کرنے سے کراہیت اور ناراضی پیدا ہوئی اوسکی وجہ یہ تھی کہ آپ کو رنج ہوا جناب امیر المومنین علی مرتضے پر کہ خلافت کا خاتمہ انپر ہوجاویگا اور خلافت انکے وقت میں اچھی طرح نہ چلیگی جیسے اگلے خلیفوں کے وقت میں چلی اور اختلاف ہوگا ابوبکر صدیق کی تعبیر میں کیا غلطی کی اسکو اسی خوب جانتا ہے یا اسکی رسول ہی کو معلوم ہوگی بعضوں نے کہا غلطی یہ کی کہ ترک ادب کیا اور جلدی کی تعبیر کہنے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر کہنے دی اور بعضوں نے کہا غلطی یہ تھی کہ شہد اور گھی دونوں سے قرآن کی تعبیر کی صحیح یوں تھا کہ قرآن اور حدیث سے تعبیر کرتے واللہ اعلم عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نحو ابن عباس نے ابوہریرہ سے ایسے ہی حدیث نقل کی صحیح اور پر گذری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا رُؤْيَا يَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي رُؤْيَا يُعَبِّرُهَا لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ فَانْطَلَقَ بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِيرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ایک لڑکا تھا جوان مجرد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو میں رات کو مسجد ہی میں رہا کرتا اور ہم لوگوں میں جو کوئی کچھ خواب دیکھتا تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا میں (اپنے دلمیں) کہا یا اللہ اگر میں تیرے نزدیک اچھا ہوں تو مجھ کو ایک خواب دکھلا جسکی تعبیر میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماویں پھر میں سویا تو میں نے دو فرشتوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھکو لیکر چلے ان دونوں کو ایک اور فرشتہ ملا وہ بولا ڈرمت آخر وہ دونو فرشتے مجھکو دوزخ کیطرف لیگئے (اللہ بچاوے) میں جو اسکو دیکھتا ہوں

تو وہ تہ برتہ ہے کنوئی کیطرح رجیسے کنوئی مین کوٹھیان لگی ہوتی ہین اور درجہ ہوتے ہین اسیطرح اس مین بھی ہین یہ انجیل شریف کے موافق ہو کہ بڑی لوگ تنور مین آگ کے ڈالدیے جاوینگے وہان رونا اور دہشت پیسنا ہوگا) اور مین نے دیکھا تو وہان کئی آدمی ہین انمین سے بعضون کو مینے پہچانا آخر وہ محمد کو لیگئے داہنی طرف اصرف انکو دوزخ دکھائی منظور تہا جب صبح ہوئی تو مین نے یہ خواب اپنی بہن جناب ام المومنین حفصہ سے بیان کیا حفصہ نے کہا کہ اونہون نے یہ خواب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا عبداللہ (ابن عمر) نیک شخص ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑہا کرے (راوی نے کہا) تو عبداللہ رات کو بہت نماز پڑہتے یعنے تہجد جسکا التزام تمام صالحین اور ابرار نے کیا ہے اگر نماز نہوسکے تو صرف جب آنکھ کہلے کلمہ اور استغفار پڑہے جہانتک ممکن ہو **ف** عبداللہ بن عمر بڑے صالح اور متقی اور متبع سنت تہے اور صحابہ مین سب سے زیادہ انکو حرص تہی سنت کی پیروی کی اور چاہتے تہے کہ ہر امر مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم رہین یہانتک کہ سفر مین راہون مین جن مقامون مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی تہی عبداللہ وہین نماز پڑہا کرتے ایک مقام پر مسجد بن گئی تہی لیکن عبداللہ نے مسجد مین نماز نہین پڑہی اور اس مقام مین پڑہی جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تہی اور یزید کے زمانہ مین کئی آدمیون نے عبداللہ کو خلیفہ کرنا چاہا لیکن انہون نے خلافت قبول نہ کی اور درویشی اور غربت اور غربت مین عمر گذاری راضی ہوا اللہ سے

عن خرشة بن الحر قال قدمت المدينة فجلست الى مشيخة في مجلس النبي صلى الله عليه وسلم فجاء شيخ يتوكأ على عصا له فقال القوم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا فقام خلفه سارية فصلى ركعتين فقمت اليه فقلت له قال بعض القوم كذا وكذا قال الحمد لله الجنة لله يدخلها من يشاء واني رأيت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رؤيا رأيت كان رجلا اتاني فقال لي انطلق فذهبت معه فسلك بي في منهج عظيم فعرضت على طريق على ايماري ما اردت ان اسلكها فقال انك لست من اهلها ثم عرضت على طريق عن يميني فسلكتها حتى اذا انتهيت الى جبل زلق فاخذ بيدي فزجل بي فاذا انا على ذروته فلما انقار ولم اتماسك واذا عمود من حديد في ذروته حلقة من ذهب فاخذ بيدي فزجل بي حتى اخذت بالعروة فقال استمسك قلت نعم فضرب العمود برجله فاستمسكت بالعروة فقصصتها على النبي صلى الله عليه وسلم فقال رأيت خيرا اما المنهج العظيم فالمحشر واما الطريق التي عرضت عن يسارك فطريق اهل النار ولست من اهلها واما الطريق التي عرضت عن يمينك فطريق اهل الجنة واما الجبل الزلق فمنزل الشهداء واما العروة التي استمسكت بها فعروة الاسلام فاستمسك بها حتى تموت فانا ارجو ان اكون من اهل الجنة فاذا هو عبد الله بن سلام خرشہ بن حر سے روایت ہے مین مدینہ منورہ مین

آیا اور چند بوڑھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا مسجد نبوی میں ایک بوڑھا شخص اور آئے لاٹھی ٹیکتے ہوئے تو لوگوں نے کہا جس کو منظور ہو ایک جنتی آدمی دیکھنا وہ اس شخص کو دیکھے پھر وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تمہاری نسبت بعضے لوگوں نے ایسا ایسا کہا انہوں نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے جنت اللہ ہی کی ہے اور جس کو چاہے گا اس میں لیجاوے گا اور میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا (جسکی وجہ سے یہ لوگ مجھ کو جنتی کہتے ہونگے) میں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا چل میں اسکے ساتھ گیا وہ مجھے لیکر ایک بڑے راستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک راہ آئی جو میرے بائیں طرف تھی میں نے اس راہ پر چلنا چاہا وہ شخص بولا تو اس راہ والوں میں سے نہیں ہے پھر اور ایک راہ میرے داہنی طرف آئی میں اس میں چلا یہانتک کہ میں ایک پہلو پہاڑ پاس پہونچا اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو زور دیا یہانتک کہ میں اسکی چوٹی پر پہونچ گیا (بخاری کی روایت میں یوں ہے اس شخص نے مجھ سے کہا اس پہاڑ پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے میں اسکے اوپر چڑھ گیا یہانتک کہ چوٹی پر پہونچ گیا) وہاں میں تھم نہ سکا اور نہ کسی چیز کو میں نے پایا جسکو پکڑ لیتا پھر میں نے دیکھا تو ایک ستون (ستون) ہے لوہے کا اور اسکی چوٹی پر سونے کا ایک چھلا ہے اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو زور دیا یہانتک کہ میں نے اس چھلے کو (یعنے حلقہ کو) تھام لیا پھر وہ بولا تو نے پکڑ لیا چھلے کو میں نے کہا ہاں اس نے اس ستون کو (ستون کو) اپنے پاؤں سے مارا اور میں چھلے کو تھامے رہا۔ پھر وہ بوڑھا شخص بولے میں نے یہ خواب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا لیکن بڑا راستہ تو وہ حشر کا میدان ہے اور جو راستہ تجھے بائیں طرف دکھلایا گیا وہ دوزخیوں کا راستہ ہے اور تو دوزخ والوں میں سے نہیں ہے (اس سے یہ نکلا کہ تو جنت والوں میں سے ہے) اب وہ راستہ جو تجھے داہنی طرف دکھلایا گیا جنت کا راستہ ہے اور پہلوان پہاڑ شہیدوں کا مرتبہ ہے اور وہ چھلا جسکو تو نے تھاما وہ اسلام کا چھلا ہے بس اسکو تھامے رہ مرنے تک تو مجھکو امید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہونگا خرشہ نے کہا پھر میں نے انکا نام دریافت کیا تو وہ عبداللہ بن سلام تھے (یہودیوں کے بڑے عالم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے) **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھْلِیْ اِلٰی اَنَّھَا یَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَاَیْتُ فِیْھَا اَیْضًا بَقَرًا وَاللّٰہُ خَیْرٌ فَاِذَا ھُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَیْرُ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْخَیْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ

الذی اتانا یوم بدر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر رہا ہوں ایک ملک کیطرف جس میں کھجور کے درخت ہیں یہ میرا خیال یمامہ کی طرف گیا رجو ایک شہر ہے یمن میں اور ہجر کیطرف (جو ایک شہر ہے شام میں) لیکن وہ مدینہ نکلا جسکو لوگ یثرب کہتے تھے اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی اسکا سرا ٹوٹ گیا معلوم ہوا کہ تعبیر اسکی یہ تھی جو مسلمان مارے گئے احد کے دن پھر میں نے اس تلوار کو ہلایا تو وہ خاصی اچھی ہوگئی اسکی تعبیر یہ ہوئی جو مسلمانوں کی فتح ہوئی اور سب مسلمان ملکر ایک ہوگئے اور میں نے وہاں ایک گائے دیکھی (جو کاٹی گئی) اور یہ آواز سنی واللہ خیر یعنے اللہ بہتر ہے اسکی تعبیر یہ ہوئی کہ چند مومنین احد کی لڑائی میں مارے گئے (تو گائے کا ذبح ہونا اشارہ تھا انکی شہادت کی طرف) اور خیر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمکو اس سچائی کے بعد اور ثواب سے اس سچائی کا جو ہمکو بدر کی لڑائی میں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی یدی سوارین من ذھب فنفختھما فطارتا فأولتھما ھذین الکذابین مسیلمۃ والعنسی

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنے دونوں ہاتھوں میں دو کنگن دیکھے سو انکے مجھے (وہ اڑ گئے) پھر میں نے انکی تعبیر یہ سمجھی کہ یہ دونوں جھوٹے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی ف جنھوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا تباہ ہو جاوینگے اور ان کے لوگوں کو اور معتقدوں کو فروغ نہ ہوگا ایسا ہی ہوا کہ اسود عنسی فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں اور مسیلمہ کذاب آپکی وفات کے بعد وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا جو قاتل تھا جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا

عن قابوس قال قالت ام الفضل یا رسول اللہ رأیت کأن فی بیتی عضوا من اعضائک قال خیرا رأیت تلد فاطمۃ غلاما فترضعیہ فولدت حسینا فاحسنا فارضعتہ بلبن قثم قالت فجئت بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ فبال فضربت بین کتفیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارحمی ابنی رحمک اللہ

قابوس سے روایت ہے ام الفضل نے (جو بی بی تھیں قثم بن عباسؓ کی اور حضرت کی بھاوج تھیں) عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپکے بدن کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ کا ایک لڑکا پیدا ہوگا تو اسکو دودھ پلاویگی پھر جناب فاطمہ حسنین امام حسن علیہ السلام کو یا امام حسین علیہ السلام کو اور ام الفضل نے انکو دودھ پلایا جو قثم بن عباس سے تمام افضل کہتے ہیں میں ان شہزادے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر آئی اور آپ کی گود میں بٹھلا دیا انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا میں نے ان کے مونڈھے پر مارا (غصے سے کہ ایسی بی بی کیوں کی) آپنے فرمایا تو نے تکلیف دی میرے بیٹے کو اللہ تجھ پر رحم کرے ف اللہ اللہ جناب رسول پاک کو ان دونوں شہزادوں

سے کسقدر محبت اور الفت تہی کہ دائی کا اتنا سا مارنا بھی گوارا نہ ہوا اور فرمایا تو نے میری بیٹے کو تکلیف دی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب امام حسن اور جناب امام حسین آپ کے بیٹے ہین گو فی الحقیقت نواسے تہے مگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ فرط محبت اور شفقت انکو اپنا بیٹا فرمایا دوسری حدیث مین ہے کہ آپ نے جناب امام حسن کو فرمایا میرا یہ بیٹا سید ہے اور قریب ہے اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے مسلمانون کے دو بڑے فرقون مین ملاپ کرادیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب امامین دونو آپ کے جزو تہے اور آپکے ایک عضو کی مثل تہے اور اسیطرح جناب فاطمہ زہرا ان دونون سے بہ ارادون کی والدہ بھی آپ کی جزو تہین اور ظاہر ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ ہے ویسا ہی آپکے جزو کا بھی درجہ اور مرتبہ ہے پس اس بات مین جناب فاطمہ زہرا اور جناب امامین ساری دنیا سے درجہ مین زیادہ ہین اور جو محبت ہمکو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے ویسی ہی محبت ان تینون صاحبون سے بھی ہے اللہ تباہ کرے ان شیعا کو جو ہمارے امامین سے بغض رکہتے ہین جیسے اللہ نے تباہ کیا ان ملعونون کو جنہون نے ہمارے امامین کو بڑی بڑی تکالیف اور صدمات کے ساتھ شہید کیا یا اللہ ہم دنیا مین بھی اپنے امامین کے غلام اور ثنا خوان ہین پس تو آخرت مین بھی اپنے فضل سے ہمکو انکی کفش برداری مین قبول فرمائے اور جنت مین ہمکو یہ نعمت عطا فرما کہ جناب امام حسن علیہ السلام کا روی مبارک دیکہتے رہین اور آپ کی سواری کے ساتھ بطور غلام کے ہمراہ رہین اور آپ کی جوتیان اپنے سر اور آنکھون سے لگاوین اور آپ کی خاک قدم کو سرمہ چشم بناوین تین بار یا رب العلمین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ نَائِبَةُ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِالْمَهْيَعَةِ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ بِالْمَدِينَةِ فَنُقِلَ إِلَى الْجُحْفَةِ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکہا کہ ایک کالی عورت سر پریشان مدینہ سے باہر نکلی یہانتک کہ مہیعہ یعنی جحفہ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے شام کیطرف) مین جاکر کہڑی ہوئی آپ نے اسکی تعبیر یہ کی کہ مدینہ سے وبا نکلکر شام مین گئی **ف** ابتک جحفہ کی آب و ہوا خراب ہے اور غدیر خم بھی وہین ہے جہان آپ نے فرمایا کہ علی ہر مومن کا مولی ہے اخیر حدیث تک اور شیعہ دعوی کرتے ہین کہ اسی مقام مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضے کی خلافت کی اپنے بعد تصریح کردی اور انکو اپنا جانشین بنایا اصمعی نے کہا غدیر خم مین جو لڑکا پیدا ہوا وہ بلوغ تک بھی نہین جیا مگر جب وہان سے نکلکر اور کہین جاکر رہا

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَلِيٍّ قَدِمَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِهِمَا فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ الْآخَرَ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ

فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بَعْدُ فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوا لِذَلِكَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ
الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا ثُمَّ اسْتُشْهِدَ وَدَخَلَ هَذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً قَالُوا بَلَى قَالَ وَأَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَهُ وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي
السَّنَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ طلحہ بن عبید اللہ
سے روایت ہے دو شخص دو روز ملک کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور دونون ایک ساتھ اسلام لائے تھے اور ان مین
ایک بہت کوشش کرتا تھا عبادت مین (بہ نسبت دوسرے کے پھر وہ جو زیادہ کوشش کرتا تھا شہید ہوگیا اور دوسرا اسکے بعد
ایک سال تک جیا بعد اسکے وہ بھی مرگیا طلحہ نے کہا تو مین نے خواب مین دیکھا مین جنت کے دروازے پر کھڑا ہون اتنے مین
وہ دونون شخص نظر آئے اور جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور جو آخر مین مرا تھا اوسکو اجازت دی اندر جانیکی پھر دوسرے باہر نکلا
اور اسکو اجازت دی جو شہید ہوا تھا بعد اوسکے وہ شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا لوٹ جا ابھی تیرا وقت نہین آیا
(جنت مین جانیکا کیونکہ طلحہ ابھی مرے نہین تھے) صبحکو طلحہ نے یہ خواب لوگون سے بیان کیا وہ حیران ہوئے پھر یہ خبر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور سارا قصہ آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا تم کس بات سے تعجب کرتے ہو اونہون نے کہا
یا رسول اللہ پہلا شخص عبادت مین زیادہ کوشش کرتا تھا اور شہید بھی ہوا لیکن دوسرا شخص (جو اسکے برابر مجاہدہ نہین
کرتا تھا اور شہید بھی نہین ہوا وہ اس سے پہلے جنت مین گیا (یہی تعجب ہے) آپنے فرمایا دوسرا شخص اسکے بعد سال
بھر تک کیا نہین جیا لوگون نے عرض کیا جی ہان جیا آپنے فرمایا اُس نے رمضان کا مہینہ پایا روزے رکھے اور اتنی نمازین
پڑہین اور اتنے سجدے کیے سال بھر مین لوگون نے عرض کیا جی ہان یہ تو ہے آپنے فرمایا تو پھر ان دونو مین (یعنے دونو
کے درجون مین) اتنا فاصلہ ہے کہ زمین اور آسمان کے فاصلے سے زیادہ **ف** معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کے پاس کوئی
عمل ضائع ہونیوالا نہین بشرطیکہ خلوص کے ساتھ کیا ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی عبادت والیکا درجہ بڑے
عابد اور زاہد سے بڑہ جاتا ہے خلوص اور محبت الٰہی کے ساتھ تھوڑا عمل سیکڑون اعمال سے زیادہ ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَهُ الْغُلَّ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ الْقَيْدَ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین برا جانتا ہون گلے مین زنجیر اور طوق دیکھنے کو (خواب مین کیونکہ یہ دونون چیزین
کی نشانی ہے اذا الاغلال فی اعناقہم والسلاسل) اور بیڑی پاؤن مین (خواب مین دیکھنا مین پسند کرتا ہون اسکی
تعبیر یہ ہے کہ آدمی دین پر مضبوط اور ثابت قدم رہے گا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الفتن

فتنون کا بیان **ف** فتنہ کہتے ہین ہر ایک فساد کو جو مسلمانون مین واقع ہو خواہ یہ فساد آپس کی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال و دولت اولاد کا جو خدا سے غافل کر دیوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مین جو بڑے بڑے فتنے واقع ہونگے انکی خبر دیدی تھی اور اُن مین سے کچھ باتین لوگون کو یاد رہین کچھ بھول گئین اور گمراہی کا فتنہ صحابہ کے اخیر عہد مین نکلنا شروع ہوا سب سے پہلی بدعت جہنی نکلا جو قدر کا منکر تھا پھر عبداللہ بن سبا یہودی جس نے رفض پھیلایا پھر جعد بن درہم اور جہم بن صفوان کا فتنہ جنہون نے صفات اللہ کی تاویل کی اور انکے ظاہری معانی کا انکار کیا اور فوقیت اور استوا علی العرش کو جسپر تمام مسلمان متفق تھے اڑایا اور اللہ تعالی کو معاذ اللہ ہر مکان اور ہر جگہ مین کہنے لگا ائمہ حدیث نے قدیماً و حدیثاً اپنی اپنی کتابون مین جہمیہ کا بہت رد کیا اور ابتک یہ فتنون کا تار ٹوٹا نہین ہماری زمانہ مین ایک شخص سید احمد خان کشمیری نکلا اس نے لوگون کو ملحد بنا دیا اور باطنیہ اور قرامطہ کا مذہب از سر نو تازہ کیا اور حال مین ایک شخص پنجاب مین پیدا ہوا **غلام احمد قادیانی** جس نے یہ دعوی کیا کہ مین حضرت عیسی ہون معاذ اللہ اسیطرح قیامت تک ہزارون لاکھون فتنے اور فساد ظاہر ہوتے جاوینگے اور لوگون کو اپنا ایمان بچانا مشکل پڑے گا لیکن اللہ جل جلالہ کا فضل اپنے بندون پہ ہر وقت شامل حال رہتا ہے ان مفسدون اور گمراہون کا فساد روکنے کے لیے حقتعالی نے اس زمانہ مین قرآن شریف اور حدیث کی کتابون کا ترجمہ اردو زبان مین کرا دیا اب عوام لوگ بھی یہ کر سکتے ہین کہ قرآن شریف اور صحیح بخاری یا صحیح مسلم کو ہر وقت پڑھا کرین اگر زیادہ فرصت ہون تو اور کتابین بھی دیکھین جیسے جامع ترمذی سنن ابوداؤد موطا سنن نسائی سنن ابن ماجہ اور جن مفسدون کا قول ان کتابون کے خلاف ہو انکا قول انہی کے مونہ پر پھینک ماریں اور انکو کذاب دجال سمجھین کانا من کان اسیطرح جاہل صوفی اور جاہل درویش اس زمانہ مین قرآن و حدیث کے برخلاف عوام کو ٹھگتے ہین اور اپنی دام تزویر مین انکو پھانس لیتے ہین اور کہین وحدۃ الوجود کے متعلق مسائل عوام کو سنا دیتے ہین وہ ہر چیز کو خدا کہنے لگتے ہین اور ہمہ اوست کے نعرے کرتے ہین اور عبادات شرعیہ کو فضول اور لاطائل سمجھنے لگتے ہین لاحول ولا قوۃ آدمی کو چاہیے کہ قرآن و حدیث کو سب کے اوپر مقدم رکھے اور آخرت کی نجات بغیر قرآن و حدیث کی پیروی کے ناممکن جانے قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین سب اسپر متفق ہین کہ اللہ جل جلالہ عالم سے خارج اور عرش کے اوپر ہے وہ الگ ہم الگ وہ خدا ہم بندے وہ معبود ہم عابد اگر ہم اچھے کام کرینگے اور اسکے رسول کی اطاعت کرینگے تو جنت مین جاوینگے ورنہ دوزخ کی آگ اور طرح طرح کے عذاب ہمارے لیے طیار ہین ہمہ اوست کچھ نہین ہو سکتا دو رکعت نماز پڑھنا اور اسکی یاد کرنا اس مسئلہ مین خوض کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے اور ہمکو اللہ اور اسکے رسول نے

اس مسئلہ کے سمجھنے کی تکلیف نہین دی اور صحابہ کیوقت مین یہ مسئلہ پیدا ہوا پھر جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا اسپر قائم رہنا ہمارے لیے بہتر ہے دنیا اور آخرت مین اور وہ کافی ہے ہماری نجات کے لیے **باب** انکفّ عمّن قال لا الٰہ الا اللہ جو کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اسکو نہ مارنا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمرت ان اُقاتل الناس حتّٰی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا منّی دماءھم واموالھم الا بحقّھا و حسابھم علی اللہ عزّ وجلّ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین (اور شریعت کی کسی رکن کا انکار نکرین) جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ لین (اور شرک سے تائب ہون) تو انھون نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدل (جیسے حد یا قصاص مین) اور انکا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمرت ان اُقاتل الناس حتّٰی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوا لا الٰہ الا اللہ عصموا منّی دماءھم واموالھم الا بحقّھا وحسابھم علی اللہ جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** اوس قال انا لقعود عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقصّ علینا ویذکّرنا اذ اتاہ رجل فسارّہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ فاقتلوہ فلمّا ولّی الرجل دعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل تشھد ان لا الٰہ الا اللہ قال نعم قال اذھبوا فخلّوا سبیلہ انّا اُمرت ان اُقاتل الناس حتّٰی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا فعلوا ذلک حرم علیّ دماءھم واموالھم اوس سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ ہم سے حکایتین بیان کر رہے تھے (اگلے انبیا کی) اور ہم کو نصیحتین کر رہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا آپنے اس سے کان مین باتین کین پھر آپنے فرمایا اسکو لیجاؤ مار ڈالو جب وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپنے اسکو بلایا اور پوچھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو جاؤ اس کو چھوڑ دو کیونکہ مجھ کو حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جب یہ کہہ لیا تو اب حرام ہوگیا مجھ پر انکا خون کرنا اور انکا مال لینا **عن** عمران بن حصین قال اتی نافع بن الازرق واصحابہ فقالوا ھلکت یا عمر قال ما ھلکت قالوا بلی قال ما الذی اھلکنی قالوا قال اللہ قاتلوھم حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلّہ للہ قال قد قاتلناھم حتّٰی نفینا ھم فکان الدین کلّہ للہ ان شئتم حدّثتکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا وانت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد بعث جیشا من المسلمین الی المشرکین فلمّا لقوھم قاتلوھم قتالا شدیدا فمنحوھم اکتافھم فحمل رجل من حمتی علی رجل من المشرکین بالرمح فلمّا غشیہ قال

اشهد ان لا اله الا انی مسلم فطعنه فقتله فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله
هلکت قال وما الذی صنعت قره او مرتین فاخبره بالذی صنع فقال له رسول الله صلی الله علیه
وسلم فهلا شققت عن بطنه فعلمت ما فی قلبه قال یا رسول الله لو شققت قلبه لکنت اعلم ما فی
قلبه قال فلا انت قبلت ما تکلم به ولا انت تعلم ما فی قلبه قال فسکت عنه رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلم یلبث الا یسیرا حتی مات فدفناه فاصبح علی ظهر الارض فقالوا لعل عدو الله
قد دفناه ثم امرنا غلماننا یحرسونه فاصبح علی ظهر الارض فقلنا لعل الغلمان نعسوا فدفناه ثم
حرسناه بانفسنا فاصبح علی ظهر الارض فالقیناه فی بعض تلک الشعاب عمران بن حصین سے روایت ہے
نافع بن ازرق اور انکے ساتھی آئے (عمران کے پاس) اور کہا تم تباہ ہوگئے اے عمران اونہوں نے کہا کیون مین تباہ
ہوا اونہوں نے کہا نہین تم تباہ ہوگئے عمران نے کہا آخر کس چیز نے مجھکو تباہ کیا اونہون نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وقاتلوهم
حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله یعنے لڑو کافرون سے تاکہ فتنہ نرہے (یعنے شرک باقی نہ رہے) اور سب دین اللہ
کا ہوجاوے اونہون نے کہا ہم تو اسیطرح کافرون سے لڑے یہان تک کہ انکو دنیا سے دور کردیا اور اب دین سب اللہ کا ہوگیا
(مشرکون کے مارے جانے سے) اگر تم چاہو تو مین تم سے ایک حدیث بیان کرون جو مینے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنی ہو اونہون نے کہا تم نے خود سنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمران نے کہا ہان مین آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا اور آپنے ایک لشکر مسلمانون کا کافرون کیطرف بھیجا جب یہ مسلمان ان
سے ملے تو سخت لڑائی ہوئی آخر کافر بھاگے اور اپنے مونڈھے مسلمانون کو دیے (یعنے پیٹھ موڑی بھاگنے کے لیے اور پیٹھ
پر وار کرنے کے لیے موقع دیا) میرے غریبون مین سے ایک شخص نے ایک مشرک پر حملہ کیا برچھی سے جب اسکو پکڑ پایا تو
وہ کہنے لگا اشهد ان لا اله الا الله مین مسلمان ہون لیکن اُس شخص نے اسکو مارا برچھی سے اور مار ڈالا پھر وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین تباہ ہوگیا آپنے فرمایا تو نے کیا کیا ایک بار یا دو بار فرمایا اسنے
بیان کیا جو کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اسکا پیٹ کیون نہ چیرا اور اسکی دل کا حال نہ جانا کہ وہ
سچا مسلمان نہین ہے جب اوس نے کلمہ پڑہا اور اپنے تئین مسلمان کہا تو اسکو چھوڑ دینا تھا) اوس نے کہا یا رسول اللہ
اگر مین اسکا پیٹ چیرتا تو کیا اسکے دل کی بات جان لیتا (یہ اس نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا حالانکہ
آپ کا یہ کلام الزام کے طور پر تھا یعنے دل سے مسلمان ہونا یہ امر مخفی ہے پیٹ چیرنے سے بھی اسپر اطلاع نہین ہوتی
پھر تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ سچا مسلمان نہ تھا) آپنے فرمایا پھر تو نے نہ تو اسکی بات مانی اور نہ تجھے معلوم تھا اس کے

دل کا حال عمران نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے طرف سے خاموش ہو رہے تھوڑا ہی زمانہ گذرا کہ وہ مر گیا (یعنے قاتل) ہمنے اسکو دفن کیا صبحکو دیکھا وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہے لوگون نے کہا شاید کسی دشمن نے اسکی قبر کھود کر اسکو باہر ڈالدیا خیر پھر ہمنے اسکو دفن کیا اور اپنے غلامون کو حکم دیا کہ اسکی قبر کی حفاظت کرین صبحکو دیکھا تو وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہوا ہے ہم سمجھے کہ شاید غلام سوگئے (اور کسی دشمن نے اگر پھر اسکی لاش نکالکر باہر پھینکدی) آخر پھر ہمنے اسکو دفن کیا اور اپنے آپ اسکی چوکیداری کی صبحکو دیکھتے ہین تو وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہوا ہے مجبور ہوکر ہمنے اسکی لاش ایک گھاٹی مین ڈالدی **ف** نافع بن ابی نعیم وغیرہ نے عمران کو مسلمانون سے لڑنیکی صلاح دی اور یہ سمجھے کہ آیت مین حکم ہے قتال کا دفع فتنہ کے لیے اور عمران نے اس حکم کو ترک کیا جب عمران نے یہ جواب دیا کہ آیت مین فتنے سے شرک مراد ہے اور مشرکون سے ہم ہی لوگ لڑے اور شرک کو مٹایا اب تم مسلمانون سے لڑنا چاہتے ہو جو کلمہ گو ہین تمہارا حال وہی ہوگا جو اس شخص کا ہوا کہ زمین نے اسکی لاش قبول نہین کی بار بار دفن کرتے تھے اور زمین اسکو نکالکر پھینک دیتی تھی مسلمان کو قتل کرنے کی یہی سزا ہے اللہ بچاوے دوسرے ایک صحابی سے منقول ہے کہ انکو بھی فتنے مین جو مسلمانون کے آپس مین تھا لڑنیکے لیے کہا گیا انھون نے کہا ہم تو اسلیے لڑے تھے کہ فتنہ نہ رہے اور اللہ کا دین ایک ہو جاوے اور تم اسلیے لڑتے ہو کہ فتنہ پیدا ہووے **عن** عمران بن الحصین قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فحمل رجل من المسلمین علی رجل من المشرکین فذکر الحدیث وزاد فیہ فنبذتہ الارض فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الارض لتقبل من ھو شر منہ ولکن اللہ احب ان یریکم تعظیم حرمۃ لا الہ الا اللہ عمران بن حصین سے روایت ہے ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی ایک ٹکڑی مین بھیجا تو وہان ایک مسلمان نے ایک مشرک پر حملہ کیا پھر وہی قصہ بیان کیا اور اتنا بڑہایا کہ زمین نے اسکو پھینک دیا اسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپنے فرمایا زمین تو اس سے بدتر شخص کو قبول کر لیتی ہے (یہانتک کہ کافر کو بھی) لیکن اللہ تعالی نے تم کو یہ دکھلایا کہ لا الہ الا اللہ کی حرمت کسقدر بڑی ہے **ف** جب کافر نے لا الہ الا اللہ کہا بس اسکو چھوڑ دینا چاہیے اس شخص نے اس کلمے کی حرمت نہین کی تو اسکی سزا اللہ تعالی نے تمکو دکھلادی کہ آیندہ تمکو خیال رہے کسی مسلمان کو مت مارو **باب** حرمۃ دم المؤمن مسلمان کی جان کی حرمت **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع الا ان احرم الایام یومکم ھذا الا وان احرم الشھور شھرکم ھذا الا وان احرم البلد بلدکم ھذا الا وان دماءکم واموالکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین فرمایا آگاہ رہو سب دنون مین زیادہ حرمت والا یہ دن ہے اور سب مہینون مین زیادہ حرمت والا یہ مہینہ

ہے آگاہ رہو سب شہروں میں زیادہ حرمت والا یہ شہر ہے یعنے مکہ معظمہ آگاہ رہو تمہارے خون اور مال حرام ہیں ایک دوسرے پر جیسے اسدن کی حرمت ہے اس مہینے میں اس شہر میں آگاہ رہو دیکھو میں نے اللہ کا حکم تمکو پہونچا دیا انہوں نے کہا بیشک آپ نے پہونچا دیا آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہو **عن** عبد اللہ بن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالکعبۃ ویقول ما اطیبک واطیب ریحک ما اعظمک واعظم حرمتک والذی نفس محمد بیدہ لحرمۃ المؤمن اعظم عند اللہ حرمۃ منک مالہ ودمہ وان نظن بہ الا خیرا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا اور فرماتے تھے کیا عمدہ ہے تو اور کیا عمدہ ہے خوشبو تیری اور کیسی تعظیم ہے تیری اور کیسی بڑی ہے حرمت تیری قسم اسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے مومن کی حرمت اللہ تعالی کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے یعنے اس کے مال اور جان کی اور اسکے ساتھ برا گمان کرنیکی حرمت بھی ایسی ہے تو نہ گمان کریں ہم مومن کے ساتھ مگر نیک **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اسکی جان عزت اسکا مال **عن** فضالۃ بن عبید حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن من امنہ الناس علی اموالہم وانفسہم والمہاجر من ہجر الخطایا والذنوب فضالہ بن عبید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن وہ ہے جس سے لوگ بیخوف رہیں اپنے مالوں اور جانوں پر اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے اور برائیوں کو **باب** النہی عن النہبۃ لوٹنے سے ممانعت **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انتہب نہبۃ مشہورۃ فلیس منا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علانیہ لوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وہو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وہو مؤمن ولا ینتہب نہبۃ یرفع الناس الیہ ابصارہم حین ینتہبہا وہو مؤمن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی جب زنا کرتا ہے اسوقت مومن نہیں ہوتا (یعنے یقین میں فرق آجاتا ہے ورنہ گناہ اس سے سرزد ہو) اور شرابی جب شراب پیتا ہے اسوقت مومن نہیں ہوتا (یعنے کمال ایمان نہیں ہوتا) اور چور جسوقت چوری کرتا ہے اسوقت وہ مومن نہیں ہوتا (کیونکہ اعمال صالحہ بھی ایمان میں داخل ہیں) اور لوٹنے والا جب ایسی لوٹ کرتا ہے کہ لوگ اسکیطرف اپنی آنکھ اوٹھاوین تو وہ مومن نہیں ہوتا **عن** عمران بن الحصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انتہب نہبۃ فلیس منا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی لوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے
عن ثعلبۃ بن الحکم قال اصبنا غنما للعدو فانتہبناھا فنصبنا قدورنا فمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقدور فامر بھا فاکفئت ثم قال ان النھبۃ لا تحل ثعلبہ بن حکم سے روایت ہے ہمنے دشمن سے کافروں کی بکریاں پکڑیں اور انکو لوٹا (تقسیم سے پہلے) پھر ہمنے اپنی ہانڈیاں چڑھائیں (انکا گوشت پکایا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرے اور حکم دیا ہانڈیوں کو اوندھا دینے کا پھر فرمایا کہ لوٹنا درست نہیں ہے **ف** یہ حکم عام ہے ہر ایک لوٹ کو شامل ہے معلوم ہوا دین اسلام میں کوئی لوٹ جائز نہیں اور تہذیب کے بھی خلاف ہے لوٹ میں کبھی کسی مسلمان کو ایذا پہونچی ہے اسلیے بانٹ دینا بہتر ہے اسحدیث سے کراہت ثابت ہوئی نکاح میں کھجور اور مصری اور بادام لٹانے کی اور افضل یہی ہے کہ تقسیم کر دیوے **باب** سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے **ف** جب بلا وجہ شرعی ہو **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جواب گذرا **باب** لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر **عن** جریر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا لوگوں کو خاموش کر پھر فرمایا اے لوگو میرے بعد کافر مت ہو جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (یعنے آپس میں لڑ کر) **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویحکم او ویلکم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے یا خرابی ہو تمہاری میرے بعد کافر ہو جانا اسطرح کہ تم میں سے کوئی دوسرے مسلمان کی گردن مارے **عن** الصنابحی الاحمسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی فرطکم علی الحوض وانی مکاثر بکم الامم فلا تقتلن بعدی صنابحی احمسی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر اور میں تمہارے

وجہ سے اپنی امت کی کثرت ظاہر کرون گا اور امتون پر تو میری بعد آپس مین مت لڑنا کہ مسلمانون کی تعداد بڑہے اور انکی نسل زیادہ ہو افسوس ہے کہ مسلمانون نے اس پیش بہا نصیحت پر بہت تھوڑی دن عمل کیا اور تیسرے خلیفہ کے اخیر زمانہ ہی سے آپس مین لڑائی کا دروازہ کھولدیا اور آجتک آپس مین لڑے جاتے ہین یہانتک کہ نصاری اور دوسرے کافر مسلمانون پر ہنستے ہین لیکن انکو غیرت نہین آتی اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین ڈرتے معلوم نہین قیامت مین انکو کیا جواب دینگے **باب** الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مسلمان اللہ تعالی کے ذمہ مین (یعنے اسکی پناہ مین ہین) **عن** اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ عَهْدِهٖ فَمَنْ قَتَلَهٗ طَلَبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُكِبَّهٗ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبحکی نماز پڑہی وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ذمہ مین ہے اب خدا کا ذمہ مت توڑو (یعنے اسکو مت ستاؤ) پہر جو کوئی ایسے شخصکو قتل کرے (جس نے صبح کی نماز ادا کی ہو) تو (قیامت کے دن) اللہ تعالی اسکو بلاکر دوزخ مین اوندہا ڈالیگا **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سمرہ بن جندب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح کی نماز پڑہے وہ اللہ کے ذمہ مین ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهٖ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا درجہ اللہ کے نزدیک بعض فرشتون سے زیادہ ہے **ف** یعنے عوام ملائکہ سے عوام مومنین کا درجہ زیادہ ہے اسکی وجہ ظاہر ہے کہ مومنین باوصف اسکے کہ غضب اور شہوت مین گرفتار ہین لیکن اپنے مالک کے خوف سے گناہ سے باز رہتے ہین اور فرشتے تو گناہون کے مادی ہی سے پاک ہین **باب** الْعَصَبِيَّةِ اپنی قوم کے لیے تعصب کرنیکا بیان **ف** یعنے اپنے قبیلہ اور کنبے والون کی عزت قائم رکھنے کے لیے خلاف شرع لڑائی کرنا دوسرے مسلمانون کو مارنا ایذا دینا یہ حرام ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبِيَّةٍ اَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندہا دہند جھنڈے کے تلے ہوکر لڑے اور لوگون کو بلاتا ہو تعصب کی طرف یا غصہ کرے تعصب کے لیے تو اسکا مارا جانا ایسا ہی جیسے جاہلیت کا مارا جانا **ف** جاہلیت کے زمانہ مین ہر ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے نفسانیت اور تعصب سے لڑتا اور فخر اور غرور اور تکبر کی راہ سے اور اپنے قبیلہ کی ناموری اور عزت کے لیے جان دیتا اور جان لیتا پس آپنے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ مین بھی

جو کوئی بلا وجہ شرعی لڑائی کرے اسکا حکم بھی جاہلیت کا سا ہے یعنے اس لڑائی مین کچھ ثواب نہین بلکہ عذاب ہوگا اور انداد ہندہ جنڈی سے یہی مطلب ہے کہ نہ امام ہو شرع کے موافق نہ شرع کے قواعد کے لحاظ سے جہاد ہو بلکہ یون ہی اپنی قوم کا فخر قائم رکھنے کے لیے کوئی لڑے اور مارا جاوی تو ایسے لڑنیوالے کو کچھ ثواب نہین **عن** فُسَيْلَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِّنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُّعِیْنَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَی الظُّلْمِ فسیلہ سے روایت ہے مین نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ تعصب مین داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے آپنے فرمایا نہین لیکن تعصب یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر **ف** سبحان اللہ دین اسلام سے بڑھکر اور کوئی دین کیسے عمدہ ہو سکتا ہے ہر آدمی کو اپنی قوم عزیز ہوتی ہے لیکن اسلام مین یہ حکم ہے کہ اپنی قوم کی مدد بھی دین تک آدمی کر سکتا ہے جب تک وہ ظالم نہ ہو اور انصاف اور شرع کے موافق کارروائی کرے لیکن جب قوم ظالم ہو اور بندگان خدا پر ظلم و زیادتی کرے تو ایسی قوم کو سلام کرے اور اس سے الگ ہو جاوے ایمان کا یہی مقتضی ہے اور جو لوگ عادل اور منصف اور متبع شرع ہون ان مین شریک ہو کر انکو اپنی قوم سمجھے **باب** اَلسَّوَادِ الْاَعْظَمِ بڑی جماعت کے ساتھ رہنا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَیْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَیْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ انس بن مالک سے روایت ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت ساری کی ساری گمراہ نہ ہوگی (کچھ لوگ ہمیشہ اس مین ہدایت پر رہین گے) تو جب تم اختلاف دیکھو میری امت مین تو سواد اعظم یعنے بڑی جماعت کی پیروی کرو **ف** جو امام وقت کے مطیع ہون اور شریعت پر قائم ہون اور فتنہ اور فساد سے مجتنب ہون یہ بڑی دلیل ہے اہل سنت اور جماعت کی کیونکہ ہر زمانہ مین انکی جماعت زیادہ رہی ہے رافضی اور خوارج اور جہمیہ اور منکرین صفات سے اب اہل سنت کا باہمی اختلاف جیسے اہلحدیث اور مقلدین مذاہب اربعہ وغیرہ یہ ضرر نہین کرتا کیونکہ یہ سب ایک جماعت ہے اور انکا اختلاف مثل عدم اختلاف کے ہے کیونکہ اصول سب کے ایک ہین سیوطی نے کہا ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ہمارے امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور باقی تمام ائمہ اہلسنت ہدایت پر تھے اور امام ابو الحسن اشعری امام تھے اہل سنت کے عقایدین اور حضرت ابو القاسم جنید بغدادی سردار تھے صوفیہ کے اور انکا طریق خالی ہے بدعات سے منتہی مختصر امترجم کہتا ہے سواد اعظم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جو فرقہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اگلے ائمہ رشدین کے طریق پر ہو اسکی پیروی کرو اگرچہ اس زمانہ مین تعداد اس فرقہ کی قلیل ہو جاوے تو یہ ضرر نہین کرتا اسلیے کہ امت محمدی مین قیامت تک یہی فرقہ سواد اعظم ہوگا اور بعضون نے کہا سواد اعظم سے وہ فرقہ مراد ہے جو

حق پر ہو اگرچہ انکا عدد کم ہو اور یہی قریب القیاس ہے اسلیے کہ دوسری حدیثون مین اشارہ ہی اخیر زمانہ مین فساد پھیل جانے کا اور متبعین حق کے کم ہونیکا اور بعضون نے یہ مطلب کہا ہی کہ جو فرقہ حق پر ہو اس مین اگر اختلاف واقع ہو کسی مسئلہ مین تو سواد اعظم یعنے بڑی جماعت کی پیروی کرنا چاہیے کیونکہ جب اہل حق مین ہی اکثر لوگ اسطرف گئے ہین تو گمان غالب ہوتا ہے کہ حق انہی کیطرف ہوگا بالجملہ یہ حدیث مشکل ہے بعض حالتون مین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مخالفین حق کی جماعت کثیر ہو جاتی ہے حالانکہ اُنکا اتباع کسیطرح جائز نہین مثلاً بنی امیہ کے زمانہ مین اہلبیت نبوی کے محبین کی جماعت قلیل تھی اور مبغضین کی زیادہ تھی حالانکہ حق محبین کیطرف تھا اور یہ اشکال اسیطرح رفع ہوتا ہے کہ کل جماعت مراد لی جاوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد سے اُس عہد تک جس مین اختلاف واقع ہوا اور دوسری حدیث مین صاف یہ موجود ہے کہ مین تم مین دو چیزین چھوڑے جاتا ہون کتاب و سنت جبتک انکی پیروی کروگے گمراہ نہوگے اور ایک حدیث مین ہی کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جسپر مین ہون اور میرے اصحاب اور حاصل کلام یہ ہی کہ جو لوگ متبع ہین قرآن اور حدیث اور صحابہ کرام کے ہمیشہ وہی حق پر ہین اور انہی کی پیروی لازم ہے اور وہی سواد اعظم ہین اس امت کے اگرچہ کسی زمانہ مین یا کسی ملک مین انکی تعداد گھٹ جاوی اور مشرکین اور مبتدعین کی تعداد بڑھ جاوی جب بھی وہی لوگ سواد اعظم ہونگے اور مشرکین اور مبتدعین کسی حال مین سواد اعظم نہین ہو سکتے نہ انکی اتباع کا حکم کبھی آپنے دیا ہے اور یہ مضمون دوسری حدیثون مین غور کرنے سے ثابت ہو جاتا ہے **باب** مَا يَكُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ اس امت مین جو فتنے ہونگے انکا بیان **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةً فَاَطَالَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا اَوْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِاُمَّتِيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ معاذ بن جبل سے روایت ہی ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور اُس مین طول کیا جب نماز سے فارغ ہوے تو ہمنے کہا یا اور لوگون نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے نماز کو لمبا کیا آپنے فرمایا آج مین نے بہت رغبت اور ڈر کے ساتھ نماز پڑہی ہے اللہ جل جلالہ سے تین باتین اپنی امت کے لیے تو اللہ تعالی نے دو باتین تو عنایت کین اور ایک نہین دی ہے اللہ تعالی سے یہ مانگا کہ میری امت پر کوئی غیر دشمن مسلط نہو یعنے ساری امت پر پس یہ خلاف نہوگا اس زمانہ کے جب بہت سے مسلمان نصاری کے محکوم ہوگئے ہین اللہ تعالی نے یہ قبول کر لیا اور مین نے یہ مانگا کہ میری ساری امت ڈوب کر ہلاک نہو یہ بھی قبول کیا اور مین نے یہ مانگا کہ میری امت مین نہ لڑے یہ دعا قبول نہین ہوئی **ف** ایسا ہی ہوا کہ امت محمدی مین آجتک آپس کی لڑائیان قائم ہین یہانتک

کہ مسلمان اس زمانہ میں ضرب مثل ہو گئے ہیں بہوت اور اتفاق میں عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال زویت لی الارض حتی رأیت مشارقہا ومغاربہا واعطیت الکنزین الاصفر والابیض یعنی الذہب والفضۃ وقیل لی ان ملکک الی حیث زوی لک وانی سألت اللہ عز وجل ثلثا ان لا یسلط علی امتی جوعا فیہلکہم بہ عامۃ وان لا یلبسہم شیعا ویذیق بعضہم باس بعض وانہ قیل لی اذا قضیت قضاء فلا مرد لہ وانی لن اسلط علی امتک جوعا فیہلکہم ولن اجمع علیہم من بین اقطارہا حتی یفنی بعضہم بعضا ویقتل بعضہم بعضا واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہم الی یوم القیامۃ وانما اخوف علی امتی ائمۃ المضلین وستعبد قبائل من امتی الاوثان وستلحق قبائل من امتی بالمشرکین وان بین یدی الساعۃ دجالین کذابین قریبا من ثلثین کلہم یزعم انہ نبی ولن تزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ عز وجل قال ابو الحسن لما فرغ ابو عبد اللہ من ہذا الحدیث قال ما اہولہ ثوبان سے روایت ہے جو بنو غلام آزاد تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے زمین سمیٹی گئی یہانتک کہ میں نے اسکے پورب اور پچھم دیکھے اور مجھ دونوں خزانے دیے گئے زرد یا سرخ اور سفید (یعنے روپیوں اور اشرفیوں دونوں کا خزانہ مراد روم اور ایران کا خزانہ ہے روم کا سکہ اکثر سونے کا تھا اور ایران کا چاندی کا) اور مجھ سے کہا گیا کہ تمہاری (امت کی) سلطنت وہیں تک ہوگی جہانتک زمین تمہارے لیے سمیٹی گئی اور میں نے اللہ جل جلالہ سے تین بار چاہا یہ کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یعنی ساری امت کو یا اکثر امت کو اور انکو ٹکڑے ٹکڑے (یعنے الگ الگ گروہ) نہ کرے اور انکی آپس میں لڑائی نہ کراوے تو مجھ سے کہا گیا کہ میں جب کوئی قضاء حکم کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہو سکتا بیشک میں تیری امت کو بہوک سے ہلاک نہ کرونگا اور میں انکے اوپر ساری مخالف زمین کے تمام کفار دنیا سے جمع نہ کرونگا یہانتک کہ وہ خود آپس میں لڑنا خروع کرینگے اور ایک دوسرے کو قتل کرینگے اور جب میری امت میں آپس میں تلوار چلیگی تو پھر قیامت تک وہ تلوار ان میں سے نہ اٹھیگی (یعنے کبھی متفق نہ ہونگے مگر قیامت کے قریب یعنے امام مہدی علیہ السلام کے وقت اور میں سب سے زیادہ جو ڈرتا ہوں اپنی امت پر وہ گمراہ حاکموں کے سبب سے یعنے فاسق اور فاجر بادشاہوں سے کیونکہ ان کے سبب سے رعایا بھی گمراہ ہوگی) اور قریب ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں (اور بتانوں اور شدوں اور جھنڈوں اور مزاروں اور قبروں اور چلوں) کو پوجیں گے (کیونکہ اسکے سوا جو چیز پوجی جاوے اسکو وثن یعنے بت کہتے ہیں) اور قیامت کے سامنے (یعنے قریب) جھوٹے لوگ نکلینگے دجال تیس کے قریب انمیں سے ہر ایک شخص یہ دعوی کرے گا

کہ میں اسکا بنی ہوں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم رہیگا اور انکی مدد ہوتی رہیگی اور جو کوئی ان کا مخالف ہوگا وہ انکو نقصان نہ پہونچا سکیگا یہانتک کہ اللہ جل جلالہ کا حکم آوے ف یعنے قیامت قائم ہو۔ اس حدیث میں کھلا معجزہ ہے آپ کا اور آپنے فرمایا مجھکو زمین کے پورب اور پچھم دکھلائی گئی اور ایسا ہی ہوا کہ اسلام پورب یعنے ترکستان اور تاتار کی ولایت سے لیکر پچھم یعنے اندلس اور بربر تک پہونچا لیکن شمال اور جنوب میں اسلام ایسا رائج نہیں ہوا چنانچہ شمال میں بہت ولایات نصاری کی ہیں اور جنوب میں مشرکین اور بودہ والوں کی اور آپنے فرمایا کہ مجھے روم اور ایران کا خزانہ ملا ایسا ہی ہوا کہ روم اور ایران دونو مسلمانوں نے فتح کیے اور آپنے فرمایا کہ میری امت آپس میں لڑیگی اور یہ یہ آپس کی لڑائی قیامت تک موقوف نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عثمان کی اخیر خلافت میں مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ ہوئی آجتک یہ پھوٹ باقی ہے اور آپنے فرمایا کہ میری امت سب کی سب مخالفین کے حملہ سے ہلاک نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کسی زمانہ میں بھی ساری مسلمان مخالفین سے مغلوب نہیں ہوئے اور ابتک بلاد روم اور ایران اور افغانستان اور نواحی عرب اور مصر اور سودان میں مسلمانی خود مختار حکومتیں باقی ہیں گو ہندوستان کے مسلمان نصاری کی رعیت ہوگئے ہیں اور آپنے فرمایا کہ میری امت کی بعض قبائل بت پرستی کرنے لگیں گے ایسا ہی ہوا بہت سے مسلمان صرف نام کو مسلمان ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کے مزار اور چنبڈی اور علم اور شدی اور چلہ پوجتے ہیں اور بزرگوں کی قبروں پر جانور کاٹتے ہیں اور انکو سجدہ کرتے ہیں اور آپنے فرمایا کہ قیامت کو قریب تیس جھوٹے دجال پیدا ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے تو اس امت میں کئی شخص نبوت کا جھوٹا دعوی کر چکے ہیں اور ہمارے زمانہ میں سید احمد خان نامی ایک شخص نکلا جس نے اپنا درجہ نبی کے برابر قرار دیا اور نبی اور غیر نبی میں کچھ فرق نہیں رکھا گویا نبوت کا دعوی کیا اور دوسرا شخص غلام احمد قادیان میں نکلا اس نے تو معاذ اللہ عیسی ہونے کا دعوی کیا اور وہ کہتا ہے کہ میرے اوپر وحی آتی ہے عربی اور فارسی اور اردو زبان میں یہ بھی دجال ہے انہی تیس دجالوں میں سے جو قیامت کے قریب ظاہر ہونگے ان کے شر سے سب مسلمانوں کو پناہ میں رکھے اور آپنے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہیگا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا وہ اہل حدیث اور اصحاب توحید ہیں ان کا طائفہ برابر قائم ہے اور ہر زمانہ میں مشرکین ضالین اور مبتدعین مقلدین اور جاہلین متعصبین ان کے دشمن رہے اون کو کفر اور لامذہبی کے فتوی دیتے رہے مگر ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست شفقت اس طائفہ پر ہے ان کا کوئی بگاڑ نہیں کر سکتا اور وہ اللہ کی حمایت میں ہیں ہر زمانہ میں انکی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے یہانتک کہ اخیر طائفہ انکا امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور متعصبین مقلدین تو حضرت شیخ ابن عربی کے قول کے موافق امام مہدی

کے اعدا اور مخالفین میں سے ہونگے لیکن آپ کی تلوار سے بہت قتل کیے جاوینگے اور بہت خاموش ہو رہینگے غرض اس حدیث میں جتنی پیشین گوئیاں آپنے فرمائیں وہ سب پوری ہوئیں اور یہ کھلی دلیل ہے آپکے نبوت کی سوا نبی کے اور کوئی ایسی صاف پیشین گوئی نہیں کر سکتا **عن** زینب بنت جحش انہا قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محمر وجھہ وھو یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج وعقد بیدہ عشرۃ قالت زینب قلت یا رسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال اذا کثر الخبث

زینب بنت جحش سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور آپ کا مبارک چہرہ سرخ تھا آپ فرماتے تھے لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس وقت سے جو قریب آئی ہے آج یاجوج ماجوج کی سد میں سے اسقدر کھل گیا اور آپنے انگلیوں سے دس کا ہندسہ بتایا حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اور ہم میں نیک لوگ قائم ہونگے آپنے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہو **ف** تو نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی عذاب آویگا یاجوج اور ماجوج دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب نکلینگی اور انکا بیان خدا چاہے تو آگے آویگا **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتن یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا الا من احیاہ اللہ بالعلم ابو امامہ سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے ایسے جن میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا مگر جسکو اللہ زندہ کرے علم سے **ف** علم سے مراد یہاں یقین کامل ہے یعنے جس کو کشف سے شہود کا مرتبہ حاصل ہو اور عین الیقین کی حالت میں ہو ایسے شخص کا ایمان کبھی متزلزل نہیں ہو سکتا باقی جن لوگوں کو استدلال یا تقلید سے یقین حاصل ہوا ہے وہ تھوڑی سی دیر میں ڈگ سکتے ہیں اور اس زمانہ میں یہی حال ہے کہ دین کے دشمن اور سوسیٹی اور نیچر اخوان الشیاطین ایسے پیدا ہیں کہ بہت سے مومنین راسخ الاعتقاد انکی صحبت میں جانے سے فاسد الایمان ہو جاتے ہیں اور ان کی یقین میں فتور آجاتا ہے اب ان میں سے بعض تو علانیہ بے ایمان بنکر شتر بے مہار کیطرح احکام شرعیہ سے آزاد ہو جاتے ہیں اور بعض اپنے عزیز و اقارب و احباب اور قوم والوں کے ڈر سے نماز روزہ کرتے ہیں لیکن دل میں یقین نہیں ہوتا اسیواسطے ان عبادات کے جو نتائج ہیں مثلاً قلب کا منور ہونا ایمان کا اثر انکے اعمال میں ظاہر ہونا وہ ان میں نہیں ہوتے اور اندونوں کا حال ایکسان ہے کوئی ان میں سے مومن نہیں ہے بلکہ دوسری قسم کے لوگ کفر کے ساتھ نفاق سے بھی موصوف ہیں اسے بچاوے ہر مسلمان کو ان شیاطین کی صحبت سے **عن** حذیفۃ قال کنا جلوسا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ قال حذیفۃ قلت انا قال انک لجریء قال کیف قال سمعتہ یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ وولدہ وجارہ تکفرھا الصلوٰۃ

وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں اونہوں نے کہا تم میں سے کس کو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنہ کے باب میں حذیفہ نے کہا مجھکو حضرت عمر نے فرمایا تم بڑی بہادر ہو (کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرے لوگ ایسی باتیں پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے اور تم پوچھ لیتے تھے اور یاد رکھنے میں بھی بہادر ہو کہ دوسرے لوگ بھول گئے اور تم کو یاد ہے) اچھا کیسی ہے وہ حدیث بیان کرو اونہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی کو فتنہ ہوتا ہے اسکی گھر والوں (جورو) کا اور اولاد کا اور ہمسایہ (دوست آشنا) کا (کبھی ان میں مصروف ہوکر خدا سے غافل ہوجاتا ہے) لیکن اُسکا کفارہ ہے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنا) اور نہی عن المنکر (بری بات سے منع کرنا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میری مراد اس فتنہ سے نہیں ہے بلکہ وہ فتنہ بیان کرو جو سمندر کی موج کیطرح اونڈ آویگا حذیفہ نے کہا اس فتنہ سے تم کو کیا مطلب تمہارے اور اسکے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاویگا (کہ پھر کبھی بند نہ ہوسکے) یا کھل جاویگا اونہوں نے کہا نہیں ٹوٹ جاویگا حضرت عمر نے کہا تو پھر تو کبھی بند ہونے کی لائق نہیں رہیگا شقیق نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا حذیفہ سے) ہمنے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے اُس دروازہ کو اونہوں نے کہا وہ تو ایسا جانتے تھے جیسے یہ جانتے ہیں کہ کل کے دن کے بعد پھر رات آویگی ہمنے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو وہمکا اور مغالطہ تھی پھر ہم ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھتے ہوئے کہ وہ دروازہ کون شخص تھا (جسکے سبب سے فتنے بند تھے) ہم نے مسروق (ایک بڑے تابعی ہیں) سے کہا تم اُن سے پوچھو اونہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

ف انہی کی ذات روکے تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی جب سے حضرت عمر شہید ہوئے مسلمانوں پر آفت آگئی حضرت عثمان کے عہد سے دلوں میں کدورت شروع ہوئی آخر آپس میں جنگ چھڑ گئے جو آج تک قائم ہے

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِيهِ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطبنا فقال انه لم يكن نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته
على ما يعلمه خير لهم وينذرهم ما يعلمه شر لهم وان امتكم هذه جعلت عافيتها في اولها وان آخرها
يصيبهم بلاء وامور تنكرونها ثم تجيء فتن ترقق بعضها بعضا فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم
تنكشف ثم تجيء فتنة فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف فمن سره ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة
فلتدركه موته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر وليات الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع
امامه فاعطاه صفقة يمينه وثمرة قلبه فليطعه ما استطاع فان جاء آخر ينازعه فاضربوا عنق الآخر
قال فدخلت رأسي من بين الناس فقلت انشدك الله انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال فاشار بيده الى اذنيه فقال سمعته اذناي ووعاه قلبي عبد الرحمن بن عبد رب كعبہ سے روایت ہے
میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ پاس گیا وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ انکے پاس جمع تھے میں نے
ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں اترے آپ ایک مقام میں اترے
تو ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ لگا رہا تھا کوئی تیر مار رہا تھا کوئی اپنے جانوروں کو چرانے لگا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے موذن نے آواز دی نماز کے لیے جمع ہو جاؤ ہم سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ بیان کیا تو فرمایا
مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا مگر اسپر یہ ضرور تھا کہ اپنی امت کو وہ باتیں بتلا دیوے جو انکے لیے بہتر جانتا ہو اور ان
باتوں سے ڈرا دیوے جو انکے لیے بری سمجھتا ہو اور تمہاری یہ امت اسکی سلامتی شروع حصہ میں ہے اور اسکے اخیر حصے پر
بلا آویگی اور ایسے کام ہونگے جنکو تم برا جانتے ہو پھر فتنے آوینگے ایسے کہ ایک کے سامنے دوسرا ہلکا معلوم ہوگا (یعنی
ایک سے ایک سخت فساد پیدا ہونگے) مومن کہیگا پس اس فتنے میں میری تباہی ہے یہ وہ فتنہ موقوف ہو جاویگا اور
دوسرا آویگا مومن کہیگا اس میں میری تباہی ہے یہ وہ بھی اڑ جاویگا تو جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ دوزخ سے دور رہے
اور جنت میں جاوے تو وہ اسکی کوشش کرے کہ مرتے وقت اسکو یقین ہو اللہ تعالے پر اور قیامت پر اور لوگوں سے وہ سلوک
کرے جسکو وہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اسکے ساتھ کریں اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنی قسم کا ہاتھ دیدے
اور دل کا عہد تو اب اسکی اطاعت کرے جہانتک ہو سکے اب اگر دوسرا امام آوے اس سے جھگڑنے کو اور اپنے سے
بیعت کرنیکو کہے) تو دوسرے کی گردن مارو (جو بعد آیا کیونکہ جب پہلے سے بیعت کر چکے تو اس کی امامت صحیح ہو گئی
ایسا سکے ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہو سکتا) عبد الرحمان نے کہا میں نے یہ سنکر اپنا سر لوگوں میں سے نکالا اور میں نے
(عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے) کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا تمنے یہ سنا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے

اشارہ کیا اپنے کانون کیطرف اور کہا میری دونو کانون نے اسکو سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ف بعض بے وقوف دشمن اہل بیت جن پر خدا لعنت کرے اس حدیث سے یہ دلیل لیتے ہین کہ یزید بن معاویہ علیہ ما یستحقہ کی امامت صحیح تہی کیونکہ لوگ اس سے بیعت کر چکے تہے اب امام حسین علیہ السلام کا ارادہ امامت کیلیے درست نہ تہا نہ انکا انکار کرنا یزید کی بیعت سے اور اسوجہ سے معاذ اللہ امام حسین علیہ السلام کو شہید نہین کہہ سکتے اور انکا مارنا اور قتل کرنا جائز تہا اور اسکا جواب یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور اہل مدینہ اور اہل عراق نے یزید سے بیعت نہین کی تہی پس انکو یزید کے حکم کی اطاعت واجب نہ تہی اور اسکے سوا یزید فاسق اور فاجر تہا اور احکام شرعیہ کے برخلاف کرتا تہا پس وہ بحکم شرع قابل عزل ہو چکا تہا اور اسکا عزل امت محمدی پر واجب تہا علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور ایک بات اور ہے وہ یہ کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے یزید کے باپ معاویہ کو اپنی طرف سے بطور نائب کے مقرر کیا تہا وہ بھی اس شرط سے کہ اسکی کتاب اور اسکے رسول کی سنت اور ابوبکر اور عمر کی سیرت پر چلین اور انکے بعد خلافت انہی مستحق کیطرف رجوع کرے گی یعنے جناب امام حسن یا جناب امام حسین علیہما السلام کیطرف اور معاویہ نے اس مین سے ایک شرط بھی پوری نہ کی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر تو یہ چلے کہ نائب اور جانشین رسالت یعنی جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دینے پر خوش اور مسرور ہوئے اور یزید ملعون کی اس فتنہ انگیزی اور شرارت پر آفرین کی اور جب خبر شہادت جناب آقائی امام حسن علیہ السلام کی پہنچی تو یہ کہنے لگی حمزۃ اطفأ اللہ یعنے آپ کی ذات ایک خونخواری تہی جسکو اللہ نے بجھا دیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت پر یون چلے کہ باوجودیکہ یزید فاسق اور فاجر تہا اور کسیطرح سے مستحق خلافت نہ تہا آپنے اپنی زندگی مین اس سے بیعت کرادی وہ بھی زور و جبر اور یہ فرمایا کہ یہ سنت ہے ابوبکر اور عمر کی اسپر عبدالرحمان بن ابی بکر نے کہا نہین بلکہ سنت ہرکسری اور قیصر کی اور یہ ظاہر ہے کیونکہ باپ کے بعد نالائق اور بدکار بیٹے کا حاکم ہونا ایران اور روم کی سلطنت کا طریقہ ہے خلافت کو اس سے کیا واسطہ عمر کا تو یہ طریق تہا کہ جب وفات ہونے لگی تو خلافت کو چھ اکابر صحابہ کی رائے پر چھوڑا اور یہ تصریح کردی کہ میرے بیٹے عبداللہ کو اس مین کوئی حق نہین ہے حالانکہ عبداللہ بڑے متقی پرہیزگار اور افاضل صحابہ اور دانشمندان وقت اور صلحای زمانہ مین سے تہے اور ہر طرح خلافت کے لائق تہے پس معاویہ یزید کے باپ خود شروط نیابت کے خلاف کرنیکی وجہ سے معزول ہو چکے تہے اب ان کا یزید اپنے بیٹے کو وہ بھی بالجبر خلیفہ بنا دینا کیونکر صحیح ہوگا بلکہ ہم کہتے ہین کہ جب معاویہ نے شروط مقررہ کا جن پر انکو نیابت ملی تہی خلاف کیا تو وہ معزول ہوئے اور خلافت بدستور سابق جناب امام حسن علیہ السلام کیطرف لوٹ آئی اور انکے بعد جناب امام حسین سید الشہداء علیہ الوف السلام خلیفہ اور امام ہوئے علاوہ اسکے بیعت مین یہ ضرور ہے کہ جو لوگ افضل اور اشرف اور

عمائد اور رؤسا اور بوڑھے اور بزرگ ہون وہ بیعت کرین یعنے اہل حل وعقد اور یزید سے ایسے کسی شخص نے بیعت نہین کی تھی صرف چند اوباش نوجوان کم عقلون نے وہ بھی جان کے ڈر سے وقت صرف شام کے بدمعاشون نے بیعت کرلی تھی ایسی بیعت سے کیا ہوتا ہے اور حدیث کا یہی مطلب ہے کہ اہل حل وعقد یعنے مسلمانون کے تمام رؤسا اور عمائد ہر ملک کے اس شخص کو قبول کرین اسکے بعد اسکے ہوتے ہوئے دوسرا امام نہین ہوسکتا یہ صحیح ہے اور اگر مطلق بیعت مراد ہو تو بڑی خرابی لازم آویگی اور مسلمان بالکل تباہ ہوجاوین گے کیونکہ ہر ایک بدمعاش امام اور خلیفہ وقت کے مرتے ہی اپنے گھر مین چند بدمعاشون سے بیعت کرالیگا اور بموجب حدیث یہ دعوی کریگا کہ پہلے بیعت مجھ سے ہوچکی ہے اب دوسرے کسی امام کا مقرر ہونا جائز نہین اور لوگ ایک آفت مین پڑین گے کہ جو خلافت کے لائق ہوگا وہ تو امام نہ ہوسکیگا اور یہ شرابی لچا بدمعاش اپنے مزے سے حکومت کریگا اگر کوئی نالائق حدیث کا یہ مطلب سمجھے تو اسکے فہم پر آفرین ہے اب شہید کسے کہتے ہین جو ظلم سے مارا جاوے اور جناب امام حسین جس ظلم سے مارے گئے اسکی نظیر دنیا مین نہین ملتی کہ تمام بال بچے دوست آشنا عزیز واقربا یہانتک کہ شیرخوار بچے بھی مارے گئے خود بھی مارے گئے لاشین روندی گئین زنانہ کی ہتک حرمت ہوئی سر مبارک کہین جسد کہین اب شہادت اور کس چڑیا کا نام اور کونسی شہادت تڑپکر اس سے دم وگماں مین بھی آسکتی ہے بلکہ آپ بلاشتباہ سید الشہدا ہین اللہ تبارک وتعالی ہمکو آپ کی غلامی اور کفش برداری مین رکھے اور جو مردود آپ کو شہید نہین جانتے انکو ہم قیامت مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جواب دین گے اور اللہ چاہیگا تو ان کا حشر یزید پلید اور اسکے اعوان وانصار کے ساتھ ہوگا وما علینا الا البلاغ

باب التثبت فی الفتنۃ فتنے کے وقت حق پر جمے رہنا **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بکم وبزمان یوشک ان یاتی یغربل الناس فیہ غربلۃ وتبقی حثالۃ من الناس قد مرجت عہودہم وامانا تہم فاختلفوا وکانوا ہکذا وشبک بین اصابعہ قالوا کیف بنا یا رسول اللہ اذا کان ذلک قال تاخذون ما تعرفون وتدعون ما تنکرون وتقبلون علی خاصتکم وتذرون امر عوامکم عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اس زمانہ مین جب لوگ چھانے جاوینگے (جیسے آٹا چھانا جاتا ہے تو چھلنی مین بھوسے کے سوا کچھ نہین رہتا ایسی دنیا چھلنی کیطرح ہوگی اور اچھے لوگ گذر جاوین گے) اور بھوسی کیطرح (خراب) لوگ رہجاوین گے انکی عہد اور امانات ملجل جاوین گے اور بگڑ جاوین گے اور اچھے اور بُرے مختلف ہوکر ایسے ہوجاوین گے اور آپ نے انگلیون کو انگلیون مین ڈالا (یعنے ایماندار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہیگی) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسوقت ہم کیا کرین آپ نے فرمایا جو بات

کو اچھا سمجھتے ہو وہ کرو اور جس کو برا سمجھتے ہو اسکو چھوڑ دو اور خاص اپنی فکر کرو عوام کا خیال چھوڑ دو **فائدہ** جب عوام سے ضرر اور نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترک کی اجازت ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت یا ابا ذر وموتا یصیب الناس حتی یقوم البیت بالوصیف یعنی القبر قلت ما خار لی ورسولہ او قال اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر قال کیف انت وجوعا یصیب الناس حتی تاتی مسجدک فلا تستطیع ان ترجع الی فراشک ولا تستطیع ان تقوم من فراشک الی مسجدک قال قلت اللہ ورسولہ اعلم او ما خار اللہ لی ورسولہ قال علیک بالعفر ثم قال کیف انت وقتلا یصیب الناس حتی تغرق حجارۃ الزیت بالدم قلت ما خار اللہ ورسولہ قال الحق بمن انت منہ قال قلت یا رسول اللہ افلا اخذ سیفی فاضرب بہ من فعل ذلک قال شارکت القوم اذا ولکن ادخل بیتک قلت یا رسول اللہ فان دخل بیتی قال ان خشیت ان یبهرک شعاع السیف فالق طرف ردائک علی وجهک فیبوء باثمہ واثمک فیکون من اصحاب النار ابوذر غفاری سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت آویگی (شاید طاعون عموماس مراد ہے جو حضرت عمر کی خلافت میں ہوا) یہانتک کہ ایک قبر کی قیمت ایک بردہ ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اسکا رسول میرے لیے پسند کریں یوں کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا صبر کیجیو پھر آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر قحط پڑے گا اور بھوک کا غلبہ ہوگا یہانتک کہ تو اس مسجد میں آوے گا پھر تو اپنے بچھونے تک لوٹنے کی طاقت نہ رکھیگا اور اپنے بچھونے سے مسجد تک آنیکی میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے یا یوں کہا جو اللہ اور اسکا رسول پسند کریں آپنے فرمایا تو لازم کر لیجیو اپنے اوپر حرام سے بچنے کو اگر بھوکا ہوا پھر آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ قتل ہونگے (مدینہ منورہ کی) یہانتک کہ حجارۃ الزیت (ایک پتھریلا مقام ہے مدینہ طیبہ میں) خون سے غرق ہوجاویگا میں نے کہا جو اللہ اور اسکا رسول پسند فرماوے آپنے فرمایا تو جن لوگوں میں ہے ان سے ملا رہیو (یعنے اہل مدینہ اور خدا اور رسول کے ساتھ رہ) ابوذر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تلوار لیکر ان لوگوں کو نہ ماروں جو ایسا کریں (یعنے اہل مدینہ کو قتل کریں) آپنے فرمایا ایسا کرے تو تو بھی فسادیوں میں شریک ہوگیا بلکہ اپنے گھر میں بیٹھ رہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ میرے گھر میں گھس آوے (تو میں کیا کروں) آپنے فرمایا اگر تجھ کو تلوار کی چمک کا ڈر ہو تو اپنی چادر کا کونا اپنے مونہ پر ڈال (اور قتل ہوجا) وہ قتل کرنیوالا اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخی ہوگا **ف** اس حدیث میں یزید بن معاویہ ہی کی تعریف

ہے اس مردود نے جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنیکے بعد اہل مدینہ پر لشکر کشی کی اور جس قدر بوڑھے صحابہ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے زندہ تھے انکو قتل کرایا یہاں تک کہ حرہ یعنے حجارۃ الزیت بالکل غرق خون ہوگیا اور سیر ہی چین نہ لیا ازواج مطہرات کی تین کرائی بی بی ام سلمہ کا گھر لوٹ لیا حرم محترم اور مسجد نبوی مین گھوڑے بندھوائے نماز سے موقوف کرادی گھوڑون کی پچھاڑی آپ کی قبر شریف کی طرف رکھی کہ وے اسیطرف لید اور پیشاب کرتے تھے اسیوقت کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کیا کہ ایسے سخت وقت مین صبر کیجیو اور قتل ہوجائیو اللہ تعالی ان مردود قاتلین کو جہنمی کرے گا اسحدیث سے صاف نکلتا ہے کہ یزید اور اسکی ہمراہی اور اعوان انصار سب جہنمی ہین عن ابی موسی حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ لھرجا قال قلت یا رسول اللہ ما الھرج قال القتل فقال بعض المسلمین یا رسول اللہ انا نقتل الان فی العام الواحد من المشرکین کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بقتل المشرکین ولکن یقتل بعضکم بعضا حتی یقتل الرجل جارہ وابن عمہ وذا قرابتہ فقال بعض القوم یا رسول اللہ ومعنا عقولنا ذلک الیوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزع عقول اکثر ذلک الزمان ویخلف لہ ھباء من الناس لا عقول لھم ثم قال الاشعری وایم اللہ انی لاظنھا مدرکتی وایاکم واکم اللہ مالی ولکم منھا مخرج ان ادرکتنا فیما عھد الینا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ان لا نخرج منھا کما دخلنا فیھا ابوموسی اشعری سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ قیامت کے سامنے خون ریزی ہوگی یعنے ہرج ہمنے عرض کیا ہرج کیا ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا قتل بعضے مسلمانون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو اب بھی ایک سال مین اتنے مشرکون کو مارتے ہین آپنے فرمایا یہ مشرکون کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم آپس مین ایکدوسرے کو قتل کروگے یہانتک کہ آدمی اپنے پڑوسی اور چچا کے بیٹے کو ماریگا اور اپنے رشتہ دار کو بعض لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اسوقت ہم مین عقل بھی ہوگی یا نہین آپنے فرمایا نہین اس زمانہ کے اکثر لوگون کی عقلین سلب ہوجاوینگی (رجانی رہین گی) اور وہ لوگ باقی رہجاوینگے جو ذلیل اور خوار ہین ذرون کیطرح جو شعاع مین سورج کے اڑتے ہین ان مین عقلین نہ ہونگی (اور ہوا اور ہوس اور حرص کے بندی ہونگے دنیا کیلیے اپنے عزیزون اور دوستون کو ماریگے) پھر ابوموسے اشعری نے کہا قسم خدا کی مین سمجھتا ہون کہ شاید یہ زمانہ مجھکو اور تمکو پاوے اور قسم خدا کی اگر یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پاوے گا تو نہ مین نہ تم اس مین سے نکل سکوگے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے عہد کیا ہے کہ اس مین سے نکلا نہ جاویگا جیسے اس مین جاوینگے عن عدیسۃ بنت اھبان قالت لما قتل علی بن ابی طالب ھھنا البصرۃ دخل

عَلَيَّ أَفَيَقَالَ يَا بَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِينُنِي عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَالَ بَلَى قَالَ فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ أَخْرِجِي سَيْفِي قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ وَلَا فِي سَيْفِكَ عدیہ بنت اہبان سے روایت ہے جب جناب امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ یہان بصرے مین آئے تو سیر یاب پاس گئے اور کہا اے ابو مسلم تو میری مدد نہین کرتا ان لوگون پر (یعنے اہل شام پر) ابو مسلم نے کہا کیون نہین پھر اونہون نے اپنے ایک چھوکری کو بلایا اور اس سے کہا میری تلوار نکال لا وہ لائی ابو مسلم نے ایک بالشت برابر اسکو باہر نکالا (نیام سے) دیکھا تو وہ لکڑی کی ہی پھر ابو مسلم نے کہا تمہارے جانی دوست اور تمہارے چچا کے بیٹے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا ہی حکم دیا ہے جب مسلمانون مین فتنہ ہووے تو ایک تلوار لکڑی کی بنالے اب اگر تمہاری خوشی ہے تو مین اسی تلوار کو لیکر تمہارے ساتھ نکلتا ہون جناب امیر نے فرمایا کچھ حاجت نہین مجھ کو تیری اور نہ تیری تلوار کی ف اور انکو لڑائی سے معاف کر دیا یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تلوار لکڑی سے بنالے اسصورت مین ہے جب مسلمانون مین فتنہ ہو اور جانب حق معلوم نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ خاموش رہے کسی فرقہ کا شریک نہ ہو اگر کوئی اسے مارڈالے تو صبر کرے اور اسحالت مین نہین ہے جب ایک امام برحق موجود ہو جیسے جناب امیر علی مرتضے تھے انکے ساتھ ہو کر تو باغیون سے اور ظالمون سے لڑنا جائز بلکہ ثواب ہی اور اگر جائز نہوتا تو جناب امیر کبھی باغیون سے لڑائی نکرتے اور یہ مسئلہ خود قرآن مین مصرح ہے وان طائفتان من المومنین اقتتلوا اخیر تک اس مین حکم ہے طائفہ باغیہ سے قتال کرنیکا یہانتک کہ وہ بغاوت سے باز آوے لیکن اسپر بھی بعض صحابہ نہایت محتاط تھے اونہون نے مسلمانون کا قتل گوارا نہ کیا اگرچہ سب وہ یہ جانتے تھے کہ حق جناب حضرت علی مرتضی کے ساتھ ہی اور معاویہ اور ان کے ہمراہی سب خاطی اور باغی ہین جو امام حق کی عدول حکمی کرتے ہین اور اسکی دلیل یہ ہی کہ ابو مسلم جناب امیر کے ساتھ نکلنے کو اور آپکی مدد کرنے کو مستعد ہوئے اور یہی حال ابو ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور ابو درداء اور بہت صحابہ کا ہوا کہ انہون نے لڑائی سے معافی چاہی اور جناب امیر نے انکو معاف رکھا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا بِسُيُوفِكُمُ الْحِجَارَةَ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ ابو موسی اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب ایسے فتنے ہونگے جیسے اندھیری

رات کے حصے صبحکو آدمی ان مین مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبحکو کافر ہوگا ان فتنون مین جو بیٹھا ہوا وہ بہتر ہے اس سے جو کھڑا ہوا اور جو کھڑا ہوا وہ بہتر ہے اس سے جو چل رہا ہو اور جو چل رہا ہو وہ بہتر ہے اس سے جو دوڑ رہا ہو اور ان فتنون مین اپنی کمانین توڑ ڈالو اور کمانون کے چلے کاٹ ڈالو اور اپنی تلوارین پتھر پر مار کر کند کر دو (یا توڑ ڈالو) اگر تم مین سے کسی کے پاس کوئی گھس آوے (اسکے مارنیکو) تو وہ ویسا ہی کرے جیسے آدم علیہ السلام کے دو بیٹون (ہابیل اور قابیل) مین جو بہتر تھا اُس نے کیا **ف** ہابیل نے اپنے بھائی قابیل کو نہین مارا بلکہ یون کہا تو مجھے اگر ماریگا تب بھی مین تجھے نہین مارونگا مراد اس سے مسلمانون کی آپس مین جو فتنے ہوے وہ ہین اور مطلب آپکا یہ ہے کہ ان فتنون مین لڑنا اور مسلمان کو مارنا گویا فتنے کی تایید کرنا ہے پس گھر مین خاموشی سے بیٹھے رہنا بہتر ہے اور جس قدر کوئی زیادہ حرکت کریگا اوتنا ہی وہ برا ہے اور بعض صحابہ جیسے ابن عمر اور عمران بن حصین وغیرہما کا قول اسی حدیث کے موافق یہ ہے کہ فتنہ مین مسلمانپر ہاتھہ اوٹھانا جایز نہین اگر وہ مارنے آوے تو صبر کرے اور مار کھاکر اسکا دفع کرنا بھی جایز نہین اور جمہور صحابہ اور تابعین یہ کہتے ہین کہ حق کی تایید اور مدد کرنا بہتر ہے اور خاطیون اور باغیون کا مارنا ثواب ہے اور عمار بن یاسر نے معاویہ کے لشکر سے کہا کہ ہم تمسے لڑتے ہین اسی کتاب کے موافق **عن** ابی بردۃ قال دخلت علی محمد بن مسلمۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا ستکون فتنۃ وفرقۃ واختلاف فاذا کان ذلک فات بسیفک احدا فاضربہ حتی ینقطع ثم اجلس فی بیتک حتی تاتیک ید خاطئۃ او منیۃ قاضیۃ فقد وقعت ونعلت ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبردہ سے روایت ہے مین محمد بن مسلمہ پاس گیا انہون نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب مین ایک فتنہ ہوگا اور پھوٹ ہوگی اور اختلاف ہوگا (مسلمانون مین) جب یہ زمانہ آوے تو تو اپنی تلوار لیکر احد پہاڑ پر جا اور اسپر مارتا رہیانتک کہ وہ ٹوٹ جاوے پھر اپنے گھر مین بیٹھا رہیانتک کہ کوئی باغی اور خاطی تجھہ کو مار ڈالے یا تیری موت آجاوے محمد بن مسلمہ نے کہا تو یہ فتنہ آگیا اور مین نے وہی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا **باب** اذا التقی المسلمان بسیفیہما جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوارین لیکر ایک دوسرے سے بھڑین **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلمین التقیا بسیفیہما الا کان القاتل والمقتول فی النار انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوارین لیکر بھڑین تو قاتل اور مقتول دونون جہنم مین جاوین گے **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قالوا یا رسول اللہ ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل صاحبہ ابوموسی سے بھی ایسی ہی روایت

ہے اس مین اتنا زیادہ ہی لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم مین جاوے گا مگر مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنا چاہتا تھا **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا التقی المسلمان حمل احدھما علی اخیہ السلاح فھما علی جرف جھنم فاذا قتل احدھما صاحبہ دخلا ھا جمیعا ابوبکرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتیار اٹھاوین تو دونو دوزخ کے کنارے پر ہین پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونون دوزخ مین جاوین گے **ف** یہ صورت اسوقت ہی جب دونو ایک ساتھ ہتیار لیکر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے اوٹھین لیکن اگر کوئی شخص ہتیار لیکر مارنے کو آوی تو اپنے تئین بچانا درست ہی اور اگر بچانے مین حملہ کرنے والا مارا جاوی تو وہی دوزخ مین جاویگا بچانیوالے کا کوئی قصور نہین **عن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ عبد اذھب اخرتہ بدنیاہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا درجہ اس شخص کا ہوگا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے لیے کھوئی **ف** اپنے تئین دنیا کچھی فائدہ نہین ہوا اور آخرت بھی برباد گئی خسر الدنیا والاخرہ ہوا جیسے کوئی دوسرے کے فائدہ کے لیے جھوٹی گواہی دیوے یا کسی مسلمان کا خون کرے **باب** کف اللسان فی الفتنۃ فتنہ مین زبان روکنا **ف** ایسا نہ ہو زبان سے ناحق بات نکلے اور سخت گنہگار ہو یا فتنہ مین شریک سمجھا جاوی یا اسکی بات سے فتنہ کو ترقی ہو **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاھا فی النار اللسان فیھا اشد من وقع السیف عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ایسا ہوگا جو ساری عرب کو گھیر لیگا اور اس مین جو لوگ مارے جاوینگے وہ دوزخ مین جاوین گے اور زبان سے بات کہنا اس مین تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہوگا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والفتن فان اللسان فیھا مثل وقع السیف ابن عمر سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتنون سے بچو کیونکہ ان مین زبان تلوار سے بدتر ہے **عن** علقمۃ ابن وقاص قال مر برجل لہ شرف فقال لہ علقمۃ ان لک رحما وان لک حقا وانی رایتک تدخل علی ھؤلاء الامراء وتتکلم عندھم بما شاء اللہ ان تتکلم بہ وانی سمعت بلال بن الحارث المزنی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب اللہ عز وجل لہ بھا رضوانہ الی یوم القیمۃ وان احدکم لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب اللہ عز وجل علیہ بھا سخطہ الی یوم یلقاہ

قَالَ عَلْقَمَةُ فَانْظُرْ وَيْحَكَ مَاذَا تَقُولُ وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهِ فَرُبَّ كَلَامٍ مَنَعَنِي أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ علقمہ بن وقاص سے روایت ہے اُن کے سامنے سے ایک شخص گذرا جو بزرگی والا تھا علقمہ نے اس سے کہا تیرا حق قرابت کا بھی مجھ پر ہے اور دوسرا حق بھی ہے اور میں دیکھتا ہوں تو ان امیروں پاس جاتا ہے اور جو اللہ چاہتا ہے وہ باتیں نکالتا ہے اور میں نے سنا بلال بن حارث مزنی سے جو صحابی تھے آن حضرت صلعم کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک بات منہ سے نکالتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے اور وہ نہیں سمجھتا کہ اس بات کا اثر کیا ہوگا اور کتنا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت تک اپنے رضامندی اس بندے سے لکھ دیتا ہے اور تم میں سے کوئی ایک بات منہ سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کی ہوتی ہے اور اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک اثر کریگی لیکن اللہ تعالےٰ قیامت تک اپنی ناراضی اس بندے سے لکھ دیتا ہے علقمہ نے کہا تو اب تو سمجھ لے کیا کہتا ہے اور کیا باتیں منہ سے نکالتا ہے اور میں تو کبھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں لیکن بلال کی حدیث کی وجہ سے اسکو منہ سے نہیں نکالتا **ف** مطلب علقمہ کا یہ ہے کہ بات کہنے میں احتیاط اور غور لازم ہے یہ نہیں کہ جو منہ میں آیا کہدیا شتر بے مہار کی طرح ٹرٹر کرنیوالا بیوقوف ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناگوار ہو جاتی ہے پس وہ ایک بات کی وجہ سے دوزخی ہو جاتا ہے لاحول ولا قوۃ اعوذ بک من شر لساني **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا ابوہریرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہتا ہے اللہ کی ناراضی کی اور وہ اس میں برائی نہیں پاتا لیکن اس بات کی وجہ سے ستر برس تک دوزخ کی آگ میں گرتا چلا جاویگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر وہ یا بہتر بات کہے یا خاموش رہے (بڑی مشکل نصیحت ہے بڑوں کی مشق اور محنت سے یہ بات حاصل ہوتی ہے) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا محمد بن عبدالرحمن سے روایت ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ایک ایسی بات بتلا دیجئے جسکو میں مضبوط تھامی رہوں آپ نے فرمایا یوں کہہ اللہ میرا رب ہے پھر اسپر جما رہ **ف** جیسے قرآن میں ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا لیکن یہ استقامت بہت

منزل مقام ہے بڑے بڑے عرفا اور اولیا کو حاصل ہوتا ہے زبان سے سب اسکو رب کہتے ہین لیکن ذرا سا کام پڑے تو خدا کو بھول کر دوسرون سے التجا کرنے لگتے ہین **ف** بن نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو زیادہ ڈر میری اور کس کا ہے آپنے اپنی زبان تھامی اور فرمایا اس کا ہے **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تنہا سفر مین ایک بار مین صبح کو آپ سے قریب ہوا اور ہم چل رہے تھے مین نے عرض کیا یارسول اللہ مجھکو ایسا عمل بتلایے جو مجھکو جنت مین لیجاوے اور دوزخ سے دور کردے آپنے فرمایا تونے بڑی بات پوچھی اور یہ امر آسان ہے جسپر اللہ تعالی آسان کرے تو اللہ کو یکتا جان اسکے ساتھ کسیکو شریک مت کر اور نماز کو ادا کر اور زکوۃ دی اور رمضان کے روزے رکھ اور خانہ کعبہ کا حج کر پھر آپنے فرمایا مین تجھے جنت کے دروازے بتلاؤن روزہ تو سپر (ڈھال) ہے اور صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی انگار کو اور آدمی کی نماز بیچ رات مین (یعنے تہجد) پھر یہ آیت پڑھی تتجافی جنوبھم عن المضاجع اخیر تک پھر فرمایا مین تجھے خلاصہ اور حاصل اور چوٹی اس سب کی بتلاؤن وہ جہاد ہے اسکی راہ مین پھر فرمایا ان سب کا سون کا جس پر مدار ہے اسکو بتلاؤن مین نے عرض کیا جی ہان بتلایے آپنے اپنی زبان تھامی اور فرمایا اسکو روکے رہ مین نے عرض کیا اے اللہ کے نبی کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ہماری باتون پر آپنے فرمایا تیری ماں تجھپر رووے اے معاذ پھر لوگ اوندھے منہ دوزخ مین کسیلیے گرائے جاوین گے اپنی باتون ہی کیوجہ سے (معاذ اللہ معاذ اللہ زبان بھی کیسی نازک چیز ہے) **عن** أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ام المومنین ام حبیبہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ہر بات کا اسپر وبال ہی ہوگا اور کسیکا بھی

فائدہ نہ ہوگا مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کا البتہ یہی باتین کام آوینگی) عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰی اُمَرَآئِنَا فَنَقُوْلُ الْقَوْلَ فَاِذَا خَرَجْنَا قُلْنَا غَیْرَہٗ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ ذٰلِکَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّفَاقَ ابو الشعثاء سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا ہم بعض امیرون پاس جاتے ہین اور انکے روبرو باتین کرتے ہین ان کی خوش کرنے کو جب وہان سے باہر نکلتے ہین تو اسکے خلاف کہتے ہین (انکے برائی ہی کرتے ہین) انہون نے کہا ہم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو نفاق سمجھتے تھے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے اسلام کی عمدگی مین یہ ہے کہ جو چیز کام نہ آوے اسکو ترک کرے

ف یعنے جو چیز حرام یا مکروہ ہو اس کا ترک ہر مسلمان کو ضرور ہے خواہ اسکا اسلام عمدہ ہو یا نہ ہو لیکن عمدہ اور اچھا مسلمان وہ ہے جو بیکار اور غیر مفید بات کو بھی ترک کرے اگرچہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو یعنے مباح ہو لیکن اسکے کرنے مین عقبے کا فائدہ نہ ہو لہذا ایسی بات مین مدت وقت ضائع ہوتا ہے اور وقت سے بہتر اور بیش بہا چیز دنیا مین کوئی نہین ہے جو لوگ وقت کی قدر نہین کرتے اور اسکو لہو و لعب اور کھیل اور لغو مین کھوتے ہین انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اشرفیان اور جواہرات اور عمدہ اور بیش قیمت لباس دریا یا کنوے مین ڈالے۔ یہ حدیث ایک عمدہ اصل ہے علم اخلاق کی اور تمام نصائح کا خلاصہ اسحدیث مین ہی ہے بیچ تو یہ ہے کہ صرف یہ حدیث آدمی کے عمل کرنے کے لیے عمر بھر کافی ہے اور ساری عمر گذر جاتی ہے مگر اسحدیث پر پورا عمل نہین ہو سکتا ہر آدمی سے کوئی نہ کوئی کام لغو اور بیکار ضرور سرزد ہو جاتا ہے اگرچہ اس مین عقبے کا مواخذہ نہ ہو مگر اسکا نقصان ہوتا ہے اگر اسکے بدل ذکر الٰہی یا تعلیم علم دین مین یا تعلم مین مصروف ہوتا تو کس قدر ثواب اسکے نامہ اعمال مین لکھا جاتا گویا اس نے اپنے فائدے کو بالکل ڈبو دیا دوسری حدیث مین ہے کہ اہل جنت حسرت نہ کرینگے مگر اسوقت پر جو بغیر ذکر الٰہی کے گذرا حافظ ابن حجر نے کہا یہ حدیث نصف اسلام ہے اور نصف مین دوسرے سب حدیثین اور ابن ابی زید نے کہا کہ ایک حدیث اور دوسری یہ حدیث کہ کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی بھائی مسلمان کے لیے نہ چاہے تیسری یہ حدیث کہ جو ایمان رکھتا ہو اللہ اور پچھلے دن پر وہ یا نیک بات کہے یا چپ ہو رہے نکالا اندنون کو بخاری اور مسلم نے اور چوتھی یہ حدیث کہ ایک شخص نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا مجھے وصیت فرمائیے آپنے فرمایا غصے مت ہو پھر پوچھا پھر یہی فرمایا نکالا اسکو بخاری نے تیسری اصل میرے اخلاق کی اور چوتھی تمام خوبیون اور بھلائیون کی مترجم کہتا ہے یہ حدیث بھی صحیح ہے ابن عبد البر نے کہا اسکی راوی ثقہ ہین یعنے من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور یہ حدیث کیل کافی ہے اور شامل ہے ان تینون حدیثون کو بھی

کس لیے کہ جب بے کار بات چھوڑ دینا اسلام کی عمدگی کا باعث ہوا تو بری بات کا چھوڑنا بطریق اولی ضرور ہوا اور عضہ برا ہے اسی طرح بری بات منہ سے نکالنا مضر ہے تو تیسری اور چوتھی حدیث اس میں آگئی اسیطرح پہلی حدیث بھی اس میں داخل ہے اس طرح سے کہ مومن بھائی کے لیے وہ نہ چاہنا جو اپنے لیے چاہتا ہے برا اور مذموم ہے پس اس سے اجتناب اور پرہیز واجب ہوا حاصل یہ کہ یہ حدیث کافی ہے عمل کرنے کے لیے ابوداؤد نے کہا یہ ربع ہے اسلام کی اور میرے نزدیک تو یہ کل اسلام ہے اور سب باتوں کو شامل ہے اب بیکار باتوں میں تمام وہ باتیں آگئیں جن میں نہ عقبے کا فائدہ ہے نہ دنیا کا جیسے بلا ضرورت کلام کرنا بلا ضرورت کسی چیز کا کھانا یا پینا تمام کھیل کود اور لغو حرکات آدمی کو چاہیے کہ ہر وقت یہ سوچتا رہے کہ اسکی بقا دنیا میں چند روزہ ہے اور معلوم نہیں کوچ کا وقت کب آن پہونچتا ہے پس جہاں تک ہو سکے اپنے اس گھر کے لیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے سامان اکٹھا کرے سب سے آسان اور عمدہ اور سہل عبادت یہ ہے کہ دل یا زبان اور دل دونوں سے ہر وقت ذکر الٰہی کرتا رہے اور بڑی احتیاط رکھے کہ گناہ کا کوئی کام سرزد نہ ہو جب اسکی مشق ہو جاوے تو اب یہ احتیاط شروع کرے کہ بیکار کام یا فضول کلام بھی سرزد نہ ہو یہانتک کہ ہمہ تن ہر وقت نیکی اور عبادت ہی میں گذرے جب آدمی اس درجہ پر پہونچ گیا تو سمجھنا چاہیے کہ اسکی مکت (یعنی نجات) ہو گئی اور حدود (عذاب کے) فرشتے سے اسکو خوف نہ رہا بشیر کا دہیان یہی تصوف اور یہی درویشی ہے کل فقرا کے نزدیک خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان خواہ اور کسی مذہب کے **باب** العزلۃ تنہائی اور گوشہ گیری کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خیر معاش الناس لھم رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی الموت او القتل مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ھذہ الشعاف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر زندگی اس آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے اللہ کی راہ میں اور اسکی پیٹھ اوڑتا ہے جب دشمن کی آواز سنتا ہے یا مقابلہ کا وقت آتا ہے تو اسطرف جاتا ہے اور موت اور قتل کے موقع ڈھونڈھتا ہے (یعنے شہادت کا طالب ہے اور کفار کے قتل کے درپے ہے) پس جہاں ان دونوں کا موقع پاتا ہے اسطرف مستعدی سے روانہ ہوتا ہے اور اس آدمی کے جو اپنی چند بکریاں لیے ہوئے ان پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں (وادی پہاڑ کے بیچ میں جو تنگ رستہ ہوتا ہے) اور وہ نماز ادا کرتا ہے وقت پر اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہانتک کہ اسکو موت آجاوے اور کسی آدمی کی برائی میں نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی بھلائی ہی

چاہتا ہے **ف** اس حدیث سے غزلت اور گوشہ گیری یعنے جنگل وغیرہ مین تنہا رہنے کی اور آبادی سے الگ رہنے کی اور لوگون سے نہ ملنے کی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ جہاد کے برابر ہے اور اختلاف ہے علما کا اس مین کہ غزلت افضل ہے یا اختلاط یعنے لوگون مین رہنا شافعی اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ اختلاط افضل ہے اگر گناہون اور فتنون سے بچ سکے اور دوسرون نے کہا کہ غزلت افضل ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کی حالت مین جیسا یہ زمانہ ہے غزلت افضل ہے اور صلاح اور تقوی کے زمانہ مین اختلاط افضل ہے اسلیے کہ بہت سے عبادتین اختلاط مین ادا ہوسکتی ہین جو غزلت مین نہین ہوتین مثلا جمعہ عید کی نماز جنازہ کی نماز بیمار پرسی سلوک ہمسایہ کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صبر لوگون کی ایذا پر خدمت یتیمون اور بیوون اور مسکینون کی **مترجم** کہتا ہے اگر ان عبادات کی ادا کے ساتھ غزلت بھی رکھے تو وہ بالاتفاق افضل ہے اور زیادہ اختلاط کو کسینے پسند نہین کیا خصوصا امرا اور دنیاداروں کے ساتھ اختلاط یہ کسی بزرگ نے جائز نہین رکھا اور جو فقیر دنیاداروں کے پاس دنیاوی اغراض کے لیے جایا کرے یا ان سے کچھ معاش یا روپیہ کا طالب ہو وہ صرف نام کا فقیر ہے اور درحقیقت دنیادار اس سے بہتر اور درجہ مین اُس سے افضل ہین مین تو یہ کہتا ہون کہ جو شخص عالم یعنے مولوی ہوکر یا فقیر یعنے درویش ہوکر دنیادار امیر یا نوابون کی پاس آمد رفت رکھے اپنے دنیاوی مطلب نکالنے کے لیے تو وہ عالم اور درویش نہین ہے بلکہ چور اور منافق ہے اور ایسے عالم اور درویش کے ساتھ کبھی بیعت کرنا چاہیے نہ اس سے کچھ امید رکھنا چاہیے کہ اسکی صحبت مین قلب کی اصلاح ہوگی بلکہ جو کچھ قلب مین نور ہے وہ بھی اسکی صحبت سے جاتا رہیگا اور بعض اگلے بزرگون سے جو منقول ہے کہ وہ بادشاہ وقت کے پاس گئے یا اور کسی امیر کے پاس تو وہ من جانب اللہ مامور تھے اُسکام کے لیے اور وہ دنیاوی غرض سے نہین گئے تھے اپنے لیے بلکہ دوسرے بندگان خدا کے فائدے کے لیے یا انکی اصلاح کے لیے بالجملہ اس زمانہ کے فقیرون کا ان بزرگون پر قیاس نہین ہوسکتا۔ اس زمانہ کے فقرا اکثر جھوٹے اور مکار ہین اور مال و زر کے طالب ہین اور فقر کی صورت اونہون نے دنیا کمانے کے لیے بنائی ہے ایسے فقیرون سے تو صاف دنیادار کئی درجہ مراتب مین زیادہ ہین ؎

اے لبا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

سچے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے وہ یہ کہ دیکھے کبھی وہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے کسی دنیادار پاس گیا یا نہین اگر گیا تو وہ فقیر نہین ہے اسیطرح وہ بھی فقیر نہین ہے جو دنیادار امیر کی ایک مفلس محتاج سے زیادہ تعظیم کرے یا سکیر کی نسبت کرکے دنیادار سے زیادہ محبت اور تودد سے ملے وہ بھی چور ہے فقیر نہین ہے فقیر وہی ہے جو اپنی ذات کے لیے کسی سے غرض نہ رکھے بجز خداوند کریم کے اور محنت مزدوری سے اپنی روٹی پیدا کرے یا توکل سے اور دنیادار غریب دونو اسکی

نظر مین یکسان ہون اور بادشاہ اور فقیر دونو اسکے نزدیک برابر ہون کسیکی تعظیم تکریم دوسرے سے زیادہ نہ کرے اور جب حاجت ہو اور کھانا سامنے آوے تو بقدر حاجت اس مین سے کھالے اور باقی دوسرون کو دیدے اسیطرح جب کپڑے کی حاجت ہو اور کپڑا کوئی لاکر دے تو پہن لیوے اور جو کپڑا ضرورت سے زیادہ ہو وہ اسیوقت محتاج کو دیدے آیندہ کے لیے نہ کپڑا رکھے نہ کھانا نہ اور کوئی چیز اور نقد روپیہ اشرفی یا پیسہ تو قبول نکرے اگر قبول کرے تو اسیوقت اٹھا ڈالے مثلاً حجام یا دھوبی یا درزی کو جو دینا ہو وہ دیدے باقی محتاجون کو دیدے یا محتاجون کے صرف کے لیے کسی اور کے پاس جمع کردے اور خود بھی ایک محتاج کیطرح اس مین سے کھادے اور محتاجون کے ساتھ لیکن ایک کوڑی بھی اپنے پاس جمع کرکے نہ رکھے اسی طرح معین تنخواہ یا آمدنی کسی بادشاہ یا امیر یا نواب سے قبول نکرے غیر معین طور پر وہ اگر کچھ دے تو افضل تو یہ ہے کہ نہ لے اسلیے کہ نقد کی فقیر کو کیا حاجت ہے الا اسی قدر جو کسیوقت دھوبی یا بھنگی یا حجام کے لیے ضرور ہو اور اگر لیوے تو ضروری حاجت پوری کرکے باقی اسیوقت اور مستحقون کو دیدے اگر جمع کرکے اپنے پاس ایک پیسہ بھی کہا اور اس کا خیال پیدا ہوا تو فقیرون کی جماعت سے اسکا نام خارج ہوگیا پس اس تقریر کو توغور سے سمجھ کر یاد کرے ہمیشہ تجھے سچے اور جھوٹے فقیر کی شناخت ہوجاویگی اسیطرح وہ شخص بھی فقیر نہین ہے جو کیمیا بنانیکا دعوی کرے یعنی پیتل تانبے کو چاندی سونا یا چاندی کو سونا کرنیکا یا دست غیب کا یا اور کسی شعبدے یا طلسم یا عمل کا یہ سب باتین گپ اور نٹ ہین انکو فقیری سے کیا علاقہ والی اللہ المشتکی من ہذا الزمان **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس افضل قال رجل مجاہد فی سبیل اللہ بنفسہ وماللہ قال ثم من قال ثم مؤمن فی شعب من الشعاب یعبد اللہ عزوجل ویدع الناس من شرہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسا شخص افضل ہے آپنے فرمایا جہاد کرنیوالا اللہ کی راہ مین اپنی جان اور مال سے اس نے کہا پھر کون آپنے فرمایا پھر وہ آدمی جو کسی ایک گھاٹی مین اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگون کو اپنی برائی سے بچاتا ہے **عن** حذیفۃ بن الیمان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم قوم من جلدتنا یتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال فالزم جماعۃ المسلمین وامامہم فان لم یکن لہم جماعۃ ولا امام فاعتزل تلک الفرق کلہا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت کذلک حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے دروازون پر بلانے والے پیدا ہونگے جو کوئی انکی طرف گیا اسکو انہون نے

اوٹھایا اور جہنم مین ڈالدیا مین نے عرض کیا یارسول اللہ ان لوگون کا حال مجھہ سے بیان کرو بھیر (تاکہ جب وہ لوگ پیدا ہون مین ان کو پہچان لون) آپنے فرمایا وہ لوگ (یعنے جہنم کے دروازون کیطرف بلانیوالے) ہماری طرح کے ہونگے اور ہماری زبان بولینگے (یعنے عرب مین سے ہونگے یا بظاہر مسلمان ہونگے اور مسلمانی زبان بولینگے) مینے عرض کیا پھر آپ مجھہ کو کیا حکم فرماتے ہین آپنے فرمایا تو لازم کرے مسلمانون کی جماعت کو اور انکے امام کو (جب امام برحق قرشی قابل خلافت موجود ہو تو اسکے ساتھہ رہ) اگر جماعت اور امام ہی نہ ہو اور مسلمانون کی کئی جدا جدا فرقہ ہوجاوین اور ہر ایک فرقہ خود مختار اور خودرائی ہو جیسے اس زمانہ مین ہے) تو ان سب فرقون سے (جو گمراہی پر ہون الگ رہ اگرچہ تو جنگل مین ایک جھاڑ کی جڑ کو چباتا رہے (بھوک سے) جیتے تک تو اسی حال مین ہو ف تو یہ بہتر ہے تیرے لیے یعنے جنگل مین جاکر عزلت اور گوشہ گیری کرنا اور مرتے تک ایک درخت کی جڑ چوسنے پر قناعت کرنا اور ان سب فرقون سے الگ رہنا ایسے فتنہ کے زمانہ مین جبکہ کوئی مسلمانون کا امام ہو نہ جماعت ہو بہتر اور باعث نجات ہے یہ زمانہ اب ہے کہ مسلمانون مین صدہا فرقے پیدا ہوگئی ہین اور ہر ایک فرقہ اپنے تئین حق پر جانتا ہے اور باوجودیکہ انکی تعداد کروڑون تک پہونچی ہے لیکن کسی امام کو اپنے اوپر قائم نہین کرتے اور کافرون کے محکوم ہوکر رہتے ہین ایسے وقت مین عزلت اور گوشہ گیری ہی مناسب ہے اور انتظار کرنا چاہیے امام مہدی علیہ وعلی ابائہ السلام کے نکلنے کا کیونکہ سوا امام مہدی کے اب اور کوئی امام سے یہ توقع نہین ہوسکتی کہ وہ ان مختلف فرقون کو ایک کریگا ویا ایک امام کبھی ان مختلف فرقون کا امام ہوسکیگا اسلیے کہ ہر ایک فرقہ اپنے مشرب اور مطلب کے موافق امام چاہتا ہے اور اگر امام ایک مسئلہ مین بھی اسکے خلاف ہو تو اسکی امامت سے انکار کرنے کو اور اس سے لڑنے کو مستعد ہوجاتا ہے اللہ اکبر مسلمانون کی کیا حالت ہوگئی ہے خصوصاً ہندوستان مین تو عجیب آفت پھیلی ہے کہ ایک گھر یا ایک محلہ کے آدمی بھی متفق نہین ہین سو برس سے پیشتر ہند کے مسلمانون مین دو ہی فریق تھے ایک شیعہ دوسرے سنی اب شیعون مین بھی بیسون نئے فرقے پیدا ہوگئے اور سنیون کا یہ حال ہے کہ ان مین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور مقلد اور غیر مقلد اور عرشی اور فرشی وغیرہ وغیرہ بیسون فرقہ اور بیسون طائفہ ہین اور خیر اگر یہ اختلاف بھی ہوتا لیکن بیجا تعصب اور جہل نہ ہوتا تو بھی غنیمت تھا لیکن غضب تو یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تضلیل اور تکفیر کرتا ہے اور اسکا قتل کرنا مارنا ایذا دینا ذلیل کرنا واجب جانتا ہے خاک پڑے انکی عقل پر ہمارے پیغمبر ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہے پس اس نے اپنی جان اور مال کو بچالیا اور یہ احمق ایک ایک فروعی مسئلہ کے لیے جیسے سینہ پر ہاتھہ باندھنا آمین پکار کر کہنا رفعیدین کرنا مسلمانون کو ستاتے اور ایذا دیتے اور انکی جان اور آبرو کے درپے ہوجاتے ہین مصرع برین عقل و دانش بباید گریست۔

اور لطف یہ ہے کہ اپنے بھائیون کا شکوہ کافر حاکم کے پاس جاتے ہین اور کافر کے ہاتھ سے اپنے بھائیون کو اور ان کے مذہب کو اور انکی کتابون کو جن مین قرآن اور حدیث موجود ہی اور انکی مسجدون کو جن مین نماز پڑہی جاتی ہے تباہ اور برباد اور ویران کرلیتے ہین یا اسہ ایسی آفت کے زمانہ مین تو جلدی امام مہدی علیہ السلام کو بھیجدی کہ وہ ان سب جھوٹے نام کے مسلمانون کو لاتون اور جوتون اور تلوارون اور کوڑون اور بندوقون اور توپون سے درست کردین اور حنفی اور شافعی اور مالکی اور شیعہ اور سنی ان سب کے اختلافات اور تنازعات کو افہام و تفہیم اور زور شمشیر سے دور کرکے تیری سب بندون کو طریق قدیم اور صراط مستقیم قرآن اور حدیث پر لگادین اور حنفی اور شافعی اور مالکی ان سب کے فقہ کو موقوف کرکے فقہ محمدی مطابق طریقہ محققہ اہلحدیث کے جاری کرین اور کتاب ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی کو جو مین امام مہدی علیہ السلام کی خدمت مین نذر کرنیکے لیے طیار کرنا چاہتا ہون اسکو پورا کرادے اور تمام سچے مسلمانون کو آپکے ظہور تک سپر جلنے کی اور اپنی اولاد کو اسکی پڑہانے کی توفیق دے اور اس کتاب کو کتاب ہدایہ احناف اور شرح منہاج شوافع سے زیادہ مشہور اور مدلل کردے تو یہ سب باتین کرسکتا ہے اے مالک میرے ہوئے میرے اگر مین امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے پہلے اس دنیا سے سفر کرجاؤن تو ہر ایک مسلمان کو میری یہ وصیت ہے کہ وہ اس کتاب کو آپ کی خدمت مین لیجاوے جو خاص آپ ہی کے لیے بطور ہدیہ تالیف ہوئی ہے ؎

از دست فقیر بے نوا نامہ مسیح خرّا نکہ بصدق دل دعا می بخند

یا رب بسیر و تم بالخیر انک علی کل شیٔ قدیر و بالاجابۃ جدیر **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا چند بکریان جنکو وہ لیکر پہاڑ کی چوٹی اور بارش گرنے کے مقامون مین رہینگے رہنون اور جہان اگا ہون ہین) بھاگ جاویگا اپنا دین بچانے کے لیے فتنون سے **عن** حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ فِتَنٌ عَلٰی اَبْوَابِھَا دُعَاۃٌ اِلَی النَّارِ فَاِنْ تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰی جَذْلِ شَجَرَۃٍ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِّنْھُمْ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ فتنے پیدا ہونگے انکے دروازون پر بلانیوالے ہونگے دوزخ کیطرف پھر اگر تو ایک درخت کی جڑ کو چباتا ہوا مر جاوے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ تو ان بلانیوالون مین سے کسیکی پیروی کرے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَیْنِ **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ

من حجر مرتین ابوہریرہ اور ابن عمر دونون سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو ایک سراخ سے دو بار ڈنک نہین لگتا ف مثل ہے دودہ کا جلا اٹھا پھونک کے پیتا ہے جب ایک بار ایک امر کو آزما چکے اور اس سے تکلیف پہونچے تو عقلمند آدمی دوبارہ اس امر کو نہین کرنے کا **باب** اَلْوُقُوْفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ جس امر مین شبہ ہو (کہ حلال ہے یا حرام ہے) اس سے باز رہنا **عن** نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَهْوٰى بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ منبر پر کہتے تھے (جب کوفہ کے حاکم تھے) اور انہون نے اشارہ کیا اپنی دونون انگلیون سے اپنے کانون کی طرف (یعنے انہون نے یہ بتلایا کہ مین نے خود یہ حدیث کو سنا ہے) مینے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے (جیسے سور مردار خون وغیرہ) اور ان دونون کے بیچ مین بعضے چیزین ایسی ہین جو مشتبہ ہین (انکی حلت اور حرمت سے سب لوگ واقف نہین ہین یا اس مین اختلاف ہے جیسے چوپایون کے بدل کم و بیش بیچنا) انکو بہت لوگ نہین جانتے پھر جو کوئی مشتبہ چیزون سے بچے اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا (کوئی اس پر طعن نہ کریگا) اور جو کوئی مشتبہ کامون مین پڑا وہ حرام مین پڑ جاویگا جیسے چرواہا جو اپنے جانورون کو سرکاری محفوظ رمنہ کے گرد چرا وے تو قریب ہے کہ رمنہ کے اندر بھی چرانے لگے آگاہ رہو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ رمنہ ہوتا ہے (جسکے اندر لوگون کو اپنے جانورون کا نیکا حکم نہین ہوتا) اور اللہ کا رمنہ وہ کام ہین جو اُس نے حرام کیے ہین آگاہ رہو بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے (بشکل صنوبر) جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے آگاہ رہو وہ ٹکڑا دل ہے ف یہ حدیث بھی بڑے درجہ کی حدیث ہے جسپر اسلام کے اکثر احکام کا مدار ہے اور مشتبہ کامون مین ہمیشہ بچ رہنا یہی تقوی اور صلاح کا طریقہ ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کا بیان کہہ کر نہین کیا تو بچو سود سے اور جس مین شک ہو سود کا اور دوسری حدیث مین ہے کہ چھوڑ دی ایک کام کو جس سے شک پڑتی ہو تاکہ تو شک مین نہ پڑے اور آپ نے سودہ کو عبد بن زمعہ سے حجاب کا حکم دیا حالانکہ اسکا نسب شبہ سے ثابت کیا کیونکہ اس مین شبہ تھا عتبہ کے نطفہ ہونے کا اور عقبہ بن حارث نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک عورت آئی اور کہنے لگی مینے دولہا اور دولہن دونون کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ دونون اسکو نہین جانتے تھے نہ انکے گھر والے پھر اسکا ذکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسکا کیا علاج ہے کہ ایسا کہا گیا یعنے گو شہادت کامل سے دو دہ پلانا ثابت نہین ہوا مگر کہا تو گیا تو شبہ ہوا غرض عقبہ کو اشارہ کیا عورت کو چھوڑ دینے کے لیے اور اخیر حدیث مین جو دل کو تمام اعضا کا رئیس قرار دیا جو حضرات صوفیہ کی بڑی دلیل ہے جو دل کی اصلاح کیطرف اور دل سے ذکر کرنے کیطرف بڑا زور لگاتے ہین

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ معقل بن یسار سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خون اور فساد کا وقت ہو اسوقت عبادت کرنا اور فساد سے الگ رہنا اتنا ثواب رکھتا ہے جیسے میرے پاس ہجرت کا ثواب ہے **بَابٌ** بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا اسلام غربت سے شروع ہوا اور پھر غریب ہو جاویگا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ ابوہریرہ اور انس بن مالک دونون سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اسلام غربت سے شروع ہوا ہے (یعنے پہلے غریب لوگ اسلام لائے تھے) اور پھر اسلام غریب ہو جاویگا (یعنے غریبون ہی مین رہجاویگا) اور امیر مالدار دین چھوڑ دینگے) تو مبارکباد ہے غریبون کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ عبداللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ لوگون نے عرض کیا غریب کون لوگ ہین آپنے فرمایا جو اپنے قبیلے سے نکالدیے گئے ہون **ف** یعنے مسافر پردیسی جنکا نہ کوئی یار ہو نہ مددگار اول اول اسلام ایسے ہی لوگون نے اختیار کیا تھا جیسے بلال اور صہیب اور سلمان اور مقداد اور ابوذر وغیرہ اور قریشی مہاجرین بھی غریب ہو گئے تھے اسلیے کہ قریش نے انکو مکے سے نکالدیا تھا تو وہ مدینہ مین غریب تھے **بَابٌ** مَنْ تُرْجٰى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ کس شخص کو فتنہ سے محفوظ رہنے کی امید ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَاِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ زید بن اسلم سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی انہون نے حضرت عمر سے وہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین گئے وہان معاذ بن جبل کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس دیکھا رو رہے

تھے حضرت عمر نے انسے رونیکا سبب پوچھا انہون نے کہا میںنے ایک حدیث سُنی ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو یاد کر کے رو رہا ہون میں نے سنا آپ فرماتے تھے تھوڑی ریا بھی شرک ہی بیشک جس نے اللہ کے ایک ولی سے بھی دشمنی رکھی وہ اللہ سے لڑنیکے لیے نکلا اور بیشک اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیک اور پرہیزگار اور پوشیدہ بندونکو جو خلق خدا مین شہرت نہین پاتے جو اگر گم ہو جاوین تو کوئی انکو نہ ڈھونڈھے (انکی غربت اور فقر کی وجہ سے) اور اگر وہ کہین حاضر ہون تو لوگ انکو کہانے کے لیے نہ بلاوین یا انکی دعوت نکرین (انکو ذلیل جانکر) اور نہ کوئی انکو پہچانے انکی دل ہدایت کے چراغ ہین وہ ہر ایک گرد آلود تاریک فتنہ سے (صاف) نکل جاوینگے اور فتنہ انپر اثر نہ کرے گا) ف اور بعضون نے اسکا ترجمہ یون کیا ہے کہ انکی مکان تاریک اور تنگ اور اندھیری ہونگے ان مین سے نکلینگے غرض معلوم ہوا کہ اولیا اللہ یہی لوگ ہین جو بظاہر دنیا داروں کی آنکھون مین ذلیل معلوم ہوتے ہین لیکن وہ دونون جہان کے بادشاہ اور رئیس ہین اور دنیا کے بادشاہ ان کے نزدیک ایک حقیر سے بھی زیادہ حقیر ہین اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ کے کسی ولی سے عداوت رکھنا گویا اللہ پاک سے مقابلہ کرنا ہے عاذنا اللہ

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس کالابل المائۃ لا تکاد تجد فیہا راحلۃ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لوگون کی مثال ایسی ہی جیسے سو اونٹ جو انمین سے سواری کے قابل ایک بھی نہو باب

افترقت الامم کلہا علی اثنتین وسبعین فرقۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفرقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا یہود کی اکہتر فرقے ہوگئے اور میری امت کے تہتر فرقے ہونگے عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ فواحدۃ فی الجنۃ وسبعون فی النار وافترقت النصاری علی ثنتین وسبعین فرقۃ فاحدی وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ والذی نفس محمد بیدہ لتفترقن امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ فواحدۃ فی الجنۃ وثنتان وسبعون فی النار قیل یا رسول اللہ من ہم قال الجماعۃ عوف بن مالک سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کے اکہتر فرقے ہوے ان مین سے ایک جنتی ہے اور ستر دوزخ مین جاوینگے اور نصاری کے بہتر فرقے ہوے ان مین سے اکہتر دوزخ مین اور ایک جنتی قسم اسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہی میری امت تہتر فرقہ ہوجاوے گی ان مین سے ایک جنتی ہے اور ۷۲ بہتر دوزخ مین جاوینگے لوگون نے عرض کیا وہ جنتی فرقہ کون سا ہی آپ نے فرمایا جماعت ف یعنی اہلسنت اور جماعت جنہون نے حدیث اور قرآن کو نہین چھوڑا اسوجہ سے اہل سنت ہوئے اور جماعت مسلمین کے ساتھ ہی یعنے امام برحق جناب علی مرتضے کے بعد انپر خروج نہین کیا اور ان کی اطاعت سے مونہ موڑ کر اپنا گروہ الگ قائم نہین کیا جیسے خوارج اور روافض اور تمام فرق ضالہ نے کیا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہوگئی اور میری امت بہتر فرقے ہوجاویگی سب دوزخی ہین سوا ایک فرقہ کے (جو بہتر کے سوا ہی تو کل ۷۳ فرقہ ہوئے جیسے اگلی روایت مین ہے) وہ جماعت کا فرقہ ہے ف جس نے مسلمانون کی جماعت اور امام وقت کو نہین چھوڑا اور ہر زمانہ مین امام اور خلیفہ وقت کے ساتھ رہے اور کافرون پر جہاد کیا یہ مضمون کسیپر صادق نہین آتا سوا اہل سنت اور جماعت کے فرقہ کے معلوم ہوا کہ وہی ناجی ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتْبَعُنَّ سُنَّۃَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَشِبْرًا بِشِبْرٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا فِیْ جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ اِذًا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم اگلے لوگون کی راہ پر چلوگے باع باع اور ذراع ذراع اور شبر شبر ف یعنی قدم بہ قدم باع کہتے ہین دونو ہاتھ کی لمبائی کو اور ذراع ہاتھ اور شبر بالشت ف یہانتک کہ اگر وہ سوسمار (گوہ) کی سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی گھسوگے (حالانکہ گوہ کا سوراخ نہایت تنگ ہوتا ہے اور اس مین آدمی گھس نہین سکتا) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے لوگون سے یہود اور نصاری مراد ہین آپنے فرمایا پھر کون ف یہود اور نصاری نے یہ کیا تھا کہ توراۃ اور انجیل کو چھوڑ کر اپنے مولویون اور درویشون کی پیروی مین غرق ہوگئے تھے اور اسی کو دین و ایمان جانتے تھے مسلمانون نے بھی ایسا ہی کیا قرآن و حدیث کا پڑھنا اور پڑھانا اور اسپر عمل کرنا اور کرانا بالکل چھوڑ دیا اور قرآن و حدیث کے بدل دوسرے ملاؤن کی کتابین ایسے سائع اور مشہور ہوگئین کہ ساری مسلمان تقریبًا انہی کتابون پر چلنے لگے الا ماشاء اللہ ایک طائفہ قلیلہ اہلحدیث کا تھا کہ ہر زمانہ مین وہ قرآن و حدیث پر قائم رہا اور آرای فاسدہ اور قیاسیہ کاسدہ کیطرف کبھی انہون نے توجہ نہ کی اور عملیہ یہ مسلمان مقلدین یہود و نصاری اس طائفہ کے مخالف اور دشمن رہے لیکن انکی عداوت سے کچھ ضرر نہ ہوسکا اور قیامت تک یہ طائفہ قائم رہیگا یہانتک کہ امام مہدی علیہ السلام سے ملجاویگا **باب** فِتْنَۃِ الْمَالِ مال کا فتنہ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَیُّھَا النَّاسُ اِلَّا مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ اَوْ خَیْرٌ ھُوَ اِنَّ کُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ

حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكُ لَهُ وَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگون کو خطبہ سنایا تو فرمایا قسم خدا کی اے لوگو مین تمہاری اوپر کسی چیز سے نہین ڈرتا مگر دنیا کی کثرت سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مال و دولت (جو خیر ہے) برائی پیدا کرے گا یہ سنکر آپ ایک ساعت تک خاموش ہو رہے پھر فرمایا تو نے کیا کہا وہ بولا مین نے یہ کہا خیر (یعنے مال و دولت) سے شر پیدا ہوگا آپ نے فرمایا جو خیر ہے (یعنے درحقیقت بھلائی ہے) اس سے تو خیر ہی پیدا ہوتی ہے (مگر جب کوئی خیر مین اسراف کرے اور حد سے تجاوز کرے تو اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یہ ضرر اسکے اسراف سے ہوتا ہے نہ خیر سے) دیکھو یہ خیر ہے یا نہین بہار سات جو اگاتی ہے لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانور کو) پیٹ پھلا کر یا تخمہ بدہضمی کرا کر یا مرنیکے قریب کر دیتی ہے (جب جانور اسکو زیادہ کھا لیتا ہے) مگر جو جانور خضر کھاتا ہے (خضر ایک قسم کا چارہ ہے جو عمدہ نہین ہوتا اور جانور اسکو کم کھاتا ہے) وہ اسکو کھاتا ہے جب اسکی کوکھ مین (پیٹ کے دونو جانب) بھر جاتی ہین تو سورج کے سامنے جاتا ہے اور پتلا پاخانہ کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا ہے (جو کھایا ہے اسکو ہضم کرتا ہے) جب وہ ہضم ہو جاتا ہے تو دوبارہ آتا ہے اور کھاتا ہے اسیطرح جو کوئی مال اپنے حق کے موافق (حلال طور سے) لیگا اسکو برکت ہوگی اس مین اور جو کوئی ناحق لے گا (مثلاً رشوت سے اور سود سے) ظلم اور جبر سے چوری اور خیانت سے ناجائز بیع اور شراء سے) اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھاوے اور سیر نہ ہو۔ ف بلکہ اسکو جوع البقر کیطرح عارضہ ہو جاوے کہ جتنا مال زیادہ ہو جاوے اتنا ہی حرص بڑھتی جاوے حلال اور حرام کی قید چھوڑ دے یہ ایک بلا ہے اطلع مال جمع کرنے والا ضرور تباہ ہوگا اور یہ تباہی مال کی وجہ سے نہین ہے جو خیر ہے بلکہ اسکی حرص اور طمع اور ناجائز کارروائی کی وجہ سے ہے جیسے ربیع کا چارہ جانور کے لیے نہایت عمدہ ہوتا ہے لیکن جو جانور حرص سے اسکو زیادہ کھا لیتا ہے وہ پیٹ پھول کر مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے پس چارے کا اس مین کوئی قصور نہین یہ آفت اسکو زیادہ کھانیکی وجہ سے آتی ہے دنیا کا بھی یہی حال ہے جو لوگ حرص و طمع مین آکر ہر طرح سے مال جوڑتے ہین رشوت اور ظلم سے بھی پرہیز نہین کرتے نہ چوری اور خیانت سے تو انکو برکت نہین ہوتی بلکہ وہ سارا مال تلف ہو جاتا ہے اور جہان سے آیا تھا وہین چلا جاتا ہے ؎ مال حرام بود بجای حرام رفت ؎ اور جس نے اسطرح سے اسکو کمایا تھا وہ محتاج پہنچتا ہے خسر الدنیا والآخرہ نہ مال سے نفع اٹھایا کہ خیر دنیا ہی کا مزہ لوٹ لیتا نہ وہ باقی رہا بلکہ اسکا وبال اور گناہ ہمیشہ کے لیے نامہ اعمال مین باقی رہا اکثر ایسے حرام کا مال

جوڑ نیوالے جب مرجاتے ہین تو انکی آل اور اولاد تباہ ہوجاتی ہے اور وہ مال انکو نہین ملتا دوسرے مفت خوار اسکو کہا جاتے ہین اسکی نظیرین مین نے بچشم خود متعدد بار دیکھی ہین اور نہایت افسوس ہوا ہے برخلاف اسکے جو لوگ حلال سے مال کماتے ہین اور حلال پر قناعت رکھتے ہین وہ جیتے تک بے خوف اور خطر رہتے ہین اور انکی عزت اور آبرو کو کبھی بٹا نہین لگتا اور جب مرجاتے ہین تو ان کا مال کبھی تلف نہین ہوتا انکی آل اولاد اقارب کے کام مین آتا ہے اور مرے بعد بھی لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے ہین غرض جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث مین فرمایا وہ نہایت صحیح اور درست ہے اور فقرای صوفیہ نے ہمیشہ مال اور دولت سے پرہیز کیا ہے الا بعضون نے جنکو اسکا منتر معلوم تہا مال کو حاصل کیا ہے اور انہون نے کہا کہ مال سانپ کیطرح ہے جو سانپ کا منتر جانتا ہے اسکو سانپ کے قریب رہنا ضرر نہین کرتا اور ہر حال مین فقیر صابر کا درجہ ان کے نزدیک غنی شاکر سے زیادہ ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او غیر ذلک تتنافسون ثم تحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو ذلک ثم تنطلقون فی مساکین المہاجرین فتجعلون بعضہم علی رقاب بعض عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم کے خزانے تم فتح کرلوگے اسوقت تم کون لوگ ہوگے (یعنے کیا کہوگے) عبد الرحمان بن عوف نے کہا ہم وہی کہینگے جو اللہ تعالی نے ہم کو حکم کیا آن حضرت نے فرمایا اور کچھ نہین کہتے ایک دوسرے کی مال مین رغبت کروگے پھر ایک دوسرے سے حسد کروگے پھر ایک دوسرے کیطرف پیٹھ موڑوگے پھر ایک دوسرے سے بغض رکھوگے یا ایسا ہی کچھ فرمایا اسکے بعد مسکین مہاجرین کے پاس جاؤگے (اور انکے حقوق مارو گے انکی مال لے لوگے) پھر انکا برجہ انہی پر رکھوگے **ف** یہ سب باتین حضرت عثمان کی فتنہ مین واقع ہوئین اور یہ جو اخیر حدیث مین ہے کہ تم مسکین مہاجرین کے پاس جاؤگے اسسے مراد وہ لوگ ہین جنہون نے یزید کے زمانہ مین فقرار مہاجرین کو لوٹا قتل کیا ان کے گھر تباہ کیے **عن** عمرو بن عوف وہو حلیف بنی عامر بن لؤی وکان شہد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا عبیدۃ بن الجراح الی البحرین یاتی بجزیتہا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو صالح اہل البحرین وامر علیہم العلاء بن الحضرمی فقدم ابو عبیدۃ بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدۃ فوافوا صلوۃ الفجر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فتعرضوا لہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راہم ثم قال اظنکم سمعتم ان ابا عبیدۃ

قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوا اَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَبْشِرُوا وَاَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ عمرو بن عوف سے روایت ہے جو حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرت کے ساتھ شریک تھے کہ آنحضرت نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کیطرف بھیجا وہ ایک شہر ہے بصری اور عمان کے بیچ میں اوہان کا محصول لے آنیکے لیے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے مصالحہ کر لیا تھا اور انپر علاء بن حضرمی کو حاکم کیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین کا مال لیکر آئے اور انصار نے انکے آنیکی خبر سنی تو سب کے سب فجر کی نماز میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوٹے راہ میں یہ لوگ سامنے آگئے آپ نے انکو دیکھکر تبسم فرمایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے یہ سنا کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لیکر آئے ہیں (اور چونکہ اس زمانہ میں لوگ نادار تھے لہذا اس امید سے کہ کچھ مال ملیگا سب اکٹھا ہوئے) ان لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس امر کی جس سے خوش ہوگے کیونکہ قسم خدا کی میں تم پر مفلسی سے نہیں ڈرتا (بلکہ میرے بعد ملک فتح ہونگے اور تم کو بہت دولت ملیگی) لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جاوے جیسے اگلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی آخر انہوں نے رشک کی اسکے لیے تم بھی انکیطرح رشک کرنے لگو ایک دوسرے کی اور وہ تم کو تباہ کر دے جیسے اگلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا **ف** کہ دنیا میں مغرق ہو کر خدا کو بھول گئے اور معاصی میں مبتلا ہوئے آپکے بعد ایسا ہی ہوا یزید دنیا کی طمع سے جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کرایا اور عمر بن سعد نے ری کی حکومت نہ چھوڑی اور جناب امام سے لڑنا قبول کیا اللہ تعالی دنیا کے شر سے بچاوے **باب فِتْنَةِ النِّسَاءِ** عورتوں کا فتنہ **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدَعُ بَعْدِي فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ اسامہ بن زید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں پر عورتوں سے زیادہ نہیں پاتا **ف** یعنے عورتوں کیوجہ سے اکثر خرابی پیدا ہوگی لوگ ان کے عشق و محبت میں گرفتار ہو کر شرع کے خلاف بہت سے کام کرینگے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَوَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ابوسعید سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو دو فرشتے ندا کرتے ہیں خرابی ہے مردوں کے لیے عورتوں کیوجہ سے اور خرابی ہے عورتوں کے لیے مردوں کیوجہ سے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَكَانَ فِيمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے کیلیے کھڑے ہوئے تو اس خطبے مین یہ بھی فرمایا کہ دنیا سبز رنگ یعنے تر و تازہ اور شیرین معلوم ہوتی ہے (نظر مین) اور اللہ تعالی تمکو دنیا کا حاکم کرنے والا ہے پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو آگاہ رہو بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے ف اللہ تعالی نے احادیث کے موافق مسلمانون کو بہت دنیاوی اور مشرق اور مغرب کا انکو حاکم کر دیا اور مدت دراز تک انکی حکومت قائم رہی جب انہون نے بھی اگلے لوگون کیطرح بے اعتدالی ظلم کجروی اختیار کی تو پھر لے لیے جہین بی آجکل نصاری کی بہار ہے انکو تمام دنیا کی حکومت اور دولت مل رہی ہے اب دیکھنا چاہیے انکی میعاد کب تک ہے عن عائشة قالت بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في المسجد اذ دخلت امرأة من مزينة ترفل في زينة لها في المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس انهوا نساءكم عن لبس الزينة والتبختر في المسجد فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى لبس نساؤهم الزينة وتبخترن في المساجد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک عورت آئی مزینہ کی اور بڑے ناز سے زینت کیے ہوئے مسجد مین داخل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی عورتون کو منع کرو زینت کا لباس پہنکر اور ناز کے ساتھ مسجد مین آنے سے اسلیے کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہین ہوئی (یعنے اللہ کا غصہ انپر نہین اترا) یہانتک کہ انکی عورتون نے بناؤ کیا اور مسجدون مین ناز سے داخل ہونے لگین ف ابتک نصاری کا یہی حال ہے انکی عورتین جرچون مین عمدہ عمدہ عطر لگاکر اور خوب بناؤ سنگار کرکے عمدہ عمدہ لباس کے ساتھ بڑے ناز و انداز سے آتی ہین اور صدہا فساق و فجار انکی قوم کے اور نیز دوسرے قومون کے بھی عورتون کو گھورنے کے لیے جرچ مین جاتے ہین نہ نماز سے غرض ہے نہ دعا سے اور مسلمانون مین چونکہ اکثر عورتین پردے مین رہتی ہین اسوجہ سے ایسے موقع مسجدون مین تو کم ملتی ہین مگر میلون ٹھیلون مین اور بزرگون کے عرسون مین اکثر مسلمانون کی عورتین بناؤ سنگار کرکے جاتی ہین اور پردے ہی کے اندر سے اپنا جوبن دکھلاتی ہین اور انکے مرد جو دیوث سے کم نہین ہین ان عورتون کو ایسے بری کام سے نہین روکتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو بناؤ سنگار کرکے مسجد مین آنے سے منع کیا جہان خدا کی عبادت کی جاتی ہے تو بازار یا میلہ یا عرس مین عورتون کو اسطرح سے جانا سخت منع ہوگا البتہ اگر عورتین موٹا لباس پہنکر بغیر زینت و زیب کے نماز کے لیے مسجد مین آوین یا ضرورت سے بازار مین جاوین تو درست ہے کیونکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عہد مبارک مین یہ امر شائع تھا اور بعضون نے اس زمانہ مین مطلقا عورتون کو باہر نکلنا منع رکھا ہے بوجہ فتنہ کے اور بعضون نے بوڑھی عورتون کے لیے جائز رکھا ہے واللہ اعلم عن مولی

اِنِّیْ رُبَّمَا اسْمُہٗ عُبَیْدٌ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَقِیَ امْرَاَۃً مُتَطَیِّبَۃً تُرِیْدُ الْمَسْجِدَ فَقَالَ یَا اَمَۃَ الْجَبَّارِ اَیْنَ تُرِیْدِیْنَ قَالَتِ الْمَسْجِدَ قَالَ وَلَہٗ تَطَیَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ تَطَیَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ اِلَی الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَھَا صَلٰوۃٌ حَتّٰی تَغْتَسِلَ ابو رہم کے مولی (غلام آزاد) سی جسکا نام عبید ہی روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک عورت کو مسجد مین جاتے دیکھا جو خوشبو لگائی تھی انہون نے کہا ای خدا کی لونڈی تو کہان جاتی ہے وہ بولی مسجد مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے خوشبو لگائی ہے وہ بولی ہان ابو ہریرہ نے کہا مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس عورت نے عطر لگایا اور مسجد مین گئی اسکی نماز قبول نہ ہوگی یہانتک کہ وہ غسل کرے (یعنے خوشبو کو دھوڈالے اپنے بدن اور کپڑے سے) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَاَکْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْھُنَّ جَزْلَۃٌ وَمَا لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکْثَرُ اَھْلِ النَّارِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِنْکُنَّ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّیْنِ قَالَ اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَھَادَۃُ امْرَاَتَیْنِ تَعْدِلُ شَھَادَۃَ رَجُلٍ فَھٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ وَتَمْکُثُ اللَّیَالِیَ مَا تُصَلِّیْ وَتُفْطِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَھٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّیْنِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عورتو تم صدقہ دیا کرو اور استغفار بہت کیا کرو اسلیے کہ دوزخ مین مینے عورتین زیادہ دیکھیز ایک عورت ان مین سے جو ہٹی کٹی تھی بولی یا رسول اللہ ہمارا کیا قصور ہے جو ہم دوزخ مین زیادہ ہین آپنے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو (بات بات مین کہتی ہو خدا کی سوار علی کی پٹکار خاک پڑو مٹی پڑو) اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو اور مین نے تو عقل اور دین کے نقصان مین تمسے زیادہ عقل مند آدمی کی عقل کھونیوالا نہین دیکھا وہ عورت بولی یا رسول اللہ ہماری عقل اور دین مین کیا نقصان ہی آپنے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہی کہ دو عورتون کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور تم مین سے ایک عورت کئی رات گذارتی ہے (حیض مین) نہ نماز پڑہتی ہے نہ روزہ رکہتی ہے رمضان مین یہ دین کا نقصان ہے **باب** الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان (یعنے اچہی بات کا حکم کرنیکا اور بری بات سے منع کرنے کا) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے معروف کا یعنے اچہی بات کا حکم کرو اور منکر یعنے بری

بات سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور قبول نہ ہو یعنی پہلے اسکو کہ بلا اثر کے بعد پھر دعا سے فائدہ نہیں ہوتا **عن** قیس ابن ابی حازم قال قام ابوبکر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انکم تقرؤن ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم وانا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا رأوا المنکر فلا یغیرونہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ قال ابو اسامۃ مرۃ اخری فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ابوبکر کھڑے ہوئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف کی اسکی ثنا کی پھر کہا اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو اپنی نفسوں کی فکر کرو اور تم کو دوسرے شخص کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم ہدایت پر ہو اور ہمنے تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب لوگ کوئی بری بات دیکھیں پھر اسکو موقوف نہ کرادیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عام عذاب اتارے **ف** کہ اچھے برے اس میں سب پھنس جاویں اور آیت ان لوگوں کے باب میں اتری ہے جنہوں نے امر بالمعروف کیا تھا لیکن اسکا اثر نہیں ہوا جبکوئی بری بات سے منع کردے تو اس نے اپنا حق ادا کردیا اب بری بات کرنیوالے پر بار پڑے گا اسپر کچھ اثر نہ ہوگا **عن** ابی عبیدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل لما وقع فیھم النقص کان الرجل یری اخاہ علی الذنب فینھاہ عنہ فاذا کان الغد لم یمنعہ ما رأی منہ ان یکون اکیلہ وشریبہ وخلیطہ فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض ونزل فیھم القرآن فقال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی ابن مریم حتی بلغ ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فاسقون قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا فجلس وقال لا حتی تأخذوا علی ید الظالم فتأطروہ علی الحق اطرا ابوعبیدہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل پر آفت آئی تو اسکا یہ حال تھا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو گناہ پر دیکھتا اور اسکو منع کرتا لیکن دوسرے دن پھر اسکو ساتھ کھاتا پیتا ملتا جلتا رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے نفرت اور ترک ملاقات نہ کرتا) آخر اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں کو مار دیا ایک کے دل کو دوسرے کے دل سے اور انہی کی شان میں یہ آیت اتری لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل الخ تک فاسقون تک راوی نے کہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے تھے یہ فرماکر بیٹھ گئے (ٹیک سے الگ ہوکر) اور فرمایا تم عذاب سے نہیں بچنے کے یہانتک کہ ظالم کا ہاتھ پکڑکر اسکو مجبور کرو انصاف کرنے پر **ف** اگر بادشاہ یا امام ظالم ہو تو سب رعایا کو لازم ہے کہ جمع ہوکر اسکو ظلم سے باز رکھیں اور مجبور کریں عدل اور انصاف اور اتباع شرع پر اگر وہ کسیطرح نہ مانے تو اسکو تخت سے اتار دیں اور دوسرے

کسی متقی اور عادل کو امام بنا دین اگر رعایا ایسا نہ کرین اور اپنے بادشاہ کو ظلم کرنے دین جیسے اس زمانہ مین مسلمانون نے اختیار کیا ہی کہ بادشاہ کے نام سے کانپتے ہین اور جب ہو رہتی ہین تو بہت جلد وہ سلطنت تباہ ہوگی اور بادشاہ اور رعیت دونون ہلاک ہونگے اور غیر قوم انپر مسلط ہوگی جو انکو ذلیل اور خوار کریگی ہندوستان مین ایسا ہی ہوا **عن** عبید اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وہی جو اوپر گذرا اس مین ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام خطیبا فکان فیما قال الا لا یمنعن رجلا ھیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ قال فبکی ابو سعید وقال قد واللہ رأینا اشیاء فھبنا ابو سعید خدری سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہنے کے لیے کھڑے ہوئے تو خطبہ مین فرمایا آگاہ رہو کسی آدمی کو حق کہنے سے لوگون کی ہیبت نہ ہونا چاہیے جب وہ حق کو جانتا ہو یہ حدیث بیان کرکے ابو سعید روئے اور کہنے لگے قسم خدا کی ہمنے تو کئی چیزین (شرع کے خلاف) دیکھین لیکن ہمکو ہیبت آگئی ف اور اُن سے منع نہ کرسکے جب جان یا مال کے تلف کا اندیشہ ہو تو اسوقت یہ حکم بطور فضیلت کے ہے نہ وجوب کے کیونکہ اجماع ہے کہ ایسی حالت مین امر بالمعروف کا وجوب ساقط ہوجاتا ہے بلکہ کلمہ کفر بھی زبان سے نکالنا جائز ہے ایسی حالت مین لیکن افضل یہی ہی کہ جان کی پرواہ نہ کرے اور حق بات کہدیوے دوسری حدیث مین ہی کہ یہ افضل جہاد ہی ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقرن احدکم نفسہ قالوا یا رسول اللہ کیف یحقر احدنا نفسہ قال یری امرا للہ علیہ فیہ مقال ثم لا یقول فیہ فیقول اللہ عز وجل لہ یوم القیمۃ ما منعک ان تقول فی کذا وکذا فیقول خشیۃ الناس فیقول فایای کنت احق ان تخشی ابو سعید سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے تئین حقیر نہ کرے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ تم مین سے کوئی اپنے تئین کیونکر حقیر کرے گا آپنے فرمایا اسطرح سے کہ اللہ کا حکم جانتا ہو ایک معاملہ مین اور بیان نہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالے اُس سے کہیگا تو نے فلان معاملہ مین کیون نہین کہا وہ کہیگا لوگون کی ڈر سے پروردگار فرماوے گا تجھ کو مجھ سے زیادہ ڈرنا تمہارے لوگون سے **عن** عبید اللہ بن جریر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی ھم اعز منھم وامنع لا یغیرون الا عمھم اللہ بعقاب جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگون مین گناہ کے کام کیے جاتے ہون اور گناہ کرنے والون سے نہ کرنیوالے زیادہ زور دار ہون اور زیادہ عزت والے لیکن وہ ان کا سون کر نہ روکین تو اللہ تعالی ان سب کو عذاب کریگا ف کیونکہ نہ کرنیوالے قادر تھے امر بالمعروف پر اور اونہون نے ترک کیا اوسکو لیکن جب گناہ کرنے

والون سے دوچند سے زیادہ ہون تو اسوقت امر بالمعروف انکے ذمہ سے ساقط ہوجاویگا عن جابر قال لما رجعنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرۃ البحر قال الا احدثکم بما رأیتم بارض الحبشۃ قال فتیۃ منہم بلی یا رسول اللہ بینا نحن جلوس مرت بنا عجوز من عجائز رہابینہم تحمل علی رأسہا قلۃ من ماء فمرت بفتی منہم فجعل احدی یدیہ بین کتفیہا ثم دفعہا فخرت علی رکبتیہا فانکسرت قلتہا فلما ارتفعت التفتت الیہ فقالت سوف تعلم یا غدر اذا وضع اللہ الکرسی وجمع الاولین والاخرین وتکلمت الایدی والارجل بما کانوا یکسبون فسوف تعلم کیف امری وامرک عندہ غدا قال یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت صدقت کیف یقدس اللہ امۃ لا یؤخذ لضعیفہم من شدیدہم جابر سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار سمندر کے مہاجرین آئے لوٹ کر (یعنے حضرت جعفر بن ابی طالب اور انکے ہمراہی جو حبش کیطرف ہجرت کر گئے تھے) تو آپنے ان سے فرمایا تم مجھ سے وہ عجیب باتین بیان نہیں کرتے جو حبش کے ملک مین تم نے دیکھین چند جوانون نے ان مین سے کہا ہان خوب یارسول اللہ ہم بیان کرتے ہین ایک بار ہم وہان بیٹھے تھے اتنے مین حبش کی درویشون کی بڑہیون سے ایک بڑہیا سانسے سے گندری (یعنے اہبون کی بڑہیون مین سے راہب کہتے ہین درویش فقیر تارک الدنیا کو جو بضاری مین ہوتے ہین اکثر جنگل مین مکان بناکر اکیلے رہا کرتے ہین اور دنیا کے تمام مزون کو چھوڑ دیتے ہین) وہ اپنے سر پر ایک مٹکا پانی کا اٹہائے ہوئے تھی خیر وہ ایک جوان پر سے گندری حبش کے اس جوان نے اپنا ایک ہاتہ اس بڑہیا کے دونو مونڈہون کی بیچ مین رکہا پہر اسکو دہکا دیا وہ گٹھنون کے بل گر پڑی اور اسکا مٹکہ ٹوٹ گیا جب گر کر اٹہی تو اس جوان کیطرف دیکہا اور کہنے لگے اے مکار تجہ کو اسکا بدلا عنقریب ملیگا جیسا اللہ تعالی انصاف کی کرسی پر بیٹھے گا اور اگلے اور پچھلے سب لوگون کو جمع کرے گا اور ہاتہہ اور پاؤن نے جو کام کیے ہین وہ اسکو بیان کرینگے اسوقت میرا اور تیرا فیصلہ ہوگا پروردگار پاس کل کے روز (یعنے قیامت کے دن) یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہا سچ کہا اس بڑہیا نے اور اللہ تعالی کیونکر پاک کرے گا (گناہون سے) اس امت کو جس مین کمزور کا انصاف نہ لیا جاوے زور آور سے ف بڑی بیحیائی اور بڑی بے غیرتی ہے فقیر اور مسکین بڑہیون کو ستانا اور جس قوم مین ایسے ظلم رائج ہوتے ہین اللہ تعالی ان سے حکومت چھین لیتا ہے اگلے زمانہ مین نصاری نے ایسے ظلم شروع کیے تہے اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتہون خوب انکو پٹوایا اور انکی سلطنت چھین لی اور ان سے پہلے یہودیون نے ظلم شروع کیے تہے اللہ تعالی نے رومیون کے ہاتہون خوب انکو پٹوایا اور ان کی سلطنت چھنوادی پہر رومیون کو عربون کے ہاتہ سے پٹوایا بعد اسکے مسلمانون نے بہی ظلم وستم شروع کیے آخر انکو

بھی انگریزاور رومیون کی ہاتھون پٹوایا اور انکی سلطنت چھنوادی ہر ظالم کا یہی حال ہوتا ہے خدا ظلم سے بچاوے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ابوسعید خدری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل جہاد یہ ہے کہ آدمی ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَۃِ الْاُوْلٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ فَسَکَتَ عَنْہُ فَلَمَّا رَمَی الْجَمْرَۃَ الثَّانِیَۃَ سَاَلَہٗ فَسَکَتَ عَنْہُ فَلَمَّا رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الْغَرْزِ لِیَرْکَبَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَلِمَۃُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ابوامامہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا جمرہ اول کے پاس (جو منا میں ہے) اور بولا یا رسول اللہ کونسا جہاد افضل ہے یہ سنکر آپ خاموش ہو رہے جب آپ نے دوسرے جمرہ کی رمی کی اس نے یہی پوچھا آپ خاموش ہو رہے جب آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤن رکاب میں رکھا سوار ہونے کے لیے (اونٹ پر) اور فرمایا وہ پوچھنے والا کہان گیا وہ بولا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہی جاوے (اور اسکا ڈر نکرے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَبَدَاَ بِالْخُطْبَۃِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّۃَ اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَلَمْ یَکُنْ یُخْرَجُ بِہٖ وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَۃِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَکُنْ یُبْدَاُ بِھَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ یُّغَیِّرَہٗ بِیَدِہٖ فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ابوسعید خدری سے روایت ہے مروان نے عید کے دن اپنی ساتھ منبر نکالا (عیدگاہ میں اسپر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنے کے لیے) اور پہلے خطبہ پڑھا پھر نماز پڑھی عید کی ایک شخص نے کہا اے مروان تونے سنت کی خلاف کیا ایک تو منبر نکالا آج کے دن اور اسکے منبر نہیں نکالا جاتا تھا (بلکہ آپ شہر کے باہر عیدگاہ میں نماز کے بعد خطبہ سناتے بغیر منبر کے) اور تونے خطبہ نماز کے پہلے پڑھا حالانکہ نماز پہلے پڑھی جاتی ہے پھر خطبہ ہوتا تھا یہ سنکر ابوسعید خدری نے کہا اس شخص نے تو اپنا حق جو اسپر تھا (امر بالمعروف کا) ادا کر دیا میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے پھر ہاتھ سے اسکے مٹانے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے اسکو مٹادے (مثلاً تصویر ہو تو اسکو توڑ ڈالے) اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے کہے اگر زبان سے بھی کہنے کی طاقت نہ ہو تو دل سے اسکو برا جانے (اور نفرت کرے وہان سے چلا جاوے ان لوگون سے جنہون نے خلاف شرع کام کیا ہو ملاقات ترک کر دے

اور پسے زیادہ ضعیف ایمان ہی ف یعنی ادنی درجہ ایمان کا یہ ہی کہ بری کامون سی اور برا کام کرنیوالون سی دل مین بیزار ہو نفرت کرے اگر دل مین بھی نفرت نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ ایمان بالکل رخصت ہوا اور ضعیف درجہ بھی اسکا باقی نہین رہا اللہ رحم کرے اس زمانہ مین بہت مسلمان علانیہ خلاف شرع کام کرتے ہین جیسے سود لیتے ہین سیندھی شراب پیتے ہین داڑھی منڈاتے ہین مونچھین بڑہاتے ہین نصاری کی مشابہت کرتے ہین لیکن دوسرے مسلمان جو یہ کام نہین کرتے ان سے نفرت بھی نہین کرتے نہ انکی ملاقات ترک کرتے ہین بلکہ برابر انکے ساتھ کہاتے اور پیتے ہین اور اپنی دعوتون مین انکو بلاتے ہین اور امر بالمعروف کا ادنی درجہ بھی نہین کرتے کہ دل ہی سے ان سی نفرت کرین اور ایک اگلے لوگون کا حال تہا کہ باوجودیکہ مروان حاکم تہا اور ظالم حاکم اور ایک فرضی سنت کی مخالفت مین انہون نے صاف کہدیا کہ تو نے سنت کا خلاف کیا معلوم نہین کہ اس زمانہ کے مسلمانونپر اور کیا عذاب اترنیوالا ہے یا اسپر بچا یا اللہ بچا تو ارحم الراحمین ہے اور اب کیا عذاب عام مسلمانونپر نہین ہے انکی دولت چین گئی حکومت خاک مین مل گئی کافرون کے دست نگر اور محتاج بن گئے ہین فقر اور فاقہ کشی مین مبتلا ہین بڑے بڑے شہزادی اور امیرزادے مسلمانون کو نصاری کی خدمتگذاری کرتے ہین اور دو دو چار چار روپیہ ماہوار کے لیے جان دیتے ہین اللہ اللہ **باب** قولہ تعالی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ اس آیت کا بیان کہ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تمکو دوسرے کی گمراہی ضرر نہ کریگی جب تم ہدایت پر ہو **عن** اَبِیْ اُمَیَّةَ الشَّعْبَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ قَالَ قُلْتُ كَیْفَ تَصْنَعُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ قَالَ اَیَّةُ اٰیَةٍ قُلْتُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ قَالَ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِیْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًی مُتَّبَعًا وَدُنْیَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِهٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا یَدَانِ لَكَ بِهٖ فَعَلَیْكَ خُوَیْصَّةَ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ صَبْرٌ فِیْهِنَّ عَلٰی مِثْلِ قَبْضٍ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَعْمَلُوْنَ بِمِثْلِهٖ ابو امیہ شعبانی سے روایت ہی مین ابو ثعلبہ خشنی پاس آیا اور مین نے ان سی کہا اس آیت کی نسبت تم کیا کرتے ہو انہون نے کہا کون سی آیت مین نے کہا یا ایہا الذین آمنو علیکم انفسکم (جسکا ترجمہ اوپر گذرا) ابو ثعلبہ نے کہا مین نے اس آیت کو ان سی پوچہا جو خوب خبردار تہے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے فرمایا اس آیت کا ظاہر مطلب جو ہی کہ امر بالمعروف کی ضرورت نہین اس سے دھوکا مت کہاؤ ملکہ امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو یہانتک کہ جب ایسا زمانہ آوے کہ لوگ بخیلی کی اطاعت کرین اور خواہش کی پیروی کرین اور ہر شخص دنیا کو اختیار کرے (آخرت پر) اور ہر شخص

دنیا کو اختیار کرے (آخرت پر) اور ہر شخص اپنی رای اور اپنی عقل پر نازان ہو (یعنے کتاب و سنت کو چھوڑ کر رای اور قیاس پر جما رہے) اور تو ایسا کام (خلاف شرع) دیکھے جسکے دفع کرنیکی تجھ کو قدرت نہ ہو پس ایسی حالت مین اپنے نفس کی خاص فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دی اور تمہارے پیچھے ایسے دن آتے ہین جو صبر کے دن ہین اور ان دنون مین صبر کرنا (اپنی دین پر اور کتاب و سنت پر چلنا) ایسا ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ مین رکھنا اور جو کوئی ان دنون مین نیک عمل کرے اسکو پچاس ویسے ہی عمل کرنے والون کا ثواب ہوگا **ف** تو آپنے فرمایا کہ یہ آیت یعنی علیکم انفسکم اور آیتون اور حدیثون کے خلاف نہین ہے جنمین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم ہے بلکہ یہ آیت ایک دوسرے موقع مین ہے اور وہ آیتین اور حدیثین اور موقع مین حاصل یہ ہے کہ جب تک آدمی کو قدرت ہو امر بالمعروف کی اور لوگ اچھی بات کو سنتے اور مانتے ہون اور خدا کا خوف انکے دلون مین ہو اسوقت تک امر بالمعروف برابر کرتا رہے اور جب ایسا فساد پھیلے کہ لوگ امر بالمعروف کرنیوالے کو ستانے اور ایذا دینے کے درپے ہون اور خدا کا خوف انکے دلون مین بالکل نرہا ہو اور رات دن دنیا کا مال جمع کرنے کے طالب ہون اور حرام حلال کی قید چھوڑ دین اور اپنی ہوا و ہوس اور خواہش نفسانی کے بندے ہون جیسے اس زمانہ مین ہے تو اسوقت عزلت اور گوشہ نشینی اور خلوت اور اپنے نفس کی اصلاح اور عبادت اور ریاضت ہی کافی ہے نہ لوگون سے صحبت رکھے نہ انکی خلاف شرع باتون مین شریک ہو ص ہیچ آفت نرسد گوشہ نہائی را اسپر عمل کرنا بہتر ہے **عن** انس بن مالک قال قیل یارسول اللہ متی نترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر قال اذا ظہر فیکم ما ظہر فی الامم قبلکم قلنا یارسول اللہ وما ظہر فی الامم قبلنا قال الملک فی صغارکم والفاحشۃ فی کبارکم والعلم فی رذالتکم قال زید تفسیر معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعلم فی رذالتکم اذا کان العلم فی الفساق انس بن مالک سے روایت ہے لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ہم کس وقت ترک کرین آپنے فرمایا جب تم لوگون مین وہ باتین ظاہر ہون جو اگلی امتون مین ظاہر ہوئین تمہین ہمنے عرض کیا یارسول اللہ اگلی امتون مین کونسی باتین ظاہر ہوئی تھین آپنے فرمایا یہ کہ جو لوگ تم مین سے ذلیل ہون انکو حکومت ملے (بادشاہ ہوجاوین) اور جو لوگ عزت والے ہون وہ فسق و فجور مین مبتلا ہون اور جو لوگ کمینے اور پاجی ہون وہ عالم بنین۔ زید بن یحیے نے کہا کمینے اور پاجی کے عالم بننے سے یہ مراد ہے کہ فساق اور فجار عالم ہون **ف** یعنے جو لوگ نام کے مولوی کہلائین وہی سب سے زیادہ فاسق اور فاجر اور رشوت خوار اور موذی اور ظالم اور بیخدا ترس ہون یہ امر اس زمانہ مین انکمون سے دیکھا گیا ہے کہ نام کے مولوی جو جو کمینہ کرتے ہین وہ جاہلون سے بدتر کہتے ہین یہانتک کہ جاہل بھی انکے کام دیکھکر

ہنستے ہین اور بعوض اسکے کہ علم سے اور اخلاق درست ہون انکے لیے علم گمراہی کا باعث ہوجاتا ہے اور خدا کا ڈر ان کے
دلون سے نکل جاتا ہے اور رحم وکرم اور شفقت کا تو نام ہی نہین رہتا اسہ سبحانہ وتعالی ایسے علم سے بچاوے واضلہ اسہ علی
علم یہی ہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ قالوا
وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیقہ حذیفہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اسہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا مومن کو نہین چاہیے کہ اپنے تئین ذلیل کرے لوگون نے عرض کیا اپنے تئین کیونکر ذلیل کرے گا آپنے
فرمایا جس بلا کے اٹھانیکی طاقت نہین کہتا اس مین پڑے **ف** مثلاً ایک مقام مین امر بالمعروف کرنے سے بلا آنیکا
خیال ہے جیسے جان یا مال پر صدمہ پہونچنے کا اور اس مین اتنے صبر کی طاقت نہین ہے تو امر بالمعروف نکرے اور خاموش
ہورہے البتہ اگر یہ اطمینان ہو کہ بلا پر ہم صبر کرسکین گے تو فضیلت پر عمل کرے اور حق بات کہدیوے پھر جو صدمہ پہونچے
اسکو اٹھاوے **عن** ابی سعید الخدری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لیسأل
العبد یوم القیمۃ حتی یقول ما منعک اذ رأیت المنکر ان تنکرہ فاذا لقن اللہ عبدا حجتہ قال
یا رب رجوتک وفرقت من الناس ابو سعید سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلے اسہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے بیشک اسہ تعالی قیامت کے دن بندے سے پوچھیگا اور کہے گا تو نے جب خلاف شرع بات دیکھی تو منع کیون نکیا
جب وہ جواب نہ دے سکا تو اسہ تعالی خود اسکو جواب سکھلاوے گا وہ عرض کریگا اے مالک میرے مینے تیرے رحم سے
امید رکھی (کہ تو خود اس خطا کو معاف کردیگا) اور لوگون سے مین ڈرا **باب** العقوبات گناہون کی سزا کا بیان
عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یملی للظالم فاذا اخذہ لم یفلتہ
ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ابو موسی سے روایت ہے آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اسہ تعالی مہلت دیتا ہے ظالم کو اور جب پکڑتا ہے تو پھر اسکو نہین چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک
اذا اخذ القری وھی ظالمۃ **ف** یعنے اسکی پکڑ ایسی ہے جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے بیشک اسکی پکڑ دکھ کی
ہے اور سخت ہے اور مہلت دیتا ہے ظالم کو یعنے جلد سزا نہین دیتا اس مین دو مصلحتین ہین ایک یہ کہ وہ پورا ظلم کرلے
اور جو سزا اسکے لیے ٹھیرائی گئی ہے اسکا مستحق ہوجاوے دوسرے یہ کہ شاید وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور آئندہ عدل و
انصاف اختیار کرے مگر یہ ہمارے علم کی نسبت ہے پروردگار کو سب معلوم ہے کہ آئندہ وہ کیا کرے گا اب اگر کوئی
کہے کہ ظالم کو مہلت دینے مین خلق اسہ کی خرابی ہے وہ بندگان الہی کو تباہ اور برباد کرے گا اور انکو ایذا دیگا پھر
پروردگار جو ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں پر وہ اسکو کیونکر جائز رکھتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اسہ تعالی کی

مصلحتین بے شمار ہین بندہ کو انکا علم نہین اسلیے جو وہ اپنے ناقص فہم کے موافق بعض کاموں کو خلاف مصلحت اور نامناسب سمجھتا ہے لیکن اگر بندہ کو وہ سب باتین معلوم ہون جو مالک کو معلوم ہین تو جو کچھ اللہ تعالی دنیا مین کرتا ہے اسیکو عین مصلحت اور نہایت مناسب جانے مثلاً ظالم کا مسلط کرنا خلق اللہ پر ان کے بری اعمال کیوجہ سے ہوتا ہے اور کبھی اپنے بعض بندون کو آخرت مین بڑے بڑے درجہ اور مرتبہ دینا منظور ہوتا ہے پس انپر ظلم کراتا ہے تاکہ وہ مظلوم ہوکر ایذا اٹھاوین اور صبر کرین اور آخرت مین اسکا نیک بدل پاوین پس ظالم کے مسلط کرنے کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے ماں اپنے بچے کی فصد کھلواتی ہے اسکا بہوراچیرتی ہے اسکو کڑوی دوا پلاتی ہے ان کاموں کو بچہ اپنے علم مین ظلم سمجھتا ہے مگر وہ عین رحم وکرم اور شفقت ہے کیونکہ آیندہ اس مین بچے کی بڑے فوایدہین واللہ اعلم ؎

جہاندار داند جہان داشتن یکی را بر دین یکے کاشتن

اور یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ اور عرفا اور صوفیہ کرام کبھی انتظام عالم مین دخل نہین دیتے اور نہ کسی بندے کا یہ کام ہے کہ اپنے مالک کے ایسے بڑے امور مین دخل در معقولات کرے البتہ اپنی ضرورت اور حاجت کو اپنے مالک سے مانگ لیوے اور یہی کافی ہے ایک غریب مسکین غلام کے لیے ؎ ہیچدر بس بود جمالے را عاشق المنۃ لا ابالی را

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ خَمْسٌ اِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَلَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے مہاجرین کے گروہ پانچ باتین ہین جب تم ان مین مبتلا ہو اور اللہ کی پناہ مانگتا ہون مین اس سے کہ تم ان مین مبتلا ہو اب ان پانچ باتون کا بیان ہے (جب کسی قوم مین علانیہ فسق وفجور ہوتا ہے (جیسے زنا شراب قمر وغیرہ) تو ان مین طاعون آتا ہے (یعنے وبا) اور ایسی ایسی بیماریان پیدا ہوتی ہین کہ اگلے لوگون مین وہ بیماریان کبھی نہین ہوئی تھین (اسیحدیث سے مولانای رومؒ نے فرمایا ؎ ابر نابد از پے منع زکوٰۃ وز زنا خیزد وبا اندر جہات - اور جب کوئی قوم ترول اور ناپ مین چوری کرتی ہے تو انپر قحط اترتا ہے اور سخت مصیبت پڑتی ہے اور بادشاہ وقت انپر ظلم کرتا ہے

اور جب کوئی قوم اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتی تو اللہ تعالیٰ اپر بارش کو روک دیتا ہے اور اگر دنیا مین چارپائی (جیسے گائے بیل بکری گدھے خچر اونٹ وغیرہ) نہ ہوتے تو بالکل پانی نہ پڑتا (انکے اعمال کے سزا سے) اور جبکوئی قوم اللہ اور اُسکے رسول کا عہد توڑتی ہے (یعنے اللہ کی کتاب اور اُسکی رسول کی حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے) تو اللہ تعالے اُنپر ایک دشمن مسلط کرتا ہے جو انکی قوم کا نہین ہوتا اور وہ چھین لیتا ہے بعض اس مال کو جو انکے ہاتھ مین ہوتا ہے (یعنے اجنبی اور دوسرے ملک اور دوسری قوم والا اُنپر حاکم ہوتا ہے) اُنپر رحم نہین کرتا ہندوستان مین ایسا ہی ہوا اور بخارا اور بہت سے ملکون مین کہ جب مسلمانون نے قرآن اور حدیث پر چلنا چھوڑ دیا بلکہ حدیث شریف اور اہلحدیث سے دشمنی اختیار کی تو اللہ نے ایک غیر قوم کا حاکم یعنے کافر نصرانی اُنپر مسلط کیا جس نے انکو ذلیل اور خوار کر دیا اور ان کی دولت حکومت تجارت زراعت سب چھین لی فاقے مرنے لگی) اور جب مسلمان حاکم اللہ کی کتاب پر نہین چلتے اور اللہ نے جو اتارا اسکو اختیار نہین کرتے (بلکہ اپنے عقلی قانون اور قواعد پر چلتے ہین یا ظلم و تعدی پر کمر باندھتے ہین نہ شرع نہ قانون جیسے اس زمانہ مین مسلمانی حکومتون مین ہی) تو اللہ تعالیٰ انکے آپس مین لڑائی ڈالدیتا ہے ف یہانتک کہ وہ ضعیف ہوجاتے ہین آپس کی لڑائی اور نا اتفاقی سے اور یہ غیر دشمن اُنپر مسلط ہوجاتا ہے اس حدیث مین جتنی باتین آپنے فرمائین وہ سب ہو بہو مطابق واقع ہوئین پہلے جب نصاری ہندوستان مین آئے تو انہون نے دیکھا کہ مسلمان قرآن پر نہین چلتے اور اسکی وجہ سے جسقدر مسلمان رئیس ہندوستان مین تھے اُن مین آپس مین لڑائیان پھیلی ہوئی تھین نصاری نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور ایک ایک رئیس و حاکم کیطرف ہوکر اسکو دوسرے سے لڑایا یہانتک کہ سب کو فنا کر دیا اس کے بعد خود حاکم بن بیٹھے معلوم نہین کہ ان مسلمان رئیسون کی عقل کدہر تشریف لے گئی تھی اب صرف دو مسلمان رئیس باقی ہین ایک شاہ روم دوسرے شاہ ایران اور دونون قرآن و حدیث کو چھوڑی بیٹھے ہین اور دونون مین آپس مین نا اتفاقی اور خصومت ہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ دونون ریاستین بھی چندہی روز کے مہمان ہین اگر ایسا ہی نقشہ رہا اور خواب غفلت سے بیدار نہ ہوئے مسلمانون اب بھی اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر عمل کرو اور قرآن اور حدیث کی پیروی اختیار کرو ورنہ جو کچھ تمہارے پاس باقی رہ گیا ہے وہ بھی جاتا رہیگا اور پھر پچھتانا کام نہ آویگا وما علینا الا البلاغ

عن مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليشربن ناس من امتي الخمر يسمونها بغير اسمها يعزف على رؤسهم بالمعازف والمغنيات يخسف الله بهم الارض ويجعل منهم القردة والخنازير مالک اشعری سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میری امت مین سے کتنے آدمی شراب پینگے اور اسکا نام کچھ اور رکھینگے (جیسے نبیذ شلت شراب الصالحین شربت مقوی مفرح وغیرہ) اور انکے سرون پر

باجی بجایئ جاوین گے اور گانیوالی عورتین گا دینگی اسہ تعالی انکو زمین مین دھنسا دیگا اور ان مین سے بعضون کو بندر اور سور کردیگا
فائدہ امام ابن حزم نے اسحدیث کی اسناد کو ضعیف کیا ہے لیکن اسکا اسناد حسن سے کم نہین ہے اور جو لوگ غنا اور مزامیر
کو حرام جانتے ہین وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہین اور مخالفین یہ جواب دیتے ہین کہ اس سے غنا اور مزامیر کی حرمت نہین نکلتی
یہ آپنے اُن لوگون کا ذکر فرمایا کہ گانا بجانا انکے سامنے ہوا کرے گا اور درحقیقت یہ عذاب شراب پینے سے اپنے اترے گا
یا مراد آپ کی یہ ہے کہ اجنبی فاحشہ عورتین انکے سامنے گادین بجادینگی اسکی حرمت مین تو کسی کا اختلاف نہین ہے اور یہی
قیاس کے قریب ہے کیونکہ اس زمانہ شراب خوارون کے پاس یہی رواج ہے کہ طوائف یعنی فاحشہ عورتین ناچتی گاتی
ہین اور وہ شراب سے مست ہوکر انکا گانا بجانا سنا کرتے ہین امر اباس تو ہر روز اس فسق و فجور کا بازار گرم ہے اور غربا
بھی شادی اور بیاہ اور جلسے اور خوشی مین طوائف کو بلاتے ہین اور یہ امر ایسا شائع ہوگیا ہے کہ کوئی اسکو مذموم
اور معیوب نہین جانتا بلکہ جو کوئی مطابق سنت کے نکاح کرے اور ان فواحش کو نہ بلاوے تو اسپر عیب کرتے ہین ع
یہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا - اسحدیث سے یہ بھی نکلا کہ امت محمدی مین خسف اسطرح مسخ خاص واقع ہوسکتا
ہے البتہ مسخ عام نہ ہوگا جیسا دوسری حدیث مین ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ قَالَ دَوَابُّ الْاَرْضِ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین یلعنہم اللہ ویلعنہم اللعنون کہ لاعنون سے زمین کے جاندار مراد ہین
یعنے یہ سب اُنپر لعنت کرتے ہین **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ
اِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ ثوبان سے روایت ہے ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر کو کوئی چیز نہین بڑہاتی سوا نیکی کے (یعنے عزیز و اقارب سے سلوک اور شفقت
کرنا اور خلق خدا کو آرام اور راحت پہونچانا یہانتک کہ جانورون کو بھی اور بلاوجہ شرعی کسیکی ایذا گوارا نہ کرنا اور جو
کوئی برائی کرے اسکے ساتھ نیکی کرنا) اور تقدیر کو کوئی چیز نہین پھیرتی مگر دعا اور دعا سے ہے کہ آئی ہوئی بلا ٹلجاوے
اور کبھی ایک آدمی ایک گناہ کیوجہ سے رزق سے محروم ہوجاتا ہے **ف** وہ ہرچند کوشش اور محنت کرتا ہے لیکن اسکو
فراغت اور تونگری حاصل نہین ہوتی خود وہ آدمی کیا کبھی اسکے گناہ کی وجہ سے اسکی اولاد پر بھی کئی پشت تک
اثر رہتا ہے اسکو بچاوے بعضون نے کہا عمر بڑہنے سے یہی مراد ہے کہ ناموری ہوجاتی ہے گو یا وہ مرنیکے بعد
بھی زندہ ہے یا روزی بڑہنا کیونکہ عمر پیدا ہوتی ہی مین ہوجاتی ہے گھٹ بڑہ نہین سکتی **بَابُ** الصَّبْرِ
عَلَى الْبَلَاءِ بلا پر صبر کرنیکا بیان **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ

بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس لوگوں کا امتحان سخت ہوتا ہے اور کن پر بلا زیادہ اترتی ہے آپ نے فرمایا پیمبروں پر پھر جو ان کے بعد مرتبہ میں افضل ہیں پھر ان کے بعد افضل ہیں اور آدمی اسکے دین کے موافق بلا آتی ہے اگر اسکا دین سخت اور قوی ہوتا ہے تو اسکی بلا بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اسکے دین میں نرمی اور کمی ہوتی ہے تو اسی اندازے سے بلا ہوتی ہے پھر ہمیشہ بلا رہتی ہے بندہ پر اور کہ بیماری افلاس (یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اسپر نہیں ہوتا سب گناہ معاف ہوجاتی ہیں اور بلا انکی کفارہ ہوجاتی ہے معلوم ہوا کہ اچھے بندے اللہ تعالی کی اکثر مصیبت اور سختی اور تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں اور مصیبت اور سختی اور دکھ اور بیماری کو اللہ کا غضب نہ سمجھنا چاہیے بلکہ وہ کفارہ ہیں گناہوں اور خطاؤں کے)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللِّحَافِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِنَّا كَذَلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُونَ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُهُمْ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يَحْوِيهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ ابو سعید خدری سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آرہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ کے اوپر رکھا تو بخار کی گرمی میرے ہاتھ کو معلوم ہوئی چادر کے اوپر سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سخت بخار ہے آپ کو آپنے فرمایا میرا یہی حال ہے ہم لوگوں پر دونی بلا آتی ہے اور ثواب بھی دونا ملتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کن لوگوں پر سخت بلا آتی ہے آپ نے فرمایا پیمبروں پر میں نے کہا پھر کن پر آپ نے فرمایا نیک لوگوں پر اور بعضے نیک لوگ افلاس میں مبتلا ہوتے تھے یہانتک کہ سوا ایک کمل کے جو اوڑھے ہوتے اور کچھ ان کے پاس نہ ہوتا اور بعضے بلا سے ایسا خوش ہوتے جیسے کوئی نعمت میں مال دولت سے خوش ہوتا ہے ف دوسری حدیث میں ہے کسیکو اتنی ایذا نہیں ہوئی اللہ کی راہ میں جتنی مجھکو ہوئی فقر و فاقہ دکھ بیماری ان تکلیفوں کے سوا کافروں کیطرف سے آپ کو بہت صدمہ پہونچی گالیاں کھائیں مار کھائی زخمی ہوئے دانت شہید ہوا اخیر میں زہر کے صدمہ سے وفات فرمائی جو شہادت ہے آپکے دونوں صاحبزادے جلیل الشان امام حسن اور امام حسین علیہما السلام بھی کمال تکلیف سے شہید ہوئے اور ہمیشہ آپ کی آل اور ائمہ اطہار مصیبت اور تکلیف ہی میں مبتلا

رہے سبحان اللہ کیا شان الٰہی ہے جو اپنی چہیتے ہوتے ہین ادنی کو زیادہ آزماتا ہے اور انکی صبر اور محبت کو جانچتا ہی ایک بزرگ مسجد مین ہو بخجر شاید شیخ احمد عبدالحق ردولوی رح تہے وہان لوگ عشا کی نماز کے بعد اذان دی رہے تہے انہون نے سبب پوچھا لوگون نے کہا دفع بلا اور وبا کے لیے اذان دیتے ہین آپ بہی اذان دیجیے لوگون نے اصرار کیا تو فرمایا انہون نے وجہ پوچھی فرمایا جو بندہ اللہ کی نعمت کو نہری سے چکہے اور اسکی بلا سے بہاگے وہ بندہ نہین ہے **عن** عبد اللہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ وھو یمسح الدم عن وجھہ و یقول رب اغفر لقومی فانھم لا یعلمون عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ گویا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہا ہون آپ ایک نبی کا قصہ بیان کر رہے تہے (حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا) انکی قوم نے انکو مارا وہ خون اپنے منہ سے پونچہتے جاتے تہے اور کہتے تہے ای مالک میری قوم کو بخش دے وہ نہین جانتے **ف** خود آپنے جنگ احد مین جب کافرون کے ہاتہ سے پتھر کہانے چہرہ مبارک زخمی ہوا دانت شہید ہوا خون بہ رہا تہا لوگون نے عرض کیا آپ کافرون کے لیے بددعا فرمایئے آپنے فرمایا یا اللہ میری قوم کو ہدایت کردہ نہین جانتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن احق بالشک من ابراھیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول ما لبث یوسف لاجبت الداعی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تو زیادہ لائق ہین شک کرنے کی ابراہیم علیہ السلام سے (اگر انکو شک ہوتی ہی لیکن ہمکو شک نہین ہوتی) تو بہلا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن کا مرتبہ عالی تہا کیونکر شک ہوسکتی ہے لیکن اونہون نے عین الیقین کا مرتبہ حاصل کرنیکے لیے یہ سوال کیا کہ مردے کا خلانا انکو دکہلایا جاوے) جب انہون نے کہا ای مالک مجہکو دکہلا تو کیونکر مردون کو جلاویگا ارشاد ہوا کیا تجہکو یقین نہین حضرت ابراہیم نے عرض کیا مجہکو یقین ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ میرے دل کو تسلی ہوجاوے (مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ علم کیسا ہی یقینی ہو اس مین وسوسہ باقی رہتا ہے جیسا ایسا وسوسہ آوے تو اعوذ باللہ پڑہے اور استغفار کرے) اور اللہ رحم کرے حضرت لوط علیہ السلام پر وہ زور آور شخص کی حمایت ڈہونڈہتے تہے (اپنے مہمانون کی محافظت کے لیے حالانکہ اللہ تعالی سے کوئی حمایتی سخت اور زور آور نہین ہے) اور اگر مین اتنے دنون تک قید مین رہا ہوتا جتنے دنون حضرت یوسف علیہ السلام رہے تہے تو جسوقت بلانیوالا آیا تہا مین اسیوقت اسکے ساتہ ہولیتا یہ تعریف ہے حضرت یوسف کے صبر اور استقلال کی کہ اتنی لمبی قید پر بہی انہون نے رہائی کے لیے جلدی نہین کی اور پہلے اپنی بیگناہی ظاہر کرانا چاہی) **عن** انس بن مالک قال لما کان یوم احد کسرت رباعیۃ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتُبِّعَ فَجَعَلَ الدَّمُ یَسِیْلُ عَلٰی وَجْہِہٖ وَجَعَلَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْہَ نَبِیِّہِمْ بِالدَّمِ وَھُوَ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا اور آپکے سر میں زخم لگا (مردود ابن قمیہ کے پتھر مارنے سے) تو خون آپکے مبارک چہرے پر اور جسم پر زمین و آسمان اور سارا جہان تصدق ہو رہا تھا اور آپ خون کو اپنے مونہ سے پونچھ رہے تھے اور فرماتے تھے کیونکر نجات پائیگی وہ قوم جس نے اپنے نبی کے مونہ کو رنگ دیا خون سے اور وہ اُن کو اللہ کیطرف بلاتا تھا (اور کوئی قصور نہیں کیا) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لیس لک من الامر شیء یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں ہے اللہ چاہے تو انکو عذاب کرے چاہے معاف کردے **ف** آپکا یہ فرمانا کہ کیونکر نجات اخیر تک بددعا کے طور پر نہ تھا بلکہ تعجب کے طور پر کہ ان لوگوں کے لچھن تو ایسے خراب ہیں انکو نجات کیونکر ہوگی اللہ تعالیٰ نے اسکو بھی پسند نہیں کیا اور فرمایا تم کو صبر لازم ہے اور اللہ کو ان لوگوں کا اختیار ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ذَاتَ یَوْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ حَزِیْنٌ قَدْ خُضِبَ بِالدِّمَآءِ قَدْ ضَرَبَہٗ بَعْضُ اَھْلِ مَکَّۃَ فَقَالَ مَالَکَ فَقَالَ فَعَلَ بِیْ ھٰؤُلَآءِ وَفَعَلُوْا قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُرِیَکَ اٰیَۃً قَالَ نَعَمْ اَرِنِیْ فَنَظَرَ اِلٰی شَجَرَۃٍ مِنْ دَرَآءِ الْوَادِیْ فَقَالَ اُدْعُ تِلْکَ الشَّجَرَۃَ فَدَعَاھَا فَجَآءَتْ تَمْشِیْ حَتّٰی قَامَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ قُلْ لَھَا فَلْتَرْجِعْ فَقَالَ لَھَا فَرَجَعَتْ حَتّٰی عَادَتْ اِلٰی مَکَانِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَسْبِیْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور خون میں سنے ہوئے آپ کو مکہ کے کافروں نے مارا تھا (یہ واقعہ مکہ کا ہے) جبریل علیہ السلام نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے آپنے فرمایا ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ کیا جبریل نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپکو ایک نشانی (اللہ کی قدرت) کی دکھلاؤں (گویا جبریل علیہ السلام نے آپکا دل بہلایا آپکا رنج دور کرنے کو اللہ اللہ خاطر آپ کی) آپنے فرمایا ہاں دکھلاؤ پھر جبریل نے ایک درخت کیطرف دیکھا جو وادی کے پرے تھا اور کہا آپ اس درخت کو بلائیے آپنے اسکو بلایا وہ (زمین پر) چلتا ہوا آیا یہانتک کہ آپکے سامنے کھڑا ہوگیا پھر جبریل نے کہا اس سے کہو لوٹ جا آپنے فرمایا لوٹ جا وہ لوٹ کر اپنی جائے پر چلا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہ نشانی مجھکو کافی ہے

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْصُوْا اِلَیَّ کُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَخَافُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ مَا بَیْنَ السِّتِّمِائَۃِ اِلَی السَّبْعِمِائَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِیْنَا

جَعَلَ الرَّجُلُ يَسَارًا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا حذیفہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہین
ان سب کو شمار کرو میرے لیے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہمارے اوپر ڈرتے ہین (دشمن سے) اور ہمارا شمار چھ سو سے
لیکر سات سو تک ہے (اللہ رے جرات اور بہادری صحابہ کی کہ چھ سو کے شمار پر کسی دشمن سے انکو خوف نتھا اور اب کروڑون
مسلمان ہین اور ڈرتے ہین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہین جانتے شاید تمپر بلا آوے (حذیفہ نے کہا پھر وہ بلا ہمپر
آئی یہانتک کہ ہم مین سے کوئی نماز بھی پوشیدہ پڑھتا (یزید پلید کے زمانہ مین تین دن تک مسجد نبوی مین نماز نہین ہوئی
سعید بن مسیب کہتے ہین مین مسجد مین چھپا ہوا تھا اور نماز کا وقت ایک آواز سے پہچانتا جو قبر شریف سے آتی لیکن حذیفہ
اسوقت تک زندہ نہین رہے وہ حضرت علی کی خلافت مین مرے تو مراد انکی شاید حضرت عثمان کے فتنے سے ہوگی عَنْ
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَقَالَ يَا جِبْرَئِيلُ
مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ قَالَ هٰذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنِيهَا وَزَوْجِهَا قَالَ وَكَانَ بَدْءُ ذٰلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ
كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ تَمَرَّهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ فَيَعْلَمُهُ الْإِسْلَامَ فَلَمَّا بَلَغَ
الْخَضِرُ زَوَّجَهُ أَبَوَاهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا وَكَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ فَطَلَّقَهَا
ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبَوَاهُ أُخْرَى فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا فَكَتَمَتْ أَحَدَهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ
الْأُخْرَى فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى أَتَى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَخْتَطِبَانِ فَرَأَيَاهُ فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا وَأَفْشَى
الْآخَرُ وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ فَقِيلَ وَمَنْ رَآهُ مَعَكَ قَالَ فُلَانٌ فَسُئِلَ فَكَتَمَ وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ
مَنْ كَذَبَ قُتِلَ قَالَ فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْكَاتِمَةَ فَبَنَيَا هِيَ تَمْشِطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ إِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ فَقَالَتْ تَعِسَ
فِرْعَوْنُ فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَدَرْدَحٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ
دِينِهِمَا فَأَبَيَا فَقَالَ إِنِّي قَاتِلُكُمَا فَقَالَا إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ فَفَعَلَ فَلَمَّا أُسْرِيَ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَسَأَلَ جِبْرَئِيلَ فَأَخْبَرَهُ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین خوشبو پائی تو پوچھا اے جبریل یہ خوشبو کیسی ہے اونہون نے کہا یہ خوشبو اس عورت
کی قبر کی ہے جو فرعون کی بیٹی کی کنگی کرنیوالی تھی اور اسکے دو نو بیٹے اور خاوند کے قبرون کی (یہ ایمان لائی تھی اور
فرعون نے انکو مروا ڈالا تھا) اور سرو ع قصہ اسکا یون ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام (جو اب غائب ہین) بنی اسرائیل
کے شریف لوگون مین سے تھے وہ ایک درویش کے عبادت خانہ پر سے گذرا کرتے وہ درویش اوپر سے اپر برآمد ہوتا (جسنے
خضر پایا اور انکو اسلام کی تعلیم کی) جب خضر جوان ہوے تو ان کے باپ نے ایک عورت سے انکا نکاح کیا خضر نے اس عورت

کو تعلیم دی (دین کی) اور اس سے اقرار لیا کہ کسی کو خبر نہ کرنا میرا نام نہ بتلانا اور حضرت خضر عورتوں سے صحبت نہیں کرتے تھے آخر انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدیا اور انکے باپ نے انکا نکاح ایک دوسری عورت سے کرایا اسکو بھی خضر نے دین کی تعلیم دی اور اس سے بھی عہد لیا کہ کسیپر ظاہر نہ کرے پھر ایک عورت نے اس راز کو چھپایا اور دوسری نے ظاہر کر دیا کہ یہ دین اسکو خضر نے سکھلایا ہے فرعون نے انکی گرفتاری کا حکم دیا) وہ بھاگے یہانتک کہ سمندر کے ایک جزیرہ میں آئے وہاں وہ دونوں آئے لکڑیاں چننے کو اور ان دونوں نے خضر کو دیکھا ایک شخص نے تو ان کا حال چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کر دیا اور کہنے لگا میں نے خضر کو (فلان جزیرہ میں) دیکھا لوگوں نے کہا تیرے ساتھ اور کس شخص نے دیکھا وہ بولا فلان شخص نے (جو اس کے ساتھ لکڑیاں بننے گیا تھا) اس سے پوچھا گیا لیکن اس نے چھپایا (اور انکار کیا) اور فرعون کے دین میں جھوٹ کی سزا قتل تھی اب کیا ہوا کہ اس شخص نے (یعنے جس نے خضر کو جزیرہ میں دیکھا تھا اور چھپایا تھا) اس عورت سے نکاح کیا جس نے اپنا دین چھپایا تھا (اور خضر کا نام نہیں لیا تھا) وہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی اتنے میں اسکے ہاتھ سے کنگھی گری اور اسکے زبان سے (بے اختیار) نکل گیا کہ فرعون تباہ ہوا (اپنی بیدینی کے وجہ سے) بیٹی نے (یہ کلمہ اسکی زبان سے سنکر) اپنے باپ کو خبر کی اس عورت کے دو بیٹے تھے اور ایک خاوند فرعون نے ان سبھوں کو بلا بھیجا اور عورت اور اسکے خاوند سے یہ چاہا کہ اپنا دین ترک کر دیں (اور فرعون کے دین میں آجاویں) انہوں نے نہ مانا فرعون نے کہا میں تم دونوں کو قتل کرونگا ان دونوں نے کہا اچھا لیکن اتنا احسان کر کہ ہم سب کو ایک قبر میں دفن کر دے اس نے ایسا ہی کیا تو جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپنے خوشبو پائی اور جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تب انہوں نے یہ بیان کیا ف کہ یہ خوشبو اس عورت اور اسکی خاوند اور بیٹوں کے قبر کی ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام اکثر علماء کے نزدیک ابتک زندہ ہیں اور بہت سے اولیاء اللہ نے ان سے ملاقات کی ہے اور اختلاف ہے کہ وہ ولی ہیں یا نبی ہیں یا فرشتہ ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہیں اور اللہ نے انکو بڑی عمر دی ہے اور وہ لوگوں کی نظر سے غائب ہیں اور انکا انتقال قیامت کے قریب ہوگا جب قرآن اوٹھ جاوے گا اور انکا نام بلیا بن ملکان تھا اور خضر انکو اسلیے کہنے لگے کہ وہ صاف زمین پر بیٹھتے ہیں تو وہ سبز اور ہری ہو جاتی ہے اور امام بخاری اور ایک جماعت علماء نے انکی حیات کا انکار کیا ہے عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضی ومن سخط فلہ السخط انس بن مالک کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قواب اتنا ہی زیادہ ملیگا جتنی بلا سخت ہوگی اور بیشک اللہ تعالے جن لوگوں سے محبت کرتا ہے انکو آزماتا ہے پھر جو کوئی

اس سے راضی ہے اس سے وہ بھی راضی ہے اور جو کوئی اس سے ناراض ہو اس سے وہ بھی ناراض ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم اعظم اجرا من المؤمن الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن لوگون سے ملکر رہتا ہے اور انکی ایذا پر صبر کرتا ہے (انتقام نہین لیتا نہ زبان کھولتا ہے انکی شکایت مین) اسکو زیادہ ثواب ہے اس مومن سے جو لوگون سے نہین ملتا نہ صبر کرتا ہے انکی ایذا پر **ف** بلکہ عزلت اور تنہائی مین بسر کرتا ہے یہ حدیث دلیل ہے ان لوگون کی جو صحبت کو عزلت سے افضل جانتے ہین بشرطیکہ صحبت کی شرائط ادا کرتا ہو یعنے جمعہ اور جماعت اور عیدین اور جنازے مین حاضر ہو اور بیمار کی عیادت کرے اور لوگون کو ایذا نہ دیوے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ وجد طعم الایمان وقال بندار حلاوۃ الایمان من کان یحب المرء لا یحبہ الا للہ ومن کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن کان یلقی فی النار احب الیہ من ان یرجع فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ منہ انس بن مالک سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین جس مین ہونگی وہ ایمان کا ذائقہ پاویگا یا ایمان کی حلاوت پاویگا ایک تو یہ کہ محبت رکھی کسی سے صرف خدا کے لیے (اسکو نیک بندہ سمجھ کر نہ دنیا کی غرض سے) دوسرے یہ کہ اللہ اسکا رسول اسکو محبوب ہون سب چیزون سے زیادہ جو سوا انکے ہین تیسرے یہ کہ انگار مین ڈالا جانا اسکو پسند ہو پر کفر اختیار کرنا پسند نہ ہو جب اللہ تعالی نے کفر سے اسکو نجات دی **عن** ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانھا مفتاح کل شر ابو الدرداء کی روایت ہے میرے حالی محبوب (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھکو وصیت کی کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک مت کیجیو (نہ ذات مین نہ صفات مین جیسے علم قدرت اختیار سمع بصر وغیرہ) اگرچہ تیرے اعضا کاٹ ڈالی جاوین اور تو جلا دیا جاوے (یعنے دل سے شرک کا اعتقاد مت کیجیو اگرچہ یہ ڈر بھی تجھ کو دیے جاوین کیونکہ دل کا حال کسیکو معلوم نہین ہوتا بجز خدا کے البتہ جان جانے کا یا اعضا کاٹنے کا اگر اندیشہ ہو تو زبان سے شرک کفر کا کلمہ یا ہاتھ پاؤن سے شرک کفر کا فعل ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ دل مضبوط رہے ایمان پر اسپر بھی فضیلت یہ ہے کہ یہ مصیبت قبول کرے اور زبان اور دوسرے اعضاے سے بھی شرک کفر نہ نکالے اور شاید آپنے ابو الدرداء کو اس فضیلت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہو) اور فرض نماز کو عمدا مت ترک کر اسلیے کہ جو کوئی عمدا فرض نماز کو

ترک کرے تو اللہ کی پناہ اسپر اوٹھ گئی اور شراب ہے پی وہ کنجی ہے ہر ایک برائی کی ف شرابی کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوتی ہین دنیا اس وجہ سے کہ سارا مال شراب مین اڑ جاتا ہے جب شراب پیتا ہے تو عقل جاتی رہتی ہے لوگ اسکا مال فریب سے اوڑا لے جاتے ہین لوگون سے لڑائی کرتا ہے بدگوئی کرتا ہے ذلیل وخوار ہوتا ہے سخت سخت بیماریان پیدا ہوتی ہین جیسے فالج لقوہ رعشہ استسقاء ورم جگر قولنج وغیرہ اور آخرت کی خرابی تو ظاہر ہے کہ شرابی کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اللہ بچاوے شراب سے افسوس ہے کہ اس زمانہ مین بہت مسلمان اس بلا مین مبتلا ہوجاتے ہین اور یہ نصاری کی صحبت اور انکی حکومت کا اثر ہے اور لطف یہ ہے کہ نصاری شراب خواری کو ترک کرتے جاتے ہین حالانکہ انکے دین مین شراب پینا منع نہین ہے اور ہماری دین مین شراب حرام ہے بلکہ حنفیہ کے نزدیک نجس ہے مثل پیشاب کے پھر مسلمان کا دل کیسے قبول کرتا ہے کہ ایک نجس حرام مضر چیز کو جسکی تاثیر زہر کیطرح ہے اپنا مال تباہ کرکے خرید کرے اور اپنی دنیا اور آخرت دونو اسکے پیچھے تباہ کرے شرابی سے ساری مقدس وحین اور بزرگ اور اولیا بیزار ہوجاتے ہین اور فرشتے اسپر لعنت کرتے ہین اور عالم برزخ مین تمام ارواح مین اسکی ذلت وخواری مشہور ہوجاتی ہے جیسے دنیا مین بھی وہ لوگون کی نظر مین ذلیل وخوار ہوتا ہے **باب** شِدَّةِ الزَّمَانِ زمانہ کی سختی کا بیان **عن** مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا مین اب کچھ باقی نہین رہا سوا بلا اور فتنے کے ف یعنی روز بروز صلاحیت اور تقوی کم ہوتا جاتا ہے اور فسق وفجور خرابی زیادہ کیونکہ اخیر زمانہ مین قیامت کا قرب ہے سبحان اللہ تیرہ سو برس آگے کا یہ فرمودہ ہے اب اور بھی ہل مانگا برا حال ہے اور معلوم نہین کہ آگے کیا حال ہوتا ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيلَ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہین وہ مکر اور فریب کے سال جو لوگون پر آوین گے اُن مین جھوٹے کو سچا کرین گے اور سچے کو جھوٹا اور چور کو امیندار اور امیندار کو چور آور کمینہ (رویضہ) اس زمانہ مین بات کرے گا (وہ مشہور ہوگا بادشاہ کا اور حاکم ہوگا) لوگون نے عرض کیا رویضہ کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا حقیر اور کمینہ آدمی وہ لوگون کے عام انتظام مین دخل دیگا ف مطلب یہ ہے کہ ذلیل اور پاجی پست زمانہ ہوگا جو لوگ شریف النسب اور عالی ہمت ہونگے انکی تو قدر ومنزلت نہوگی اور چور اٹھائی گیرے جہان بھر کے دغاباز پاجی کمینے یہ برسر حکومت ہون گے اب وہی زمانہ ہے اکثر شہرون مین یہی حال ہے اللہ رحم کرے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہانتک کہ ایک شخص ایک قبر پر گذریگا اور اسپر لوٹیگا اور کہیگا کاش مین اس قبر والے کی بدل قبر مین ہوتا اور کوئی رنج اسکو دین ایمان کا نہ ہوگا بلکہ دنیا کی بلا اور آفت کی وجہ سے وہ موت کی آرزو کریگا (ایسے قتل و فساد اور فتنے پھیلینگے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ لَتَنْتَفُونَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَعْفَالِهِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صاف کیے جاؤگے جیسے کھجور صاف کی جاتی ہے بری کھجوروں سے یعنے اچھے لوگ مرجاوینگے اور برے رہجاوینگے پھر اگر مرسکو تو مرجاؤ ف اسحدیث کو حاکم نے بھی نکالا مستدرک مین لیکن اس مین بجائی اعفال کے خشالہ ہے اور خشالہ کہتے ہین خراب اور بری کھجور کو اور اعفال جمع ہے عفل کی عفل وہ شخص جس کی نہ برای سے ڈر ہو نہ اس سے نفع کی امید ہو یعنے بیکار رغاظ شخص عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ انس بن مالک سے روایت ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز بروز سختی زیادہ ہوتی جاویگی (اور روٹی کمانا لوگون پر دشوار ہوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے) اور دنیا مین ادبار بڑھتا جاویگا یعنے مصیبت اور مفلسی اور محتاجی بکثرت اور خواری) اور لوگون مین بخیلی زیادہ ہوتی جاویگی (روپیہ پر کمکر اپنے بھائی مسلمان کو تجارت کے لیے نہ دینگے) اور قیامت نہین قائم ہوگی مگر بدترین لوگون پر اور مہدی کوئی نہین ہے سوا حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کے۔ ف اسحدیث کو حاکم نے بھی مستدرک مین نکالا اور کہا کہ یہ افراد مین سے ہے امام شافعی کے اور ذہبی نے میزان مین کہا یہ حدیث منکر ہے متفرد ہوا اسکی سات یونس بن عبد الاعلے شافعی سے اور ایک روایت مین یونس سے یون ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی شافعی سے اسصورت مین یہ حدیث منقطع ہے اور ایک جماعت نے اسکو یونس سے یون روایت کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شافعی نے ابن ماجہ کی روایت مین بھی اسیطرح ہے اسصورت مین یہ حدیث متصل ہوگی مگر صحیح یہ ہے کہ یونس نے اسکو شافعی سے نہین سنا اور اسکی اسناد مین محمد بن خالد جندی ہے ازدی نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اور حاکم اور ابن الصلاح نے امالی مین کہا وہ مجہول ہے لیکن ثقہ کہا اسکو یحیے بن معین نے اور ابان بن صالح سجاہے لیکن اس نے حسن سے نہین سنا اور ابن الصلاح نے اسحدیث مین ایک اور علت نکالی کہ بیہقی نے اسکو مرسل روایت کیا

کیا حسن سے ابان بن ابی عیاش کے طریق سے اور امام مہدی کے ثبوت مین متواتر حدیثین وارد ہین کہ وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کرام مین سے ہونگے اور سات سال تک حکومت کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام انہی کے زمانہ مین اترینگے اور صرف یہ روایت متعدد روایتون کا مقابلہ نہین کرسکتی اور محمد بن خالد کو گو ابن معین نے ثقہ کہا مگر وہ معروف نہین ہے اہل حدیث کے نزدیک اور ابو عبداللہ حافظ نے کہا وہ ایک مجہول شخص ہے اور اختلاف ہے اسکی اسناد مین بعضون نے اسکو روایت کیا جندی سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے حسن سے مرسلا تو جندی مجہول ہے اور ابان بن ابی عیاش متروک ہے اور حسن کی روایت مرسل ہے اور مہدی کے خروج مین بہت احادیث وارد ہین انکا اسناد اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین ابو الحسن علی بن محمد سے روایت کیا مین نے امام شافعی کو خواب مین دیکھا وہ کہتے تھے یونس بن عبد الاعلے نے میری اوپر جھوٹ باندھا جندی کی حدیث مین انہون نے حسن سے انہون نے انس سے مہدی کے باب مین شافعی نے کہا یہ میری حدیث نہین ہے اور نہ مین نے اسکو بیان کیا اور یونس نے میرے اوپر جھوٹ باندھا اور بیہقی نے خطائ حسن خطأ علے الشافعی مین کہا کہ یہ حدیث منکر ہے امام شافعی کی پھر احمد بن سنان سے نکالا اونہون نے کہا مین یحیے بن معین کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین صالح ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھکو شافعی سے پہونچا کہ یہ ایک حدیث وہی ہے اور شافعی تو ہمارے نزدیک ثقہ امین اور اگر یہ حدیث منکر ہو تو اسکے منکر ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ محمد بن خالد جندی نے اسکو روایت کیا وہ ایک شیخ مجہول ہے اور اسکی عدالت ثابت نہین ہوئی جس سے اسکی روایت مقبول ہو اور شافعی کے سوا یحیے بن السکن نے بھی اسحدیث کو روایت کیا جندی سے اسیطرح تو معلوم ہوا کہ غلطی اس مین جندی کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے کئی طریقون سے مگر ان مین یہ فقرہ نہین ہے کہ لا مہدی الا عیسے ابن مریم اور حافظ ابن کثیر نے ہدایہ اور نہایہ مین کہا کہ یہ حدیث مشہور ہے جندی کی روایت سے جو موذن تھا اور شیخ تھا شافعی کا اور اس سے کئی لوگون نے روایت کی اور وہ مجہول نہین ہے جیسے حاکم نے گمان کیا بلکہ ابن معین سے منقول ہے کہ وہ ثقہ ہے لیکر بعضون نے اسکو جندی سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے حسن سے مرسلا نکالا اور حافظ مزی نے نقل کیا کہ کسیںے شافعی کو خواب مین دیکھا اونہون نے اسحدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یونس نے مجھپر جھوٹ باندھا یہ میری حدیث نہین ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یونس ثقات مین سے ہے اور صرف خواب کیوجہ سے اسپر طعن نہین ہوسکتا اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے ان حدیثون کے جو مہدی کے باب مین آئین ہین اور اگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے اس طرح سے کہ مہدی سے مراد مہدی کامل ہو وہ حضرت عیسی علیہ السلام ہی ہون گے (مصباح الزجاجہ مختصرا) مترجم کہتا ہے اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جو مہدی کی وفات کے بعد ہوگا قیامت کے قریب

اور حضرت عیسی علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کے بہت دنون بعد تک زندہ رہین گے اسوقت کوئی مہدی نہ ہوگا بجز حضرت عیسی علیہ السلام کے اب اس مین اور مہدی کے اثبات کیحدیثون مین کوئی تخالف نرہا اور کیونکر ممکن ہے کہ ایک ضعیف سنکر روایت سے مہدی کی متعدد حدیثون کو رد کرین اور مہدی کا ہماری امت مین کسینے انکار نہین کیا بجز ابن خلدون مورخ کے اور اسکا قول اجماع کے خلاف اعتبار کے لائق نہین ہے اور ابن خلدون محدث نہین ہے صرف مورخ ہے **باب** اشراط الساعۃ قیامت کی نشانیون کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین وجمع بین اصبعیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت اس طرح بھیجا گیا ہون اور آپنے اپنی دونو انگلیون کو ملایا **ف** یعنی امت اسلام کے بعد قیامت تک اور کوئی امت حقہ نہ ہوگی اور اسلام ہی کے خاتمہ پر دنیا کا بھی ختم ہے اسحدیث سے یہ غرض نہین ہے کہ مجھ مین اور قیامت مین فاصلہ نہین ہے جیسا بعضون نے خیال کیا اور اپنے خیال کی بنا پر یہ اعتراض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کیہوئے تیرہ سو برس گذرے ابھی تک قیامت نہین ہوئی اور نہ اسکی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہوئی **عن** حذیفۃ بن اسید قال اطلع علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غرفۃ ونحن نتذاکر الساعۃ فقال لا تقوم الساعۃ حتی تکون عشر ایات الدجال والدخان وطلوع الشمس من مغربھا حذیفہ بن اسید سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے ہم کو جہانکا یعنے بالاخانے پر سے اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تہے آپنے فرمایا قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ اسسے پہلے دس نشانیان واقع ہون دجال اور دہوان اور سورج کا پچھم سے نکلنا **ف** اس روایت مین صرف تین ہی نشانیان بیان کین شاید یہ مختصر ہے پوری روایت حذیفہ کی مؤلف دوباب کے بعد بیان کرینگے اس مین دسون نشان مذکور ہین اور ہم اس حدیث کی شرح خدا چاہے تو وہین بیان کرینگے **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی غزوۃ تبوک وھو فی خباء من ادم فجلست بفناء الخباء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل یا عوف فقلت بکلی یا رسول اللہ قال بکلک ثم قال یا عوف احفظ خلالا ستا بین یدی الساعۃ احدھن موتی قال فوجمت عندھا وجمۃ شدیدۃ فقال قل اخری ثم فتح بیت المقدس ثم داء یظھر فیکم یستشھد اللہ بہ ذراریکم وانفسکم ویزکی بہ اعمالکم ثم تکون الاموال فیکم حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا وفتنۃ تکون بینکم لا یبقی بیت مسلم الا دخلتہ ثم تکون بینکم وبین بنی الاصفر ھدنۃ فیغدرون بکم فیسیرون

اِلَیْکُمْ فِیْ ثَمَانِیْنَ غَایَۃٍ تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا آپ غزوہ تبوک میں تھے چمڑے کی ایک ڈیرے میں میں اسکے گرد بیٹھا آپ نے فرمایا اے عوف اندر آ میں نے عرض کیا پورا آؤں آپ نے فرمایا پورا ہی آ یہ گویا عوف نے مزاح کیا کیونکہ ڈیرہ بہت چھوٹا تھا اور عوف موٹے آدمی ہونگے پھر آپ نے فرمایا اے عوف قیامت سے پہلے چھ باتیں ہونگی انکو یاد رکھ ایک تو میری وفات میں تو اسکو سنکر بہت رنج کیا پھر آپ نے فرمایا اب دوسری نشانی کہ بیت المقدس کا فتح ہونا (یعنے مسلمان اسکو فتح کرلینگے یہ بھی نشانی ہوچکی) تیسری نشانی ایک بیماری ہوگی جسکو اللہ تعالیٰ تم میں پیدا کریگا اسکی وجہ سے تم اور تمہاری اولاد شہید کا درجہ پاؤ گے اور تمہارے اعمال پاک ہوجاوینگے (اس سے مراد طاعون عمواس ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آیا شام میں) چوتھی نشانی مال کی کثرت ہوگی یہانتک کہ آدمی کو سو دینار (اشرفی) ملینگے اور وہ ناراض رہیگا پانچویں ایک فتنہ ہوگا تمہارے آپس میں جس میں کوئی گھر باقی نہ رہیگا جہاں وہ فتنہ نہ گیا ہو (یہ دونوں نشانیاں بھی ہوچکیں (حضرت عمر کی خلافت میں مال کی کثرت ہوئی اور معاویہ اور حضرت علی کی لڑائی پانچویں فتنہ سے یہی مراد ہے) چھٹی تم میں اور رومکے لوگوں میں (نصاریٰ ہیں) ایک صلح ہوگی پھر وہ تم سے دغا کرینگے اور اسّی جھنڈے لیکر آوینگے ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی (یہ نشانی شاید قیامت کے قریب ہوگی کل فوج نصاریٰ کی ان اسّی جھنڈوں کے تلے نو لاکھ ساٹھ ہزار کی ہوئی دس لاکھ فوج رکھو اتنی فوج لاکر مسلمانوں کا مقابلہ کرینگے **عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَکُمْ وَتَجْلِدُوْا اِمَامَیْنِ فَیَرِیْثُ دُنْیَاکُمْ شَیْرَاذُکُمْ** حذیفہ بن یمان سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم مارو گے اپنے امام کو (مراد حضرت عثمان یا حضرت علی ہیں یا جناب امام حسن یا امام حسین علیہم السلام الی یوم القیام) اور لڑو گے اپنی تلواروں سے اور تمہارے حاکم وہ ہونگے یا مالدار وہ ہونگے جو تم میں بدتر ہونگے (اندوی علم اور نسب اور لیاقت اور فہم اور فراست کی) **ف** اگر کوئی اعتراض کرے کہ حکومت اور دولت دونوں کا دینے والا خدا ہے پھر وہ نالائق اور سوزی کو کیوں دولت اور حکومت دیتا ہے تو اسکا جواب وہی ہے جو اور ظالم کو سلطنت دینے کے باب میں گذرا دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جب دنیا خراب ٹھیری تو نالایق اور پاجیوں کو اسکا ملنا اولیٰ ہوا کیونکہ اچھوں پر تو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے جیسا اوپر گذرا پھر نالائقوں کو دولت ملنا قیامت کی نشانی کیوں ٹھیری اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں بدتر سے مراد ہے جو دنیا کی دولت اور حکومت کے لائق نہ ہو اور وہ مراد نہیں ہے جسکے اعمال فسق اور فجور کے ہوں فسق و فجور دوسرے باب ہے وہ آخرت

سے متعلق ہے اور کبھی آدمی فاسق یا فاجر ہوتا ہے لیکن دنیاداری اور حکومت کی لیاقت اس مین ہوتی ہے پس فرمایا کہ قیامت کے قریب دولت اور حکومت دونون ایسے لوگون کو ملینگی جو علاوہ فاسق اور فاجر ہونے کے دنیاداری کے بھی لائق نہ ہونگے یعنے انمین عقل اور صلاحیت ہی نہ ہوگی اگرچہ دنیا ہی کی سہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَی السَّاعَةُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ سَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا کَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْغَنَمِ فِی الْبُنْیَانِ فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ الْاٰیَةَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین باہر بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک شخص آیا دوسری روایت مین ہے حضرت عمر کے اسکے کپڑے نہایت سفید تھے اور اسپر سفر کا نشان معلوم نہ ہوتا تھا اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنون سے لگا دیے اور کہا اے محمد مجھ کو خبر دو ایمان سے آپنے بیان کیا پھر اسلام کو پوچھا پھر احسان کو پھر قیامت کو جب وہ چلا گیا تو آپنے فرمایا یہ جبرئیل تھے تم کو تمہارا دین سکھلانے آئے تھے) اور اس نے کہا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہین جانتا لیکن مین تجھ کو اسکی نشانیان بتلائے دیتا ہون جب لونڈی اپنے مالک کو جنے (یعنے بیٹی ماں پر حکومت کرے اسکو لونڈی کیطرح سمجھے یا لونڈیون کی اولاد زیادہ ہوگی اور بیٹی ماں کی مالک ہوجاویگی) تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے پاؤن والے ننگے بدن والے (یعنے گنوار مفلس) لوگون کو سردار بنین تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریان چرانیوالے بڑی بڑی عمارتین ٹھونکین تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ باتون مین ہے (غیب مطلق) کے جنکو کوئی نہین جانتا اللہ تعالے کے سوا پھر آپنے یہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ اخیر تک ف یعنے اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کا وقت وہی پانی برساتا ہے وہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹ مین ہے نر یا مادہ اور کسی آدمی کو معلوم نہین کل وہ کیا کرے گا اور کہان مریگا بس یہ پانچ غیب مطلق ہین انکا علم کسیکو نہین سوا اللہ کے اور جو کوئی دعوی کرے کہ کسی نبی یا ولی کو علم غیب ہے تو وہ کافر ہے قرآن کی بہت آیتون مین صاف صاف یہ مضمون ہے کہ کہہ اے محمد مین غیب نہین جانتا اب رہا غیب اضافی یعنے ایک شخص کو ایک بات غیب معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے کے نزدیک وہ حاضر ہوتی ہے مثلاً ہم حیدرآباد مین ہین تو لاہور کی بات ہمارے نزدیک غیب ہین ہین لیکن لاہور والون کے نزدیک وہ غیب نہین ہے تو جس شخص کے حق مین جو بات غیب

ہو وہ اسکو خود معلوم نہیں ہو سکتی البتہ اللہ جب چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کو مثلاً پیمبر یا ولی کو ان باتوں میں سے کوئی بات بتلا دیتا ہے **عن** انس بن مالک قال الا احدثکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحدثکم بہ احد بعدی سمعتہ منہ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم و یظہر الجہل و یفشو الزنا و یشرب الخمر و یذہب الرجال و یبقی النساء حتی یکون لخمسین امراۃ قیم واحد انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تمسے ایک حدیث بیان نہ کروں جو میں نے سنی ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور میرے بعد تم سے وہ حدیث کوئی بیان نہ کرے گا (کیونکہ تمام صحابہ اب گذر گئے ہیں) میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ علم کا اٹھ جانا (یعنے علم دین کا) اور جہل پھیل جانا اور زنا پھیل جانا اور شراب کا پیا جانا اکثر ہونے اور مردوں کا مر جانا اور عورتوں کا رہ جانا یہانتک کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد انتظام کریگا (علم کا اٹھ جانا اسطرح سے ہوگا کہ دین کے عالم مر جاوینگے اور دوسرے انکے قائم مقام نہ ہونگے جیسے دوسری روایت میں ہے) **عن** ابی ہریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذہب فیقتتل الناس علیہ فیقتل من کل عشرۃ تسعۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ فرات میں (وہ دریا ہے کوفہ کا) سونے کا ایک پہاڑ کہلا دے گا اور لوگ اسپر لڑائی کرینگے تو ہر دس آدمیوں سے نو مارے جاوینگے **ف** دوسری روایت میں ہے ہر سو میں سے ننانوے ماری جاوینگی اور ہر شخص کہے گا شاید میں بچ رہوں اور اس پہاڑ کو لوں اور لڑے گا ایسی سونے پر لعنت جس سے پیٹ پڑے کان مثل مشہور ہے مگر دنیا کے طمع یہ کہاں سمجھتے ہیں ایک پیسہ کیلیے جان دینے کو مستعد ہیں حالانکہ جان ہی تو جہان ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یفیض المال و تظہر الفتن و یکثر الہرج قالوا و ما الہرج یا رسول اللہ قال القتل القتل القتل ثلثا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مال دولت بہنے لگے (یعنے کثرت سے ہو کیونکہ لوگ بہت مارے جاوینگے) اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بہت ہو لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا قتل قتل قتل تین بار **باب ذہاب القرآن و العلم** قرآن اور علم کا اٹھ جانا قیامت کی نشانی ہے **عن** زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال ذاک عند اوان ذہاب العلم قلت یا رسول اللہ و کیف یذہب العلم و نحن نقرأ القرآن و نقرئہ ابناءنا و یقرئہ ابناءنا ابناءہم الی یوم القیمۃ قال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ او لیس ہذہ الیہود و النصاری

یقرؤن التورٰیۃ والانجیل لا یعملون بشیء مما فیھما زیاد بن لبید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسیبات کا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ تو اسوقت ہوگا جب علم اٹھا دیگا مین نے عرض کیا یارسول اللہ علم کیونکر اوٹھ جاویگا ہم تو قرآن پڑھتے ہین اور ہم اسکو پڑھاوینگے اپنے بچون کو وہ اپنے بچون کو پڑھاوینگے اسیطرح قیامت تک ہوگا آپنے فرمایا تیری ماں تجھپر روووے اے زیاد یہ محاورہ ہے عرب کا بددعا نہین ہے اور مطلب ہے کہ تیری حماقت پر روووے یا جو اتنا احمق ہو اسکا مرنا ہی اچھا ہے اور مرنا کا اوسپر رونا) مین تو تجھہ کو بہت سمجھدار آدمی سمجھتا تھا مدینہ مین کیا یہود اور نصاری توریت اور انجیل کو نہین پڑھتے پڑھتے ہین لیکن کیا فائدہ انہین کی کسیبات پر عمل نہین کرتے ف بلکہ اپنے پادریون اور مولویون کے تابع ہین ان کی رائے پر چلتے ہین یا عقلی قانون بناتے ہین اُسپر چلتے ہین کتاب الٰہی کوئی نہین پوچھتا حضرات مقلدین ذرا اسحدیث پر غور فرمایئے آپ لوگون نے بھی قرآن وحدیث کو صرف پڑھنے ہی کے لیے رکھا ہے اور عمل آپ کا شرح وقایہ اور ہدایہ اور کنز اور قاضیخان پر ہوتا ہے پھر آپ بھی اسحدیث کے مصداق ہین عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لا یدری ما صیام ولا صلوٰۃ ولا نسک ولا صدقۃ ولیسرین علی کتاب اللہ عزوجل فی لیلۃ فلا یبقی فی الارض منہ آیۃ وتبقی طوائف من الناس الشیخ الکبیر والعجوز یقولون ادرکنا اٰباءنا علی ھذہ الکلمۃ لا الٰہ الا اللہ فنحن نقولھا فقال لہ صلۃ ما یغنی عنھم لا الٰہ الا اللہ وھم لا یدرون ما صلوٰۃ ولا صیام ولا نسک ولا صدقۃ فاعرض عنہ حذیفۃ ثم ردھا علیہ ثلثا کل ذلک یعرض عنہ حذیفۃ ثم اقبل علیہ فی الثالثۃ فقال یا صلۃ تنجیھم من النار ثلثا حذیفہ بن یمان سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام پرانا ہوجاویگا جیسے کپڑے کی بیل پرانی ہوجاتی ہے یہان تک کہ کوئی (نام کے مسلمانون مین سے) یہ نجانیگا کہ روزہ کیا ہے نماز کیا ہے قربانی کیا ہے صدقہ کیا ہے اور اسکی کتاب ایک ہی رات مین چلدیگی (یعنے اسکے حروف غائب ہوجاوینگے) اور حافظ پہلے ہی مرجاوینگے) تو زمین مین ایک آیت بھی قرآن کی باقی نرہے گی اور چند گروہ مسلمانون کے رہجاوینگے انمین بوڑھی اور بوڑھیان یہ کہینگی کہ ہمنے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ کہتے ہوئے پایا لا الٰہ الا اللہ تو ہم بھی کہتے ہین (باقی اور کوئی بات دین کی انکو معلوم نہ ہوگی) صلہ بن زفر نے کہا (جو ناسمجھ ہین بڑے حذیفہ سے راوی ہین) فقط لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکو کیا فائدہ ہوگا اور وہ نہین جانتے ہونگے روزہ اور نماز اور قربانی اور زکوٰۃ کو تو حذیفہ نے تین بار انکی طرف سے منہ پھیرا لیکن صلہ نے ہر بار پھیا پھر پوچھا تین بار ہر بار حذیفہ جواب نہین دیتے تھے تیسری بار مین انہون نے رخ کیا صلہ کیطرف اور کہا اے صلہ یہ کلمہ انکو دوزخ سے نجات دلاویگا تین بار اسکو کہا ف کیونکہ وے لوگ دین کی اور باتون کے منکر نہونگے صرف ناواقف ہونگے اور ناواقف آدمی کو

نجات کے لیے فری توحید کافی ہے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون بین یدی الساعۃ ایام یرفع فیھا العلم وینزل فیھا الجھل ویکثر فیھا الھرج والھرج القتل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ دن ایسے ہونگے جن میں علم اٹھ جاویگا اور جہل اترے گا اور ہرج بہت ہوگا یعنے قتل **عن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ورائکم ایاما سینزل الجھل ویرفع فیھا العلم ویکثر فیھا الھرج قالوا یا رسول اللہ وما الھرج قال القتل ابو موسیٰ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسے دن آوینگے جن میں جہل اترے گا اور علم اوٹھ جاویگا اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپنے فرمایا قتل **عن** ابی ھریرۃ یرفعہ قال یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظھر الفتن ویکثر الھرج قالوا یا رسول اللہ وما الھرج قال القتل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ چھوٹا ہوجاوے گا (یعنی جلدی گذرے گا بوجہ عیش وعشرت کے یا برکت نہونیکی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہونگی اور بعضوں نے کہا لوگ فکروں میں مصروف ہونگے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کتنے دن گذر گئے) اور علم گھٹ جاویگا اور بخیلی ڈالدی جاویگی (لوگوں کے دلوں میں) اور فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپنے فرمایا قتل **باب** ذھاب الامانۃ (یعنے ایمانداری) کا دلوں سے نکل جانا **عن** حذیفۃ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین قد رأیت احدھما وانا انتظر الاخر حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال قال الطنافسی یعنی وسط قلوب الرجال ونزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنۃ ثم حدثنا عن رفعھا فقال ینام الرجل النومۃ فترفع الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا کاثر الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا کاثر المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء ثم اخذ حصاۃ فدحرجہ علی ساقہ قال فیصبح الناس یتبایعون ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اعقلہ واجلدہ وما فی قلبہ حبۃ خردل من ایمان ولقد اتی علی زمان ولست ابالی ایکم بایعت لئن کان مسلما لیردنہ علی اسلامہ ولئن کان نصرانیا او یھودیا لیردنہ علی ساعیہ وامّا الیوم فما کنت لا بایع الا فلانا وفلانا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو میں نے دیکھ لی (یعنے اسکا ظہور ہوگیا) اور دوسری کا میں منتظر ہوں آپنے ہم سے یہ

حدیث بیان کی کہ امانت (یعنی ایمانداری) دلون کی جڑ مین اتری اور طنافسی نے کہا یعنے دلون کے بیچ مین پھر قرآن اترا تو ہم نے اسکو سیکھا اور حدیث سیکھی (اس سے ایمانداری اور بڑھ گئی مطلب یہ ہے کہ ایمانداری کی صفت بعض دلون مین خلقی ہوتی ہے اور کتاب و سنت حاصل کرنے سے وہ اور زیادہ ہوجاتی ہے) پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا امانت کے اوٹھ جانیکا حال تو فرمایا کہ آدمی ایک نیند لیگا اور امانت اس کے دل سے اٹھا لیجاوے گی لیکن اسکا نشان ایک نقطہ کی طرح دلمین رہ جاویگا پھر دوسری نیند لیگا اور امانت اسکے دل سے اٹھالی جاوے گی لیکن اسکا اثر کمال پھولے کیطرح رہجاوے گا جیسے پھوڑا اچھا ہوجاتا ہے لیکن جلد کی غلاظت ذرا سی رہجاتی ہے اور یہ درجہ اول سے بھی کم ہے اول مین تو ایک نقطہ کے برابر امانت رہگئی تھی یہان اتنی بھی نرہی صرف نشان رہگیا) جیسے ایک انگارے کو تو پاؤن پر ڈھلکا دے تو کمال پھولہ جاوے اب تو کمال پھولی (آبلہ) دیکھیگا اسکے اندر کچھ نہوگا پھر حذیفہ نے مٹھی بھر کنکریان لین اور انکو اپنی ہتھیلی پر ڈالا آپنے فرمایا تو لوگ صبحکو بیعت کرین گے اور ان مین سے کوئی ایماندار نہ ہوگا یہانتک کہ لوگ کہینگے فلان قبیلہ مین ایک شخص ایماندار ہے اور یہانتک کہ ایک شخص کو کہا جاوے گا وہ کتنا عاقل اور ظریف اور مستعد ہے لیکن اسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر ایمان نہوگا اور ایک زمانہ میرے اوپر گذرا (یہ حذیفہ کا قول ہے) کہ مجھ کو پرواہ نتھی تم مین سے کسی سے معاملہ (بیعت) کرلون (کیونکہ سب ایماندار تھے) اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسکا اسلام اسکو ناحق کرنے سے مانع ہوتا اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو اسکا گماشتہ انصاف کرتا (یعنے اسکا عامل) آج پر مطلب ہے کہ کافر کے بھی عامل اور عہدہ دار ایماندار اور منصف ہوتے) لیکن آجکے دن تو مین کسی سے بیعت نہین کرسکتا (کوئی اس لائق نہین ہے) سوا فلانے کے اور فلانے کے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّھْلِکَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْہُ الْحَیَآءَ فَاِذَا نَزَعَ مِنْہُ الْحَیَآءَ لَمْ تَلْقَہُ اِلَّا مَقِیْتًا مُمَقَّتًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَہُ اِلَّا مَقِیْتًا مُمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْہُ الْاَ فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْہُ الْاَمَانَۃُ لَمْ تَلْقَہُ اِلَّا خَائِنًا مَخُوْنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَہُ اِلَّا خَائِنًا مَخُوْنًا نُزِعَتْ مِنْہُ الرَّحْمَۃُ فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْہُ الرَّحْمَۃُ لَمْ تَلْقَہُ اِلَّا مُلَعَّنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَہُ اِلَّا رَجِیْمًا مُلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْہُ رِبْقَۃُ الْاِسْلَامِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا (شرم) کو نکال لیتا ہے پھر جب حیا اس مین سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اس پر اللہ کا غصہ پاتا ہے جب ہمیشہ اسپر اللہ کا غصہ رہتا ہے تو امانت اسکے دل سے نکل جاتی ہے جب امانت اس مین سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اسکو چور اور خائن پاتا ہے جب ہمیشہ چور اور خائن تو اسکو پاتا ہے تو رحمت اس مین سے نکل جاتی ہے (کیونکہ رحم وہی کرتا ہے جو امانت دار ہوتا ہے چور بے ایمان سخت دل ہوتا ہے) جب رحمت اس مین سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ اسکو مردود اور ملعون پاتا ہے جب ہمیشہ اسکو مردود اور ملعون پاوے

تو اسلام کی رسی اسکی گردن سے نکل گئی (معاذ اللہ کافر ہوگیا) حدیث سے نکلا کہ صغیرہ گناہ کبیرہ تک پہونچاتا ہے اور کبیرہ کفر تک

باب الآیات قیامت کی نشانیوں کا بیان **عن** حذیفۃ بن اسید ابی سریحۃ قال اطلع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غرفۃ ونحن نتذاکر الساعۃ فقال لا تقوم الساعۃ حتی تکون عشر آیات طلوع الشمس من مغربہا والدجال والدابۃ ویاجوج ومأجوج وخروج عیسی ابن مریم علیہ السلام وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب ونار تخرج من قعر عدن ابین تسوق الناس الی المحشر تبیت معہم اذا باتوا وتقیل معہم اذا قالوا حذیفہ بن اسید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے بالاخانہ پر اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے آپنے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ دس نشانیاں ظاہر ہوں ایک تو سورج کا پچھم سے نکلنا (جدہر ڈوبتا ہے ادہر ہی سے) دوسرے دجال کا نکلنا (جو کانا ہوگا) تیسرے دھوئیں کا نکلنا **فائدہ** ساری دنیا میں پھیل جاویگا اور کافروں کا دم اس سے رک جاویگا اور مسلمانوں کو زکام کی حالت اس سے پیدا ہوگی اور یہ نشانی ابھی ظاہر نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی حذیفہ اور ابن عمر اور حسن کا یہی قول ہے اور حذیفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھواں دنیا میں چالیس دن تک رہیگا اور ابن مسعود نے کہا یہ نشانی ظاہر ہوچکی اور اس آیت میں اسیکا ذکر ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین اور یہ دھواں قریش پر آیا تھا اور بہت قحط پڑا تھا اور آسمان میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور احتمال ہے کہ یہ دھواں الگ ہوا اور وہ جو قیامت کی نشانی ہے دوسرا دھواں ہو اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے **ف** چوتھے دابۃ الارض کا نکلنا (یعنے زمین کے جانور کا جو صفا پہاڑ سے نکلیگا اور کافروں اور مومنوں پر نشان کردیگا) پانچویں یاجوج اور ماجوج کا نکلنا (وہ دو قومیں ہیں اولاد میں یافث بن نوح علیہ السلام کے جو قیامت کے قریب ظاہر ہونگے) چھٹی حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا اترنا (آسمان سے دنیا کیطرف وہ بیت المقدس میں اتریں گے) ساتویں زمین کا دھنسنا مشرق میں آٹھویں زمین کا دھنسنا مغرب میں نویں زمین کا دھنسنا عرب کے جزیرہ میں دسویں ایک آگ جو عدن کی نشیب سے نکلے گی جسکو ابین کہتے ہیں (ابین بروزن احمر ایک گاؤں ہے یمن کے علاقہ میں ساحل سے ایک جانب پر) وہ لوگوں کو محشر کیطرف (یعنے شام کے ملک کی طرف شام کو محشر کہتے ہیں کیونکہ حشر اسی زمین میں ہوگا) لیجاوے گی اور جب لوگ رات کو ٹھیر جاوینگے (اس سے بھاگتے بھاگتے تھک کر تو وہ انگارہی رات بھر ٹھیری رہے گی اسیطرح دوپہر دن کو جب لوگ آرام کرینگے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی انکے ساتھ (یعنے ٹھیری رہیگی گویا وہ آگ بقدرت الٰہی لوگوں کو ہانکنے والی ہوگی ملک شام کیطرف) **ف** بعضوں نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے یعنے عرب میں ریل جاری ہوگی عدن سے لیکر شام تک اور ہماری زمانہ میں ایک بوڑھے

سوری نظر آئے جب کہتے ہین کہ یاجوج اور ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہین یہی ساری دنیا پر غالب ہوجاوینگے لیکن یاجوج اور ماجوج تو سد کے پرے اڑے ہوئے ہین اور دفعۃً نکلینگے انگریز اور روس تو ہمیشہ سے چھٹے ہوئے ہین انکے لیے سد کب بنائی گئی تھی ایسی قیاسی باتین قیامت کی نشانیون مین بنانا خوب نہین ہے جو اللہ اور رسول نے فرمایا اسکے اوپر ایمان لانا کافی ہے اور تفصیل انکی اللہ ہی خوب جانتا ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَالدَّجَّالَ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ وَاَمْرَ الْعَامَّةِ انس بن مالک سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزون کے ظاہر ہونے سے پہلے جلدی نیک عمل کرلو ایک تو سورج کا نکلنا پچھم سے دوسرے دھوان تیسرے دابۃ الارض چوتھے دجال پانچوین خاص آفت ہر شخص کی (یعنے موت) چھٹی عام آفت (جیسے وبا وغیرہ) **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیان دوسو برس کے بعد ہونگی **ف** یعنی آپ کی ہجرت سے یا وفات سے یا اسلام کی دولتین ست جانے سے دوسو برس بعد اور یہ حدیث ضعیف ہے ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لکھا اور کہا اسکی اسناد مین عون اور عبداللہ دونون ضعیف ہین مگر ابن جوزی نے اسکو کدیمی کے طریق سے روایت کیا ابن نے عون سے اور ابن ماجہ کے اسناد مین حسن نے متابعت کی کدیمی کی ابن جوزی نے کہا اسحدیث کی وضع کے سانہ متہم ہے کدیمی **مین کہتا ہون** اسکی متابعت ہوئی اور حاکم نے اسکو مستدرک مین نکالا اور کہا صحیح ہے ذہبی نے انپر اعتراض کیا کہ عون ضعیف ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے اور شاید آیات سے اس حدیث مین وہ آیات مراد ہون جیسے خلق قرآن کا قول جو امام احمد کے وقت مین نکلا اور اسکی وجہ سے المحدیث پر آفت آئی **مین کہتا ہون** اگر حدیث ظاہر پر رکھی جاوے تو بھی اس مین کچھ اشکال نہین ہے کیون کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیان سنہ دوسو ہجری تک ظاہر نہ ہونگی اوسکے بعد ہونگی اور اب تو تیرہ سو برس گذر چکے ابھی تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہین ہوئی اور اللہ تعالی اسکا وقت خوب جانتا ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً اَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ اَهْلُ تَرَاحُمٍ وَتَوَاصُلٍ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ اِلٰى سِتِّيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ اَهْلُ تَدَابُرٍ وَتَقَاطُعٍ ثُمَّ الْهَرْجَ الْهَرْجَ النَّجَا النَّجَا انس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہونگے چالیس برس تک تو نیک اور متقی لوگ رہینگے پھر ایک سو بیس برس تک انکے قریب وہ لوگ رہینگے جن مین رحم اور ناتے کا جوڑنا ہوگا پھر ان سے قریب ایک سو

سو ساٹھ برس تک وہ لوگ رہین گے جو نا توڑین گے اور ایک دوسرے کی طرف سے سونہ موڑین گے پھر اسکے بعد تو قتل ہی قتل ہے ایسے زمانہ سے نجات مانگو نجات مانگو **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی علی خمس طبقات کل طبقۃ اربعون عاما فاما اولھم طبقتی وطبقۃ اصحابی فاھل علم وایمان واما الطبقۃ الثانیۃ ما بین الاربعین الی الثمانین فاھل بر وتقوی ثم ذکر نحوہ انس بن مالک سے ویسی ہی روایت ہے اس مین ہے کہ ہر طبقہ چالیس برس کا ہوگا لیکن میرا طبقہ اور میرے اصحاب کا طبقہ وہ تو اہل علم اور اہل ایمان کا ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے لیکر اسی تک اہل برا اور اہل تقوی کا طبقہ ہے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا **اف** تو پانچ طبقے اسطرح سے ہوئے کہ چار آپنے اپنے بعد بیان کیے اور ایک طبقہ خود آپکے زمانہ کا۔ ابن جوزی نے اسحدیث کو بھی موضوع کہا ہے عباد بن عبداللہ کے طریق سے انہون نے انس سے اور ابن ماجہ کی روایتون مین دو شخصون نے اسکی متابعت کی یزید رقاشی اور ابو ہمن نے لیکن دونون طریقون کے اسناد ضعیف ہین اور بھی اسکے کئی شاہد ہین جو امام سیوطی نے لآلی مین بیان کیے ہین **باب** الخسوف زمین کے دھنسنے کا بیان **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین یدی الساعۃ مسخ وخسف وقذف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے سامنے (قریب) مسخ ہونگے (یعنے صورت بدلنا) اور خسف ہونگے (زمین کا دھنسنا) اور قذف ہونگے (یعنے پتھرون کی بارش) **عن** سھل بن سعد انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی فی اخر امتی خسف ومسخ وقذف سعد بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اخیر امت مین خسف ہونگے اور مسخ اور قذف **عن** نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرئک السلام قال انہ بلغنی انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئہ منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی او فی ھذہ الامۃ مسخ وخسف وقذف وذلک فی اھل القدر نافع سے روایت ہے ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا اور کہا کہ فلان شخص تم کو سلام کہتا ہے اونہون نے کہا مجھے خبر پہونچی ہے کہ اس نے دین مین نئی بات نکالی (بدعت کی) اگر اس نے نئی بدعت نکالی ہے تو میری طرف سے اسکو سلام مت کہنا کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت مین یا اس امت مین مسخ ہونگے اور خسف اور قذف اہل قدر مین (یعنے قدریہ لوگون مین جو تقدیر کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے سب سے پہلے یہی گمراہ فرقہ اسلام مین ظاہر ہوا صحابہ کے اخیر زمانہ مین **عن** عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی امتی خسف ومسخ وقذف عبداللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا میری امت مین خسف ہوگا اور مسخ اور قذف **باب** جَيْشِ الْبَيْدَاءِ بیدا کے لشکر کا بیان **عن** حَفْصَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ ظَنَنَّا أَنَّهُمْ هُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَإِنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اسرعنہا سے روایت ہے اونہون نے سنا آنحضرت صلی اسرعلیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس گھر کا (یعنے خانہ کعبہ کا) قصد کرے گا ایک لشکر جو لڑائی کرے گا اہل مکہ سے جب وہ بیدا کی زمین مین ہونگے (بیدا ایک مقام ہے ذوالحلیفہ سے قریب یا مراد وسیع میدان ہے تو اسکے بیچ مین دہنس جاوینگے اور دہنستے وقت جو لوگ آگے ہونگے وہ پیچھے والون کو آواز دینگے وہ بھی دہنس جاوینگے یہان تک کہ ان مین سے کوئی باقی نہین رہے گا سوا ایک قاصد کے جو ان کا حال بیان کرے گا عبداسہ بن صفوان نے کہا جب حجاج (ابن یوسف ثقفی ظالم) کا لشکر آیا (عبداسہ بن زبیر سے لڑنیکو مکہ کیطرف) تو ہم سمجھے شاید یہی لشکر آپ کا مراد ہوگا جو دہنس جاوے گا ایک شخص نے سنکر بولا مین گواہی دیتا ہون کہ تونے حفصہ پر جھوٹ نہین باندھا اور حفصہ نے آنحضرت صلی اسرعلیہ وسلم پر جھوٹ نہین باندھا **عن** صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ قَالَ يُبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ صفیہ رضی اسرتعالے عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اسرعلیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گھر پر لڑائی کرنے سے (یعنے مکہ والون پر جہاد کرنے سے) باز نہ آوینگے یہانتک کہ ایک لشکر لڑنیکو آوے گا جب وہ بیدا مین ہونگے یا وسیع میدان مین تو اول سے لیکر اخیر تک سارا لشکر دہنس جاویگا اور انکے بیچ والے بھی نہین بچینگے مینے عرض کیا یارسول اسہ اگر کوئی زبردستی سے اس لشکر مین شریک ہوا ہو (یعنے خوشی سے اُن کے ساتھ نہ ہو) آپنے فرمایا قیامت کے دن انکو اسہ تعالی اپنی اپنی نیت کے موافق اوٹھاویگا (لیکن دنیا کا عذاب سب پاویگا بروز کی کثرت مین اچھے بھی پھنس جانے مین) **عن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ أَيُّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ ام سلمہ رضی اسہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اسرعلیہ وسلم نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دہنس جاویگا تو ام سلمہ نے کہا یارسول اسہ شاید اس مین کوئی ایسا شخص ہو جو جبر سے آیا ہو آپنے فرمایا وہ اپنی اپنی نیت پر اٹھینگے **باب** دَابَّةِ الْأَرْضِ

دابۃ الارض کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تخرج الدابۃ ومعھا خاتم سلیمان
ابن داؤد وعصا موسیٰ بن عمران علیھما السلام فتجلو وجہ المومن بالعصا وتخطم انف الکافر بالخاتم
حتی ان اھل الخوان لیجتمعون فیقول ھذا یا مومن ویقول ھذا یا کافر قال ابو الحسن القطان حدثناہ
ابراھیم بن یحیی قال حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا حماد بن سلمۃ فذکرھم وقال فیہ مرۃ فیقول
ھذا یا مومن وھذا یا کافر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دابہ (جانور)
زمین سے نکلیگا اسکے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عصا ہوگی تو مسلمان کا
مونہ روشن کردیگا عصا سے اور کافر کی ناک پر نشان لگادیگا مہر سے یہانتک کہ ایک کھانے والے (موضع والے جن کے
گھر ملے جلے ہوتے ہین) جمع ہونگے وہ کہیگا یہ مومن ہے یہ کافر ہے ابو الحسن قطان کی روایت مین یہ ہے کہ یہ کہیگا اے مومن اور
وہ کہیگا اے کافر **فائدہ** یعنے مومن اور کافر نشان کی وجہ سے معلوم ہوجاوینگے تو ہر ایک شخص مومن کو ایمان کا
نشان دیکھکر مومن کے لقب سے پکاریگا اور کافر کو کفر کا نشان دیکھکر کافر کے لقب سے پکارے گا غرض اسوقت ایمان
اور کفر مخفی نرہے گا حقیقت مین دابۃ الارض ایک فرشتہ ہوگا بصورت جانور کے جو صفا پہاڑ سے نمودار ہوگا بعضون
نے کہا اسکی لمبائی ساٹھ ہاتھ کی ہوگی اور عجیب الخلقت ہوگا ہر ایک جانور کی کچھ کچھ مشابہت اس مین ہوگی اور اسکا جل شانہ
کی قدرت کے سامنے یہ امر بہت آسان ہے ہماری زمانہ مین بہت انسان کے بچے آدمی کے پیٹ سے عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہین
تو نکلنے کا ایک عجیب صورت پر ظاہر ہونا کیا مشکل ہے **عن** عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال ذھب بی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی موضع بالمادیۃ قریب من مکۃ فاذا ارض یابسۃ حولھا رمل فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تخرج الدابۃ من ھذا الموضع فاذا افترق فی شیء قال ابن بریدۃ فحججت بعد ذلک فرأیت
فرأنا عصالہ فاذا ھو بعصای ھذہ کذا وکذا بریدہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو ایک مقام میز
جنگل مین لے گئے جو مکہ سے قریب تھا وہان خشک زمین تھی گرد اگرد ریتی تھی آپنے فرمایا دابۃ الارض یہان سے نکلیگا مین نے
اسجگہ کو دیکھا وہ ایک جڑ تھی یا ایک بالشت (جڑ کہتے ہین فتر کو فتر کہتے ہین کلمہ کی انگلی کے کنارے سے لیکر انگوٹھے کے
کنارے تک) ابن بریدہ نے کہا مین نے کئی سال کے بعد حج کیا تو بریدہ نے دابۃ الارض کی عصا بتلائی وہ میری اس
عصا کے برابر تھی اتنی لمبی اتنی موٹی **ف** اس روایت کو صرف ابن ماجہ نے نکالا یہ نووی نے بیان کیا اطراف مین
اور دوسری روایتون مین مذکور ہے کہ صفا پہاڑ پھٹے گا اور اس مین سے دابۃ الارض نکلیگا **باب** طلوع
الشمس من مغربھا سورج مغرب سے نکلنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یقول لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا الناس اٰمن من علیہا فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن اٰمنت من قبل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ سورج پچھم سے نکلے جب سورج پچھم سے نکلیگا اور لوگ دیکھینگے تو زمین پر جتنے لوگ ہونگے سب ایمان لاوینگے (اور ہر ایک ملک والوں کو سورج کا طلوع پچھم سے معلوم ہوگا حد ہر دو بنا ہے لیکن بعضوں کے اوپر دن دو دن کے برابر ہوگا اور بعضوں پر رات دو رات کے برابر) مگر یہ وہ وقت ہے جب کسی آدمی کو ایمان لانا کافی نہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا **ف** کیونکہ کھلی کھلی نشانی پروردگار کی قدرت کی ظاہر ہوجاویگی اور ایسی حالت میں تو سب ہوش ہوجاتے ہیں جیسے قیامت میں جنت اور دوزخ اور حشر کو دیکھکر سب ایمان لاوینگے ایمان جو قبول ہے وہ یہی ہے کہ غیب پر ایمان لاوے بہرحال پچھم سے جبتک سورج نہ نکلے ہو وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے پھر بند ہوجاویگا **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول الایات خروجا طلوع الشمس من مغربہا وخروج الدابۃ علی الناس ضحی قال عبداللہ فایتہما ما خرجت قبل الاخری فالاخری منہا قریب قال عبداللہ ولا اظنہا الا طلوع الشمس من مغربہا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نشانی قیامت کی نشانیوں میں سورج کا نکلنا ہے پچھم کیطرف سے **ف** یعنی ان نشانیوں میں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں کیونکہ پہلی نشانی مہدی کا ظہور ہے پھر حضرت عیسےٰ کا اترنا پھر دجال کا نکلنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا اور دابۃ الارض میں اختلاف ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد نکلیگا عبداللہ بن عمرو کا یہی خیال تھا اور دوں نے کہا کہ اس سے پہلے نکلیگا بہرحال سماوی نشانیوں میں سورج کا نکلنا پہلی نشانی ہے اور ارضی نشانیوں میں دابۃ الارض کا پہلے نکلنا اور سعید نے کہا کہ اول نشانی قیامت کی دجال کا نکلنا ہے پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اترنا پھر یاجوج اور ماجوج کا نکلنا پھر دابۃ الارض کا پھر سورج کا نکلنا پچھم سے کیونکہ سورج نکلنے پر ایمان کا باب بند ہوجاویگا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے عہد میں بہت سے کافر دین اسلام کو قبول کرینگے یہانتک کہ ساری دنیا میں ایک ہی دین ہوجاویگا **عن** صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من قبل مغرب الشمس بابا مفتوحا عرضہ سبعون سنۃ فلا یزال ذلک الباب مفتوحا للتوبۃ حتی تطلع الشمس من نحوہ فاذا طلعت من نحوہ لم ینفع نفسا ایمانہا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا صفوان بن عسال سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھم کیطرف ایک دروازہ ہے کھلا ہوا جسکا عرض ستر برس کی راہ ہے یہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے توبہ کے لیے یہانتک کہ سورج اودہر کیطرف سے نکلے جب سورج اودہر سے نکلیگا تو اب کسی

نفس کو اسکا ایمان لانا فائدہ نہ دیگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا ایمان کے ساتھ نیک عمل نہیں کر چکا تھا **باب**
فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ دجال کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنیکا
بیان اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ عَيْنِ**
الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہے اور اسکے سر پر بہت کثرت سے بال ہیں اور اسکے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن
اسکی جنت دوزخ ہے اور اسکی دوزخ جنت ہے **ف** صحیحین کی روایت میں ہے کہ اسکے ساتھ انگار اور پانی ہوگا لیکن لوگ
جسکو پانی سمجھینگے وہ انگار ہوگی اور جسکو انگار سمجھینگے وہ شیریں پانی ہوگا عمدہ یہ ہے جو کوئی تم میں سے دجال کو پاوے وہ
انگار میں گرے اور اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ وہ بائیں آنکھ کا کانا ہے اور عبد اللہ کی حدیث میں ہے جسکو بخاری اور مسلم نے
نکالا کہ وہ داہنی آنکھ کا کانا ہے اور اسکی آنکھ گویا ایک انگور ہے اوبھرا ہوا یا اندھی بغیر روشنی کے دوسری حدیث میں ہے
کہ وہ ممسوح العین ہے یعنی اندھا ہے ایک آنکھ کا اور اس میں غلیظ پہلی ہے اور اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوا
ہے اسکو ہر مومن پڑھ لیگا لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور دجال کی حدیث میں بہت اختلافات ہیں اور بعضوں کی تطبیق کی ہے علماء
نے بعضوں میں یہ احتمال ہے کہ راوی کی غلطی ہو عبادہ کی حدیث میں ہے کہ اسکی آنکھ اندھی ہوگی نہ اوٹھی ہوئی نہ اندر گھسی
ہوئی اسکو نکالا ابو داؤد نے اور انس اور حذیفہ کی حدیث میں ہے کہ وہ کافر اور کذاب ہے اور عبد اللہ بن عمر کی حدیث میں ہے
کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے وہ سرخ رنگ تھا موٹا گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا
کانا اور نواس کی روایت میں ہے کہ دجال کے دن لمبے ہونگے یہانتک کہ ایک دن برس بھر کا ہوگا اور اسماء کی حدیث میں ہے کہ اسکے
دن چھوٹے ہونگے یہانتک کہ برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور دن جیسے ایک تنکے کا جلنا اور تمیم داری کی حدیث آگے آتی
ہے کہ دجال ایک جزیرے میں ہے جکڑا ہوا اور ابو بکرہ کی حدیث میں ہے کہ دجال کے باپ کا تیس برس تک لڑکا نہ ہوگا یہ ایک
کانا لڑکا بڑے دانت والا پیدا ہوگا اسکو ترمذی نے نکالا اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال شام کے سمندر میں ہے یا یمن
میں اور ابن صیاد کی حدیث میں ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ڈرا کرتے تھے کہیں وہ دجال نہ ہو اور حضرت عمر رضی
اللہ تعالے عنہ قسم کھاتے تھے کہ وہی دجال ہے اور تمیم کی حدیث میں ہے کہ دجال ہم نے اتنا بڑا آدمی دیکھا کہ ویسا بڑا آدمی
کبھی نہیں دیکھا اور عبادہ کی حدیث میں ہے کہ دجال ٹھنگنا ہے اسکے دونوں بازوؤں میں فاصلہ بہت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث
میں ہے کہ اسکے گدھے کے دونوں کانوں کے بیچ میں ستر ہاتھ کا فاصلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا قد بھی بہت
بڑا ہوگا اور یہ اختلافات فی الحقیقت اختلافات نہیں ہیں کیونکہ دجال ایک ساحر شخص ہوگا جو جادو کے زور سے طرح طرح

کے شعبدے اور طلسم دکھلاویگا جیسے مردیکا جلانا زمین کا خزانہ نکالنا پانی برسانا غلہ اگانا گویا وہ الوہیت کا دعوی کرے گا اور اسکو خوارق عادات دیئے گئے اسوجہ سے کہ اللہ تعالی اپنے بندون کا امتحان لیگا اس سے اور اسکے خدا نہ ہونیکی کئی نشانیان بھی کھولدین جنمین وہ مجبور ہوگا ان کو اپنے سے دور نہ کرسکیگا جیسے کانا ہونا آنکھ مین پہلی ہونا پیشانی پر کافر لکھا ہونا ان نشانیون کو دیکھکر مومنین یقین کرلینگے کہ یہ خدا نہین ہے پس جب وہ ساحر ہوا اور بڑے بڑے خوارق عادات دکھلانے پر اسکو قدرت ہوئی تو ممکن ہے کہ کبھی وہ اپنے تئین داہنی آنکھ کا کانا دکھلادی کبھی بائین آنکھ کا کبھی لنبا کبھی پست قد کبھی موٹا کبھی متوسط کبھی آنکھ پھولی ہوئی کبھی برابر رہا دونون کی چھوٹے اور بڑے ہونیکا اختلاف تو احتمال ہے کہ راوی کی اس مین غلطی ہو یا آدہے دن اسکے بڑے ہون آدہے چھوٹے ہون مگر نواس کیحدیث مین ہے کہ وہ چالیس دن تک رہیگا اور اسماکی حدیث مین ہے کہ چالیس برس تک رہیگا اور اندونون کا تخالف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ نواس کیحدیث مین دنون کا طول مذکور ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن کے چالیس سال ہی ہوئے اور اسماکی حدیث مین دنون کا قصر مذکور ہے کہ ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ممکن ہے کہ پہلی حدیث مین وہ دن مراد ہون جن مین وہ دنیا کا دورہ کرے گا اور لوگون کو گمراہ کرے گا اور دوسری حدیث مین اس سے پہلے کے دن مراد ہون اب رہا ابن صیاد کا حال اور تمیم داری کا بیان اور دوسری حدیثین تو وہ ایک دوسرے کے مخالف نہین ہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کا نکلنا وحی سے معلوم ہوا تھا اب اسکی تعیین اس مین آپ کو شک تھی پس جس شخص پر علامات کے لحاظ سے گمان ہوا تو یہ شبہ ہوا شاید وہی دجال ہو اور ایسا ہی آپکو شبہ تھا کہ دجال کب نکلیگا ایک حدیث مین ہے کہ اگر میرے سامنے نکلا تو مین اس سے حجت کرونگا اور اگر میرے بعد نکلا تو اسکا میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر اور ایک حدیث مین ہے کہ دجال کو حضرت عیسی علیہ السلام ماریں گے شاید یہ حدیث بعد کی ہو پہلے آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہو بعد اسکی معلوم ہوگیا ہو کہ دجال حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاویگا اور حضرت عیسی تو آپ کی وفات کے بعد اتریں گے دوسری حدیث مین اسکی تصریح کردی کہ جو کوئی تم مین سے عیسے کو پاوے تو انکو میرا یہ خلیفہ سلام کہے اور جو کوئی تم مین سے دجال کو سنے تو اس سے دور رہے اور ابو عبیدہ کی حدیث مین ہے کہ دجال کو بعض وہ لوگ پاوینگے جنہون نے مجھکو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے احتمال ہے کہ اس سے جن مسلمان مراد ہون وہ دجال کیوقت تک زندہ رہین یا خضر مراد ہون یا یہ مطلب ہو کہ جس نے میرا کلام سنا خواہ بوسطہ ہی سنا ہو تو تمام وہ مسلمان مراد ہو سکتے ہین جو آپ کی حدیث سنتے ہین بہرحال قیامت کی نشانیان جیسے اور جسطرح آپ سے صحیح صحیح روایتون سے منقول ہین انکو مان لینا چاہیے باقی ان کی تفصیل اور تعیین اور تصریح تو کسیکو معلوم نہین بجز خدا کے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی باتون مین شک

تھی جو اسکو سبحانہ وتعالیٰ نے آپکو نہین تبلائی تھین اور یہہ عمدہ دلیل ہے آپکے نبی برحق ہونے کی ورنہ جھوٹے شخص کو ہر ایک بات یقین کے طور پر قطعی طریق سے کہدینا کچھ مشکل نہین ہے اور ہمنے اس مقام مین کلام کو طول دیا کیونکہ بعضے لوگ ناسمجھی سے ان احادیث کے ظاہری اختلافات کو دیکھکر متزلزل ہوجاتے ہین اور شیطان انکو گمراہی مین پھنسا دیتا ہے حالانکہ ان سب اختلافات کو الحمد للہ اچھی طرح سے رفع کردیا ہے غرض خدا تعالیٰ شیطان کے شر سے ہر مسلمان کو بچاوے آمین یا رب العلمین **عن** اَبِی بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَھَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُہُ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ دجال پورب کے ایک ملک سے نکلیگا جسکو خراسان کہتے ہین (خراسان ایک ولایت ہے ماوراء النہر اور عراق کے بیچ مین اسکے شہر یہ ہین ہرات اور مشہد اور طوس وغیرہ) اور اسکے ساتھہ ایسے لوگ ہونگے جنکے مونہ گویا تہ بر تہ ڈھالین ہونگی (یعنے گول مونہ موٹے غلیظ جیسے ترک لوگ ہوتے ہین) **عن** اَلْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَکْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُہٗ وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مَا سَاَلَنِیْ فَقَالَ لِیْ مَا یَسْاَلُ عَنْہُ قُلْتُ اِنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَہُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ ھُوَ اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے دجال کا حال اتنا نہین پوچھا جتنا مینے پوچھا آخر آپنے فرمایا تو کیا پوچھتا ہے اسکا حال مینے عرض کیا لوگ کہتے ہین اسکے ساتھہ کھانا اور پانی ہوگا آپنے فرمایا وہ ذلیل ہے اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے **ف** کہ اسکو کھانا اور پانی نے درحقیقت عطا فرماوے بلکہ شعبدہ بازی ہوگی فی الحقیقۃ نہ کھانا ہوگا اسکے پاس نہ پانی صحیحین کی روایت مین ہے کہ مینے عرض کیا لوگ کہتے ہین اسکے پاس روٹی کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی تب آپنے یہ فرمایا اور ممکن ہے کہ حدیث کا ترجمہ یون کیا جاوے کہ اللہ تعالیٰ پر یہہ بات آسان ہے دجال سے زیادہ یعنے جب اس نے دجال کو پیدا کردیا تو اسکو کھانا یا پانی دینا کیا مشکل ہے اور بعضون نے کہا مطلب یہ ہے کہ دجال ذلیل ہے اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس سے کہ ان چیزون کے ذریعے سے اسکی تصدیق کیجاوے کیونکہ اسکی پیشانی اور آنکھ پر اسکے جھوٹے ہونیکی نشانی ظاہر ہے واللہ اعلم **عن** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَکَانَ لَا یَصْعَدُ عَلَیْہِ قَبْلَ ذٰلِکَ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ بَیْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ بِیَدِہٖ اَنِ اقْعُدُوْا فَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا قُمْتُ مَقَامِیْ لِاَمْرٍ یَنْفَعُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَلَا لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنْ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ خَبَرًا مَنَعَنِیْ الْقَیْلُوْلَۃَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّۃَ الْعَیْنِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَنْشُرَ عَلَیْکُمْ فَرَحَ نَبِیِّکُمْ اَلَا اِنَّ اَبْنَ عَمِّ لِتَمِیْمِ الدَّارِیِّ اَخْبَرَنِیْ الرِّیْحُ اَلْجَاَتْھُمْ اِلٰی جَزِیْرَۃٍ لَا یَعْرِفُوْنَھَا فَقَعَدُوْا فِی

قوارب السفينة تخرجوا فيها فاذا هم بشئ اهدب اسود قالوا له ما انت قالت انا الجساسة قالوا
اخبرينا قالت ما انا بمخبرتكم شيئا ولا سائلتكم ولكن هذا الدير قد رمقتموه فاتوه فان فيه رجلا بالاشواق
الى ان تخبروه وتخبركم فاتوه فدخلوا عليه فاذا هم بشخص موثق شديد الوثاق يظهر الحزن شديد التشكي
فقال لهم من اين لكم من اين قالوا من الشام قال ما فعلت العرب قالوا نحن قوم من العرب عما تسأل قال ما فعل هذا
الرجل الذي خرج فيكم قالوا خيرا ناوى قوما فاظهره الله عليهم فامرهم اليوم جميع امرهم واحد
ودينهم واحد قال ما فعلت عين زغر قالوا خير ايسقون منها زروعهم ويستقون منها لسقيهم قال
فما فعل نخل بين عمان وبيسان قالوا يطعم ثمره كل عام قال ما فعلت بحيرة الطبرية قالوا تدفق جنباتها
من كثرة الماء قال فزفرت ثلث زفرات ثم قال لو انفلت من وثاقي هذا لم ادع ارضا الا وطئتها برجلي
هاتين الا طيبة ليس لي عليها سبيل قال النبي صلى الله عليه وسلم الى هذا انتهى فرحي هذه طيبة
والذي نفسي بيده ما فيها طريق ضيق ولا واسع ولا سهل ولا جبل الا وعليه ملك شاهر سيفه الى يوم
القيمة فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے ایک دن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ منبر پر چڑھے اور ہمیشہ آپ منبر
پر نہیں چڑھتے تھے مگر جمعہ کیدن تو لوگون پر یہ گران گذرا وہ گھبرا گئے کہ معلوم نہین کیا امر ہے کوئی کہتا تھا کوئی کہتا تھا
آپ نے انکو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اور فرمایا کہ مین منبر پر اس لیے نہین چڑھا کہ کوئی امر تمہارے نقصان کا پیدا ہوا
ہے اوس سے خبر دون یا تمہاری نفع کا نہ تھا رغبت دلانیکے لیے (کسی کار خیر مین) اور نہ ڈرانے کے لیے (کسی برے کام سے)
لیکن تمیم داری میرے پاس آیا اور اُس نے مجھ سے ایک خبر بیان کی جسکو سن کر مین اتنا خوش ہوا کہ خوشی کے مارے دوپہر کو سو
نہ سکا اور مین نے چاہا کہ تمہارے نبی کی خوشی تمہارے مین پھیلا دون (یعنے ظاہر کر دون تمیم داری پہلے نصرانی تھے
پھر آپ پاس آکر مسلمان ہوئے اور یہ حکایت آپسے بیان کی آپ کو خوشی اسلیے ہوئی کہ آپ صحابہ کو بہت ڈراتے تھے دجال سے
اور اس حکایت سے دجال کی تصدیق اور تحقیق ہوئی اور آپ کی نبوت کا بھی اس مین ثبوت ہوا اور مدینہ کی فضیلت کا)
سنو تمیم داری کے ایک چچازاد بھائی نے مجھ سے بیان کیا اور مسلم کی روایت مین ہے کہ خود تمیم داری نے بیان کیا وہ
ایک بغلی مین سوار ہوئے (چھوٹے بادی جہاز مین) تیس آدمیون سمیت جو لخم اور جذام قبیلون کے تھے تو ایک مہینہ تک
دریا کی موج ان کی بغلی سے کھیلتی رہی یعنے ہوا مخالف تھی بغلی مارا مارا پھرتا دریا مین) آخر ہوا ان کو ایک جزیرے
کی طرف لیگئی جسکو وہ نہین پہچانتے تھے (غروب آفتاب کے وقت) وہ بغلی کی چھوٹی کشتیون مین (ہوڑی مین) بیٹھے
اور اس جزیرے مین گئے وہان ایک چیز دیکھی بہت بال والی کالی (جانور ہوتے ہوتے بال والا سور کیطرح کالا)

ان لوگون نے اس سے کہا تو کون ہے (مسلم کی روایت مین ہے بالون کی کثرت سے اسکا آگا پیچھا معلوم نہ ہو سکتا تھا ان لوگون نے کہا خرابی ہو تیری تو کیا ہے ڈر گئے اور ڈر کر یہہ کلمہ کہا یہ محاورہ ہے نئی چیز کے دیکھنے پر ایسا کہتے ہین انکو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس بات کا جواب دیگا بلکہ اسکو جانور سمجھتے تھے) وہ بولی مین جاسوس ہون (دجال کی) ان لوگون نے کہا ہم سے کچھ بیان کر (کیونکہ جاسوس کا یہی کام ہے) اس نے کہا مین تم سے کچھ خبر بیان نہین کرون گی تم سے کچھ پوچھون گی لیکن اس مندر مین جاؤ جو ہمکو نظر آتا ہے وہان ایک شخص ہے جو تم سے باتین کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبر دینے کا خیر وہ لوگ اس مندر (عبادتخانہ) مین گئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے ہائے ہائے کرتا ہے بہت رنج مین ہے اور شکایت مین (مسلم کی روایت مین ہے جب اس جانور نے اس آدمی کو بتلایا تو ہم ڈر کے کہین یہ شیطان نہو ہم جلدی سے چلے یہانتک کہ مندر مین گھس گئے وہان دیکھا تو ایک بہت بڑا آدمی ہے کہ ویسا آدمی ہمنے کبھی نہین دیکھا اور خوب زنجیرون سے جکڑا ہوا ہے لوہے کی اسکے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہین اور گھٹنون بلکہ ٹخنون تک زنجیرین پڑی ہین ہمنے اس سے کہا خرابی ہو تیری تو کون ہے وہ بولا تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان کرو تم کون لوگ ہو اس نے کہا تم لوگ کہان سے آئے انہون نے کہا شام سے اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے انہون نے کہا ہم عرب ہی کے لوگ ہین تجکو تو پوچھنا ہے (مسلم کی روایت مین ہے ہمنے اس سے جزیرے کا حال بیان کیا اور کشتی کا دریا مین تباہ ہونے کا اور جاسوس کے ملنے کا اور ڈر کر مندر مین جلدی سے چلے آنیکا) اس نے کہا اس شخص کا (یعنے نبی کا) کیا حال ہے جو تم لوگون مین پیدا ہوا (یعنے نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کا) ان لوگون نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی (یعنے قریش کی قوم سے بوجہ شرک اور بت پرستی کے) لیکن اللہ نے اسکو غالب کر دیا اب عرب کے لوگ مذہب مین ایک ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور انکا دین بھی ایک ہی ہے (اسلام) پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے (یہ ایک گاؤن ہے شام مین جہان زغر حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی جاکر اتری تھین وہان ایک چشمہ ہے اسکا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے) اونہون نے کہا اچھا حال ہے لوگ اس مین سے پانی دیتے ہین اپنی کھیتیون کو اور پینے کے لیے بھی اس مین سے پانی لیتے ہین پھر اس نے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کے کھجور کا کیا حال ہے (عمان اور بیسان دو گاؤن ہین شام مین انکے درمیان کھجور کا باغ ہے) اونہون نے کہا ہر سال اس مین سے کھجور اترتی ہے پھر اس نے کہا طبریہ کے تالاب کا کیا حال ہے (یعنے بحیرہ کا) اونہون نے کہا اسکے دونو کنارون پر پانی کو دتا ہے یعنے اس مین پانی کی کثرت ہے پھر کہا تین بار وہ شخص کودا (یعنے اس نے تین بار اس نے آواز نکالی یا ٹھنڈی سانس بھری آواز کے ساتھ) پھر کہنے لگا اگر مین اس قید سے چھوٹون تو کسی زمین کو نہ چھوڑون گا جہان مین نہ جاؤن سوا طیبہ (یعنے مدینہ منورہ کے) وہان جانیکی مجھکو طاقت نہین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسپر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے مدینہ مین کوئی تنگ راہ (گلی) ہو یا کشادہ (سڑک) ہو نرم زمین ہو یا سخت پہاڑ کی مگر اسجگہ ایک فرشتہ ننگی تلوار لیا ہوا معین ہے قیامت تک **فائدہ** جو دجال کو وہان آنے سے روکیگا دوسری روایت مین ہے کہ دجال احد پہاڑ تک آویگا پھر ملائکہ اسکا رخ پھیر دینگے مسلم کی روایت مین ہے کہ مجھہ سے امیمین کے نبی کا حال بیان کرو ہمنے کہا وہ مکہ سے نکلکر مدینہ کو گئے اس نے کہا کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے ہمنے کہا ہان لڑے اس نے کہا پھر انکے نبی نے انکے ساتھہ کیا کیا ہمنے بیان کیا کہ وہ غالب ہوگئے اپنے قریب والون پر اور انہون نے اطاعت کی نبی کی وہ بولا یہی بہتر ہے عربون کو لیے کہ ان نبی کی اطاعت کرین پھر اس نے اپنا حال بیان کیا کہ وہ مسیح دجال ہے اور قریب ہے مجھکو اجازت ملیگی نکلنے کی اس مین یہ ہے کہ کوئی بستی مین نہین چھوڑون گا جہان مین نہ جاؤن سوا مکہ اور طیبہ کے وہ دونون مجھہ پر حرام ہین جب مین انمین سے کہین جانا چاہون گا تو ایک فرشتہ ننگی تلوار لیکر اس سے مجھہ کو روکیگا اور وہان ہر راہ پر چوکیدار فرشتے ہین یہ فرماکر آپنے اپنی چھڑی منبر پر ماری اور فرمایا طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ اور مین نے تم سے یہ حال بیان نہین کیا تہا دجال کا کہ وہ مدینہ مین نہ آوے گا) لوگون نے کہا جی ہان آپنے بیان کیا تہا پھر آپنے فرمایا وہ شام کے سمندر مین ہے یا یمن کے سمندر مین نہین بلکہ مشرق کیطرف اور اشارہ کیا ہاتھہ سے مشرق کیطرف **عن** النواس بن سمعان الکلابی یَقُوْلُ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ الْغَدَاۃَ فَخَفَّضَ فِیْہِ وَرَفَّعَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ فِیْ طَائِفَۃِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَفَ ذٰلِکَ فِیْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَکَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاۃَ فَخَفَّضْتَ فِیْہِ ثُمَّ رَفَعْتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ فِیْ طَائِفَۃِ النَّخْلِ قَالَ غَیْرَ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ عَلَیْکُمْ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ قَائِمَۃٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰہُ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ اِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنْ خَلَّۃٍ بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ اثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لُبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ کَشَہْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَسَنَۃٍ تَکْفِیْنَا فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ قَالَ فَاقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قَالَ قُلْنَا فَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ الرِّیْحُ قَالَ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْھُمْ فَیَسْتَجِیْبُوْنَ لَہٗ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَآءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ وَتَرُوْحُ عَلَیْھِمْ سَارِحَتُھُمْ اَطْوَلَ مَا کَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ یَاْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْھُمْ فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْہِ قَوْلَہٗ فَیَنْصَرِفُ عَنْھُمْ فَیُصْبِحُوْنَ

مُحْصِلِينَ مَا بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْحَرْبَةِ فَيَقُولُ لَهَا اخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَطْلُعُ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ
ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ
يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ مَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ
دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ
وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ أَنْ يَجِدَ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُ حَتَّى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ فَيَمْسَحُ وُجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي
الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ
فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ مَرَّةً
وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ
فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى
كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَ زَهَمُهُمْ
وَنَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ
حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَالزَّلَقَةِ
ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ فَتَشْبَعُهُمْ وَ
يَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ اللَّهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ
مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْفَخِذَ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخِذَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا
طَيِّبَةً فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَهَارَجُ
الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ نواس بن سمعان کلابی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دجال کا بیان
کیا تو اسکی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانا ہے اور اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اسکی بڑائی بھی کی (کہ اسکا فتنہ سخت ہے اور
وہ عادت کے خلاف باتیں دکھلاویگا) یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان کھجوروں میں ہے (یعنے ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے

یہ آپکے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپنے دجال کے ڈر کا اثر ہم میں پایا ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سی آپنے پوچھا تمہارا کیا حال ہے ہمنے عرض کیا یارسول اللہ صبحکو آپنے دجال کا ذکر کیا اسکی ذلت بھی بیان کی اور اسکی عظمت بھی بیان کی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے آپنے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تمپر (جیسے گمراہ گرنیوالے عالموں اور مولویوں اور درویشوں اور حاکموں کا) اور دجال اگر نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں اس سے حجت کرونگا تمہاری طرف سے (تم الگ ہوگے) اور اگر اسوقت نکلے جب میں تم میں نہوں (بلکہ میری وفات ہوجاوے) تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کریوے اور اللہ تعالی میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال جوان ہے (اور پر تمیم کی روایت میں گذرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج وغم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یا یہ بھی دجال کا کوئی شعبدہ ہو) اسکے بال بہت گھونگر ہیں اسکی آنکھ کٹری ہوئی ہے (مسلم کی روایت میں طافیہ ہے یعنی اٹھی ہوئی اونچی) اگر بامیں اسکی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزی بن قطن سے (وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پاوے تو شروع سورہ کہف کی آیتیں اسپر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنہ سے بچیگا) دیکھو دجال خلہ سے نکلیگا جو شام اور عراق کے بیچ میں (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا داہنی طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندو مضبوط رہنا ایمان پر ہمنے عرض کیا یارسول اللہ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہیگا آپنے فرمایا چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کا اور ایک دن ایک ہفتہ کا اور باقی دن تمہارے ان دنوں کیطرح ہمنے عرض کیا یارسول اللہ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا اس میں ہمکو ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہونگی (قیاس تو یہی تھا کہ کافی ہوتیں مگر) آپنے فرمایا کہ اندازہ کرکے نماز پڑھ لو (گھنٹوں کے حساب سے اب تو گھڑیاں ایسی رائج ہیں کہ اندازہ کرنے میں کوئی دقت ہی نہ ہوگی) ہمنے عرض کیا وہ زمین میں کسقدر جلد چلیگا (جب تو اتنی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آوے گا) آپنے فرمایا ابر کی مثال ہوا اسکے پیچھے رہیگی وہ ایک قوم کے پاس آوے گا اور انکو اپنی طرف بلاویگا وہ اسکو مان لینگے اور اسپر ایمان لاوینگے (معاذ اللہ وہ الوہیت کا دعوی کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا (پانی) برسا، برسے گا اور زمین کو حکم دیگا وہ اناج اگادیگی ف ہمارے زمانہ میں شہر نیویارک واقع امریکہ میں مصنوعی بارش کی ایک تدبیر نکالی گئی اور لوگ کہتے ہیں کہ بعض مقاموں میں اس میں کامیابی ہوئی کسیقدر پانی برسا اور لوگوں کی حاجت میں صرف ہوا شہر حیدرآباد میں بھی اگلے سال جب بارش کی قلت تھی تو یہ سامان مصنوعی بارش کے لیے امریکہ سے منگوایا گیا یعنے ڈائنامیٹ اور توپیں وغیرہ لیکن ابر کے

لگے نمودار ہو کر پھر پھیل گئے اور پانی نہین برسا اسوقت مجھے دجال کی حدیث یاد آئی کہ جب امریکہ کے لوگون نے اپنی دانائی اور حکمت سے ابر کا سبب دریافت کر کے پانی برسانے کے لیے کوشش کی تو دجال جو بڑا شعبدہ باز اور ساحر ہوگا وہ اگر پانی برسا دیوے تو کیا تعجب ہے فرعون جب مصر مین خدائی کا دعوی کرتا تھا تو شیطان ملعون بھی اسکا رفیق تھا نکر بنا اور عہدہ وزارت پر مقرر ہوا ایک بار مصر مین بارش کی نہایت قلت ہوئی خلق پریشان ہو کر فرعون پاس آئی اور کہا اگر تو سچا خدا ہے تو پانی برسا فرعون نے شیطان سے کہا یا عزت اب تمہارے ہاتھ ہے کچھ تدبیر کر دو پانی برسانیکی شیطان نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے آج رات ہی کو بارش ہوگی اور کل اپنے لشکر شیاطین کو حکم دیا کہ رات بھر اس شہر پر پیشاب کرو انہون نے خوب پیشاب کیا صبح کو لوگ اٹھے تو زمین کو دیکھا تر تو ہے مگر ماری بدبو کے سر پھٹا جاتا ہے سب لوگ فرعون پاس آئے اور کہا یہ کیا آفت ہے فرعون نے شیطان کو بلایا اور پوچھا ارے بھائی یہ کیسا پانی برسا وہ بولا اے احمق ہوا ہے جہان مجھ جیسا وزیر ہوگا اور تجھ جیسا خدا وہان ایسا ہی پانی برسیگا غرض فرعون بڑا نادم ہو کر خاموش ہو رہا ف اور ان کے جانور شام کو آوینگے (چراہی سے لوٹ کر) انکی کوہان خوب اونچی (یعنے خوب موٹی تازے ہو کر) اور انکے تھن خوب بھرے ہوئے (دودھ سے) اور انکی کھوکھین خوب پھولی ہوئین پھر ایک قوم کے پاس آویگا انکو اپنی طرف بلا دیگا وہ اسکی بات نہ مانینگے (اس کے خدا ہونیکو رد کرینگے) آخر دجال انکے پاس سے لوٹ جاویگا صبحکو ان کا ملک قحط زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ مین کچھ نہین رہیگا (سب مال و اسباب خراب ہو جاویگا ہو جاوے پاپوش سے بلکہ ہم بھی مر جاوین تو کچھ ڈر نہین لیکن کانے پہلی والے کو تو کبھی خدا نہین کہینگے) پھر دجال ایک کھنڈر پر سے گذرے گا اور اس سے کہیگا اپنے خزانے نکال اس کھنڈر کے سب خزانے اسکے ساتھ ہون گے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی یعنے یعسوب کے ساتھ ہوتی ہین) پھر ایک شخص بلاوے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور تلوار سے اسکو ایک مار لگا دیگا وہ دو ٹکڑے ہو جاویگا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کی مار پر کر دیگا (یعنے دونون ٹکڑون مین اتنا فاصلہ ہوگا جتنی دور تیر جاتا ہے) پھر اسکا نام لیکر بلاویگا وہ شخص زندہ ہو کر آویگا اسکا مونہہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا ف دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے دجال اس سے کہے گا اب میرے اوپر ایمان لایا یا نہین وہ کہیگا اب تو میرا ایمان زیادہ ہو گیا ہے کہ تو وہی کانا دجال ہے جسکی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی پھر دجال پھر تلوار مار کر اسکے دو ٹکڑے کر دیگا ایک روایت مین ہے کہ آری سے چرا دیگا پھر جلا کر بھی پوچھے گا وہ یہی کہیگا کہ اب تو اور مجھے تصدیق ہوئی کہ تو اسکا دشمن کانا کافر دجال ہے پھر دجال اسکو مار دیگا اور زندہ کرے گا لیکن چوتھی بار بہ حکم الٰہی اسکے مارنے پر اسکو قدرت نہ ہوگی اور دجال جس طرح سے زور کریگا اسکے مارنے کے لیے اسکا زور نہ چلیگا اور اللہ تعالی اس مردود کو آخر ذلیل و خوار کرے گا ف

خیر دجال اور لوگ سیحال مین ہونگے کہ اتنے مین اللہ تعالی حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجیگا اور سفید مینار پر دمشق کے مشرق کیجانب اترینگے ف اردن بہار پر جہان سے آپ غائب ہوگئے تھے اور آسمان پر چڑھ گئے تھے اور دوسرا آپ کی صورت پر بن گیا تھا اسکو یہودیون نے سولی دیا مضمون اگرچہ انجیل کے چار مشہور نسخون مین نہین ہے لیکن انصاری نے ان مین تحریف کی ہے اور برنباس کی انجیل مین یہ مضمون اسیطرح موجود ہے جیسے قرآن شریف مین ہے اور اس مین آن حضرت کی پیدا ہونیکی بشارت بھی صاف طور سے موجود ہے اور آپ کا نام مبارک بھی ہے کہ جب محمد اللہ کے رسول آوینگے تو میرے اوپر سے یہ اتہام رفع ہوگا کہ مین سولی دیا گیا حافظ ابن کثیر نے کہا ہماری زمانہ مین ایک سفید منارہ وہان پایا گیا ۱۲ منہ مین اللہ یہ آپ کی نبوت کی ایک بڑی نشانی ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بہت باتون کی پیش گوئی کی ہے جو آپ کے عہد مین نہین منجملہ انکے ابو ہریرہ کی حدیث جب حضرت عثمان نے قرآن جمع کیا کہ میرے ساتھ بہت محبت وہ لوگ کرین گے جو میرے بعد میری اوپر ایمان لاوین گے اور جو کچھ ورق (یعنے مصحف) مین ہوگا اسپر عمل کرینگے ابو ہریرہ نے کہا پہلی مین ورق نہین سمجھا تھا جب حضرت عثمان نے مصحف لکھوائی تو مین ورق کے معنی سمجھا حضرت عثمان نے ابو ہریرہ کو دس ہزار درم اسحدیث کے بیان کرنے پر دیے اور بعض حدیثون مین ہے کہ حضرت عیسی بیت المقدس مین اترینگے اور بعضون مین ہے کہ اردن مین بعضون مین ہے کہ مسلمانون کے لشکر مین لیکن بیت المقدس کی روایت بہت راجح ہے اور اردن اس ساری محلہ کا نام ہے جہان بیت المقدس ہے اور اگر وہان اب سفید مینار نہین ہے تو آیندہ بن جاویگا اور جس نے اپنے گمان پر صحیح حدیث کا انکار کیا وہ جاہل ہے (زجاجہ) **مترجم** کہتا ہے ایک حدیث مین ہے کہ دجال جب مدینہ کا قصد کریگا اسوقت مدینہ کا حصار ہوگا اور اسکے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے یہ حدیث پوری ہوئی مدینہ کا حصار بنایا گیا آپ کی وفات کے صدہا برس بعد اور اس مین کل چھ دروازے تھے جب مین پہلے حجر کو گیا تھا اسی قرب مین ساتوان دروازہ بھی طیار ہوا تھا ف دو زرد ہلکے کپڑے پہنے ہوئے (جو دریس یا زعفران مین رنگے ہونگے) اور اپنے دونو ہاتھ دو فرشتون کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکا دینگے تو اس مین سے پسینا ٹپکیگا اور جب سر اونچا کرینگے تو پسینے کے قطرے اس مین سے گرینگے موتی کیطرح اور جو کافر انکے سانس کا اثر پاوے گا (یعنے اسکی بو) وہ مر جاویگا اور ان کے سانس کا اثر وہان تک جاویگا جہانتک ان کی نظر جاویگی آخر حضرت عیسے علیہ السلام چلینگے اور دجال کو باب لد پر پاوینگے (وہ ایک پہاڑ ہے شام مین اور بعضون نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤن ہے) وہان اس مردود کو قتل کرینگے (دجال انکو دیکھکر ایسا پگھل جاویگا جیسے نمک پانی مین گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے نبی اون لوگون کے پاس آوینگے جنکو اللہ تعالے نے دجال کے شر سے بچایا اور انکے منہ پر ہاتھ پھیرینگے اور انکو جنت مین

جو زندہ بچیں گے وہ ان سے بیان کریں گے غرض لوگ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اے عیسیٰ میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ ان سے کوئی نہیں لڑ سکتا تو میری (موحد) بندوں کو (خالص محمدیوں کو جو نور عیسوی سے منور ہونگے) تو طور پہاڑ پر لیجا اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا من کل حدب ینسلون یعنے ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو پہلا ان کا گروہ (جو مثل ٹڈیوں کے ہونگے کثرت میں انکا پہلا حصہ یعنے اگلی کا حصہ) طبریہ کے تالاب پر گذر کرینگے اور اسکا سارا پانی پی جاوینگے پھر اخیر حصہ انکا آویگا تو کہیگا کسی زمانہ میں اس تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ اور آپکے ساتھی رکے رہیں گے (طور پہاڑ پر) یہانتک کہ ایک بیل کی سری انکے لیے سو اشرفی سے بہتر ہوگی تمہاری لیے آج کے دن آخر حضرت عیسیٰ اور آپکے ساتھی اللہ کی درگاہ میں دعا کرینگے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج لوگوں پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) انکی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہونگے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپکے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پاوینگے جو انکی چکنائی اور بدبو اور خون سے خالی ہو آخر وہ پھر دعا کرینگے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کی برابر ہونگی (یعنے اونٹوں کی برابر بڑے آوینگے بختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے) وہ انکی لاشیں اٹھا کر لیجاویں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہاں ڈالدیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسا دیگا کوئی گھر مٹی کا یا بالوں کا اس پانی کو روک نہ سکیگا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین آئینہ کیطرح یا خوب صورت عورت کیطرح صاف ہوجاویگی پھر زمین سے کہا جاویگا اب اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت پھیر لا اس دن کئی آدمی ملکر ایک انار کھاوینگے اور سایہ ہوجاوینگے اور انار کے چھلکے سے سایہ کرینگے (جیسے کیطرح اتنے بڑے بڑے انار پیدا ہونگے اور اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دیگا یہانتک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی جماعتوں کو کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کو لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی چھوٹے قبیلہ کو کافی ہوجاوے گی لوگ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی بغلوں کے تلے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کرلیگی اور باقی لوگ گدھوں کیطرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (علانیہ) رہجاوینگے ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی **فائدہ** مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یاجوج اور ماجوج جبل خمر یعنے بیت المقدس کے پہاڑ پر پہونچ جاوینگے اور کہینگے اب تو ہم نے زمین کے سب لوگوں کو مار ڈالا لاؤ اب آسمان کے لوگوں کو بھی مار ڈالیں تو اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے اللہ تعالیٰ انکے تیروں میں خون کا رنگ لگا کر پھیر دیگا اور ترمذی کی روایت میں یہ ہے کہ مسلمان انکی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک جلاوینگے اور یہ پرند انکی لاشوں کو نہبل میں ڈالدیں گے (نہبل ایک موضع ہے بیت المقدس میں بعضوں نے کہا مشرق کی طرف ایک مقام ہے

ف اکثر لوگون کو اس زمانہ مین یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب یاجوج ماجوج اس کثرت سے ہین کہ ساری دنیا والون کو مار ڈالین گے
تو تالاب کے تالاب پانی پیکر خالی کر دین گے تو اب یہ کروڑون اربون لوگ کس قطعے پر رہتے ہین زمین کو تو اس زمانہ مین
سیاحون نے اور جغرافیہ والون نے خوب چھان ڈالا ہے اور کوئی ایسا بڑا قطعہ ان کی نظر سے باقی نہین رہا جس مین اس
قدر خلقت رہتی ہو البتہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا پہاڑ یا جزیرہ انکی نظر سے رہگیا ہو مگر اس مین اتنی مخلوق کہان سما سکتی
ہے اور یہ اعتراض بے شک دلون کو ہلا دیتا ہے اور ضعیف الایمان لوگون کے دلون مین وسوسے ڈال دیتا ہے لیکن جو لوگ اللہ
سبحانہ وتعالی کی قدرتون کو سمجھے ہوئے ہین انکے نزدیک یہ بات کچھ بعید نہین ہے اور جغرافیہ والون کا تو یہ حال تھا کہ
کئی ہزار برس تک انکو امریکہ کے ملک پر اطلاع نہ تھی جو وسعت مین اس براعظم کے قریب قریب ہے یہانتک کہ کلمبس نے پان
سو برس ہوئے کہ اس زمین کو پایا اور دریافت کیا اسوقت سے سارے نقشے جو اگلے حکیمون نے قائم کیے تھے بدل گئے اور بجای
ربع مسکون کے نصف مسکون کہنا صحیح ہوا اسیطرح ممکن ہے کہ زمین کے ان قطعات مین جو قطب شمالی سے قریب ہین یاجوج
اور ماجوج رہتے ہون اور بوجہ برفی اور تاریکی کے ادہر کے آدمی انکے ملک تک جا سکتے ہون اور حدیث مین جو کثرت انکی
مذکور ہے ممکن ہے کہ یہ مسلمانون کی تعداد کے لحاظ سے ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد مین تھی اور ساری
دنیا مین انکے پھیل جانے سے یہ مقصود ہو کہ عرب کے ملک مین وہ سب طرف پھیل جاوین گے اور دریا کا تالاب کا پانی خالی کر دینا
کچھ قیاس سے بعید نہین ہے جب لاکھون ہزارون آدمی اور لاکھون ہزارون انکے جانور ہون اس کے سوا قیامت کی
نشانیان ایسی ہین کہ اس مین اکثر باتین اس زمانہ کی عادت اور رسم کے خلاف ہین یاجوج ماجوج کی کثرت بھی اسی قبیل
سے ہے اور ممکن ہے کہ قیامت کے قرب مین انکی یہ کثرت ہو جاوے بہرحال اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور بہتر طریقہ
یہی ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث مین منقول ہوا اسکو مان لیوین اور عامہ مباحث مین اور شیطان کے وساوس سے استغفار کرتے ہیز
اور قیاسی اور اٹکل پچو دنگو سلے قرآن وحدیث مین نہ کرین **عَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ نواس
بن سمعان سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان یاجوج اور ماجوج کی کمانون اور تیرون
اور سپرون کو سات برس تک جلا دین گے **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ وَحَذَّرَنَاهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ
فِي الْأَرْضِ مُنْذُ ذَرَأَ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ
الدَّجَّالَ وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ

فَأَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ حَجِيجِ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ
مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَعِيثُ يَمِينًا وَيَعِيثُ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا فَإِنِّي سَأَصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً
لَمْ يَصِفْهَا إِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِي إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ وَلَا تَرَوْنَ
رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ
كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ فَمَنِ ابْتُلِيَ
بِنَارِهِ فَلْيَسْتَغِثْ بِاللَّهِ وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ فَتَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِأَعْرَابِيٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ
نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَقُولَانِ يَا بُنَيَّ اتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ رَبُّكَ وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ
أَنْ يُسَلَّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَيَقْتُلَهَا وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ حَتَّى يُلْقَى شِقَّتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي
هَذَا فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ يُخَيَّلُ إِلَيْكُمْ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ
رَبِّيَ اللَّهُ وَأَنْتَ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْتَ الدَّجَّالُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ بَعْدُ أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ قَالَ
أَبُو الْحَسَنِ الْكَنَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَيَأْمُرُ بِهِ الدَّجَّالُ فَيُشَجُّ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَاشْجُجُوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ
وَبَطْنُهُ ضَرْبًا فَيَقُولُ أَلَسْتُ رَبَّكَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ أَنْتَ أَخْزَاكَ اللَّهُ فَيَأْخُذُ الْمِنْشَارَ فَيَشُقُّهُ
بَيْنَ رِجْلَيْهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَمْشِي بَيْنَهُمَا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا فَيَقُولُ أَتُؤْمِنُ بِي
فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَا فَعَلْتُ بِهِ
فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَأْسِهِ إِلَى كَتِفَيْهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَ بِهِ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ
عِنْدِي مَنْزِلَةً وَأَقْرَبُهُمْ مِنِّي وَسِيلَةً قَالَ فَيَقُولُ لَا بَلْ أَنْتَ أَخْبَثُ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ
وَسِيلَةً قَالَ فَيَأْخُذُهُ الْغَضَبُ فَيَقْتُلُهُ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَ بِهِ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ إِلَى
الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْكَنَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَيَقُولُ أَلَسْتُ رَبَّكَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ أَنْتَ
أَخْزَاكَ اللَّهُ فَيَأْخُذُ الْمِنْشَارَ فَيَشُقُّهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَمْشِي بَيْنَهُمَا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ
فَيَسْتَوِي قَائِمًا فَيَقُولُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي
بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَا فَعَلْتُ بِهِ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَأْسِهِ إِلَى كَتِفَيْهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ
إِلَيْهِ سَبِيلًا فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَ بِهِ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ إِلَى الْجَنَّةِ
فَيَقُولُ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ عِنْدِي مَنْزِلَةً وَأَقْرَبُهُمْ مِنِّي وَسِيلَةً قَالَ فَيَقُولُ لَا بَلْ أَنْتَ أَخْبَثُ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ
وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ وَسِيلَةً فَيَأْخُذُهُ الْغَضَبُ فَيَقْتُلُهُ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَ بِهِ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ
إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْكَنَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَيَقُولُ أَلَسْتُ رَبَّكَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ أَنْتَ
أَخْزَاكَ اللَّهُ فَيَأْخُذُ الْمِنْشَارَ فَيَشُقُّهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَمْشِي بَيْنَهُمَا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ
فَيَسْتَوِي قَائِمًا فَيَقُولُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي
بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَا فَعَلْتُ بِهِ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَأْسِهِ إِلَى كَتِفَيْهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ
إِلَيْهِ سَبِيلًا فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَ بِهِ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ إِلَى الْجَنَّةِ
فَيَقُولُ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ عِنْدِي مَنْزِلَةً وَأَقْرَبُهُمْ مِنِّي وَسِيلَةً قَالَ فَيَقُولُ لَا بَلْ أَنْتَ أَخْبَثُ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ
وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ وَسِيلَةً فَيَأْخُذُهُ الْغَضَبُ فَيَقْتُلُهُ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَ بِهِ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ
إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْكَنَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَيَقُولُ أَلَسْتُ رَبَّكَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ أَنْتَ
أَخْزَاكَ اللَّهُ فَيَأْخُذُ الْمِنْشَارَ فَيَشُقُّهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَمْشِي بَيْنَهُمَا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ
فَيَسْتَوِي قَائِمًا فَيَقُولُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي
بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَا فَعَلْتُ بِهِ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَأْسِهِ إِلَى كَتِفَيْهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ
إِلَيْهِ سَبِيلًا فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَ بِهِ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ إِلَى الْجَنَّةِ

الصبح إذ نزل عليهم عيسى بن مريم الصبح فرجع ذلك الإمام ينكص يمشي القهقرى ليقدم عيسى يصلي فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فإنها لك أقيمت فيصلي بهم إمامهم فإذا انصرف قال عيسى عليه السلام افتحوا الباب فيفتح ووراءه الدجال معه سبعون ألف يهودي كلهم ذو سيف محلى وساج فإذا نظر إليه الدجال ذاب كما يذوب الملح في الماء ويطلق هاربا ويقول عيسى عليه السلام إن لي فيك ضربة لن تسبقني بها فيدركه عند باب اللد الشرقي فيقتله فيهزم الله اليهود فلا يبقى شيء مما خلق الله يتوارى به يهودي إلا أنطق الله ذلك الشيء لا حجر ولا شجر ولا حائط ولا دابة إلا الغرقد فإنها من شجرهم لا تنطق إلا قال يا عبد الله المسلم هذا يهودي فتعال اقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن أيامه أربعون سنة السنة كنصف السنة والسنة كالشهر والشهر كالجمعة وآخر أيامه كالشررة يصبح أحدكم على باب المدينة فلا يبلغ بابها الآخر حتى يمسي فقيل له يا رسول الله كيف نصلي في تلك الأيام القصار قال تقدرون فيها الصلوة كما تقدرونها في هذه الأيام الطوال ثم صلوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيكون عيسى بن مريم عليه السلام في أمتي حكما عدلا وإماما مقسطا يدق الصليب ويذبح الخنزير ويضع الجزية ويترك الصدقة فلا يسعى على شاة ولا بعير وترفع الشحناء والتباغض وتنزع حمة كل ذات حمة حتى يدخل الوليد يده في الحية فلا تضره وتفر الوليدة الأسد فلا يضرها ويكون الذئب في الغنم كأنه كلبها وتملأ الأرض من السلم كما يملأ الإناء من الماء وتكون الكلمة واحدة فلا يعبد إلا الله وتضع الحرب أوزارها وتسلب قريش ملكها وتكون الأرض كفاثور الفضة تنبت نباتها بعهد آدم حتى يجتمع النفر على القطف من العنب فيشبعهم ويجتمع النفر على الرمانة فتشبعهم ويكون الثور بكذا وكذا من المال ويكون الفرس بالدريهمات قالوا يا رسول الله وما يرخص الفرس قال لا تركب لحرب أبدا قيل له فما يغلي الثور قال تحرث الأرض كلها وإن قبل خروج الدجال ثلاث سنوات شداد يصيب الناس فيها جوع شديد يأمر الله السماء في السنة الأولى أن تحبس ثلث مطرها ويأمر الأرض فتحبس ثلث نباتها ثم يأمر السماء في الثانية فتحبس ثلثي مطرها ويأمر الأرض فتحبس ثلثي نباتها ثم يأمر الله السماء في السنة الثالثة فتحبس مطرها كله فلا تقطر قطرة ويأمر الأرض فتحبس نباتها كله فلا تنبت خضراء فلا تبقى ذات ظلف إلا هلكت إلا ما شاء الله قيل فما يعيش الناس في ذلك

الزمان قال التهليل والتكبير والتسبيح والتحميد يجري ذلك عليهم مجرى الطعام قال ابو عبد الله سمعت
ابا الحسن الطنافسي يقول سمعت عبد الرحمان المحاربي يقول ينبغي ان يقدم هذا الحديث الى المؤدب
حتى يعلمه الصبيان في الكتاب ابو امامہ باہلی سے روایت ہے ان جم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا
(یعنی بہت تقریر اس بات کی) دجال سے متعلق تہا آپنے دجال کا ذکر ہم سے بیان کیا اور ہم کو ڈرایا اس سے تو فرمایا کوئی
فتنہ جب سے اللہ تعالی نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین مین دجال کے فتنے سے بڑکر نہین ہوا اور اللہ جل جلالہ نے کوئی نبی ایسا
نہین بہیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور مین آخر مین ہون تمام انبیا کے اور تم آخر مین ہو سب امتون کے اور دجال
تم ہی لوگون مین ضرور پیدا ہوگا پہر اگر وہ نکلے اور مین تم مین موجود ہون تو مین ہر مسلمان کیطرف سے حجت کرون گا (اس سے
یہ نکلتا ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت تک یہ معلوم نہ تہا کہ دجال کے نکلنے کا وقت کونسا ہی لیکن اسی حدیث
مین ہی کہ دجال کو حضرت عیسے علیہ السلام قتل کرینگے اور وہ امام مہدی کے بعد نکلیگا پس یہ کلمہ صحابہ کی تشفی کے لیے ہی
یا اس سے اور ڈرانا مقصود ہے کہ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھکو اس سے بحث کرنا پڑے گی
اور کوئی شخص اسکام کے لیے کافی نہ ہوگا) اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر شخص اپنی ذات کیطرف سے حجت کرلیوے اور اللہ تعالی
میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال نکلے گا خلے سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (خلہ کہتے ہین راہ کو) پہر فساد پہیلاوے
گا داہنی طرف (ملکون مین) اور فساد پہیلاوے گا بائین طرف (ملکون مین) اے اللہ کے بندو جمے رہنا ایمان پر کیونکہ مین
تم سے اسکی ایسی صفت بیان کرتا ہون جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہین کی (پس اس صفت سے تم اسکو خوب پہچان
لوگے) پہلے تو وہ کہیگا مین نبی ہون اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے پہر دوبارہ کہیگا مین تمہارا رب ہون (جل جلالہ)
کانے مردود) اور دیکھو تم اپنے رب کو مرنے تک نہین دیکھ سکتے (پس دجال جو دنیا کی زندگی مین دکہلائی دیگا کیونکر
رب ہوسکتا ہے) اور ایک بات اور ہی وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہین ہے (وہ تعالی ہر ایک عیب سے پاک ہے) اور
دوسرے یہ کہ اسکے دونون آنکھون کے درمیان یہ لکہا ہوگا کافر اسکو ہر ایک مومن (بقدرت الہی) پڑہ لیگا
خواہ لکہنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اسکا فتنہ یہ ہوگا کہ اسکے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اسکی جنت دوزخ ہے
(فی الحقیقت) اور اسکی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اسکے دوزخ مین ڈالا جاویگا (اور ضرور وہ سچے ہونگے کہ دوزخ مین
ڈالنے کا حکم دیگا) وہ اللہ جل جلالہ سے فریاد کرے اور سورہ کہف کے شروع کی آیتین پڑہے وہ دوزخ (اسکے حکم سے)
اسپر ٹھنڈی ہوجاویگی اور سلامتی ہیگی حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوگئی تہی اور اسکا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار (دیہاتی)
سے کہیگا دیکھ اگر مین تیری ماں باپ کو زندہ کردون جب تو تو مجھ کو اپنا رب کہوگا وہ کہے گا بیشک پہر دو شیطان

(دجال کے حکم سے) اس کے ماں باپ کی صورت بنکر آوینگے اور کہینگے بیٹا اسکی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے (معاذ اللہ یہ فتنہ تو ایسا بڑا ہے کہ دنیا کے اکثر آدمی اسکے معتقد ہوجاوینگے الا چند بندے جنکو اللہ تعالیٰ اسکے شر سے بچاوے) اور ایک فتنہ اسکا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہوکر اسکو مار ڈالیگا پھر آری سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کردیگا پھر (اپنے معتقدوں سے) کہیگا دیکھو میں اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہوں اب یہ یہ کہیگا کہ میرا رب اور کوئی ہے سوا میرے پھر اللہ تعالیٰ اسکو زندہ کردیگا (دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لیے اور اپنے بندوں کی سخت آزمایش کے لیے) اس سے دجال خبیث کہیگا تیرا کون رب ہے وہ کہیگا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم ہوا کہ تو دجال ہی ہے ابوالحسن علی بن محمد طنافسی نے کہا (جو شیخ ہیں ابن ماجہ کے اس حدیث میں) ہم سے عبید اللہ بن ولید صافی نے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے روایت کی انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ میری امت میں سب سے بلند ہوگا جنت میں (اور ابوسعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد (جو دجال سے ایسا مقابلہ کرینگے) کوئی نہیں ہے سوا حضرت عمر کے (کیونکہ انکا ایمان اور انکی سختی ایمان میں سب سے زیادہ ہے بعضوں نے کہا یہ مرد حضرت خضر علیہ السلام ہونگے) یہانتک کہ حضرت عمر گذر گئے (شہادت پائی) سو وقت معلوم ہوا کہ یہ مرد اور کوئی ہوگا) محابی نے کہا اب پھر ہم ابوامامہ کی حدیث کو جسکو ابورافع نے روایت کیا بیان کرتے ہیں (کیونکہ ابوسعید کی حدیث بیچ میں اس مرد کے ذکر پر آگئی تھی) خیر دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کے لیے تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کریگا غلہ اگانے کا وہ غلہ اگا دے گی اور اسکا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلہ پر سے گذریگا وہ لوگ اسکو جھوٹا کہینگے تو ان کا کوئی بد الا جانور باقی نہ رہیگا سب مرجاوینگے اور ایک فتنہ اسکا یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلہ پر گذر کرے گا وہ لوگ اسکو سچا کہینگے تو وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانیکا اُنپر تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ اور گھاس اوگانے کا تو وہ اُگا دیگی یہانتک کہ انکے جانور اُسدن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور کہوکہین بھرے ہوئے اور تھن دودھ سے پھولے ہوئے آوینگے (ایک دن میں یہ سب باتیں ہوجاوینگی پانی برسنا چارہ بہت پیدا ہونا جانوروں کا اسکو کھاکر طیار ہوجانا ان کا تھن دودھ سے بھر جانا معاذ اللہ کیا بڑا فتنہ ہوگا) غرض دنیا میں کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ رہیگا جہاں دجال نہ جاوے گا اور اُسپر غالب نہ ہوگا سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونو شہروں میں جس راہ میں آویگا وہاں اسکو فرشتے ملینگے ننگی تلواریں لیے ہوئے یہانتک کہ دجال اتر پڑیگا چھوٹی لال پہاڑی پاس جہاں کہاری زمین ختم ہوئی ہے اور مدینہ میں تین بار زلزلہ آوے گا (یعنے مدینہ اپنے لوگوں کو لیکر تین بار حرکت کریگا) (جو منافق مرد یا منافق عورت مدینہ میں ہونگے وہ دجال پاس چلے جاوینگے اور مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کردیگا جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کردیتی

ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا (یعنے چھٹکارے کا دن) ام شریک بنت ابکر نے عرض کیا یا رسول اللہ عرب لوگ اس دن کہاں ہونگے (یعنے عرب کے بہادر کہاں چلے جاوینگے جنکو ہمیشہ جہاد کا شوق رہتا ہے وہ دجال سے ڈرینگے کیون نہین کہ دشمنون کے بچانیکی حاجت نہ پڑیگی) آپنے فرمایا عرب کے لوگ (مومنین مخلصین) اسدن کم ہونگے (اور دجال کے ساتھہ بیشمار لوگ ہونگے انکو ڈرانیکی طاقت نہوگی) اور ان عرب (مومنین) مین سے اکثر لوگ (اسوقت) بیت المقدس مین ہونگے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا (مراد امام مہدی علیہ السلام الی یوم القیام) یا آپ کے نائب ایک روز انکا امام آگے بڑہکر صبح کی نماز پڑہانا چاہے گا اتنے مین حضرت عیسے بن مریم علیہ السلام صبح کیوقت اترینگے تو یہ امام انکو دیکھکر اولٹے پاؤن پیچھے ہٹیگا تاکہ حضرت عیسے علیہ السلام آگے ہوکر نماز پڑہاوین لیکن حضرت عیسی اپنا ہاتھہ اسکے دونون مونڈہون کے درمیان رکھدینگے پھر اس سے کہینگے تو ہی آگے بڑہ اور نماز پڑہا اسلیے کہ یہ نماز تیری ہی لیے قائم ہوئی تہی (یعنے تکبیر تیری ہی امامت کی نیت سے ہوئی تہی) خیر وہ امام لوگون کی نماز پڑہاوے گا جب نماز سے فارغ ہوگا حضرت عیسی علیہ السلام اسلمانون سے (فرماوینگے (جو قلعہ یا شہر مین محصور ہونگے اور دجال انکو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھولدو دروازہ کھولدیا جاوے گا وہان پر دجال ہوگا ستر ہزار یہودیون کے ساتھہ جن مین سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اسکے زیور کے ساتھہ اور چادر ہوگی جب دجال حضرت عیسی کو دیکھیگا تو ایسا گہل جاویگا جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے اور بہاگے گا اور حضرت عیسے علیہ السلام فرماوینگے میری ایک مار تجھہ کو کہانا ہے تو اس سے بچ نہ سکیگا آخر باب لد کے پاس جو یورپ کیطرف ہے اسکو پاوینگے اور اسکو قتل کرینگے پھر اللہ تعالی یہودیون کو شکست دیگا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اسکے ساتھہ ہوجاوینگے اور کہینگے یہی سچا مسیح ہے جسکے آنیکا وعدہ اگلے نبیون نے کیا تہا اور چونکہ یہود مردود حضرت عیسے علیہ السلام کے دشمن تہے اور حضرت محمد کے اسلیے مسلمانون کی عناد اور عداوت سے اور بہی دجال کے ساتھہ ہوجاوینگے دوسری روایت مین ہے کہ اصفہان کے یہودیون مین سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیرو ہوجاوینگے اخیر یہہ حال ہوجاویگا کہ یہودی اللہ کی پیدا کی ہوی چیزون مین سے جس چیز کی آڑ مین چہپیگا اس چیز کو اللہ تبارک و تعالے بولنے کی طاقت دیگا پتہر ہو یا درخت یا دیوار یا جانور سوا ایک درخت کے جسکو غرقد کہتے ہین (وہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے) وہ یہودیون کا درخت ہے (یہود اسکو بہت لگاتے ہین اور اسکی تعظیم کرتے ہین) نہین بولیگا تو یہ چیز جسکی آڑ مین یہودی چہپیگا) کہیگی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اسکو مار ڈال اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال چالیس برس تک رہیگا لیکن ایک برس چھہ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینہ کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور اخیر دن دجال کے ایسے ہونگے جیسے چنگاری اوڑجاتی ہے (ہوا مین) تم مین سے کوئی صبح کو

مدینہ کی ایک دروازہ پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہونچے گا کہ شام ہوجاویگی ف یہ اس حدیث کی مخالف نہیں ہے کہ دجال چالیس دن رہیگا کیونکہ وہ لمبی چالیس دنوں کا ذکر ہے اور یہ چالیس برس اسکے سوا ہیں جن میں دن معمولی مقدار سے چھوٹے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ دجال کے زمانہ میں کبھی دن چھ ماہ کا ہوگا کبھی ٹرسا واللہ تعالیٰ اعلم ف لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیسی کر پڑھیں آپنے فرمایا اندازسے نماز پڑھ لینا جیسے لمبے دنوں میں اندازکرتے ہو (تو کبھی پانچ نمازیں چھوٹے دنوں میں پانچ دن میں ادا ہونگی) اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام ہونگے اور صلیب کو (جو نصاریٰ لٹکائے رہتے ہیں) توڑ ڈالیں گے اور سور کو مار ڈالیں گے (اسکا کھانا بند کر دیں گے اور پالنا) اور جزیہ موقوف کر دیں گے (بلکہ کہیں گے کافروں سے یا مسلمان ہوجاؤ یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیہ لینا اسوجہ سے بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا سب مالدار ہونگے پھر جزیہ کن لوگوں کے واسطے لیا جاوے اور بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دینگے سب کافروں پر یعنے لڑائی موقوف ہوجاویگی اور کافر جزیہ پر راضی ہوجاوینگے) اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دینگے (یعنے زکوٰۃ کی تحصیل کیونکہ سب مالدار ہونگے اور زکوٰۃ فقراء کے لیے تحصیل کیجاتی ہے) تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر کرینگے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اوٹھ جاویگا (سب ایک دوسرے سے دل سے محبت کرینگے) اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہیگا (یہ تاثیر مسیحائی دنیا پر ہوگی) یہانتک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دیدیگا وہ کچھ نقصان نہ پہونچاویگا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو ہنکا دیگی وہ اسکو ضرر نہ پہونچاویگا اور بھیڑیا بکریوں میں اسطرح رہیگا جیسے کتا جوان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جاویگی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہوجاوے گا سوا خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھینگے) اور لڑائی اپنے سامان ڈالدیگی (یعنے لوگ ہتیار اور آلات جنگ اتار کر رکھدینگے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اوٹھ جاویگی) اور قیصر کی سلطنت جاتی رہیگی اور زمین کا یہ حال ہوگا جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا میوہ ایسا اوگاوے گی جیسے آدم علیہ السلام کے عہد میں اگاتی تھی (یعنے شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہانتک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشہ پر جمع ہونگے اور سب سیر ہوجاوینگے (اتنے بڑے بڑے انگور ہونگے) اور کئی آدمی ایک انار پر جمع ہونگے اور سب سیر ہوجاوینگے اور بیل اسقدر داموں سے بکیگا (کیونکہ لوگوں کو زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو بیل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپیوں میں بکیگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیوں سستا ہوگا آپنے فرمایا اسلیے کہ لڑائی کے لیے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگوں نے عرض کیا بیل کیوں مہنگا ہوگا آپنے فرمایا ساری زمین میں کھیتی ہوگی اور دجال کے نکلنے

سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں مین لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھاوین گے پہلے سال مین اللہ تعالی یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لیوی اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لیوی پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش کی روک لے اور زمین کو یہہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال مین اللہ تعالی آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برساوی ایک قطرہ بارش نہوگی اور زمین کو یہ حکم ہوے گا کہ ایک دانہ نہ اگاوے تو گھاس تک نہ اگے گی نہ کوئی سبزی آخر گھر والا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مرجاوینگے مگر جو اللہ چاہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آدمی کیسے جینگے اس زمانہ مین آپ نے فرمایا جو لوگ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اور سبحان اللہ و الحمد للہ کہینگے تو ان کو کھانیکی حاجت نہ رہیگی (یہ تسبیح اور تہلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبداللہ ابن ماجہ نے کہا مین نے اپنے شیخ ابو الحسن ملطی سے سنا وہ کہتے تھے مینے عبدالرحمن محاربی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ مکتب کے استاد کو دیدے جاوے وہ بچون کو مکتب مین سکھلاوے ف کیونکہ اس مین دجال کا پورا حال مذکور ہے اور بچون کو اس کا یاد رکھنا ضرور ہے تاکہ دجال کو اچھی طرح پہچان رکھین اسکے فتنے مین گرفتار نہون اللہ سبحانہ و تعالی ہر مسلمان کو دجال کے فتنے سے بچاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز مین دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا وَّاِمَامًا عَدْلًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ حضرت عیسے بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام اترینگے اور وہ عادل حاکم اور منصف امام ہونگے اور صلیب کو توڑ ڈالینگے اور سور کو قتل کرینگے اور جزیہ کو معاف کردینگے اور مال کو بہاوینگے لوگون پر بے شمار دینگے یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُفْتَحُ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ فَیَخْرُجُوْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَهْمٍ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ فَیَعُمُّوْنَ الْاَرْضَ وَیَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی تَصِیْرَ بَقِیَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ وَیَضُمُّوْنَ اِلَیْهِمْ مَوَاشِیَهُمْ حَتّٰی اَنَّهُمْ لَیَمُرُّوْنَ بِالنَّهَرِ فَیَشْرَبُوْنَهٗ حَتّٰی مَا یَذَرُوْنَ فِیْهِ شَیْئًا فَیَمُرُّ اٰخِرُهُمْ عَلٰی اَثَرِهِمْ فَیَقُوْلُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانَ بِهٰذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَّاءٌ وَیَظْهَرُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ فَیَقُوْلُ قَائِلُهُمْ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ وَلَنَا زَالَ اَهْلُ السَّمَاءِ حَتّٰی اَنَّ اَحَدَهُمْ لَیَهُزُّ حَرْبَتَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ قَتَلْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ فَتَاْخُذُ اَعْنَاقَهُمْ فَیَمُوْتُوْنَ مَوْتَ الْجَرَادِ یَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَیُصْبِحُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ لَهُمْ حِسًّا فَیَقُوْلُوْنَ

مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى فَيُنَادِيهِمْ
أَلَا أَبْشِرُوا فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ يَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ فَتَشْكَرُ
عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا تَكُونُ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطُّ (ابو سعید خدری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج اور ماجوج
کھولدیے جاوینگے (انکی سد ٹوٹ جاویگی) ہر وہ نکلینگے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہم من کل حدب ینسلون وہ ساری زمین
مین پھیل جاوینگے اور مسلمان انسے علاحدہ رہینگے یہانتک کہ جو مسلمان باقی ہونگے وہ اپنی شہرون اور قلعون مین چلے
جاوینگے اور اپنی چرانے کی جانور بھی اپنے ساتھ لیجاوینگے یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ انکے لوگ ایک نہر پر سے گذرینگے سکا
سارا پانی پی ڈالینگے یہانتک کہ ایک قطرہ پانی کا اس مین نہ رہے گا (گو باشل سمندر ملنے کے ہونگے تعداد مین) اور ان مین
سے کوئی (جو اخیر مین آویگا) یہ کہیگا یہان کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہوجاوینگے یہانتک کہ ان مین سے ایک کہیگا
اب زمین والون سے تو ہم فارغ ہوے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والون سے لڑینگے آخر ان مین سے ایک اپنا حربہ آسمان
کیطرف پھینکیگا وہ خون مین رنگا ہوا وہان سے لوٹ کر گریگا وہ کہینگے ہم نے آسمان والون کو بھی مار ڈالا اخیر یہ لوگ اسی
حال مین ہونگے کہ اللہ تعالیٰ چند جانور بھیجیگا ٹڈی کے کیڑون کیطرح (نغف کیطرح نغف کہتے ہین اس کیڑے کو جو اونٹ کی
ناک مین پڑجاتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے) یہ کیڑے انکی گردنون کو کاٹینگے بگردن مین گھس جاوینگے وہ سب ٹڈیون
کیطرح ایک بارگی) مرجاوینگے ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبحکو اٹھینگے (اپنے شہرون اور قلعون مین) تو ان کی
آواز نہ سنینگے وہ کہینگے ہم مین سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے (یعنے اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جاکر دیکھے
یاجوج ماجوج کیا کرتے ہین آخر مسلمانون مین سے ایک شخص نکلیگا یا اوترے گا (قلعے سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھکو ضرور مار ڈالینگے
دیکھیگا تو وہ مردہ ہین وہ دوسرے مسلمانون کو پکاریگا اے بشارت ہو جاؤ تمہارے دشمن مرگئے یہ سنکر سب مسلمان نکلینگے
اور اپنے جانورون کو چرنے چھوڑینگے (جو مدت سے بیچارے بند ہونگے) ان کے چرنے کو کچھ نہ ہوگا سوا یاجوج اور ماجوج
کے گوشت کے وہ انکا گوشت کھاکر خوب موٹے ہونگے جیسے کبھی کوئی گھاس کھاکر موٹے ہوے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ
قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا فَيُعِيدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ
يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
وَاسْتَثْنَوْا فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ الْمَاءَ وَيَتَحَصَّرُ
النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ إِلَيْهِمْ الدَّمُ الَّذِي أَحْفَظُ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا

اَهْلَ الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَآءِ فَبُعِثَتْ اللّٰهُ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَآبَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یاجوج اور ماجوج ہر روز سد کو کھودتے ہین اس مین سوراخ کرنا چاہتے ہین جب قریب ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی انکو دکھائی دیوے اس قدر پتلی نہ دیوار رہ جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ یاجوج اور ماجوج ظلمات مین ہین اور سورج کی روشنی سد کیوجہ سے ان تک نہین پہونچتی) تو جو انمین انکا سردار ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو کل آکر کھود ڈالین گے پھر اللہ تعالی رات کو اسکو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسی وہ تھی جب انکے نکلنے کا وقت آویگا اور اللہ تعالی یہ چاہیگا کہ انکو چھوڑ دیوے لوگون پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو کھودین گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی دیکھین اس وقت انکا سردار کہیگا اب لوٹ چلو کل خدا چاہے تو اسکو کھود ڈالو گے اور ان شاء اللہ کا لفظ کہین گے اسدن وہ لوٹ کر جاوین گے اور سد اسی حال پر رہیگی جیسے وہ چھوڑ جاوین گے (درست نہوگی) آخر وہ اسکو کھود کر نکل آوین گے اور پانی سب پی جاوین گے اور لوگ ان سے بھاگ کر اپنے قلعون مین چلے جاوین گے وہ اپنی تیر آسمان کیطرف مارین گے تیر خون مین لپٹے ہوئے اوپر سے لوٹین گے (بحکم الٰہی) وہ کہین گے ہم نے زمین والون کو تو مغلوب کیا اور آسمان والون پر بھی غالب ہوئے پھر اللہ تعالے ان کی گدیون مین ایک کیڑا پیدا کرے گا وہ انکو مار ڈالیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے بیشک زمین کے گورو (چارپایہ) موٹے ہوجاوین گے اور چربی دار انکے گوشت کھاکر ف حالانکہ گائے بیل بکری اونٹ وغیرہ چارپایہ گوشت نہین کھاتے مگر بوجہ چارہ نہونیکے یاجوج ماجوج کا گوشت اڑا جاوین گے اور خوب کھاکر موٹے دناب ہونگے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ یاجوج ماجوج قیامت تک اس سد سے رکے رہینگے جب انکے چھوٹنے کا وقت آویگا تو سد ٹوٹ جاویگی اور یہ بھی نکلا کہ یاجوج ماجوج محض صحرائی اور وحشی ہونگے جب تو تیر کمان انکا ہتیار ہوگا اور جہالت کی راہ سے آسمان پر تیر ماریں گے وہ یہ نہین جانین گے کہ آسمان زمین سے اتنی دور ہے کہ برسون تک بھی اگر تیر اُن کا چلا جاوے تو وہان تک نہ پہونچے اور باطل ہوا اس حدیث سے اس بوڑھے گمراہ کا قول جو کہتا ہے کہ یاجوج اور ماجوج انگریز اور روس ہین کیونکہ روس منتہای شمال مین ہین اور انگریز منتہای مغرب مین دونون کے ملک ایکدوسرے سے بڑے فاصلہ پر ہین اور وہ سد مین کہیں ہوئی نہین ہین بلکہ ہمیشہ سے چھپے ہوئے ہین اور وہ اتنے جاہل اور وحشی بھی نہین ہین کہ آسمان کو اپنے مکان کی چھت کیطرح سمجھ کر اسپر تیر ماریں اور تیر کمان انکا ہتیار بھی نہین ہے بلکہ وہ توپ اور بندوق سے لڑتے ہین اور قلعون مین انکے ہاتھہ سے بچا نہین ہوسکتا وہ دم بھر مین اونکے گولون سے اور ڈائنامیٹ سے مضبوط سے مضبوط قلعہ اڑا سکتے ہین اور قلعہ کے سب لوگون کو خاک سیاہ بنا سکتے ہین ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ عن عبد اللہ بن مسعود

قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهَا عِلْمٌ فَرَدُّوا الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ قَالَ فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَيَجْأَرُونَ إِلَيَّ فَأَدْعُو اللهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ فَتَنْتِنَ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ فَأَدْعُو اللهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيَقْذِفُهُمْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ فَعَهِدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَأُهُمْ بِوِلَادِهَا قَالَ الْعَوَّامُ وَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جس شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا (یہ جانکر کہ وہ سب مین بزرگ ہین انکو ضرور علم ہوگا) لیکن انکو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسی سے پوچھا انکو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسی علیہ السلام سے پوچھا اونہون نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنے قیامت کے قریب دنیا مین جانیکا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہین جانتا سوا اللہ سبحانہ وتعالی کے پھر بیان کیا اونہون نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا مین اترون گا اور اسکو قتل کرون گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکون کو لوٹ جاوینگے اتنے مین یاجوج اور ماجوج انکے سامنے آوینگے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑین گے جس پانی پر گذرینگے اسکو پی ڈالین گے اور ہر ایک چیز کو خراب کردینگے آخر لوگ اللہ تعالے سے گڑگڑاوینگے بڑی عاجزی سے (انکو دفع کرنے کے لیے) مین دعا مانگون گا کہ اللہ تعالے انکو مار ڈالے (وہ مرجاوینگے) اور زمین بدبودار ہوجاویگی انکے پاس سے پھر لوگ گڑگڑاوینگے اللہ کی درگاہ مین مین اللہ سے دعا کرون گا تو وہ پانی بھیجے گا جو انکی لاشین اٹھاکر سمندر مین بہالیجاوے گا (یہ اس حدیث کے خلاف ہے جس مین یہ مذکور ہے کہ اونٹ کے برابر پرندے آوینگے اور انکی لاشین اٹھالیجاوینگے اور ممکن ہے تطبیق اسطرح کی کہ پہلے پرندے آوینگے کچھ لاشین وہ لیجاوینگے لیکن باقی لاشین اور انکی رطوبت اور گندگی اس سب کو صاف کرنیکے لیے پانی کو حکم ہوگا) پھر پہاڑ اکھیڑ ڈالے جاوینگے اور زمین کھینچی جاویگی جیسے چمڑے کو کھینچتے ہین (کھینچنے سے چمڑا بڑا ہوجاتا ہے اسطرح زمین بھی بڑی ہوجاویگی اور صاف ہموار اس مین پہاڑ اور ٹیلے وغیرہ نہین رہینگے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتین ظاہر ہون تو قیامت لوگون سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا (جسکے دن پورے

ہوگئی ہون اجنا اسکے گھر والے نہین جانتے کہ وقت ناگہانی وہ جنبی ہے (تو طیاری سب کر رکھتی ہین اور ہر وقت زلجی کے منتظر رہتے ہین عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب مین موجود ہے حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون یعنے جب کھلجاوین یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے جڑہ دوڑین **باب** خروج المہدی یعنے علیہ السلام کے نکلنے کا بیان **عن** عبد اللہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل فتیۃ من بنی ہاشم فلما رآہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغرورقت عیناہ وتغیر لونہ قال فقلت ما نزال نری فی وجہک شیئا نکرہہ فقال انا اہل بیت اختار اللہ لنا الاخرۃ علی الدنیا وان اہل بیتی سیلقون بعدی بلاء وتشریدا او تطریدا حتی یاتی قوم من قبل المشرق معہم رایات سود فیسئلون الخیر فلا یعطونہ فیقاتلون فینصرون فیعطون ما سألوا فلا یقبلونہ حتی یدفعوہا الی رجل من اہل بیتی فیملاہا قسطا کما ملأوہا جورا فمن ادرک ذلک منہم فلیاتہم ولو حبوا علی الثلج عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین بنی ہاشم کے چند جوان آئے (ہاشم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا یعنے عبد المطلب کے باپ تھے بنی ہاشم سب آپکے قریب رشتہ دار ہین) جب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ کی آنکھین بھر آئین (اُن مین آنسو بھر گئے) اور آپ کا رنگ بدل گیا (رنجیدہ ہوئے) مینے عرض کیا ہمیشہ ہم آپکے چہرے مین ایسی بات دیکھتے ہین جس کو ہم برا جانتے ہین (یعنے آپکے رنج سے ہمیشہ صدمہ ہوتا ہے) آپنے فرمایا ہم اُس گھر کے لوگ ہین کہ اللہ تعالے نے ہمارے لیے آخرت کو اختیار کیا دنیا پر اور میرے اہل بیت قریب ہے کہ میرے بعد بلا اوٹھاوین گے اور سختی اور اخراج (نکالے جانا وطن سے) یہانتک کہ کچھ لوگ مشرق کیطرف سے آوین گے (اس مین مدح ہے اہل مشرق کی اور عرب سے ہند اور ایران مشرق کی جانب ہین ہے) انکے سانہ سیاہ جھنڈے ہونگے وہ بھلائی (یعنے خزانہ طلب کرینگے) لوگ انکو نہ دینگے وہ لڑینگے اور مدد دیے جاوینگے (اللہ کیطرف سے) آخر وہ جو مانگتے تھے انکو دیا جاویگا (یعنے لوگ انکی حکومت پر رضی ہوجاوینگے) انکو خزانہ دیدین گے وہ اپنے لیے حکومت قبول نہ کرین گے یہانتک کہ میرے اہل بیت مین سے ایک شخصکو یہ خزانہ اور حکومت دیدینگے وہ زمین کو عدل سے بھر دیگا جیسے لوگون نے اسکو ظلم سے بھرا تھا پھر جو کوئی تم مین سے اس زمانہ کو پاوے وہ ان لوگون کے پاس جاوے (یعنے ان اہل مشرق کے لشکر مین شریک ہوجاوے جو امام مہدی کو بٹھلانے کے لیے آوینگے) اگرچہ گھٹنون اور ہاتھون کے بل برف پر چلتا ہوا جاوے (اول تو گھٹنون کے بل چلنا ہی دشوار ہے دوسرے برف پر چلنا یہ اور سخت مشکل ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح سے ہوسکے گو تکلیف سے سہی اس لشکر مین شریک ہوجانا چاہیے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی امتی المہدی ان قصر فسبع والا فتسع تنعم فیہ امتی نعمۃ لم ینعموا مثلہا قط تؤتی اکلہا ولا تدخر منہم شیئا والمال یومئذ کدوس فیقوم الرجل فیقول یا مہدی اعطنی فیقول احذ

ابو سعید خدری کی روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین مہدی پیدا ہونگے اگر وہ دنیا مین کم رہے تو نو ہی سال برس تک رہینگے اور نہین تو نو برس رہینگے ان کے زمانہ مین میری امت ایسی خوش ہوگی کہ ویسی خوشی کبھی نہین ہوئی ہوگی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ اپنا سارا میوہ اگا دیگی اور کچھ اٹھا نہ رکھے گی اور مال انکے زمانہ مین ڈھیر لگا ہوگا ایک شخص کھڑا ہوگا اور کہیگا اے مہدی مجھ کو کچھ دو وہ کہینگے لے **فائدہ** جتنا تو چاہے اس سے معلوم ہوا مہدی آخر الزمان اور عیسی نے کہا وہ مہدی نہین جو حضرت عیسی علیہ السلام کا زمانہ پاوینگے اور ان کے ساتھ غازی بنینگے اور قسطنطنیہ کو بہ انصاری کہ جہین لینگے اور عرب اور عجم کے مالک ہوجاوینگے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے اور رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان انسے بیعت کیجاوے گی اور سفیانی سے وہ لڑینگے اور ہند کے بادشاہ انکی اطاعت کرینگے **مترجم** کہتا ہے یہ سب علامات انکی احادیث مین وارد ہین اور تعجب ہے ان لوگون سے جنہون نے اور کسیکو مہدی سمجھ لیا جس مین ان علامتون مین سے ایک علامت بھی نہین ہوئی جیسے محمد یہ ایک قوم ہے جو سید محمد جونپوری ایک مرد ہندی کو مہدی سمجھتے ہین اور کہتے ہین مہدی آمد رفت اور اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے جو مقام قادیان مین ایک شخص **غلام احمد** نامی اب موجود ہین وہ کہتے ہین کہ مین عیسے بن مریم ہون ابن طاہر فتنی نے کہا معلوم نہین یہ کیسے لوگ ہین کیا مجنون ہین جو ایک مرد مسافر غریب کو جسکی حکومت ایک گاؤن مین بھی نہین ہوئی مہدی خیال کرتے ہین اور احادیث صحیحہ کی جو اپنے خلاف ہون تکذیب کرتے ہین اور ان مہدی کو انبیای سابقین پر فضیلت دیتے ہین اور جو انکی مہدویت اور ولایت کا منکر ہو اسکو کافر بلکہ فتے ہین امت کے بارون کو ابوبکر اور علی سے افضل بتاتے ہین خاک پڑے انکی عقل پر اب مختصر **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل عند کنزکم ثلثۃ کلہم ابن خلیفۃ ثم لا یصیر الی احد منہم ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقاتلونکم قتالا لم یقتلہ قوم ثم ذکر شیئا لا احفظہ فقال اذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المہدی

ثوبان کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک خزانہ کے پاس تین سردار ماری جاوینگے ہر ایک انمین سے خلیفہ حاکم کا بیٹا ہوگا باوجود اسکے یہ خزانہ ان مین سے کسی کو نہ ملیگا پھر سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے مشرق کیطرف سے اور وہ تم کو ایسا قتل کرینگے (یعنے عربون کو جو اسوقت یہ خزانہ لینا چاہینگے) کہ ویسا کسی کو قتل نہین کیا ہے پھر آپنے کچھ اور بیان کیا جو مجھ کو یاد نہین رہا لیکن حسن بن سفیان نے اپنی مسند مین اور ابو نعیم نے کتاب المہدی مین اسکو بیان

کیا کہ آپنے فرمایا پہر اسکا خلیفہ مہدی آویگا جب تم اسکا نکلنا سنو تو اسکی پاس جاؤ اور اس سے بیعت کرو وہی اسکا خلیفہ مہدی ہے) تو آپنے فرمایا جب تم اسکو دیکھو تو اس سے بیعت کرو اگرچہ ہاتھون اور گھٹنون کے بل برف پر چلکر جاؤ کیونکہ وہ اسکا خلیفہ مہدی ہے **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منا اہل البیت یصلحہ اللہ فی لیلۃ جناب امیر المؤمنین علی رضی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی ہم مین سے ہین اہل بیت (نبوی) مین سے اللہ تعالی اسکو ایک رات مین خلافت کے لیے طیار کرے گا **ف** یعنی سب سامان انکے خلافت کا جھٹ پٹ ایک رات مین درست کردیگا **عن** سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمۃ فتذاکرنا المہدی فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من ولد فاطمۃ سعید بن مسیب سے روایت ہے ہم حضرت بی بی ام سلمہ کے پاس تھے تو ہمنے مہدی کا ذکر کیا اونہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہدی جناب فاطمہ زہرا کی اولاد مین سے ہونگے **ف** سادات کرام مین سے قربان آپکے **عن** انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نحن ولد عبد المطلب سادۃ اہل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمہدی انس بن مالک سے روایت ہے مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہم عبد المطلب کی اولاد ہین اور جنت کے سردار یہ لوگ ہین مین اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی علیہ السلام الی یوم القیام **ف** یہ ساتون شخص جنت کے سردار ہین یعنے جنتیون کے سردار لیکن ان ساتون مین سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا کے آقا ہین اور ہم غلام ہین جناب امام حسن علیہ السلام کے یا اللہ مجھ کو جناب امام حسن کی طفیل سے بخشدے اور جنت مین آپ کی کفش برداری کیخدمت عطا فرما **عن** عبد اللہ بن الحرث بن جزء الزبیدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج ناس من المشرق فیوطئون للمہدی یعنی سلطانہ عبد اللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ مشرق سے نکلینگے وہ لوگ گویا مہدی کی سلطنت جمادینگے **ف** یعنی آپ کی مدد کرینگے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جناب مہدی کے بڑے مددگار مشرق کے لوگ ہونگے اور مدینہ سے یہ سب بلاد مشرق کیطرف واقع ہین عراق عرب اور عراق عجم اور ایران توران ہندوستان وغیرہ غالبا ان ملکون سے بہت سے مسلمان آپکے شریک ہونگے یا اللہ ہمکو بھی امام مہدی علیہ السلام کی دعا سے مشرف فرما اور ہمکو یا ہمارے اولاد کو ان کے اعوان و انصار مین سے کر آمین یا رب العالمین **باب** الملاحم بڑی بڑی لڑائیون کا بیان **عن** حسان بن عطیۃ قال مالک یعنی ابن انس وابن ابی ذکریا الی خالد بن معدان ومالت معہما لحدثنا عن جبیر بن نفیر قال قال لی جبیر انطلق بنا الی ذی مخمر کان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہما فسالہ عن الہدنۃ

فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحکم الروم صلحا امنا ثم تغزون انتم وہم عدوا فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم تنصرفون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اہل الصلیب الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیقوم الیہ فیدقہ فعند ذلک تغدر الروم ویجمعون للملحمۃ

ذی مخمر سے روایت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے جبیر نے اُن سے پوچھا صلح کو انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے وہ زمانہ کہ روم (یعنے نصاری) تم سے ایک صلح کرینگے جس میں امن ہوگا پھر تم اور وہ ملکر ایک تیسرے دشمن سے لڑوگے اور تمہاری فتح ہوگی اور لوٹ کا مال لوگے اور سلامتی کے ساتھ جنگ سے لوٹوگے یہانتک کہ ایک نرد تازہ سبز مقام میں جہاں ٹیلے ہونگے اتروگے تو صلیب والوں میں سے (یعنے روم کے نصاری میں سے جو تمہارے دوست ہوکر تمہارے دشمن سے لڑے تھے) ایک شخص صلیب کو بلند کریگا اور کہیگا صلیب کو غلبہ ہوا ایک شخص مسلمانوں میں سے غصہ ہوگا اور اٹھکر صلیب کو توڑ ڈالیگا اسوقت روم کے نصاری عہد توڑ دینگے (یعنے دوستی تمہاری چھوڑ دینگے) اور سب کے سب جمع ہونگے لڑائی کے لیے **فائدہ** اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نصاری کی شوکت و سلطنت قیامت تک باقی رہیگی یعنے امام مہدی علیہ السلام کے وقت تک دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ اکثر لوگ دنیا کے نصاری ہوں گے یہ حدیث بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی کیونکہ یہ پیشین گوئی آپ کی بالکل سچی نکلی کئی سو برس سے نصاری کا برابر عروج ہو رہا ہے اور ہر ایک ملک میں انکا مذہب پھیلتا جاتا ہے دنیا کے چاروں حصوں میں انکی حکومت قائم ہوگئی یعنے ایشیا اور افریقہ اور امریکہ اور یورپ میں اور تمام بادشاہان روئے زمین نصرانی مذہب کے ہیں الا دو بادشاہ اہل اسلام میں ایک شاہ ایران دوسرے شاہ روم اور ایک بادشاہ بودہ مذہب کا ہے یعنے خاقان چین اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت کے قریب مسلمانوں کا بادشاہ نصاری کی ایک قوم کے ساتھ ملکر مسیری سلطنت سے لڑیگا اور فتح پاویگا پھر صلیب پر تکرار ہوکر نصاری سب ملجاوینگے اور متفق ہوکر مسلمانوں سے مقابلہ کرینگے آثار مخفر میں ہے کہ اخیر زمانہ میں انگریز یا روس سلطان روم کے شریک ہوکر انگریز یا روس سے مقابلہ کرینگے اور سلطان روم کو فتح ہوگی پھر جو سلطنت نصاری کی سلطان روم کی تائید پر ہوگی وہ بھی مذہبی تکرار کی وجہ سے علاحدہ ہوجاویگی اور کل نصاری ایک طرف ہوکر مسلمانوں پر حملہ کرینگے سلطان روم شہید ہونگے اور شہر قسطنطنیہ یعنی اسلام بول نصاری کے قبضہ میں آجاویگا مسلمان متفرق ہوکر پریشان ہونگے کہ اتنے میں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے اور نصاری پر جہاد ہوگا اور امام کی فتح پر فتح ہوتی جاویگی یہانتک کہ شہر قسطنطنیہ پھر نصاری سے لیویں گے اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کی نشانی ہے شاید اس سے مراد یہی فتح ہو جو مہدی کے زمانہ میں ہوگی یا اول فتح جو مسلمانوں کو قسطنطنیہ پر ہوئی ہے حضرت عثمان کے زمانہ میں خیر اور ہر مسلمان قسطنطنیہ

فتح کرکے وہان کی لوٹ کا مال تقسیم کرتے ہونگے اور انکی تلوارین جہازون سے لٹکتی ہونگی کہ لوگ آکر خبر پہونچاوینگے بیٹھے کیا ہو بھال نکلا مسلمان یہ سنکر اپنے اپنے گھرون کو لوٹینگے اور دجال سے اور مسلمانون سے لڑائیان ہونگی اور مسلمان بہت شہید ہونگے اور باقی ماندہ مکہ اور مدینہ مین جہان دجال کا تصرف نہوسکیگا جا رہینگے اور کچھ مسلمان امام مہدی کے ساتھ یا انکے نائب کے ساتھ بیت المقدس مین محصور ہونگے کہ اتنے مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام اترینگے اخیر تک جیسے اوپر گذر چکا **عن** حسان بن عطیۃ باسنادہ نحوہ وزاد فیہ یجمعون للملحمۃ فیاتون تحت کل ثنیۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس مین زیادہ ہے کہ جب نصاری صلیب پر بکرار کرکے مسلمانون سے الگ ہوجاوینگے تو مسلمانون سے لڑنے کے لیے ایک ہوجاوینگے اور اسی جہنڈون کے تلے انکا لشکر آویگا ہر جہنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی **ف** یعنی ایک بریگیڈ تو کل اسی بریگیڈ ہونگے جو مسلمانون سے لڑنے آوینگے اور یہ متفقہ افواج ہونگے نصاری کی کل تعداد انکی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئی **عن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت الملاحم بعث اللہ بعثا من الموالی ہم اکرم العرب فرسا واجودہ سلاحا یؤید اللہ بہم الدین ابوہریرہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بڑی بڑی لڑائیان ہونگی تو اللہ تعالیٰ موالی مین سے اپنے عرب کے سوا دوسرے مسلمانون مین سے جنکو عرب نے آزاد کیا ہے جیسے اہل فارس ترک وغیرہ ایک لشکر اٹھاویگا وہ سارے عرب مین گھوڑے کی سواری بہتر کرتے ہونگے اور ان سے بہتر ہتیار رکھتے ہونگے اللہ تعالیٰ انکے سبب سے دین کی مدد کریگا **ف** ایسا ہی ہوا کہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ مین ہزارہا اور لکھہا مجاہدین اہل فارس اور عراق عجم اور خراسان کے کافرون سے لڑے اور بڑی بڑی فتوحات کین اور انکے بعد بھی اہل فارس اور اہل ہند اور اہل افغانستان اور بخارا نے بڑے بڑے جہاد کافرون پر کیے سلطان صلاح الدین کی لڑائیان تمام نصاری سے اب تک تاریخ مین یادگار ہین اور محاربہ صلیب کا واقعہ ابتک آکھون مین پھر رہا ہے جس مین چالیس لاکھ نصاری اور بیس لاکھ مسلمان مارے گئے اور عجب نہین کہ ذی مخمر کی حدیث مین جس لڑائی کا ذکر ہے وہ محاربہ صلیب ہی ہو کیونکہ اتنی بڑی لڑائی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر ابتک کوئی نہین ہوئی اور بنا اس لڑائی کی صلیب ہی پر ہوئی تھی واللہ اعلم

غرض اس حدیث سے اور کئی حدیثون سے عرب کے سوا دوسری مسلمانون کی بھی فضیلت نکلی ایک حدیث مین ہے کہ اگر دین ثریا پاس ہوتا تو اس تک چند لوگ اہل فارس کے پہونچ جاتے بعضون نے اس حدیث سے امام ابوحنیفہ کو مراد لیا ہے اور عجب نہین ہے کہ امام ابوحنیفہ بھی اس مین داخل ہون کیونکہ وہ بڑے امام اور مجتہد تھے اس امت کے مگر اتنا شبہ ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی اصل کابل سے تھی اور کابل بلاد ہند مین ہے نہ بلاد فارس مین البتہ امام بخاری امام مسلم امام ترمذی ابن ماجہ اور بڑے بڑے امام حدیث کے اس مین داخل ہین کیونکہ اکثر ان مین اہل فارس تھے اور دوسری حدیث مین ہے کہ ابدال موالی مین سے ہونگے

ہین اسی زمانہ مین تو اسہ تعالی نے اہل ہند کو ایک بات مین عرب کے لوگون پر بھی فضیلت دی ہے وہ یہ ہے کہ ہند کے ملک مین ایک بڑی جماعت ہے اہلحدیث کی اور اکثر کتابین حدیث کی ہند مین چھاپی گئین اور چھاپی جاتی ہین اور حدیث کی ترجمہ بھی سب سے پہلے اہل ہند نے شائع کیے ہین باسہ تو ہند کے مسلمانون کو ہدایت کرا ور انکو نیک توفیق دے آمین **عن** نافع بن عتبہ بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلون جزیرۃ العرب فیفتحہا اللہ ثم تقاتلون الروم فیفتحہا ثم تقاتلون الدجال فیفتحہا قال جابر فما یخرج الدجال حتی تفتح الروم نافع بن عتبہ بن ابو وقاص سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑائی کروگے جزیرہ عرب کے رہنے والون سے اسہ اسکو فتح کردیگا (یعنے سارا عرب جزیرہ نما ہندی قبضہ مین آجاویگا عرب کے ملک کو تین طرف سمندر گھیرے ہے ایک طرف خشکی کی راہ ہے اسلیے اسکو جزیرہ نما کہتے ہین) پھر لڑائی کروگے تمسے روم کے اسہ روم کے ملک پر بھی فتح کردے گا پھر دجال سے لڑوگے اسہ تعالی اسپر بھی فتح دیگا (جب حضرت عیسی اتریں گے) جابر نے کہا تو دجال نہین نکلیگا یہانتک کہ روم فتح ہوجاوے گا **عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمۃ الکبری وفتح القسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر معاذ بن جبل سے روایت ہے آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی لڑائی اور قسطنطنیہ کا فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینون باتین سات مہینے کے اندر ہونگی **عن** عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الملحمۃ وفتح المدینۃ ست سنین ویخرج الدجال فی السابعۃ عبد اسہ بن بسر سے روایت ہے آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی لڑای اور مدینہ کی فتح (یعنے قسطنطنیہ کی) بیچمین چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور دجال ساتوین برس مین نکلے گا **ف** یہ مخالف ہے اگلی روایت کے اور شاید غلطی کی راویون نے اگلی روایت مین تو بجای برس کے مہینہ کہا اور اسکا اسناد ضعیف ہے اور اس روایت کا اسناد بھی قوی نہین ہے اس مین بقیہ ہے اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ بڑی لڑائی چھ برس تک قائم رہے اور اگلی روایت مین جو میعاد بیان کی ہے وہ اسکے ختم ہونے سے ہو اور دوسری روایت مین اسکی ابتدا سے میعاد مراد ہو اور انجاح مین ہے کہ دوسری روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اسکو نکالا ترمذی اور ابو داؤد اور احمد اور حاکم نے اور راجح یہی ہے کہ یہ تینون واقعہ سات برس مین ہونگے **عن** کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکون اول مسالح المسلمین ببولاد ثم قال یا علی یا علی یا علی قال بابی وامی قال انکم ستقاتلون بنی الاصفر فیقاتلہم الذین من بعدکم حتی تخرج الیہم رومۃ الاسلام اہل الحجاز الذین لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم فیفتحون القسطنطینیۃ بالتسبیح والتکبیر فیصیبون غنائمہم لم یصیبوا مثلہا حتی یقتسموہا بالاترسۃ یا بی انت

فَيَقُولُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ الْآنَ هِيَ كَذِبَةٌ فَلَا يَخْرُجُ نَادِمٌ وَالتَّارِكُ نَادِمٌ عوف نرنی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ نزدیک سے رومیہ مسلمانون کا بولا مین ہوگا (بولا ایک مقام کا نام ہے) پھر آپنے فرمایا اے علی اے علی اے علی انہون نے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے تصدق ہون آپنے فرمایا تم قریب ہے کہ بنی الاصفر سے لڑوگے (یعنے روم کے نصارے سے انکو اصفر کی اولاد کہا اصفر کہتے ہین زرد کو اسلیے کہ انکے باپ دادی کا رنگ زرد تہا روم بیٹا عیصو کا تہا اور عیصو بیٹا اسحاق کا اسحاق بیٹا ابراہیم کا اس نے حبش کی بادشاہزادی سے نکاح کیا تو زرد رنگ کی اولاد پیدا ہوئی کالا اور سفید رنگ بلغم سے اور نووی نے کہا انکے دادا کا نام اصفر بن روم بن عیصو تہا واللہ اعلم) اور ان سے وہ مسلمان لڑینگے جو تمہارے بعد پیدا ہونگے یہانتک کہ جو لوگ اسلام کی رونق ہونگے وہ بھی انسے لڑنیکے لیے نکلینگے یعنے حجاز کے لوگ جو اسکی سرحد مین کسی برائی کرنے والیکی برائی سے نہین ڈرتے پھر وہ فتح کرینگے قسطنطنیہ کو تسبیح اور تکبیر سے اور اسقدر لوٹ کا مال پاوینگے کہ ویسی لوٹ کبھی نہین پائی ہوگی یہانتک کہ سپر ین بھر بھر کر (روپیہ اشرفی) تقسیم کرینگے اور ایک آنیوالا آوے گا (ان کے ملکون سے) وہ کہیگا مسیح (دجال) تمہارے شہرون مین نکل آیا خبردار رہو یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر مال لینیوالا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا بھی شرمندہ ہوگا **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین اور بنی اصفر مین (نصاری مین) صلح ہوگی پھر وہ صلح توڑ ڈالینگے فریب سے (یعنے دغا کرینگے) اور تم سے لڑنیکے لیے آوینگے اسی جھنڈی لیکر ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی **باب** التُّرْكِ ترک کا بیان **ف** وہ ایک قوم ہے اولاد سے یافث بن نوح کی اور ان مین کئی قبیلے اور کئی قومین ہین جیسے چغتای کرغیز کاسک قزاق قلمق ارناؤط خوجک ازبک سرکش وغیرہ اور انکے ملک اصلی یہ ہین بخارا سمرقند تاشقند کاشغر چینی تاتار اور اب جو بادشاہ ہے روم کا سلطان عبد الحمید خان وغیرہ اسہ للخیر وہ بھی ترک ہے عثمان خان کی اولاد مین سے اسکا جد اعلے عثمان ترک تہا جو اپنے اصلی ملک یعنے ترکستان سے نکلکر ملک شام اور روم کیطرف گیا اور اسکو فتح کیا اور اسی سے بنا ہوئی سلطنت ترکی یعنے دولت عثمانیہ کی اور بنا اس سلطنت کی خلافت عباسی کی گذر جانے کے بعد ہوئی اور اوائل زمانہ مین ترک لوگ اکثر کافر اور مشرک تہے اور انہون نے اسلام کو وہ صدمہ پہونچایا کہ ایسا صدمہ کسی قوم نے نہین پہونچایا آخری خلیفہ مستعصم باللہ کو انہون ہی نے شہید کیا اور بغداد کو انہون ہی نے تباہ و تاراج کیا لاکہون مسلمانون کو مار ڈالا اور لاکہون کتابین مختلف

علوم وفنون کی جلاوین اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ کی پیشین گوئی فرمائی جو ابوبکرہ سے منقول ہے اسکو ابوداؤد نے نکالا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسی لوگون سے جنکی جوتی بالون کے ہونگے (یا انکے بال اتنے لمبے ہونگے کہ جوتون تک لٹکتے ہونگے) اور قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکی آنکھین چھوٹی ہونگی (یعنے ترک سے جیسے بریدہ کی روایت مین تصریح ہے اسکو نکالا ابوداؤد نے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ زُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کی آنکھین چھوٹی ہونگی اور ناکین موٹی ہونگی (اٹھی ہوئی انکے مونہہ سرخ ہونگے یعنی ترک لوگون سے متفق علیہ) انکے مونہہ ایسے ہونگے جیسے سپر بن تہ برتہ (یعنے موٹے اور غلیظ چمڑے) اور قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکی جوتیان بالون کی ہونگی **عن** عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَاِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ عمرو بن تغلب سے روایت ہے مین نے سنا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت کی نشانیون مین سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکی مونہہ چوڑی ہین گویا انکے مونہہ سپرین ہین تہ برتہ اور قیامت کی نشانیون مین سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکے جوتے بالون کی ہونگے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ اَعْیُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ وَكَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَیَتَّخِذُوْنَ الدَّرَقَ وَیَرْبِطُوْنَ خَیْلَهُمْ بِالنَّخْلِ ابوسعید خدری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکی آنکھین چھوٹی ہونگی مونہہ چوڑی ہونگے اون کی آنکھین گویا ٹڈی کی آنکھین ہونگی اور مونہہ انکے گویا سپرین ہین تہ برتہ اور بال کے جوتے پہنینگے اور سپرین انکے پاس ہونگی اور اپنے گھوڑے کھجور کے درختون سے باندہینگے (نووی نے کہا ہمارے زمانہ مین ایسے ہی صفت کے ترکون سے مسلمان لڑے جو اسحدیث مین مذکور ہے بعینہ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا اللہ تعالی مسلمانون کی عاقبت بخیر

کرے اور انکو اپنی حمایت مین کہے **ابواب الزہد** زہد دنیا سے بے رغبتی کے باب **باب الزہد فی الدنیا** دنیا سے بے رغبتی کا بیان **عن ابی ذر** الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الزہادۃ فی الدنیا بتحریم الحلال ولا فی اضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق منک بما فی ید اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا اصبت بہا ارغب منک فیہا لو انہا ابقیت لک قال ہشام قال ابو ادریس الخولانی یقول مثل ہذا الحدیث فی الاحادیث کمثل الابریز فی الذہب ابوذر غفاری سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہین ہے کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیوے **ف** جیسے جاہل صوفی اور درویش کیا کرتے ہین اور اسکو فقیری اور قرب الٰہی کا باعث جانتے ہین ہماری شریعت مین ایسی درویشی سے نہایت لا رہبانیۃ فی الاسلام اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور اپنے نبی سے فرمایا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور فرمایا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور قرب الٰہی اللہ بغیر اتباع شرع محمدی کے ممکن نہین ہے **ف** اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دیوے (سب ٹٹادی یا جلادی یا ڈبو دے) لیکن زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اسکے ہاتھ مین ہو اسے زیادہ بھروسا نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ مین ہے (یعنے ہر حال مین اللہ پر بھروسا ہو اگر اسکے پاس ایک دمڑی بھی نہ ہو تب بھی دل کو اضطراب نہ ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جب تک جیوں گا اللہ تعالیٰ ضرور کہیں سے دیگا) اور دنیا مین جب کوئی مصیبت آوے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اسکے کہ مصیبت نہ آتی دنیا مین اور آخرت کے لیے اوٹھا رکھی جاتی (یعنے دنیا کی مصیبت کفارہ ہے گناہون کا پس عقلمند آدمی کو مصیبت سے خوش ہونا چاہیے کہ خیر دنیا پر بلا ٹل گئی جو فانی اور چند روزہ ہے یہ اللہ کا احسان سمجھے اگر دنیا مین مصیبت نہ آتی اور گناہ قائم رہتے تو آخرت مین اسکے بدلے عذاب ہوتا اور وہ سخت مصیبت ہے) ہشام نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) ابو ادریس خولانی نے کہا یہ حدیث اور حدیثون مین ایسی ہے جیسے کندن سونے مین (یعنے نہایت عمدہ حدیث ہے اگرچہ سب حدیثین عمدہ ہین) **عن ابی خلاد** وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرجل قد اعطی زہدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ ابو خلاد سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کسی آدمی کو دنیا مین رغبت نہین ہے (یعنے مال اور دولت کا طمع نہین رکھتا اور بقدر ضرورت پر قناعت کرتا ہے) اور وہ شخص کم گو بھی ہے (یعنے کثیر الکلام نہین ہے) تو اسکی صحبت مین رہو حکمت اسکے دل پر ڈالی جاویگی **ف** یعنی اسکے دل پر فیوض اور برکات اوترینگے اور دین کی سمجھ اس مین ہوگی اللہ

اور اسکی تعلیم اور تدریس مین برکت ہوگی یہ بہت عمدہ نشانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم اور زاہد کی بیان فرمائی کیونکہ دنیا کا طمع اور بک بک کرنیوالا دونون کسیطرح حکیم نہین ہوسکتے۔ کثرت کلام اگرچہ مباح باتون مین ہو جب بھی خوب نہین ہی اور دل کا نور اس سے جاتا رہتا ہے اور حمق اور سفاہت اور قلت عقل کی دلیل ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوْكَ سہل بن سعد سے روایت ہی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھکو ایسا کوئی کام بتلایئے جسپر مین اسکو کرون تو اللہ تعالی بھی مجھکو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھین آپنے فرمایا دنیا سے نفرت کر اللہ تجھکو دوست رکھیگا اور جو کچھ لوگون کے پاس ہے اس سے نفرت کر (کسی سے دنیا کی خواہش مت کر) لوگ تجھکو دوست رکھینگے **ف** ملکہ سب تیری ملاقات سے خوش ہونگے اور جہان تو نے اپنی کوئی حاجت ان سے بیان کی کہ وہ الگ ہوے اور تیری ملاقات سے کنیانے لگین گے **عَنْ** سُمْرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهٗ فَبَكَا اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ اَيْ خَالِ اَوَجَعٌ يَشْئِزُكَ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ عَلٰى كُلٍّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهٗ قَالَ اِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اُمُوْرًا اَنْتُمْ بِاَمْرِهَا اَقْوَامٌ وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ سمرہ بن سہم سے روایت ہی مین ابو ہاشم بن عتبہ پاس گیا ان کا باپ عتبہ نانا تھا معاویہ کا جو جنگ مین حضرت علی یا حضرت حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا) انکو برچھا لگا تھا معاویہ انکی عیادت کو آئے ابو ہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا ماموں جان تم کیون روتے ہو درد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اسکا عمدہ حصہ تو گذر گیا اور خراب باقی رہا اب اسکا کیا رنج ہے ابو ہاشم نے کہا مین ان دونون مین سے کسی کے لیے نہین روتا لیکن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو رہ گئی کاش مین اسکی پیروی کرتا آپنے مجھسے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پاوے جسمین لوگ مالون کو تقسیم کرینگے تو تجھکو کافی ہے دنیا کے مالون مین سے ایک خادم (عورت ہو یا مرد) اور ایک جانور سواری کے لیے جہاد مین لیکن مینے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا **ف** تو اسپر روتا ہون کہ آپ کی نصیحت پر عمل نہ کرسکا دوسری روایت مین ہی کہ کافی ہے تجھکو دنیا مین سے ایک خادم ایک سواری ایک گھر اس سے زیادہ جمع رکھنا ضرور نہین بلکہ محتاجون کو دیدیوے آپ کماوے دوسرون کو کھلاوے عزیزون سے ناتے والون سے سلوک کرے یتیمون بیوون

کی پرورش کرنی مفید عام کاموں مین صرف کرنی جیسے مدارس بنانے مین مساجد کی تعمیر مین سرائی تعمیر مین کنوے کی تعمیر مین دین کی کتابین طبع کرانے مین اور تقسیم کرنے مین مگر ہزارون لاکھون مین کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہین کرتا اس زمانہ مین یہی غنیمت ہے کہ خیر جمع کرے لیکن شرع کے موافق زکوۃ ادا کرتا رہے یعنی ہر سال چالیسوان حصہ اللہ کی راہ مین دیوے **عن** انس قال اشتکی سلمان فعادہ سعد فرآہ یبکی فقال لہ سعد ما یبکیک یا اخی الیس قد صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس الیس قال سلمان ما ابکی واحدۃ من اثنتین ما ابکی ضنا بالدنیا ولا کراھیۃ للاخرۃ ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد الی عھدا فما اراني الا قد تعدیت قال وما عھد الیک قال عھد الی انہ یکفی احدکم مثل زاد الراکب و لا اراني الا قد تعدیت واما انت یا سعد فاتق اللہ عند حکمک اذا حکمت وعند قسمک اذا قسمت و عند ھمک اذا ھممت قال ثابت فبلغنی انہ ما ترک الا بضعۃ وعشرین درھما من نفقتہ کانت عندہ انس سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جو بڑے زاہدون مین سے تھے اور نہایت جلیل القدر صحابی محب اہل بیت یہانتک کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان ہم مین سے ہے (اہل بیت مین سے) بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص انکی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رو رہے ہین سعد نے کہا تم کیون روتے ہو بھائی کیا تم نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہین اوٹھائی کیا یہ بات تم مین نہین ہے یہ بات نہین ہے سلمان نے کہا مین دو باتون مین ایک بات کیوجہ سے بھی نہین روتا نہ تو دنیا کی حرص کیوجہ سے نہ بخیلی کی راہ سے جیسے بخیل روتے ہین اپنے مال کے لیے (اور نہ اسوجہ سے کہ مین آخرت کو جانا برا جانتا ہون لیکن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور مین دیکھتا ہون اپنی تئین کہ مین نے اس مین فرق کیا (یعنے نصیحت پر پورا عمل نہین کیا) سعد نے کہا کیا نصیحت کی تھی سلمان نے کہا آپنے فرمایا تھا کہ تم مین سے ایک کو دنیا مین سے اسقدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے (جو شخص سواری سے کہین اترے راہ مین تو وہ تھوڑا سا توشہ یا سامان چاہتا ہے) اور مین سمجھتا ہون مینے اس مین زیادتی کی لیکن تو اے سعد جب حکومت کیجیو تو اللہ سے ڈر کر نا اور جب تقسیم کرنا تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کیجیو تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا (جو حدیث کا راوی ہے) انس سے مجھکو خبر پہونچی کہ سلمان نے کچھ نہین چھوڑا مگر بیس پر کچھ درم وہ بھی انکے خرچ مین سے (جو ہر سال معمولی انکو ملا کرتا) انکے پاس باقی رہگئے تھے (اور سلمان کو اتنی ذری سی مال چھوڑنے پر بھی رنج تھا ہای ان لوگون کا کیا حال ہوگا جو ہزارون لاکھون چھوڑ جاتے ہین اور ساری عمر کوڑی کوڑی جوڑتے ہین) **باب** الھم بالدنیا دنیا کی فکر کرنا

کیساہی عن ابان بن عثمان بن عفان عن ابیہ قال خرج زید بن ثابت من عند مروان بنصف النہار
قلت ما بعث الیہ ھذہ الساعۃ الا لشیء سال عنہ فسالتہ فقال سالنا عن اشیاء سمعناھا من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کانت الدنیا ھمتہ
فرق اللہ علیہ امرہ وجعل فقرہ بین عینیہ ولم یاتہ من الدنیا الا ما کتب لہ ومن کانت الاخرۃ
نیتہ جمع اللہ لہ امرہ وجعل غناہ فی قلبہ واتتہ الدنیا وھی راغمۃ ابان بن عثمان کی روایت ہے زید
بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان پاس سے ٹھیک دوپہر کیوقت نکلے میںنے (اپنے دلمیں) کہا اسوقت جو مروان نے زید بن ثابت
کو بلا بھیجا تو ضرور کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا میں نے ان سے پوچھا اونہوں نے کہا مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جنکو
ہمنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو
(رات دن اسیمیں مصروف رہی اور دین کی اصل نہ سمجھے تو اللہ تعالی اسکے کام پریشان کردیگا اور ہر روز ایک نئی
تشویش لاحق ہوگی جس سے جیتے تک چھٹکارا نہ ہوگا) اور اسکی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کردیگا (یعنے ہر ایک
شخص اسکو ذلیل اور محتاج سمجھے گا) اور دنیا اسکو اتنی ہی ملے گی جتنی اسکی تقدیر میں لکھی ہے (فکر اور تشویش
اور سعی اور کوشش سے کچھ نہوگا) اور جسکی نیت اصل آخرت کیطرف ہو (یعنے آخرت کو مقصود اصلی سمجھ کر بڑی فکر
اسکی رکھے اور دنیا اسکے ذیل میں سمجھے) تو اللہ تعالی (خود بخود اپنی قدرت کاملہ سے) اسکے سب کام درست کردیگا
(اور دل غنی کردیگا اسکے پریشان و کو اسکی (جمعی کے لیے اور اسکے دل میں بے پرواہی ڈالدے گا (وہ کسیکا محتاج
نہنے گا کسی سے غرض نہ لیجاویگا) اور دنیا جبکہ مار کر اسکے پاس آویگی (اللہ کے حکم سے اور لوگ حیران ہونگے کہ بغیر
سعی اور کوشش کے اسکو دنیا کیسے ملی ف مترجم کا عمل اسحدیث پر بچپنے سے ہی اور آجتک مترجم کا یہی حال رہا
کہ سوا اپنے گھر بیٹھے رہنے کے یا نوکری کے مقام پر جانیکے نہ کسی کی ملاقات کو جاتا ہے نہ ترقی مال کے لیے کبھی
کسی دنیا دار کی خوشامد کی بلکہ ایسے کام کرتا ہے اور اسقدر بے پروائی کہ دوسرے دنیا دار ملامت کرتے ہیں اور
کہتے ہیں ضرور تمہاری آمد میں خلل واقع ہوگا لیکن اللہ تعالی دلائے جاتا ہے اور دیے جاتا ہے اور تمام دنیا دار
حیران ہیں حسد کرتے ہیں قربان اسکی قدرت کے عن الاسود بن یزید قال قال عبد اللہ سمعت
نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جعل الھموم ھما واحدا ھم المعاد کفاہ اللہ ھم دنیاہ ومن تشعبت
بہ الھموم احوال الدنیا لم یبال اللہ فی ای اودیتہ ھلک اسود بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ نے سنا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر کریگا یعنے آخرت

کی فکر تو اسہ تعالی اسکی دنیا کی فکرین اپنے ذمے لیگا (یعنے اسکی دنیا کی مقصد پوری کردیگا) اور جو شخص طرح طرح کی دنیا کی فکرون مین لگا رہیگا اور آخرت کو بھولجاوے) تو اسہ تعالی پرواہ نہ کریگا وہ کسی وادی مین ہلاک ہو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَا بْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ ابو ہریرہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہی ابو خالد نے کہا مین یہی سمجھتا ہون کہ ابو ہریرہ نے اسکو مرفوعاً روایت کیا (یعنے آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم کا فرمودہ) کہ اسہ سبحانہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میرے عبادت کر مین تیرا دل بھر دون گا تونگری سے اور تیری مفلسی دور کردون گا اور اگر تو ایسا نہین کرے گا تو مین تیرا دل شغلون سے بھر دون گا اور تیری مفلسی دور نہین کرونگا **باب** مَثَلِ الدُّنْيَا دنیا کی مثال **عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ** أَخِي بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ مستورد سے روایت ہے جو بنی فہر مین سے تھے وہ کہتے تھے مینے سنا رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ مین ایسی ہے جیسے تم مین سے کوئی اپنی انگلی سمندر مین ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی اسکی انگلی مین لگ آتا ہے (تھوڑا پانی انگلی مین رہجاوے اسکو جو نسبت سمندر سے ہے وہی دنیا کو آخرت سے ہی یہ مثال ہے سمجھانے کی لیے ہے ورنہ آخرت کے سامنے دنیا اس سے بھی کم ہے) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَنَفْرُشُ لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا عبد اسہ بن مسعود سے روایت ہی آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم ایک بوریے پر لیٹے آپ کے بدن مین اسکا نشان پڑگیا مینے عرض کیا یا رسول اسہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کاش آپ ہمکو حکم دیتے تو ہم آپکے واسطے بچھونا کردیتے اور آپ کو تکلیف نہ ہوتی (یعنے بدن مین بوریے کا نشان پڑنے سے محفوظ رہتے) آپنے فرمایا مین تو دنیا مین ایسا ہون جیسے ایک سوار ایک درخت کے تلے سایہ کے لیے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر مین وہان سے چلدیوے (تو وہ درخت کے تلے زیادہ سامان کرنا نہین چاہتا کیونکہ چلد اسکو چھوڑنا ہے) **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا فَقَالَ أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى صَاحِبِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةَ أَبَدًا سہل بن سعد سے روایت ہی ہم آن حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی ذوالحلیفہ میں آپنے دیکھا تو ایک بکری (مردہ) اپنا پاؤں ادھاری پڑی تھی آپنے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے قسم خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اسکے مالک کے نزدیک اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے مانند برابر بھی مرتبہ رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس میں سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو نہ پینے دیتا بلکہ اپنے مومن بندوں ہی کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتا لیکن چونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک پشہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے اسلیے کافروں اور مومنوں اور سب بندوں کو وہ عام کردی مگر آخرت مومنوں ہی کے لیے رکھی گئی ہے) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنِّیْ لَفِی الرَّکْبِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتٰی عَلٰی سَخْلَۃٍ مَنْبُوْذَۃٍ قَالَ فَقَالَ اَتَرَوْنَ ھٰذِہٖ ھَانَتْ عَلٰی اَھْلِھَا قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ ھَوَانِھَا اَلْقَوْھَا اَوْ کَمَا قَالَ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہٖ عَلٰی اَھْلِھَا مستورد بن شداد کی روایت ہے میں چند سواروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپنے میں آپ ایک بکری کے (مردہ) بچہ پر گذرے جو راہ میں پھینک دیا گیا تھا آپنے فرمایا دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ ذلیل ہے اسکے مالک کے نزدیک لوگوں نے عرض کیا ذلیل ہے جب تو اسکو پھینک دیا ہے آپنے فرمایا قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے نزدیک عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے دنیا ملعون ہے (یعنے اوس پر لعنت ہے اللہ کی) اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد اور جسکو اللہ پسند کرتا ہے (جیسے نماز روزہ عبادت وغیرہ یا وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہیں) اور عالم اور علم سیکھنے والا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مسلمان کا (کتنی ہی راحت ہو مگر جب آخرت کا خیال آتا ہے دل کو بے چینی اور پریشانی ہو جاتی ہے) اور جنت ہے کافر کی (جسکو آخرت سے سروکار نہیں دنیا ہی کی زندگی صرف زندگی جانتا ہے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم میں سے کوئی عضو تھاما (مونڈھے جیسے دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا اے عبداللہ دنیا میں اسطرح رہ جیسے مسافر رہتا ہے (پردیس میں) یا جیسے راہ چلتا رہتا

ہے (سفر مین کہین اترتا ہے) اور اپنے تئین قبر والون مین سے شمار کرے (کیونکہ موت کا وقت معلوم نہین اور ضرور وہ آویگی پس یہی بہتر ہے کہ پہلے ہی سے اپنے کو مردون مین شمار کرے اور کسی بندہ خدا کو ایذا نہ دیوے نہ ظلم کرے ع خاک شو پیش از انکہ خاک شوی **باب** مَنْ لَا یُؤْبَہٗ لَہٗ جسکی لوگ پرواہ نہ کرین گے (اسکی مفلسی اور ذلت کی وجہ سے) **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ عَنْ مُلُوْکِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ رَجُلٌ ضَعِیْفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُوْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہٗ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ معاذ بن جبل سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تجھسے بیان نہ کرون جنت کا بادشاہ کون ہے مینے عرض کیا جی ہان بیان فرمایے آپنے فرمایا جو شخص کم زور ناتوان ہو لوگ اسکو کم قوت سمجھین (اس سے شرکا ڈر نہ ہو) اور دو پرانے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھاوے اللہ کے بھروسے پر تو اللہ تعالی اسکو سچا کرے گا **عن** حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ حارثہ بن وہب سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تجھکو نہ بتلاون جنت کے لوگ کون ہین ہر ایک ضعیف ناتوان جسکو لوگ کم زور جانین (اور سر زادتی کرین اس خیال سے کہ وہ بدلا نہین لے سکتا) کیا مین تم کو نہ بتلاون دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج بہت روپیہ جوڑ نیوالا (یا موٹا مغرور) بخوت والا **عن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِیْ مُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنْ صَلٰوۃٍ غَامِضٍ فِی النَّاسِ لَا یُؤْبَہٗ لَہٗ کَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا وَصَبَرَ عَلَیْہِ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ وَقَلَّ تُرَاثُہٗ وَقَلَّتْ بَوَاکِیْہِ ابو امامہ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا سب سے زیادہ جسپر لوگون کو رشک کرنا چاہیے میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا ہو (یعنے دنیا کے بہت جھگڑے لین دین مال متاع اور کے بال نہ رکھتا ہو) اور نماز مین اسکو راحت ملتی ہو (یعنے اسکو عبادت مین مزہ حاصل ہوتا ہو اور نماز مین دل لگتا ہو) پوشیدہ ہو لوگون مین (لوگ اسکو عابد زاہد نہ جانتے ہون بلکہ ایک معمولی آدمی سمجھتے ہون لوگون کے سامنے صرف فرض پڑھ لیتا ہو لیکن مخفی اللہ کی عبادت کرتا ہو) اور اسکی پرواہ نہ کرتے ہون لوگ (اسکو حقیر جانکر کوی تعظیم اور تکریم اور خاطر داری نہ کرتا ہو) اسکو گذر کے موافق روزی ملتی ہو (یعنے بقدر کفاف اور ضرورت) اور اسپر صابر ہو (زیادہ کی تلاش مین سرگرداں نہ ہو) اسکی موت جلدی آجاوے اور اسکا ترکہ کم ہو (بوجہ کمی مال کے) اور اسکے رونیوالے کم ہون۔ **ف** کیونکہ عیال و اطفال عزیز و اقربا اسکے کم تھے۔ اہل تصوف نے کہا ہے کہ یہ سب صفات جناب ابوبکر صدیق مین بوجہ کامل موجود تھی اور وہ پیشوا تھے طریقہ ملامتیہ کے اور ملامتیہ وہ طریق ہے جو لوگون کی نظر مین زیادہ اعمال خیر نہین کرتے بلکہ صرف فرائض ادا کر لیتے ہین اور بعضی باتین ایسی کرتے ہین تاکہ عوام کی نظر مین وہ خلاف شرع معلوم ہون لیکن

درحقیقت خلاف شرع نہون کیونکہ اللہ کے اچھے بندے درحقیقت شرع کے خلاف کبھی نہین کرتے اور ظاہر مین یہ لوگ ایسے کام اسوجہ سے کرتے ہین کہ کوئی انکو عابد زاہد نہ سمجھے بلکہ گنہ گار اور شہدہ خیال کرے اور سوا اپنے مالک کے اور کسی کو اپنا واقعی حال معلوم نہ ہو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے عوارف مین لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ مین جو بعضے فقیر علانیہ محرمات کا ارتکاب کرتے ہین جیسے ڈاڑھی منڈانا مسکرات کا استعمال کرنا شرعی احکام کی توہین کرنا اور اپنے کو قلندر یہ یا ملامتیہ کہتے ہین یہ ہرگز فقیر نہین ہین بلکہ ملحد اور بیدین ہین اور ایسے لوگون کی صحبت مین رہنا ہرگز روا نہین ہے **عن** عبد اللہ بن ابی امامۃ الحارثی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البذاذۃ من الایمان قال البذاذۃ القشافۃ یعنی التقشف ابو امامہ حارثی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بذاذت (یعنے سادگی اور زیب اور زینت کا ترک کرنا مثلاً کرتے کا تکمہ کھلا ہوا رکھنا پیوند کا کپڑا پہن لینا پرانا پھٹا کپڑا پہن لینا بوریا پر بیٹھ جانا اور سور ہنا) ایمان مین داخل ہے (اور بہت تکلف اور تزین اور آرایش و بنداری کے مناسب نہین ہے) **عن** اسماء بنت یزید انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رؤا ذکر اللہ عز وجل اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہون نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کیا مین تم سے بیان نہ کرون ان لوگون کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہین لوگون نے عرض کیا کیون نہین بیان فرمائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین کہ انکو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آوے **ف** یہ بہت عمدہ پہچان ہے سالک اور مقرب الی اللہ کی حضرات نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شخص کی ملاقات اور زیارت سے قلب پر اثر نہ ہو اور اللہ کیطرف شوق نہ پیدا ہو تو اسکے وعظ اور صحبت مین بھی کوئی فائدہ نہوگا **باب** فضل الفقر فقیری کی فضیلت **عن** سہل بن سعد الساعدی قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون فی ہذا الرجل قالوا ارائک فی ہذا ان تقول ہذا من اشرف الناس ہذا احری ان خطب ان یخطب وان شفع ان یشفع وان قال ان یسمع لقولہ فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل اخر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون فی ہذا قالوا نقول واللہ یا رسول اللہ ہذا من فقراء المسلمین ہذا احری ان خطب لم ینکح وان شفع لا یشفع وان قال لا یسمع لقولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہذا خیر من ملا الارض مثل ہذا سہل بن سعد سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا آپ نے فرمایا تم اس شخص کے باب مین کیا کہتے ہو

اونہون نے عرض کیا جو آپ کی رائی ہو وہی ہم بھی کہتے ہین ہم تو سمجھتے ہین کہ یہ شخص اشراف لوگون مین سے ہے اگر یہ کہین نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اسکو قبول کرین گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اسکی سفارش کو مان لین گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اسکو توجہ سے سنین گے یہ سنکر آپ خاموش ہو رہے پھر ایک دوسرا شخص گذرا آپنے فرمایا اسکے باب مین تم کیا کہتے ہو اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی یہ تو مسلمانون کے فقرا مین سے ہے یہ بیچارہ اگر کہین نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اسکو قبول نہ کرینگے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش نہ سنین گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اسکی بات نہ سنین گے (توجہ سے) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص بہتر ہے پہلے شخص کیطرح کے زمین بھر کر لوگون سے ف پہلا شخص اسیر تھا اور مالدار آپنے فرمایا یہ فقیر اور نادار زمین بھر کر مالدار لوگون سے اللہ کے نزدیک بہتر ہے ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ عمران بن حصین سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی دوست رکھتا ہے محتاج مومن کو جو عیالدار ہو کر سوال سے باز رہتا ہے (اور فقر و فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگون مین ہوتے ہین نہ بھیک مانگنے والون مین عیالداری کے ساتھہ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر بھی فضیلت کیا کم ہے) **باب** مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ فقیرون کا مرتبہ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین جو فقیر ہین وہ مالدارون سے آدھے دن پہلے جنت مین جاوین گے اور آدھا دن پانسو برس کا ہوگا (کیونکہ ایک دن آخرت کا اللہ تعالے کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِمِقْدَارِ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ابوسعید خدری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر مالدارون سے پانسو برس پہلے جنت مین جاوین گے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَغْنِيَاءَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اَلَا اُبَشِّرُكُمْ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ تَلَا مُوْسٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مہاجرین مین جو لوگ فقیر تھے اونہون نے شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی کہ اللہ تعالے نے جو مالدار مہاجرین

کرانکے اور فضیلت دی آپنے فرمایا ای فقرا کی گروہ مین تمکو خوشخبری دیتا ہون کہ فقرا مومنین مالدارون سے آدہے دن
یعنے پانسو برس پہلے جنت مین جاوینگے سری بن عبیدہ نے (جو اس حدیث کا راوی ہی) یہہ آیت پڑہی وان یوما عند ربک
کالف سنۃ مما تعدون **باب** مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ فقیرون کے ساتھہ بیٹہنے کی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض
قَالَ كَانَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ اَبَا الْمَسَاكِيْنِ ابوہریرہ رضی اسعنہ سے روایت ہی حضرت جعفر بن ابیطالب (جو حضرت علی رض
مرتضی کے بہائی تہے) فقیرون سے محبت کرتے تہے اور ان کے پاس بیٹہا کرتے ان سے باتین کرتے اور آن حضرت صلی
اسعلیہ وسلم نے جعفر کی یہ کنیت رکہی تہی ابوالمساکین یعنے مسکینون کے باپ (چونکہ اکثر مسکینون کی صحبت مین
رہتے) **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ابوسعید خدری سے روایت
ہے اونہون نے کہا مسکینون سے محبت رکہو اسلیے کہ مین نے سنا جناب رسول اسصلی اسعلیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اپنی
دعا مین یا اسمجہکو جلا مسکین اور مار مسکین اور میرا حشر کر مسکینون مین **ف** نہ مالدار متکبرون اور مغرورون
مین اسمغفرت کرے علامہ ابوالطیب نور اسمرقدہ کی حسب بہوپال مین انتقال فرمایا تو موت کے قریب یہ وصیت
کی اونکو مساکین اور فقرا کی تکیہ مین گاڑین حالانکہ نواب تہے بہت بڑے رئیس و دولتمند مگر یہہ چاہا کہ حشر مساکین
کی جماعت مین ہو آفرین ایسے مالدارون پر جو فقرا سے اتنی الفت رکہین اور اب تو یہ حال ہے کہ ذرا سا عہدہ
مل گیا تو قدم زمین پر نہین رکہتے اپنے سابق کے سب دوستون اور رفیقون کو بہول جاتے ہین خدا ایسے چیچورون
پر لعنت کرے **عن** خَبَّابٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ اِلٰى قَوْلِهٖ
تَعَالٰى فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ قَالَ جَآءَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فَوَجَدُوْا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ صُهَيْبٍ وَبِلَالٍ وَعَمَّارٍ وَخَبَّابٍ قَاعِدًا فِيْ نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَآءِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا رَاَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّرُوْهُمْ فَاَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهٖ وَقَالُوْا اِنَّا نُرِيْدُ
اَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا فَاِنَّ وُفُوْدَ الْعَرَبِ تَاْتِيْكَ فَنَسْتَحْيِيْ اَنْ تَرَانَا
الْعَرَبُ مَعَ هٰذِهِ الْاَعْبُدِ فَاِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَاقْعُدْهُمْ عَنْكَ فَاِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا فَاقْعُدْ مَعَهُمْ اِنْ شِئْتَ
قَالَ نَعَمْ قَالُوْا فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا قَالَ فَدَعَا بِصَحِيْفَةٍ وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ وَنَحْنُ قُعُوْدٌ فِيْ
نَاحِيَةٍ فَاَخَذَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُ

وجهه ما عليك من حسابهم من شيء وما من حسابك عليهم من شيء فتطردهم فتكون من الظالمين
ثم ذكر الاقرع بن حابس وعيينة فقال وكذلك فتنا بعضهم ببعض ليقولوا اهؤلاء من الله عليهم من
بيننا اليس الله باعلم بالشاكرين ثم قال واذا جاءك الذين يؤمنون بآياتنا فقل سلام عليكم كتب
ربكم على نفسه الرحمة قال فدنونا منه حتى وضعنا ركبنا على ركبته وكان رسول الله صلى الله عليه و
سلم يجلس معنا فاذا اراد ان يقوم قام وتركنا فانزل الله واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة
والعشي يريدون وجهه ولا تعد عيناك عنهم ولا تجالس الاشراف ولا تطع من اغفلنا قلبه عن
ذكرنا يعني عيينة والاقرع واتبع هواه وكان امره فرطا قال هلاكا قال امر عيينة والاقرع ثم ضرب
لهم مثل الرجلين ومثل الحياة الدنيا قال خباب فكنا نقعد مع النبي صلى الله عليه وسلم فاذا
بلغنا الساعة التي يقوم فيها قمنا وتركناه حتى يقوم خباب سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں ولا تطرد الذین یدعون
ربہم بالغداۃ والعشی فتکون من الظالمین تک یعنے مت نکال ان لوگوں کو جو صبح شام اسکی یاد کرتے ہیں اپنے پاس
سے انہوں نے کہا کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آئے (یہ لوگ اپنی قوم کے رئیس اور مالدار تھے)
دیکھا تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صہیب اور بلال اور عمار اور خباب کے پاس بیٹھے ہیں اور چند غریب مومنین کے ساتھ
جب اقرع اور عیینہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ان لوگوں کو دیکھا تو ان کو حقیر جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آکر آپ سے خلوت کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے ایک مقام اور وقت مقرر کر دیجیے
آنے کا جسکی وجہ سے عرب لوگوں کو ہماری بزرگی معلوم ہووے کیونکہ آپکے پاس عرب کی قوموں کے قاصد آتے
ہیں اور ہمکو شرم معلوم ہوتی ہے کہ وہ لوگ ہمکو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں (حضرت بلال علیہ السلام تو
غلام ہی تھے لیکن حضرت صدیق نے انکو آزاد کر کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دیا تھا اور صہیب اور
خباب اور عمار غریب اور مسکین تھے اسلیے انکو بھی غلام کہا یہ لوگ غلام کیا تھے ساری دنیا کے بادشاہ انکے غلام
ہیں) تو جب ہم آپکے پاس آویں آپ انکو اپنے پاس سے اوٹھا دیا کیجیے پھر جب ہم فارغ ہو کر چلے جاویں تو آپ کا
اگر جی چاہے انکے ساتھ بیٹھیے آپنے فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے (کیونکہ اس میں کوئی قباحت آپ کو معلوم نہیں ہوئی
بلکہ آپ کو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ دنیا کے رئیس ہیں اگر یہ مسلمان ہو جاویں گے تو اور بہت لوگ ان کے سبب سے مسلمان
ہونگے اور اسلام کو قوت ہوگی اگرچہ یہ غریب لوگ اسکو سنکر ذرا رنجیدہ ہونگے مگر دوسرے وقتوں میں انکی صحبت
ہو سکتی ہے) انہوں نے کہا آپ ایک تحریر اس مضمون کی لکھدیجیے آپ نے کاغذ منگوایا اور خباب علی رضی

کو بلایا مکنے کر لیے۔ خباب کہتے ہین کہ ہم لوگ (یعنے عمار اور صہیب وغیرہ غربا اور مساکین ایک کونے مین (خاموش) بیٹھے تھے کہ جو رضی اللہ اور اُسکے رسول کی) اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور یہ آیت لائے ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ اخیر تک یعنے مت ہانک اپنے پاس سے ان لوگون کو جو اللہ کی یاد کرنے ہین صبح اور شام رشل بلال اور عمار اور صہیب اور خباب کے رضی اللہ عنہم گو غریب مسکین تھے مگر اللہ جل جلالہ کے نزدیک عزت مین ساری دنیا کے مالدارون سے زیادہ تھے تمام دنیا کے مالدار اور رئیس انکے مقابلہ مین چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہین) وہ اللہ کی خوشنودی کے طالب ہین تیرے اوپر اُنکا حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا حساب اُنپر کچھ نہوگا اگر تو انکو ہانک دیوے تو ظالمون مین سے ہوجاوے گا پھر اللہ تعالی نے اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا تو فرمایا وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اہؤلاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین پھر فرمایا واذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ خباب نے کہا جب یہ آیتین اُتریں تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہوگئے یہانتک کہ ہمنے اپنا گھٹنا آپکے گھٹنے پر رکھدیا (یعنے ملادیا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہوگیا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اوٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہوجاتے اور ہمکو چھوڑ دیتے (ہمارے اُٹھنے کا انتظار نہ کرتے (اللہ تعالی کو یہ بھی ناگوار ہوا اور ان غریب مسکین بزرگوارون کی زیادہ خاطر ہوئی) تو یہ آیت اُتاری واصبر نفسک مع الذین اخیر تک یعنے روکرہ اپنے تئین ان لوگون کے ساتھ جو اپنے ربّ کی یاد کرتے ہین صبح اور شام اور اسیکی رضامندی چاہتے ہین اور اپنی آنکھین ان کیطرف سے مت پھیر اور امیر مالدارون کی ساتھ مت بیٹھ اور یہ آیت اتری ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا یعنے مت کہا مان اُنلوگون کا جنکے دل ہمنے غافل کردیے اپنی یاد سے اس سے مراد عیینہ اور اقرع ہین واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا قال ہلاکا قال اقرع عیینہ والاقرع اور پیروی کی اونہون نے اپنی خواہش کی اور اُنکے کام تباہ ہوگئے افراط تفریط کیوجہ سے اس سے بھی مراد وہی عیینہ اور اقرع ہین پھر آگے اللہ تعالی نے انکی مثال فرمائی واضرب لہم مثل الرجلین الآیہ مثل الحیوۃ الدنیا غرض بہت سی آیتین ان دونو دنیاداروں کی مذمت مین اتارین) خباب نے کہا پھر تو یہ حال ہوگیا کہ ہم برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپکے اوٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اُٹھ جاتے اور آپ کو چھوڑ دیتے اوٹھنے کے لیے اور آپ ہمکو چھوڑ کر نہ اُٹھتے ا ف اللہ اللہ خاطر داری ان غریب مسکینون کی جسکو چاہے وہی سہاگن مال و دولت سے کیا ہوتا ہے عن سعد قال نزلت ہذہ الآیۃ فینا ستۃ فی ابن مسعود وصہیب وعمار والمقداد وبلال قال قالت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما لا نرضی ان نکون اتباعا لہم فاطردہم عنک قال فدخل قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک

مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْخُلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ الْآيَةَ سعد سے روایت ہے یہ آیت ہم چھ آدمیوں میں اتری میں اور ابن مسعود اور صہیب اور عمار اور مقداد اور بلال میں قریش کے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے ان کو آپ اپنے پاس سے ہٹا دیجیے اس بات کو سنکر آپ کے دل میں آیا جو اللہ کو منظور تھا پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی اخیر تک اسکا ترجمہ اوپر گذر چکا **بَابُ** فِي الْمُكْثِرِيْنَ جو بہت مالدار ہیں انکا بیان۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْمُكْثِرِيْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا أَرْبَعٌ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ قُدَّامِهِ وَمِنْ وَرَائِهِ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے بہت مال والوں کی کیونکہ اکثر ایسے مالدار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں مگر جو کوئی مال کو اسطرف اٹھاوے اور اسطرف اور اسطرف آپنے چاروں طرف اشارہ کیا داہنے اور بائیں اور سامنے اور پیچھے یعنے مال کو جمع کرکے نرکھے بلکہ ہر طرف سے مستحقوں کو دیوے اور ساری مال کو مساکین اور فقراء میں تقسیم کرے

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَكْثَرُوْنَ هُمُ الْأَسْفَلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا هٰكَذَا هٰكَذَا وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ بہت مالدار ہیں انہی کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال کو اسطرف اور اسطرف سے اوٹھاوے اور حلال طریقے سے کماوے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَكْثَرُوْنَ هُمُ الْأَسْفَلُوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا ابوہریرہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا عِنْدِيْ ذَهَبًا فَتَأْتِيَ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ فِيْ قَضَاءِ دَيْنٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور تیسرا دن گذرنے کے بعد اس میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں قرض کے ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں وہ خیر **فَ** باقی سب فقراء اور مساکین کو خیرات کردوں مال کا جوڑ رکھنا آپ کو نہایت ناپسند تھا۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن آپ عصر پڑھتے ہی لوگوں کی گردنوں پر سے پھاندتے ہوئے اپنی کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے جب اسکا سبب پوچھا تو آپنے فرمایا کچھ مال میرے پاس رہ گیا تھا بھول کر وہ یاد آیا میں نے جلدی کی اسکے تقسیم کردینے کو لیے اسقدر سخاوت بھی ایک عمدہ دلیل ہے آپکی نبوت کی غیبی میں ہرگز ایسے عمدہ اخلاق سب جمع نہیں ہو سکتے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم اللھم من امن بی وصدقنی وعلم ان ما جئت بہ ھو الحق من عندک فاکثر مالہ وولدہ
وحبب الیہ لقائک وعجل لہ القضاء ومن لم یؤمن بی ولم یصدقنی ولم یعلم ان ما جئت بہ ھو الحق
من عندک فاکثر مالہ وولدہ واطل عمرہ عمرو بن غیلان الثقفی روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ
جو کوئی میرے اوپر ایمان لاوے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا ہوں (یعنے قرآن) اسکو حق جانے تیرے پاس سے
تو اسکے مال اور اولاد کو کم کر اور اپنی ملاقات اسکو پسند کردے (یعنے موت) اور اسکی قضا (موت) جلدی کر اور
جو کوئی میرے اوپر ایمان نہ لاوے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ جو میں لیکر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے
پاس سے تو اسکا مال بہت کر اور اسکی اولاد بہت کر اور اسکی عمر لمبی کر ف تاکہ اور زیادہ گناہ کرے اور عذاب کا
مستحق ہو یا اسلیے کہ آخرت میں تو اسکے لیے حصہ نہیں ہے بس چند روز دنیا ہی میں عیش کرلے یہ حدیث بظاہر خلاف
ہے اس حدیث کے جس میں آپنے یہ فرمایا طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور تطبیق ان دونو حدیثوں میں یہ ہے کہ یہ حدیث کافرین اور دشمنان
اللہ کے باب میں ہے جو عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ہر دم معشوق کے وصال کے طالب ہیں انکے لیے تقصیر عمر بہتر ہے
تاکہ اپنے محبوب سے جلد ملجاویں اور وہ حدیث ان لوگوں کے باب میں ہے جو عوام میں سے ہیں لیکن عبادت اور اعمال
خیر میں مصروف رہتے ہیں انکے لیے طول عمر بہتر ہے تاکہ اور زیادہ نیکیاں کریں اور دوسرے بھائیوں کی حدیث اوپر
گذری جس میں آپنے فرمایا اسکے لیے جو بعد مرا کہ اسکی نماز اور روزہ اور دوسرے اعمال کہاں گئے اور اندونوں
میں اتنا تفاوت ہے جیسے آسمان اور زمین میں ہے عن نقادۃ الاسدی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی رجل لیسمنحہ ناقۃ فردتہ ثم بعثنی الی رجل اخر فارسل الیہ بناقۃ فلما ابصرھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک فیھا وفیمن بعث بھا قال نقادۃ فقلت لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وفیمن جاء بھا قال وفیمن جاء بھا ثم امر بھا فحلبت فدرت فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اللھم اکثر مال فلان المانع الاول واجعل رزق فلان یوما بیوم للذی بعث
بالناقۃ نقادہ اسدی سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک شخص کے پاس بھیجا ایک اونٹنی
مانگنے کو (دودھ اور سواری کے لیے) لیکن اس شخص نے نہ دی پھر آپنے مجھ کو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس
نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تو فرمایا یا اللہ برکت دے اس میں اور برکت دے اسکو
جس نے یہ بھیجی نقادہ نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ برکت دے اسکو بھی جو اسکو لیکر آیا آپنے فرمایا اسکو
بھی برکت دے جو اسکو لیکر آیا پھر آپنے حکم کیا اسکا دودھ دوہنے کا دودھ دوہا گیا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا یا اسہ فلان شخص کا مال بہت کردی (جس نے اونٹنی نہین بھیجی تھی) اور فلان شخص کو روزانہ رزق (روزی) دی (یعنے کل یوم جدید رزق جدید اسکے پاس مال جمع نہ ہو) یعنے جس نے اونٹنی بھیجی تھی معلوم ہوا کہ مال بہت ہونا عمدہ نہین ہے بلکہ آفت ہے کہین خدا سے غفلت نہ جاوی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدراہم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط لم یف ابو ہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شال کا اگر اسکو یہ چیزین دیجاوین تب تو وہ راضی ہے اور جو نہ دیجاوین تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے (بلکہ دغا کرے اور امام سے بغاوت اختیار کرے) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرہم وعبد الخمیصۃ تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش ابو ہریرہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بندہ درم (روپیہ) کا اور بندہ شال کا ہلاک ہوا اور دوزخ مین اوندہا گر اخدا کرے جب اسکو کانٹا لگے تو کبھی نہ نکلے (یہ بددعا ہے بندہ زر پر) **باب** القناعۃ قناعت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا تونگری بہت اسباب کہنے سے نہین ہوتی بلکہ تونگری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اسہ دیوے اسپر قناعت کرے) **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال قد افلح من ہدی الی الاسلام ورزق الکفاف وقنع بہ عبد اسہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نجات پائی اس نے جسکو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دیا گیا اور اسپر قناعت کی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا ابو ہریرہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اسہ محمد کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے یا بقدر سد رمق (زیادہ مالدار مت کر کہ خدا سے غافل ہوجاوین یہ دعا آپ کی قبول ہوئی ہمیشہ سادات کرام تکلیف ہی مین رہے اور تنگی اور عسرت اور قرضداری مین بسر کی) **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غنی ولا فقیر الا ود یوم القیمۃ انہ اوتی من الدنیا قوتا انس رضی اسہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مالدار یا محتاج ایسا نہین ہے جو قیامت مین یہ آرزو نہ کرے کہ اسہ تعالے اسکو دنیا مین حاجت کے موافق روزی دیتا (بہت مالدار

نہ کرنا کیونکہ فقرا کے مراتب عالیہ کو دیکھینگے) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا عبید اللہ بن محصن سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے جسم کے تندرستی کے ساتھ اپنے مکان میں امن کے ساتھ صبح کرے اور اسکے پاس اس دن کا کھانا بھی ہو تو گویا ساری دنیا اس کے لیے اکٹھا کی گئی (کیونکہ صحت بڑی نعمت ہے اس پر امن ہو اور کھانا بھی ہو پھر کیا غم ہے) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ ابوہریرہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں اپنے سے کم والیکو دیکھو (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو) اور اپنے سے زیادہ والے کو مت دیکھو اسکی طرف خیال مت کرو) ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانوگے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَقُلُوْبِكُمْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھیگا **باب** مَعِيْشَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نُوْقِدُ فِيْهِ بِنَارٍ بِمَا هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ اُتِيَ بِاُنَيْرٍ قَالَ نَلَبِثُ شَهْرًا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم آل محمد (یہاں آل محمد سے گھر والے مراد ہیں جس میں بی بیاں بھی داخل ہیں) ایک ایک مہینہ اسطرح سے گذارتے کہ گھر میں انگارہ سلگائی جاتی (کیونکہ کھانا پکانے کے لیے نہ ہوتا) اور ہمارا کھانا یہی ہوتا کھجور اور پانی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يَاْتِيْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ مَا يُرٰى فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِهٖ الدُّخَانُ قُلْتُ فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ جِيْرَانُ صِدْقٍ وَكَانَتْ لَهُمْ رَبَائِبُ فَكَانُوْا يَبْعَثُوْنَ اِلَيْنَا اَلْبَانَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانُوْا تِسْعَةَ اَبْيَاتٍ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گذر جاتا اور کسی گھر سے آپکے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا ابو سلمہ نے کہا پھر کیا کھاتے تھے انہوں نے کہا کھجور اور پانی البتہ ہمارے ہمسائے تھے چند انصار کے لوگ بلا شک وہ عمدہ ہمسائے تھے ان کے گھروں میں مکریاں پلی ہوئی تھیں تو وہ آپکے پاس دودھ بھیجا کرتے۔ محمد بن

عمرو نے کہا (جو راوی ہی حدیث کا ابو سلمہ سے) آنحضرتؐ کے نو گھر تھے ف نو بی بیون کے سب کے یہی حال تھا کہ ایک ایک مہینے تک چولہا ٹھنڈا رہتا کھجور پانی پر گذارا کرتے کبھی ہمسایوں دودھ بھیجتے تو آپ دودھ پی لیتے اللہ اللہ جو بادشاہ ہو تمام دنیا کا اور ساری زمانہ کی دنیا دار بادشاہ اور رئیس اسکے غلام کے غلام ہون وہ اسطرح سے گذارا کرے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِي فِي الْيَوْمِ مِنَ الْجُوعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ نعمان بن بشیر کی روایت ہی مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بھوک ہی کروٹین بدلتے پیٹ کو اولٹتے اور خراب کھجور بھی آپ کو نہ ملتی کہ اسی ہی پیٹ بھر لیوین (حالانکہ ساری دنیا آپ ہی کی تھی اگر چاہتے) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِرَارًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ وَلَا صَاعُ تَمْرٍ وَإِنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ انس بن مالک کی روایت ہی مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے آل محمد کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہین ہے حالانکہ ان دنون مین آپ کی نو بی بیان تھین اور باوصف کثرت متعلقین کے یہ بی سائلی سبحان اللہ توکل ہو تو ایسا ہو جیسا سید المتوکلین کرتے تھے یہ اُس روایت کی خلاف نہین ہے کہ آپ اپنی بی بیون کے لیے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے کیونکہ یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا یا آپ رکھ لیتے ہون پھر لوگون کو کھلا دیتے ہون اور یہ حال ہو جاتا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْبَحَ فِي اٰلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ أَوْ مَا أَصْبَحَ فِي اٰلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ عبداللہ بن مسعود کی روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد پاس صبح کو وقت کچھ نہین ہی سوا ایک مد اناج کے (مد ایک رطل سے کچھ زیادہ ہوتا ہے سو ارطل آدہ سیر ہمارے ملک کے وزن سے) **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ أَوْ لَا يُقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ سلیمان بن صرد کی روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پھر ہم تین رات تک ٹھیرے رہے اور ہمکو اناج نہ ملا (کہ اپکو کھلاتے) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سَخِنٍ فَأَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سَخِنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپنے اسکو کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ کا شکر ہے اتنے دنون سے میرے پیٹ مین گرم کھانا نہین گیا (بلکہ کھجور وغیرہ پر بسر فرماتے رہی) **بَابُ** ضِجَاعِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا بچھونا سونے کا کیسا تھا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضِجَاعُ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْمًا حَشْوُہٗ لِیْفٌ ام المومنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا (لیٹنے کا جمڑے کا تھا اُسکے اندر خرما کی چھال بھری تھی (بجائے روئی کے) عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَھُمَا فِیْ خَمِیْلٍ لَھُمَا وَالْخَمِیْلُ الْقَطِیْفَۃُ اَیْضًا عَنِ الصُّوْفِ فَذَکَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَھَّزَھُمَا بِھَا وَوِسَادَۃٌ مَحْشُوَّۃٌ اَذْخِرًا وَقِرْبَۃً جناب علی مرتضے سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور جناب (شہزادی ہر دو جہان) فاطمہ زہرا کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید اُونی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو جہیز میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جسکے اندر اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی اور ایک مشک پانی رکھنے کے لیے (بس یہی کل سامان تھا جہیز کا جو شہزادی عالم و عالمیان کو دیا گیا) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلٰی حَصِیْرٍ قَالَ فَجَلَسْتُ فَاِذَا عَلَیْہِ اِزَارٌ وَلَیْسَ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ وَاِذَا الْحَصِیْرُ قَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِہٖ وَاِذَا اَنَا بِقَبْضَۃٍ مِّنْ شَعِیْرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَقُرْظٍ فِیْ نَاحِیَۃٍ فِی الْغُرْفَۃِ وَاِذَا اِھَابٌ مُعَلَّقٌ فَابْتَدَرَتْ عَیْنَایَ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَمَا لِیْ لَا اَبْکِیْ وَھٰذَا الْحَصِیْرُ قَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِکَ وَھٰذِہٖ خِزَانَتُکَ لَا اَرٰی فِیْھَا اِلَّا مَا اَرٰی وَذٰلِکَ کِسْرٰی وَقَیْصَرُ فِی الثِّمَارِ وَالْاَنْھَارِ وَاَنْتَ نَبِیُّ اللّٰہِ وَصَفْوَتُہٗ وَھٰذِہٖ خِزَانَتُکَ قَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَۃُ وَلَھُمُ الدُّنْیَا قُلْتُ بَلٰی جناب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ ایک بوریا پر بیٹھے ہوئے تھے (سبحان اللہ کہ شان اس بوریہ کی ہمیشہ بادشاہوں کا التفات عزیزوں پر ہوتا ہے) میں بھی بیٹھ گیا آپ صرف ایک تہ بند باندھے تھے دوسرا کوئی کپڑا آپ کے بدن پر نہ تھا اور بوریا کا نشان آپ کی پسلی میں پڑ گیا تھا (اُسپر برجستہ تن آرام فرمانے سے) اور میں نے دیکھا تو (گھر میں صرف یہی سامان تھا) ایک مٹھی برابر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور بیول کی پھلی (جسکی مسواک بنانے کے لیے) ایک کونے میں بالاخانے کے اور ایک مشک جو ٹنگی رہی تھی یہ دیکھکر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے (اور میں رونے لگا مترجم بھی یہ عبارت لکھتے وقت رو رہا ہے) لگا اللہ اللہ ہمارے پیغمبر دو جہان کے سردار کو یہ تنگی اور ہمارے پاس دنیا کا بے حد سامان ہے پیغمبر نے سکو کم جانتے ہیں اور دوسروں کی حرص کرتے ہیں) آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو کیوں روتا ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (جہان کے) اور تمام جہان والوں کے آقا اور سردار) میں کیوں نہ روؤں یہ بوریا آپکے مبارک پہلو میں نشان ڈالے اور آپکا خزانہ کل اتنا سا اُس میں کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوا اسکے جو میں دیکھ رہا ہوں (صاع بھر جو اور بیول کے پتے اور ایک مشک) اور کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) کو دیکھیے کیسے میووں اور نہروں میں

رشتہ مین حالانکہ آپ اسہ تعالی کے نبی اور اسکے برگزیدہ ہین (ساری آدم کی اولاد مین اس نے آپ کو چنا ہی) اسپر آپ کا یہ توشہ خانہ آپ نے فرمایا اسخطاب کے بیٹے تو اسپر راضی نہین کہ ہمکو آخرت ملے اور انکو دنیا مین نے کہا کیون نہین **ف** راضی ہون یہ سنکر حضرت عمر کو تسلی اور تشفی ہوگئی **عن** علی قال اُهْدِيَتْ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ فَمَا كَانَ فِرَاشُنَا لَيْلَةَ اُهْدِيَتْ اِلَّا اِهَابَ كَبْشٍ جناب حضرت علی مرتضے رضی اسہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلے اسہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے پاس روانہ کی گئین (یعنے دولہن دولہہ کے پاس آئین) اور اُس رات کو ہمارا بچھونا کچھ نہا سوا بکری کے کہال کے **باب** مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان **عن** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَنْطَلِقُ اَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتّٰى يَجِيْئَ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ اَلْفٍ قَالَ شَقِيْقٌ كَاَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهٖ ابو مسعود سے روایت ہی آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے صدقہ کا تو ہم مین سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہانتک کہ ایک مُد لاتا اسکو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہین شقیق نے کہا (جو ابو مسعود سے روایت کرتے ہین) جیسے ابو مسعود اپنی طرف اشارہ کرتے ہین (یعنے مین ایسا ہی کرتا تہا اور اب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہین) **عن** خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهُ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا خالد بن عمیر سے روایت ہی عتبہ بن غزوان نے ہم کو خطبہ سنایا منبر پر تو کہا مین ساتوان آدمی تہا آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کے ساتہہ (یعنے چہ آدمی اور تہے) اور ہمارے پاس کچہ کہانا نہا صرف درخت کے پتے کہاتے تہے یہان تک کہ ہمارے مسوڑے زخمی ہوگئے (پتے کہانے سے اسکی گرمی سے یا سختی سے) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَاَعْطَانِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ اِنْسَانٍ تَمْرَةً ابو ہریرہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہی لوگ بہوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تہے تو آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے مجہہ کو سات کہجورین دین ہر آدمی کو ایک کہجور **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاَيُّ نَعِيْمٍ نُسْاَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُوَ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عبد اسہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہی جب یہ آیت اتری تم لتسالن یومئذ عن النعیم یعنے تم اس دن پوچہے جاؤگے نعمت سے تو زبیر نے کہا کون سی نعمت ہمارے پاس ہی جس سے پوچہے جاوین گے صرف دو چیزین ہین کہجور اور پانی آپ نے فرمایا نعمت کا زمانہ قریب ہی (ایسا ہی ہوا کہ چند ہی روز مین فتوحات ہوئین اور مسلمانون کو بہت نعمتین ملین) **عن**

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَنَفِدَ أَزْوَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا تَمْرَةٌ فَقِيْلَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو روانہ کیا تین سو آدمیون کو (جہاد کے لیے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنون پر تھا (اسقدر کم توشہ تھا) خیر ہمارا توشہ ختم ہوگیا یہانتک کہ ہر شخصکو ہم مین سے ہر روز ایک کھجور ملتی لوگون نے کہا اے ابوعبداللہ بھلا ایک کھجور آدمی کو کیا معلوم ہوتی ہوگی اونہون نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اسوقت ہمکو اسکی قدر معلوم ہوئی آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہان ہمنے دیکھا ایک مچھلی پڑی ہے جسکو دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس مین سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے **فائدہ** اور موٹے تازے ہوگئے اتنی بڑی مچھلی تھی کہ اسکی پسلیون کو دو اونٹ مڈیون مین سے اونٹ نکل جاتا جب مدینہ کو لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپنے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے تم کو کھانا بھیجا تھا **باب** فِي الْبِنَاءِ **ت** عمارت بنانا کیسا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خُصٌّ لَنَا رَهِيٌّ نَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گذرے ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے آپنے فرمایا یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہوگیا ہے ہم اسکو درست کر رہے ہین آپنے فرمایا مین تو دیکھتا ہون موت اس سے جلد آنے والی ہے **ف** پھر ایسا مکان بنانا کیا ضرور ہے جس مین زیادہ تکلف ہو ضرورت کے موافق پھونس کا مکان کافی ہے حدیث مین خص ہے جو لکڑی اور سرکی سے بنتا ہے جب آپنے ایسی چھوٹے مکان پر طعن کیا اور فرمایا کہ موت اس سے جلد آنیوالی ہے تو بڑی بڑی عمارتین تو بدرجہ اولیٰ طعن کے قابل ہونگی مسلمان دنیا کو مسافر خانہ سمجھے اور بقدر ضرورت اور رفع حاجت سامان پر قناعت کرے **عن** أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَّةٍ عَلٰى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ قَالُوْا قُبَّةٌ بَنَاهَا فُلَانٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَالٍ يَكُوْنُ هٰكَذَا فَهُوَ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيَّ ذٰلِكَ فَوَضَعَهَا ثُمَّ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَلَمْ يَرَهَا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لَمَّا بَلَغَهُ عَنْكَ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ انس سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گول مکان کے دروازے پر سے گذرے جو ایک انصاری کا تھا آپنے فرمایا یہ کیا ہے لوگون نے عرض کیا گول بنگلہ ہے جسکو فلان شخص نے بنایا ہے آپنے فرمایا جو مال ایسی چیزون مین خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اس

کے مالک پر یہ خبر اس انصاری کو پہونچی (جس کا مکان تھا) اس نے اسکو گرا دیا (سبحان اللہ عشق صحابہ کا) پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرے تو اس گھل بنگلے کو نہین دیکھا اسکا حال پوچھا لوگون نے عرض کیا آپنے جو فرمایا تھا اسکی خبر جب مکان کے مالک کو پہونچی تو اس نے اسکو گرا ڈالا آپنے فرمایا اللہ اسپر رحم کرے اللہ اسپر رحم کرے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرد انصاری کی دوبارا اسکے لیے دعا کی آپ کی ایک بار کی دعا اگر حاصل ہو تو اسپر سے لاکھون عمارتین اور کروڑون مکانات تصدق ہین) **عن** ابن عمر قال لقد رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بنيت بيتا يكنني من المطر ويكنني من الشمس ما أعانني عليه خلق الله تعالى ابن عمر سے روایت ہے مینے اپنے آپکو دیکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے مینے ایک کوٹھری بنالی تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور اسکے بنانے مین اللہ کی مخلوق نے میری مدد نہین کی تھی **ف** یعنے معمار اور مزدور وغیرہ نہین آئے تھے مین نے خود اپنے ہاتھ سے ایک کوٹھری بنا لیا تھا **عن** حارثة بن مضرب قال أتينا خبابا نعوده فقال لقد حال سقمي ولولا أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تتمنوا الموت لتمنيته وقال إن العبد ليؤجر في نفقته كلها إلا في التراب أو قال في البناء حارثہ بن مضرب سے روایت ہے ہم خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کو گئے انہون نے کہا میری بیماری کو طول ہوا اور اگر مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے کہ موت کی آرزو مت کرو تو مین موت کی آرزو کرتا اور آپنے فرمایا کہ بندہ کو ہر ایک خرچ کرنے مین ثواب ملتا ہے اگرچہ اپنے کھانے یا اپنے اہل وعیال کے کھانے مین بھی صرف کرے اگر مٹی مین خرچنے کا یا یون فرمایا کہ عمارت مین خرچنے کا ثواب نہین ملتا مگر جب کہ بضرورت عمارت بنادے لیکن اگر ضرورت سے بنادے یا مسجد یا سرا یا مدرسہ کی عمارت کرے تو اس مین بھی اجر ملیگا صحیحین دوسری حدیثون مین وارد ہے **باب** التوكل واليقين توکل اور یقین کا بیان **عن** عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو أنكم توكلتم على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مینے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تم صحیح طور پر اللہ پر توکل (بھروسا) کرو تو تم کو اسطرح سے روزی دیوے (بغیر محنت اور مشقت کے) جیسے پرندون کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اوٹھتے ہین اور شام کو پیٹ بھری ہوئی جاتے ہین (بسیر کرنے کو) **عن** حبة وسرا ابنا خالد قالا دخلنا على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يعالج شيئا فأعناه عليه فقال لا يئسا من الرزق ما تهززت رؤوسكما فإن الإنسان تلده أمه أحمر ليس عليه قشر ثم يرزقه الله عز وجل حبہ اور سارے سے روایت ہے دونون خالد کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کچھ کام کر رہے تھے ہمنے اس کام مین آپ کی مدد کی آپنے فرمایا تم دونون روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہاری سر رہتے رہین (یعنے زندہ رہو) اسلیے کہ مان بچے کو لال لال جنتی ہے اسپر کہال نہین ہوتی پھر اللہ سبحانہ وتعالی اسکو روزی دیتا ہے **ف** مان کی چھاتی مین اسیوقت دودہ پیدا کر دیتا ہے حالانکہ پیشتر سے دودہ نہین ہوتا بلکہ جننے سے پہلے پیٹ کے اندر ہی بچہ کو غذا پہونچاتا ہے جلت قدرتک **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من قلب ابن آدم بکل واد شعبۃ فمن اتبع قلبہ الشعب کلھا لم یبال اللہ بای واد اھلکہ ومن توکل علی اللہ کفاہ التشعب عمرو بن عاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم کے دلمین بہت سی راہین ہین رینے اس مین بہت سی خواہشین ہین مال کی محبت اولاد کی محبت مکان اور باغ کی محبت عمدہ غذا کی عمدہ لباس کی محبت جاہ اور عہدے کی محبت) پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہون مین لگا دی تو اللہ تعالے پرواہ نہ کرے گا اسکو کسی راہ مین ہلاک کر دی اور جو شخص اللہ پر بھروسا کرے تو سب راہون کی فکر اسکو جاتی رہیگی **ف** بلکہ اللہ کی طرف یکسوئی ہو جاویگی حافظ صاحب فرماتے ہین مصلحت دیدمن آن ست کہ یاران ہمہ کار بگذارند وغم طرہ یاری گیرند **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مینے سنا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم مین سے کوئی نہ مرے مگر اس حال مین کہ وہ اللہ تعالی سے نیک گمان رکھتا ہو یعنے مغفرت اور رحمت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گناہون کا خیال کر کے موت کے وقت مایوس نہ ہو بلکہ اللہ تبارک وتعالی کی مغفرت کا امیدوار رہے اور اسکی رحمت کو وسیع سمجھے **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک ولا تعجزن فان غلبک امر فقل قدر اللہ وما شاء فعل وایاک واللو فان اللو تفتح عمل الشیطان ابو ہریرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوی مسلمان (جو زیادہ عبادت کر سکے اور مضبوطی سے جہاد کرے) اللہ تبارک وتعالی کو زیادہ پسند ہے ناتوان مسلمان سے ہر بھلائی مین تو حرص کر اس چیز کے لیے جس مین تیرا فائدہ ہو اور عاجز مت بن (یعنے کوشش کو چھوڑ کر) پھر اگر (بادجود تیری کوشش کے) تو مغلوب ہو جاوے تو کہہ اللہ تعالے کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا اور ہرگز اگر بگذرست کر اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے (جسکے سبب سے ہو کہ تقدیر پر سے اعتمادی نکلے اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ ہمارے فلان کام نہ کرنے سے یہ آفت آئی)

باب الحکمۃ حکمت کا بیان

ف حکمت سے مراد حدیث مین وہ بات ہے جس مین دین یا دنیا کی بھلائی ہو مثلاً فرعی

مسائل اخلاقی مسائل طبی مسائل یہ سب حکمت مین داخل ہین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کا کلمہ گویا مسلمان کی گمی ہوئی چیز ہے جہان اسکو پاوے (اگرچہ کافر ہی کے پاس سہی) وہ اُسکا زیادہ حقدار ہے **فائدہ** یعنے بہ نسبت کافر کے مسلمان کو حکمت حاصل کرنیکی زیادہ رغبت ہونا چاہیے افسوس ہے کہ ایک مدت دراز سے مسلمانون کو حکمت کا شوق جاتا رہا نہ دنیا کی حکمت سیکھتے ہین نہ دین کی اور کفار حکمت سیکھکر اُنپر غالب ہو گئے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتین ایسی ہین کہ بہت لوگ اُن مین ٹوٹا پا رہے ہین (یعنے انکی قدر نہین کرتے اور علوم و فنون شرعی اور دنیاوی حاصل کرنے مین مصروف نہین ہوتے اور وقت کو ضائع کرتے ہین) ایک تو تندرستی دوسرے فراغت (بیفکری) **ف** جب دونون باتین اللہ سبحانہ وتعالی دیوے تو جلدی جلدی خوب عبادت کرلے علم حاصل کرلے ایسا نہ ہو یہ زمانہ گزر جاوے اور فکر اور بیماری مین گرفتار ہو پھر کچھ نہو سکیگا **عن** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ وَاَوْجِزْ قَالَ اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ وَاَجْمِعِ الْاِیَاسَ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ ابوایوب سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو کوئی بات فرمایئے لیکن مختصر (تاکہ مین اُسپر عمل کیا کرون) آپنے فرمایا جب تو نماز مین کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو اب دنیا سے رخصت ہو رہا ہے (اخیر نماز ہے مطلب یہ کہ دل لگاکر اور بعضون نے یہ ترجمہ کیا ہے گویا تونے ماسوی اللہ کو رخصت کردیا ہے) اور ایسی بات مونہہ سے مت نکال جس سے آیندہ عذر کرنا پڑے (جھوٹ یا سخت بات) اور جو کچھ لوگون کے پاس ہے (مال دولت دنیا کا سامان) اس سے مایوس ہو جا (کسی چیز کی خواہش اُنسے رکھ) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَجْلِسُ یَسْمَعُ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا یُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهَا اِلَّا بِشَرِّ مَا یَسْمَعُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتَی رَاعِیًا فَقَالَ یَا رَاعِیْ اَجْزِرْنِیْ شَاةً مِنْ غَنَمِكَ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ بِاُذُنِ خَیْرِهَا فَذَهَبَ فَاَخَذَ بِاُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ شَیْخُهُ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ شَیْخُهُ مُوْسٰی شَیْخُهُ حَسَّانُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ وَفِیْهِ بِاُذُنِ خَیْرِهَا شَاةً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حکمت کی بات سنے پھر لوگون سے وہی بات بیان کرے جو اُسنے بری بات سنی ہے (ظرافت اور ہنسی کی

اور حکمت کی بات بیان نہ کرے) اپنے ساتھی سے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چرواہے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھکو ایک بکری دے کاٹنے کے لیے وہ بولا جا اور گلہ مین سے اچھی بکری کا کان پکڑ کر لے جا پھر وہ گیا اور کتے کا کان پکڑ کر لے چلا تو اس نے بہتر یعنے بکری کو تو چھوڑ دیا اور برے یعنی کتے کو لیا ایسی مثال ہے اسکی جو ایک عالم یا حکیم سے اچھی اور بری دونون طرح کی باتین سُنے لیکن اچھی بات کو تو چھپا رکھے اور بری بات کو نقل کرے)

باب اَلْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبْرِ وَالتَّوَاضُعِ تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا

عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت مین نہ جاویگا جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ مین نہ جاوے گا جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو **ف** تو معلوم ہوا کہ اگر رائی کے دانے کی برابر بھی آدمی مین ایمان ہوگا تو وہ غرور نہ کرے گا اور جب وہ غرور کرتا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ذرہ برابر بھی اس مین ایمان نہین ہے اور اسکا جنت مین جانا مشکل ہے

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ مَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَلْقَيْتُهُ فِيْ جَهَنَّمَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میری ازار ہے (یعنے کبریائی اور عظمت دونو مجھی کو سزاوار ہین) پھر جو کوئی ان دونون مین سے کسیکے لیے مجھ سے جھگڑے (یعنے وہ بھی کبریائی اور عظمت کا دعوی کرے) مین اس کو جہنم مین ڈالون گا

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عن اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَمَنْ يَتَكَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِيْ اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ جل جلالہ کی رضامندی کیواسطے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالی اسکا ایک درجہ بلند کریگا اور جو کوئی اللہ تعالے کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو اللہ تعالی اسکا ایک درجہ گھٹا دیگا (یعنے اور اسکو پست کر دیگا) یہانتک کہ اسفل السافلین مین اسکو رکھیگا (یعنے وہ تکبر کرتا جاوے گا اور تبارک وتعالی اسکو پست کرتا جاوے گا یہانتک کہ سب سے

نیچے ہوجاویگا) **عَنْ** انس بن مالک قال ان کانت الامۃ من اھل المدینۃ لتاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ینزع یدہ من یدھا حتی تذھب بہ حیث شاءت من المدینۃ فی حاجتھا انس بن مالک سے روایت ہے مدینہ کی ایک لونڈی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی پھر آپ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں سے نہ نکالتے یہانتک کہ وہ آپ کو جہاں چاہتی اپنے کام کے لیے **فائدہ** یہ آپکے تواضع کا حال ہے کہ ایک لونڈی کے ساتھہ تشریف لیجاتے اسکے ہاتھہ میں ہاتھہ دیے ہوئے اور اس کا کام کردیتے حالانکہ تمام مخلوقات میں آپ افضل اور اعلی تھے اور بڑے بڑے دنیا کے بادشاہ درجہ میں آپکے غلام کے غلام سے کم تھے **عَنْ** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویتبع الجنازۃ ویجیب دعوۃ المملوک ویرکب الحمار کان یوم قریظۃ والنضیر علی حمار وعلیہ اکاف لیف وخطام لیف انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے (غریب ہو یا امیر مسلمان کی) اور جنازہ کے ساتھہ جاتے اور غلام اگر دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہوتے اور جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا (ان کو سزا دینے کی) اس دن آپ ایک گدھے پر سوار تھے اور خیبر کے دن بھی آپ ایک گدھے پر سوار تھے اسکی رسی خرما کی چھال کی تھی اور آپکے نیچے ایک زین تھا خرما کے پوست کا (جو گدھے پر رکھا تھا) یہ سب امور آپ کی تواضع اور انکسار پر دلالت کرتے ہیں اس زمانہ کے مغرور اور متکبر دنیادار گدھے پر سوار ہونا معیوب جانتے ہیں اور غلام تو کیا غریب آدمی کی نہ دعوت میں جاتے ہیں نہ اسکی عیادت کرتے ہیں نہ اسکے جنازہ کے ساتھہ جاتے ہیں شاید انکو قیامت کے دن سونے کا لاکر کے گدھے پر پھرایا جاویگا) **عَنْ** عیاض بن حمار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خطبھم فقال ان اللہ عز وجل اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد عیاض بن حمار سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو فرمایا بے شک اللہ تعالی نے مجھکو وحی بھیجی کہ تواضع کرو یہانتک کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر فخر نہ کرے **باب** الحیاء شرم کا بیان۔

فائدہ شرم یعنے حیا عمدہ صفت ہے جو آدمی کو بری کام اور گناہ کے کام کرنے سے روکتی ہے اور یہی حیا محمود ہے لیکن نیک کام میں حیا کرنا ضعف نفس سے ہوتی ہے اور وہ مذموم ہے اسیطرح دین کے مسائل دریافت کرنے میں حیا کرنا یہی برا ہے عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض اور نفاس کے مسائل بلا تکلف پوچھتیں بہرحال حق اور عمدہ بات میں کوئی شرم نہ کرنا چاہیے اس زمانہ میں عجب حال ہوگیا ہے کہ نیک کام سے تو شرم کرتے ہیں مثلاً محنت مزدوری کرکے روٹی کمانے سے شرم کرتے ہیں اور چوری اور دغابازی اور رشوت خواری میں شرم

نہین کرتے اسیطرح بعضی عورتین نکاح ثانی مین جو سنت ہی اور ثواب ہی شرم کرتی ہین اور پوشیدہ زنا اور حرام کاری کرتی ہین اوس مین شرم نہین کرتین خاک پڑے انکی شرم پر **عن** ابی سعید الخدری رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا وکان اذا کرہ شیئا رئی ذلک فی وجھہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردی مین رہتی ہے اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپکے مبارک چہرے مین اسکا اثر معلوم ہوتا **ف** یہ قلب کی صفائی پر دلالت کرتا ہے جس کا دل اور زبان مطابق ہو یعنے ظاہر اور باطن وہی آدمی ہی اور ظاہر کچھ باطن کچھ یہ اسلام کا شیوہ نہین نفاق کی خصلت ہی اللہ تعالی بچاوے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء انس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین والون مین ایک خصلت ہوتی ہی جو اس دین والون پر غالب ہوتی ہی اور اسلام کی خصلت حیا ہے جو ہر ایک مسلمان مین ہونا چاہیے **عن** ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وان خلق الاسلام الحیاء ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہی **عن** عقبۃ بن عمرو ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون پاس جو اگلے پیمبرون کی کلام مین سے رہ گیا ہے وہ یہ ہی جب تو شرم نہ کرے تو جو جی چاہے وہ کر **ف** اس کا ترجمہ یہ ہے ؎ بیحیا باش وہرچہ خواہی کن - یعنی بری باتون سے روکنے والی شرم ہے جب اسی کو آدمی نے اٹھا دیا تو آزاد ہو گیا اب جو جی چاہے سو کرے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان مین داخل ہے اور فحش گوئی (جیسے گالی گلوچ کرنا) جفا ہے اور جفا دوزخ مین جاوے گی **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان الفحش فی شیء قط الا شانہ ولا کان الحیاء فی شیء قط الا زانہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس چیز مین فحش ہو اگرچہ بالفرض جائز یا نیز مین سہی) وہ اسکو عیب دار کر دیگا (تو انسان فحش سے ضرور عیب دار ہو جاویگا) اور حیا جس چیز مین جاوے وہ اسکو عمدہ کر دیگی **باب** الحلم حلم اور بردباری کا بیان فائدہ وہ یہ ہی کہ آدمی جلد غصہ نہ ہو دری ذری سی بات پر جیسے میو قوفون کی عادت ہوتی ہے بلکہ غصہ ہی نہ ہو دنیا کے لیے

البتہ خدا کی رضامندی کیواسطے غصہ ہو اسپر جو خلاف شرع کام کرے اور توبہ کے ساتھ ہی یہ غصہ دور کردیوے اسیطرح غصہ ہو کافرون پر اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضامندی کیلیے ان سے لڑے اپنی ذات کے لیے غصہ نکرے جیسے منقول ہے کہ جناب شیر خدا حضرت علی مرتضے کے روی مبارک پر ایک کافر نے تھوک دیا آپ اسکی سینے پر سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور چھوڑ دیا وہ متعجب ہوا اور بولا مین نے تو یہ اسلیے کیا تھا کہ آپ غصہ ہوکر مجھ کو مار ڈالیے آپنے اوٹھ چھوڑ دیا یہ کیا باعث شیر خدا نے فرمایا کہ مین اپنی ذات کے لیے تجھپر غصہ نہ تھا اللہ سبحانہ وتعالی کی رضامندی کے لیے تجھے مارتا تھا جب تو نے میرے منہ پر تھوکا تو نفس کا دخل ہوگیا مین نے خیال کیا اب اگر ماروں گا تو یہ قتل خالص اللہ تعالے کیلیے نہ ہوگا بلکہ اسمین نفسانیت شریک ہوجاویگی اسوجہ سے تجھ کو چھوڑ دیا وہ کافر یہ حال دیکھکر اسیوقت مسلمان ہوا **عن** معاذ ابن انس عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وھو قادر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء ابن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا غصہ روک لیوے اور وہ طاقت رکھتا ہو اسکے چلانیکی (یعنے جسپر غصہ ہو اسکو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہو) تو اللہ تعالی اسکو قیامت کے دن لوگون کے سامنے بلاویگا اور اسکو اختیار دے گا جس حور کو چاہے وہ پسند کرلیوے **عن** ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشکم وثوب عبد القیس وما یری احد فینا نحن کذالک اذ جاء وا فنزلوا فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبقی الاشج العصری فجاء بعد فنزل منزلا فاناخ راحلتہ ووضع ثیابہ حانبا ثم جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اشج ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ الحلم والاناۃ قال یا رسول اللہ انی جبلت علیہ ام شئ حلت لی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل شئ جبلت علیہ ابو سعید خدری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپنے فرمایا عبد القیس (ایک قبیلہ ہے) شہر کے قصد آن پہونچے اور کوئی اسوقت دکھلائی نہین دیتا تھا خیر ہم اسحال مین تھے کہ اتنے مین عبد القیس کے قاصد آن پہنچے اور اتری اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے لیکن اُن مین ایک شخص تھا اشج عصری (اشج کہتے ہین اس کو جسکے سر مین زخم لگا ہو اور عصر ایک قبیلہ کا نام ہے اس شخص کا نام منذر بن عائذ تھا) وہ سب کے بعد آیا اور ایک مقام مین اترا اور اپنی اوٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (بڑی اطمینان اور سہولت سے) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اشج تجھ مین دو خصلتین ہین جنکو اللہ تعالی دوست

رکھتا ہی ایک تو حلم (بردباری) دوسرے تودہ (یعنے وقار اور تمکین سہولت اور اطمینان تودہ کی ضد ہولا پن ہی اور جلد بازی) اشجنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صفتین مجھ مین خلقی ہین یا نئی پیدا ہوئی ہین آپنے فرمایا نہین خلقی ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ حلم اور وقار انسان مین خلقی ہوتا ہے اسیطرح غصہ اور جلد بازی ہولا پن یہ عیب بھی خلقی ہوتے ہین لیکن اگر آدمی محنت اٹھاوی اور ریاضت کری اور نفس پر بار ڈالے تو بری صفتین دور ہوسکتی ہین یا کم ہوسکتی ہین محققین علماء اخلاق کا یہی قول ہے اور اگر بری اخلاق کا علاج ممکن نہوتا تو تعلیم اخلاق اور محنت اور ریاضت اور مجاہدہ کا کچھ فائدہ ہی نہ ہوتا لیکن اس مین بھی شک نہین کہ خلقی عیوب بہت مشکل سے جاتے ہین یا کم ہوتے ہین میری مزاج مین بچپنے سے غصہ اور جلد بازی ہے اور گھبراہٹ آج تک یہ صفتین نہین گئین اشج رحم فرماوے

ن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاشج العصری ان فیک خصلتین یحبھما اللہ الحلم والحیاء ابن عباس سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا تجھہ مین دو خصلتین ہین جنکو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے حلم اور حیا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من جرعۃ اعظم اجرا عند اللہ من جرعۃ غیظ کظمھا عبد ابتغاء وجہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گھونٹ پینے کا ثواب اللہ تعالی کے پاس اتنا نہین ہے جتنا غصہ کا گھونٹ پینے کا اللہ کی رضامندی کے لیے (یعنے اللہ تعالی کی خوشی کے لیے غصہ روکنا اور اسکا پیجانا بڑا ثواب ہے)

باب الحزن والبکاء

غم اور رونے کا بیان **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون ان السماء اطت وحق لھا ان تئط ما فیھا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبھتہ ساجدا للہ واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ واللہ لوددت انی کنت شجرۃ تعضد ابوذر سے روایت ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین وہ باتین دیکھتا ہون جنکو تم نہین دیکھتے اور وہ سنتا ہون جنکو تم نہین سنتے (معلوم ہوا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع اور بصر مین اور لوگون سے زیادہ قوت تھی) آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس مین چار انگل کی جاے باقی نہین ہے جہان ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوے اللہ تعالے کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو مین جانتا ہون تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور تم کو بچھونون پر اپنی عورتون کے ساتھہ مزہ نہ آتا اور تم جنگلون کو نکل جاتے اللہ تعالے سے فریاد کرتے ہوے (دعا کرتے ہوے چلاتے ہوے (قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہی کاش مین ایک درخت ہوتا جسکو لوگ کاٹ ڈالتے ف

بیان یا فکال ہونا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنا خلتی ہونا اور مقبول بندہ اللہ کا ہونا اور بڑے بڑے درجہ اور مرتبہ اپنے لیے حاصل ہونا معلوم تھا پھر آپنے یہ کیسی آرزو کی کہ میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے اسکا جواب یہ ہی کہ یہہ فقرہ مدرج ہی یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ابوذر رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو راوی ہیں اسحدیث کے ترمذی نے کہا اور ایک طریق میں یہہ منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایسا کہا اور ممکن ہے کہ یہ فقرہ اور بندوں کی حسب حال آپنے فرمایا ہو یعنے مومن جب دنیا اور آخرت کی مصائب اور مشکلات اور افکار میں غور کرتا ہے تو اسکی نزدیک یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا ایک درخت یا پتھر ہوتا اگرچہ اللہ سبحانہ وتعالی کی حکمت وہی خوب جانتا ہے اور جو اسنے ہمکو بنایا اسمیں کچھ فائدہ ضرور ہوگا پس ہم راضی ہیں اسکی رضی اور تقدیر پر ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا انس بن مالک سے روایت ہی اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانتے وہ باتیں جو میں جانتا ہوں البتہ تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے **عن** عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ اِسْلَامِهِمْ وَبَيْنَ اَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يُعَاتِبُهُمُ اللّٰهُ بِهَا اِلَّا اَرْبَعُ سِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہی انکے باپ (عبداللہ بن زبیر رض) نے انسے بیان کیا کہ انکے اسلام میں اور اس آیت کے اترنے میں جس میں اللہ نے ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تھا ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد فقست قلوبہم وکثیر منہم فاسقون **ف** یعنی ان لوگوں کیطرح مت ہو جنکو اگلے زمانہ میں کتاب دی گئی تھی پھر ان پر مدت دراز گذری تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں بہت سے لوگ فاسق ہیں۔ اسی آیت کو حضرت سلطان المشائخ نظام اولیا نے سحر کیوقت ایک مرتبہ سنا اور انکی دل کو ایسی چوٹ لگی کہ اپنے شیخ حضرت بابا فرید شکر گنج پاس حاضر ہوئے اور پہلے قضا کے عہدے کو طلب کرتے تھے وہ خیال چھوڑا اور حضرت شیخ نجیب الدین متوکل سے یہ قصہ بیان کیا اونہوں نے کہا تم قضا کے لائق نہیں ہو تم سے حق تعالی کو دوسرا کام لینا ہے ایسا ہی ہوا کہ زہد اور تصوف میں قدم رکھا اور مقتدای وقت ہوگئے اور بادشاہ ہوئے تمام مشائخ کے میں نے آپ کو خواب میں ایک گھوڑے پر سوار دیکھا آپ کا سر ننگا ہوا تھا اور ایک ٹوپی پہنے تھے اور سانولے رنگ کے تھے کشادہ پیشانی پست قد رضی اللہ عنہ وافاض علینا من فیوضہ وبرکاتہ وجمعنا وبینہ فی البرزخ والجنۃ آمین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکثروا الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت مت ہنسو اسلیے کہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے یعنے دل مین نور نہین رہتا غفلت چھاجاتی ہے عبادت مین مزا نہین آتا **عن** عبد اللہ قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی قلت اقرأ علیک بسورۃ النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا فنظرت الیہ فاذا عیناہ تذرفان عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا مجھہ کو قرآن سناؤ مین نے آپکو سورہ نساء سنائی جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید اخیر تک یعنی اسوقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر ایک گواہ لاوین گے اور تجھہ کو ان لوگون پر گواہ کرکے لاوین گے مین نے آپکو دیکھا آپ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے **ف** اپنی امت کے برے اعمال پر خیال کرکے اور اسپر کہ مجھے انپر گواہی دینا پڑیگا اے مسلمانو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نرم کرو اور کوشش کرو کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نیک اعمال کے گواہ ہون اور آپ کو رنج مت دو بری اعمال کرکے اور ضد اور نفسانیت اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو اور جو طریقہ حق ہے یعنے اتباع قرآن اور حدیث اسکو اختیار کرو تمہارے نبی تم سے راضی رہینگے **عن** البراء قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فجلس علی شفیر القبر فبکی حتی بل الثری ثم قال یا اخوانی لمثل ہذا فاعدوا براء سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے ایک جنازے مین آپ قبر کے کنارے بیٹھہ کر رونے لگے یہانتک کہ مٹی گیلی ہوگئی آپ کے آنسون سے پھر آپنے فرمایا اے بھائیو اسکے لیے طیاری کرو **ف** تم بھی اسیطرح ایک دن تنگ و تاریک قبر مین ڈالے جاؤگے نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار نئی راہ اور راہ بتانیوالا کوئی نہین بندفیق صرف اپنے اعمال رفیق ہونگے باقی سب چھٹ جاوینگے مال متاع زن اولاد وغیرہ سب یہین رہ جاوینگے اور مرنے سے تمکو خاک مین دباکر لوٹ کر عیش کرینگے جب یہ حال ہے تو تم انکی محبت مین خدا کو مت بھولو اعمال نیک کو ہرگز نہ چھوڑو اعمال نیک کو اپنا وہ محبوب اور رفیق سمجھو جو عزیز و اقربا دوستون سے جو روپیہ اولاد سے ہزار درجہ بہتر ہے وہ تمہارا ساتھہ کبھی نہ چھوڑیگا۔ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کو دیکھکر اتنا روئے کہ زمین تر ہوگئی حالانکہ آپ کو اپنی نجات کا یقین تھا تو ہم تو اگر آنسوؤن کی ندی بہادین بلکہ ساری عمر رویا کرین تو زیبا ہے ہمکو معلوم نہین کہ وہان ہمارا کیا حال ہوگا اللہم غفرا **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روؤ اگر رونا نہ آوے تو

رونے کی صورت بناؤ اور آخرت کی یاد کرکے یعنے جہانتک ہوسکے رنج کرو **عَنْ** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مؤمن یخرج من عینیہ دموع وان کان مثل رأس الذباب من خشیۃ اللہ ثم تصیب شیئا من حر وجھہ الا حرمہ اللہ علی النار عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان بندے کے آنکھ سے آنسو نکلیں اگرچہ مکھی کے سر برابر ہوں اللہ کے ڈر سے پھر وہ پہنچے اسکے مونہہ پر تو اللہ تعالی اسکو حرام کردیگا دوزخ پر **بَابُ** التَّوَقِّي عَلَى الْعَمَلِ عمل کے قبول نہ ہونیکا ڈر رکھنا **عَنْ** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ الذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ اھو الرجل الذی یزنی ویسرق ویشرب الخمر قال لا بنت ابی بکر یا بنت الصدیق ولکنہ الرجل یصوم ویتصدق ویصلی وھو یخاف ان لا یتقبل منہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ الذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں اور چوری اور شراب پیتے ہیں لیکن اللہ سبحانہ وتعالی سے ڈرتے ہیں آپنے فرمایا نہیں اے ابوبکر کی بیٹی یا صدیق کی بیٹی اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو روزہ رکھتے ہیں صدقہ دیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال قبول نہوں **عَنْ** معویۃ بن ابی سفیان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال کالوعاء اذا اطاب اسفلہ طاب اعلاہ واذا فسد اسفلہ فسد اعلاہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اعمال صالحہ کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اسکے اوپر بھی خراب ہوگا **ف** پس جو اعمال خلوص اور صدق دل سے کیے جاویں انکی تاثیر آدمی پر پڑتی ہے اور لوگ خواہ مخواہ ایسے شخص کو اچھا سمجھتے ہیں لیکن جو اعمال ریا کی نیت سے کیے جاویں اسکے کرنے والے پر نور نہیں ہوتا اور تامل سے اسکا خبث باطن عاقل آدمی پر ظاہر ہوجاتا ہے **مترجم** کہتا ہے میں نے بہت سے عابدوں اور زاہدوں اور مشائخ کو دیکھا جو لوگوں کو ٹھگنے کی نیت سے ظاہر میں پیر بنتے ہیں اور بڑے کشف وکرامات اور خاندانی ہونیکا دعوی کرتے ہیں لیکن انکی صحبت میں دل میں ذرا بھی نور نہیں آتا ان میں سے کئی آدمیوں کو میں نے دیکھکر تعجب کیا اور چند روز تک انکے بڑے احوال معلوم نہیں ہوئے پھر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ریاکار ہیں اور انکا مقصود دنیا کمانا ہے اور اکثر برتاؤ اور معاشرت سے میں اس امر کو سمجھ گیا کیا سمجھے کہ فقیر بے وسیلہ سے توجہ کے ساتھ نہ ملنا اور اغنیا کی زیادہ خاطرداری کرنا اور اپنے نفس کو معظم سمجھنا یہانتک کہ بعض اوقات خودستائی کے کلمات اپنی نسبت

یا اپنے باپ دادا کی نسبت کہنا جب میں دیکھتا ہوں معلوم ہوا کہ فقران سے کوسون دور ہے اور یہ ان تھگون کیطرح جو سافت میں بھیس بدل کر لوگون کو مار ڈالتے ہین انکا مال لوٹ لیتے ہین ان کی صحبت مین کیا خاک برکت ہوگی ان سے تو عام مسلمان جو صرف فرائض ادا کر لیتے ہین اور شب و روز دنیا میں مشغول رہتے ہین بمراتب بہتر ہین اسہ تعالی ایسے سکارون سے بچاوے

عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ عز وجل ھذا عبدی حقا ابوہریرہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب لوگون کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی مین بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اسہ تعالے فرماتا ہے یہ میرا سچا بندہ ہے **ف** یہ منتہیون کا مرتبہ ہے انکے نزدیک آدمی اور دیوار برابر ہے خلوت اور جلوت دونو حال مین ان کی عبادت یکسان ہوتی ہے لیکن مبتدیون کے لیے تو یہ بہتر ہے کہ لوگون کے سامنے تو سادی ادنی درجہ کی نماز پڑھ لیوین اور تنہائی مین نماز خوب عمدہ ادا کرین تاکہ ریا کی جڑ کٹنا شروع ہو اور ملامتیہ تو لوگون کے سامنے نماز قضا کردیتے ہین انکے گمان مین یعنے انکو معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے نماز نہین پڑہی لیکن فی الحقیقت قضا نہین کرتے تنہائی مین نماز ادا کرتے ہین اس مین یہ بھید ہوتا ہے کہ لوگ بے نمازی کہین فاسق سمجھین کوئی ان سے نیک اعتقاد نہ رکھے اور اسکے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ہے یہ سب ابتدای طریقہ ہین اور اخیر مین صوفی کا حال وہی ہوتا ہے کہ ہر جگہہ یکسان جیسا حدیث مین مذکور ہے **عن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سددوا وقاربوا فانہ لیس احد منکم ینجیہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمۃ منہ وفضل ابوہریرہ رضی اسہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو (عبادت مین یعنے جہانتک خوشی سے ہو سکے کرو جب جی نہ لگے تو عبادت موقوف کردے) اور صحیح راستہ مضبوط تھامو اسلیے کہ کوئی تم مین سے ایسا نہین ہے جسکا عمل اسکو نجات دیوے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو بھی آپ کا عمل نجات نہین دیگا آپنے فرمایا مجھ کو بھی نہین مگر یہ کہ اسہ تعالی اپنا فضل و کرم کرے **ف** قاربوا اور سددوا دونون کے معنے قریب ہی قریب مین یعنے اعتدال کرو اور مضبوط طی کرو میانہ روی پر بعضون نے کہا قاربوا کا یہ معنے ہے کہ اسہ تعالی کے قرب چاہو عبادت سے بعضون نے کہا کثرت عبادت سے قرب حاصل کرو لیکن صحیح وہی ترجمہ ہے جو ہمنے اوپر لکھا اور وہی مناسب ہے اس عبارت کے کہ کسی کو اسکے اعمال نجات نہین دینگے۔ اسحدیث سے فخر اور تکبر کی جڑ کٹ گئی اگر کوئی عابد اور زاہد ہو تو بھی اپنی عبادت پر گھمنڈ نہ کرے اور گنہگارون کو ذلیل نہ سمجھے اسلیے کہ نجات فضل اور رحمت الہی پر موقوف ہے لیکن اس مین شک

ہیں کہ اعمال صالحہ قرینہ ہیں فضل اور رحمت الٰہی کے اور ان سے نجات کی امید قوی ہوتی ہے باقی اعتبار مالک کا ہے اگر تبع قہر بر کشد انبیا و اولیا را ہم خوفست و اگر رحمت و فضل بکند اشقیا را ہم امید مغفرت ست **باب** الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ ریا اور شہرت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِيْ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِيْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَهُوَ لِلَّذِيْ اَشْرَكَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں تمام ساجھی والوں میں زیادہ بے پرواہ ہوں ساجھی سے پس جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے اپنے خالص میرے لیے نہ کرے بلکہ کسی اور کے دکھانے یا ناموری کے لیے کرے) تو میں اس عمل سے بیزار ہوں (کبھی اسکو قبول نہ کروں گا) وہ عمل اسی کے لیے ہے جس کو شریک کیا **عن** ابی سعید بن ابی فضالۃ الانصاری وکان من الصحابۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ ابوسعد بن ابی فضالہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا یعنے اس دن جسکے ہونے میں کچھ شک نہیں تو ایک پکارنیوالا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا کے ساتھ اور کسیکو شریک کیا تو وہ اسکا ثواب بھی اللہ کے سوا دوسرے شخص سے مانگے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ تمام ساجھیوں کے ساجھی سے بے پرواہ ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى فَقَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلٰوتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے آپ نے فرمایا میں تمکو وہ بات نہ بتلاؤں جسکا ڈر دجال سے زیادہ ہے تمپر میرے نزدیک (کیونکہ دجال کا فتنہ تو چند روز تک ایک خاص لوگوں پر ہوگا اور یہ ہر زمانہ میں ہر ایک شخص پر ہو سکتا ہے) ہمنے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا پوشیدہ شرک وہ یہ ہے کہ آدمی کسیکو دیکھکر اپنی نماز کو زینت دیوے ف یعنے بہت آہستہ آہستہ ٹھیر کر پڑھے اور جب کوئی شخص نہ ہو تو جلدی جلدی پڑھ لیوے معاذ اللہ ریا کیا بری بلا ہے اسکو شرک فرمایا جیسی شرک بخشا نہ جاویگا ویسے ہی ریا کا عمل کبھی قبول نہ ہوگا فمن کان یرجو القاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اس آیت میں شرک سے ریا ہی مراد ہے اور عمل صالح وہی ہے جو خالص خدا کی رضامندی کے لیے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ لَسْتُ اَقُوْلُ يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ اَعْمَالًا لِغَيْرِ اللّٰهِ وَشَهْوَةً خَفِيَّةً شداد بن اوس سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جسکا ڈر ہے مجھ کو اپنی امت پر وہ شرک کا ہے مین یہ نہین کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجین گے (یعنے شرک جلی کرینگے) لیکن عمل کرینگے غیر خدا کے لیے (مثلاً دکھانے یا شہرت کے لیے) اور دوسرے جس چیز کا ڈر ہے وہ شہوت خفیہ کا ہے ف یعنی پوشیدہ شہوت کا وہ یہ ہے کہ ظاہر مین تو یہ بیان کرے کہ اسکو عورتون کا بالکل خیال نہین ہے اور جب تنہائی مین عورت ملجاوے تو اس سے حرام کا مرتکب ہو بعضون نے کہا شہوت خفیہ ہر گناہ کو شامل ہے جسکے دل مین آرزو ہو اور مسند امام احمد اور نوادر الاصول اور مسند رک مین اسکی تفسیر خود حدیث مین وارد ہے لوگون نے عرض کیا شہوت خفیہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی صبح کو اٹھے روزے کی نیت سے پھر شہوت اسپر غالب ہو اسکو توڑ ڈالے اور روزہ کو ترک کرے (مصباح الزجاجہ مختصراً)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِ اللّٰهُ بِهٖ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کو سنانیکے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسکی سوائی قیامت کے دن لوگون کو سناویگا (یعنے سب کے سامنے اسکی ذلت کرے گا) اور جو کوئی ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسکی ذلت لوگون کو دکھلاوے گا عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِيْ يُرَائِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ جندب سے بھی ایسے ہی روایت ہے

بَابُ الْحَسَدِ حسد کا بیان

ف حسد بڑی مذموم صفت ہے اور حاسد کو ہمیشہ رنج رہتا ہے آخر حسد مین مبتلا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی دوسری کے نعمت اور دولت کو دیکھ کر رنج کرے اور اسکا زوال چاہے اگر زوال نہ چاہے صرف اپنے لیے بھی اس نعمت کی آرزو کرے تو وہ غبطہ اور رشک ہے اور غبطہ اور رشک جسکا سون مین جائز ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد جائز نہین ہے (بیان حسد سے رشک مراد ہے) مگر دو شخصون سے ایک تو اس شخص سے جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اسکو نیک کامون مین خرچ کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جسکو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علم دیا ہے وہ اسپر عمل کرتا ہے اور دوسرون کو بھی سکھاتا ہے ف معلوم ہوا کہ ان دونون شخصون کا مرتبہ بہت بڑا ہے اور دوسرون کو بھی انکی رشک کرنی جائز ہے یعنے صرف یہ آرزو کرنی کہ اللہ تعالیٰ جسکو بھی اس شخص کیطرح

مال اور علم دیوے مگر اسکے لیے زوال کی آرزو کرنی کسیطرح جائز نہیں ہے بعضی اسکے سبب ایسے گذرے ہیں جنکو حق تعالیٰ نے ان دونوں نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا یعنے مال اور علم دونوں سے اور انکا حال سننکو آجتک رشک ہوتا ہے انمیں سے ہمارے مولانا ابو الطیب علامہ سید محمد صدیق حسن خان بہادر نور اللہ مرقدہ کہ غنی اور نواب بھی اور عالم بھی اور دونوں طرحکے فیض اللہ نے جاری تھے انکے علمکا فیض تو قیامت تک جاری رہیگا صدہا کتابیں انکی علوم دینیہ میں یادگار ہیں جن سے قیامت تک لوگ فائدہ اوٹھاتے رہینگے اور انکو ثواب ہوتا رہے گا اللھم اغفرلہ وارحمہ

عن سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ اٰنآء اللیل واٰنآء النھار ورجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفقہ اٰنآء اللیل واٰنآء النھار

ابن عمر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نہیں کرنا چاہیے مگر دو شخصوں سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حافظ قرآن کیا ہے وہ اسکو پڑھا کرتا ہے رات اور دن دوسرے وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کیا کرتا ہے (نیک کاموں میں) رات اور دن **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب والصدقۃ تطفی الخطیئۃ کما یطفی الماء النار والصلوٰۃ نور المؤمن والصیام جنۃ من النار

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے (جلا کر خاک کر دیتی ہے) اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کی اور روزہ سپر ہے دوزخ کی (یعنے اسکے سبب سے دوزخ کی آگ سے بچاؤ ہوگا)

باب البغی

بغاوت اور سرکشی کا بیان

ف یعنے امام برحق کی اطاعت نکرنا اور اس سے مقابلہ کرنے کے لیے مستعد ہونا اور بعضوں نے کہا بغی سے یہاں ظلم مراد ہے یعنے لوگوں کو ستانا انکی حق تلفی کرنا

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذنب اجدر ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الاٰخرۃ من البغی وقطیعۃ رحم

ابو بکرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ نے اسکے لیے طیار رکھا ہے دنیا میں بھی عذاب دینا لائق ہو بغاوت اور ناتا توڑنے سے (یعنے بغاوت اور قطع رحم کرنے والے کو آخرت کے عذاب کے ساتھ دنیا کا بھی عذاب ہوگا)

عن عائشۃ ام المؤمنین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرع الخیر ثوابا البر وصلۃ الرحم واسرع الشر عقوبۃ البغی وقطیعۃ الرحم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا رب سے جلد جسکا ثواب پہنچتا ہے (یعنے دنیا ہی مین فائدہ ہوتا ہے) وہ نیکی کرنا ہے اور ناتا جوڑنا اور سب سے جلد جسکا عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور ناتا توڑنا **عن** ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو یہ برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے **عن** انس ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا ولا یبغی بعضکم علی بعض انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھ کو وحی بھیجی کہ آپس مین ایک دوسرے سے تواضع کرو (یعنے عاجزی سے ملو غرور مت کرو) اور کوئی دوسرے پر بغاوت (ظلم) اور سرکشی نہ کرے **باب** الورع والتقوی تقوی اور پرہیزگاری کا بیان **عن** عطیۃ السعدی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا باس بہ حذرا لما بہ الباس عطیہ سعدی سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی پرہیزگارون کے درجہ کو نہین پہونچتا (یعنے پرہیزگار نہین ہوتا) یہانتک کہ جس کام مین برائی نہ ہو اسکو چھوڑ دے اسکام کے ڈر سے جس مین برائی ہو **ف** یعنے مباح کو ترک کردے حرام سے بچنے کے لیے جب اس مباح مین کوئی اندیشہ ہو کہ اسکی وجہ سے حرام مین پڑجاویگا مثلاً اجنبی عورت سے بات کرنا درست ہے بازو سے مین بوسہ لینا درست ہے حائضہ کی حالت مین اوپر کے جسم کی من درست ہے مگر ان باتون سے بچے اس ڈر سے کہ کہین ذریعہ نہون حرام کی طرف تب وہ متقی کہلاتا ہے **عن** عبداللہ ابن عمرو قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال کل مخموم القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفہ فما مخموم القلب قال ھو التقی النقی لا اثم فیہ ولا بغی ولا غل ولا حسد عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کونسا آدمی افضل ہے آپنے فرمایا صاف دل (حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو) زبان کا سچا لوگون نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہین لیکن صاف دل کون ہے آپنے فرمایا پرہیزگار پاک صاف جسکے دل مین نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد **عن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ھریرۃ کن ورعا تکن اعبد الناس کن قنعا تکن اشکر الناس واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مؤمنا واحسن جوار من جاورک تکن مسلما واقل الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ تو پرہیزگاری کر (یعنے حرام سے بچ) سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگون کے لیے وہی چاہ جو اپنے لیے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمسایہ ہو اسے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور ہنسی کم کر اسلیے بہت ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تدبیر کے برابر کوئی عقلمندی نہین (یعنے اصلاح معاش اور معاد کے لیے محنت کرنا اور انجام ہر کام کا سوچنا) اور کوئی پرہیزگاری اسکی مثل نہین ہے کہ آدمی حرام سے باز رہے اور کوئی حسب اسکے برابر نہین ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہون **ف** حسب لوگون کے نزدیک تو یہ ہے کہ آدمی مالدار ہو لیکن فی الحقیقت ایسا نہین ہے خوش خلقی یہی حسب ہے پس بدخلق اور بدرو گو کتنا ہی مالدار ہو صاحب حسب نہین ہوسکتا **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسب المال والکرم التقوی سمرہ بن جندب سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب مال ہے اور کرم تقوی **ف** بعضون نے کہا حسب دولت کی شرافت کا نام ہے اور بعضون نے کہا مجد اور شرف آباؤ اجداد کی شرافت سے ہوتا ہے اور حسب اور کرم آدمی مین بالطبع ہوتا ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف کلمۃ وقال عثمان ایۃ لو اخذ الناس کلہم بہا لکفتہم قالوا یا رسول اللہ ایۃ ایۃ قال ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ایک کلمہ جانتا ہون یا ایک آیت جانتا ہون اگر سب آدمی اسپر عمل کرین تو کافی ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہے آپنے فرمایا یہ آیت ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنے جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اسکے لیے ایک راہ نکالدیگا (گندا وقات کی اور اسکی فکر دور کردیگا) **باب** الثناء الحسن لوگون کا تعریف کرنا **عن** ابی بکر بن ابی زہیر الثقفی عن ابیہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنباوۃ او البناوۃ قال والنباوۃ من الطائف قال یوشک ان تعرفوا اھل الجنۃ من اھل النار قالوا بم ذاک یا رسول اللہ قال بالثناء الحسن او الثناء السیئ انتم شہداء اللہ بعضکم علی بعض ابوبکر ثقفی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بناوہ یا نباوہ مین (یعنے بہ تقدیم باء علے النون یا بہ تقدیم نون علی الباء اور قاموس مین دوسرا قول مذکور ہے) جو ایک مقام ہے طائف مین آپنے فرمایا قریب ہے کہ تم جنت والون کو دوزخ والون سے تمیز کرلو گے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے اچھی سلمان

تعریف کرین وہ اسکے نزدیک بھی اچھا ہوگا اور جسکی برائی کرین وہ اسکے نزدیک بھی برا ہوگا مثل مشہور ہے زبان خلق نقارہ خدا تم اسکے گواہ ہو ایکدوسری پر **فائدہ** الحدیث سے مراد یہ ہے کہ مومنین صالحین اور خدا پرست متقی پرہیزگار لوگ جسکی تعریف کرین وہ عمدہ ہی ہوگا اور یہ ظاہر ہے اور یہ مراد نہین کہ فساق فجار تعریف کرین یا ہو کیونکہ فساق فجار اور اہل بدعت تو ہمیشہ اہل حق کی برائی کرتے ہین اور انکی دشمنی پر کمر باندھتے ہین چنانچہ دوسری روایت مین ہے کہ مومنین اللہ تعالے کے گواہ ہین زمین مین **مترجم** کہتا ہے شخص متقی اور پرہیزگار اور خدا ترس اور عادل اور منصف اور رحم دل غریب پرور متواضع منکسر المزاج ہوتا ہے اسکی لوگ ضرور تعریف کرنے لگتے ہین ہر چند تعصب مذہبی سے بعضے لوگ اسکو برا کہین لیکن اکثر لوگ اسکی مدح اور ثنا ہی کرتے ہین اور یہ بھی اسکی حالت حیات مین لیکن مرنیکے بعد تو سب تعریف کرتے ہین یہانتک کہ دشمن بھی اور یہ تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے سید علامہ مولانا ابو الطیب کو حالت حیات مین بعضے دین کے دشمن برا بھی کہتے تھے لیکن انکے وفات کے بعد دوست دشمن سب متفق اللفظ کہتے ہین کہ اب ایسا شخص جو امارت کے ساتھ ایسا خدا ترس اور علم دوست ہو ہرگز پیدا نہ ہوگا امام ہمام ابن تیمیہ کو اکثر اہل بدعت برا کہتے تھے جب انتقال فرمایا تو موافق اور مخالف سب روتے تھے اور کہتے تھے دنیا سے علم اوٹھ گیا اور زمانہ کو اور اہل زمانہ کو کیا کیجیے کہ سب مردہ پسند ہین اور مردہ دوست ہین تک کوئی فی کمال ان مین زندہ رہتا ہے خواہ کتنا ہی بڑے درجہ کا متبحر ہو اسکی قدر نہین کرتے اور مرنیکے بعد قدر و منزلت کرتے ہین ۔ قد یعمت ست بعد زوال ۔

عن کلثوم الخزاعی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ کیف لی ان اعلم اذا احسنت انی قد احسنت واذا اسات انی قد اسات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال جیرانک قد احسنت فقد احسنت واذا قالوا انک قد اسات فقد اسات کلثوم خزاعی کی روایت ہے آنحضرت صلعم پاس ایکشخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھکو کیونکر معلوم ہو جب مین نیک کام کرون کہ مین نیک کام کیا اور جب برا کام کرون تو برا کام کیا آپنے فرمایا جب تیرے پڑوسی ہمسایہ محلہ والے انجمنسے کہین تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہین برا کیا تو سمجھ لے کہ برا کام کیا ہے **عن** عبد اللہ قال قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف لی ان اعلم اذا احسنت واذا اسات قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتہم یقولون قد اسات فقد اسات ترجمہ وہی ہے اوپر گذرا **فائدہ** دنیا کیا ہے گویا چھلنی ایسی ہے کہ عمدہ چیز کو بری چیز سے دور کر دیتی ہے ممکن نہین کہ کوئی آدمی ایسا ہو اور خلق خدا اسکی مدح اور ثنا پر اتفاق کرے اور اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جن اگلے لوگون کی لاکھون کروڑون آدمی اب تک مدح اور ثنا کر رہے ہین وہ فی الواقع اچھے تھے اب کیسے کہ یزید پلید کی اور مروان کی اور حجاج کی کوئی تعریف نہین کرتا اور امام حسن علیہ السلام اور علی مرتضی اور سارے ائمہ اہلبیت کے لاکھون آدمی ثنا خوان ہین پس معلوم ہوا کہ واقعہ مین بھی یہ لوگ اچھے تھے اور یزید اور مروان اور حجاج برے تھے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ من ملأ اذنیہ من ثناء النار خیرا وہو یسمع واہل النار من ملأ اللہ اذنیہ من ثناء النار شرا وہو یسمع ابن عباس سے روایت ہے

ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت والا وہ شخص ہے جسکے کان بہر جاوین لوگون کی تعریف اور ثنا سے سنتے اور دوزخ والا وہ شخص ہے جسکے کان بہر جاوین لوگون کی بھلائی اور برائی سے سنتے سنتے (یعنی لوگ غائبانہ جسکی تعریف کرین وہ اچھا ہے اور غائبانہ جسکی برائی کرین وہ برا ہے لیکن ہونہار پر تعریف کرنیکا اعتبار نہین اکثر لوگ خوشامد کے لیے بری آدمی کی بھی تعریف کردیتے ہین پس آدمی کو چاہیے کہ پہلے وہ دیکھ لوگون کی گفتگو سنے کہ اپنے باب مین کیا کہتے ہین اگر لوگ کسی عادت کے شاکی ہون تو اس عادت کو دور کردیوے) **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَہُ الرَّجُلُ یَعْمَلُ الْعَمَلَ لِلّٰہِ فَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے عرض کیا ایک آدمی خالص خدا کے لیے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہین اس کام کیوجہ سے آپ نے فرمایا یہ نقد خوشخبری ہے مومن کے لیے (اور آخرت کی خوشخبری آگے ہے) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَعْمَلُ الْعَمَلَ فَیَطَّلِعُ عَلَیْہِ فَیُعْجِبُنِیْ قَالَ لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَۃِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ مین ایک عمل کرتا ہون وہ مجھے اچھا لگتا ہے اسطرح سے کہ لوگ اسکو سنکر میری تعریف کرتے ہین (لیکن مینے اس عمل کو خالص خدا کے لیے کیا تھا نہ دکھلانے کے لیے نہ لوگون کی مدح اور ثنا کے لیے پر لوگون نے بغیر میری نیت اور قصد کے خود بخود میری تعریف کی اور وہ مجھکو اچھی لگی) آپ نے فرمایا تجھکو دوہرا ثواب ملیگا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا اسلیے کہ تو نے خالص خدا کے لیے کیا تھا اور تیری نیت لوگون کو خبر کرنے کی نہ تھی لیکن خود بخود وہ مشہور ہوگیا اور دوسرے علانیہ عمل کرنے کا **بَابُ النِّیَّۃِ** باب نیت کے بیان مین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی وَھُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ عمر رضی سے روایت ہے وہ لوگون کو خطبہ سنا رہے تھے تو کہا کہ مین نے سنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر ایک عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے (یا ہر ایک عمل کی صحت نیت پر موقوف ہے جیسے وضو اور نماز وغیرہ کہ نیت انمین فرض ہے) اور ہر ایک آدمی کو وہی ہے جسکی وہ نیت کرے پھر جسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف ہوگی اور جسکی ہجرت دنیا کمانے کی نیت سے ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی تو اسکی ہجرت انہی چیزون کی طرف ہوگی **ف** اور اللہ و رسول کیطرف ہجرت کرنیکا اسکو ثواب حاصل نہ ہوگا یہ حدیث نہایت صحیح اور قوی اور مشہور ہے اور فقہا نے اس سے صدہا مسائل نکالے ہین اور وہ ایک بڑی اصل ہے دین کی اصلون مین سے اور امام بخاری اپنے شروع

صحیح مین اسی حدیث کو پہلے لائے ہین اور تفصیل اسحدیث کی فتح الباری مین ہے عَنْ اَبِی کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کَمَثَلِ اَرْبَعَۃِ نَفَرٍ رَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا وَعِلْمًا فَھُوَ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ فِیْ مَالِہٖ یُنْفِقُہٗ فِیْ حَقِّہٖ وَرَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَمْ یُؤْتِہٖ مَالًا فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ ھٰذَا عَمِلْتُ فِیْہِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُمَا فِی الْاَجْرِ سَوَاءٌ وَرَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَمْ یُؤْتِہٖ عِلْمًا فَھُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِہٖ یُنْفِقُہٗ فِیْ غَیْرِ حَقٍّ وَرَجُلٍ لَمْ یُؤْتِہِ اللّٰہُ عِلْمًا وَلَا مَالًا فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ مَالِ ھٰذَا عَمِلْتُ فِیْہِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُمَا فِی الْوِزْرِ سَوَاءٌ ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے لوگون کی مثال چار شخصون کیطرح ہے ایک تو وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے مال اور علم دیا وہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا ہے اپنے مال مین اور اسکو خرچ کرتا ہے اپنے حق مین دوسرا وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے علم دیا لیکن مال نہین دیا وہ کہتا ہے اگر مجھکو مال ملتا تو مین پہلے شخص کیطرح اس مین عمل کرتا آپنے فرمایا یہ دونون شخص برابر ہین ثواب مین (کیونکہ دوسرے کی نیت بھی عمل کی ہے بلکہ ایک حدیث مین ہے کہ مومن کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے) تیسرا وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا لیکن علم نہین دیا وہ اپنے مال مین خبط کرتا ہے اسکو ناحق مین صرف کرتا ہے (اگاہی بجانے اسراف اور فضول خرچی مین) چوتھے وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے نہ علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین تیسرے شخص کیطرح اسکو خرچتا (ناحق اور اسراف مین) آپنے فرمایا یہ دونو عذاب مین برابر ہین **ف** یہ بظاہر مخالف ہے اسحدیث کے کہ اللہ تعالی نے میری امت کو دل کا وسوسہ معاف کردیا جبتک اسپر عمل نہ کرے یا بات سے نہ نکالے اور جواب یہ ہے کہ وسوسے سے مراد وہ خیال ہے جو دل مین آوے اور چلا جاوے جیسے بہتے پانی پر انگلی سے خط کھینچا گیا لیکن جو وسوسہ دل مین جم جاوے اور اعتقاد کی طرح ہو جاوے اسپر مواخذہ ہوگا اسلیے کہ وہ نفس کی صفت ہو گیا اور تحقیق اسکی ہمنے المعلم ترجمہ صحیح مسلم مین کی ہے عَنِ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ یَعْنِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ النَّاسَ عَلٰی نِیَاتِھِمْ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون کا حشر انکی نیتون پر ہوگا **ف** اگرچہ بری اور فاسق جماعت کے ساتھ اسپر بھی دنیا کا عذاب آجاوے لیکن آخرت مین ہر شخص اپنی نیت پر اٹھیگا جیسے اوپر ایک طویل حدیث مین گذرا صفحہ ۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ جابر سے بھی ایسے ہی ہے

باب الْاَمَلِ وَالْاَجَلِ انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ وَسْطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ خُطُوْطًا اِلٰی جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِیْ وَسْطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ الْخَطُّ الْاَوْسَطُ وَھٰذِہِ الْخُطُوْطُ اِلَی الْجَنْبِ

الاعراض تنهشه او تنهسه من كل مكان فان اخطأه هذا اصابه هذا والخط المربع الاجل والخط الخارج الامل عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ مین ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونون طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا (جو مربع سے باہر نکل گیا) (اسکی صورت یہ ہے ) پھر آپنے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے انہون نے کہا اللہ تعالی اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اسکے دونون طرف (باریک باریک) خط ہین یہ بیماریان اور آفتین ہین جو ہمیشہ اسکو کاٹتی اور ڈستی رہتی ہین ہر طرف سے (اور اکثر انہی مین مرجاتا ہے اور عمر طبعی تک نہین پہونچتا) اگر ایک آفت سے بچا تو دوسری آفت مین مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اسکو گھیرے ہوئے ہین (یعنے مربع کی لکیرین) یہ اسکی عمر ہے (کہ اس سے باہر نہین نکل سکتا) اور وہ جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا ہے وہ اسکی آرزو ہے **ف** اپنی عمر سے زیادہ آدمی آرزو کرتا ہے اور ایسے ایسے بندوبست کرتا ہے اور عمارات بناتا ہے جنکی تمام ہونے سے پہلے اسکی عمر گذر جاتی ہے **عن** انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ابن آدم وهذا اجله عند قفاه وبسط يده امامه ثم قال وثمة اجله انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اسکی عمر ہے اپنی گدی کے پاس ہاتھ رکھا اپنا ہاتھ آگے پھیلایا اور فرمایا یہانتک اسکی آرزو بڑھی ہوئی ہے **ف** مطلب حدیث کا یہ ہے کہ پہلے آپنے قد آدم تک اشارہ کیا کہ یہ آدمی ہے پھر ذرا کم کرکے بتلایا کہ یہ اسکی عمر ہے پھر اس سے بڑھا کر بتلایا کہ یہ آرزو ہے یعنی آرزو اسکی عمر سے بہت بڑھی ہوئی ہے **عن** ابی هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلب الشيخ شاب في حبتين في حب الحياة وكثرة المال ابوہریرہ سے روایت ہے بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزون کی محبت مین ایک تو زندگی کی محبت مین دوسرے مال کی محبت مین **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهرم ابن آدم ويشب منه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزین اسمین جوان ہوتی جاتی ہین ایک تو مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو ان لابن آدم واديين من مال لاحب ان يكون معهما ثالث ولا يملا نفسه الا التراب ويتوب الله على من تاب ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے پاس دو وادی بھر کر مال ہو (یعنے دو راہین بھر کر جو پہاڑون کے بیچ مین ہوتی ہین) البتہ اسکو خواہش ہوگی کہ ایک وادی مال کی اور ہو اور اسکے نفس کو کوئی چیز بھر نیوالی نہین سوا مٹی کے (یعنے قبر کے جب قبر مین جاویگا تو دل بھر جاویگا (ساری خواہشین دنیا کی مٹ جاوینگی) اور اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے اسکو بچا لیتا ہے (دنیا کی محبت اور حرص سے) **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعمار امتي ما بين

السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے لیکر ستر تک ہونگی اور ان مین کم لوگ ایسے ہونگے جو ستر سے تجاوز کرین ف اب حساب کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ فی لاکھ ایک آدمی اسی برس کی عمر تک پہونچا ہے اور فی کروڑ ایک آدمی سو برس کی عمر تک پہونچتا ہے اور اوسط عمر انسان کی ۳۵ سال کی رکھی گئی ہے بھلا اتنی تھوڑی سی مدت کے لیے یہ جھگڑے اور قصہ کرنا چار دن کی زندگی اور ہزارون برس کا بندوبست نری حماقت ہی حماقت ہے ذرا آنکھ کھول اور غور کر اگر تیری آنکھ کھلجاوے تو رات دن ذکر الٰہی اور عزلت اور گوشہ نشینی مین گذارے گا اور صرف ضرورت کے موافق دنیا پر قناعت کریگا

باب الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ نیک کام کو ہمیشہ کرنا اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَكَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا حضرت ام المومنین بی بی ام سلمہ سے روایت ہے قسم اسکی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیگیا (دنیا سے) آپنے انتقال نہین فرمایا یہانتک کہ آپ اکثر نماز بیٹھکر ادا کرتے (نوافل وغیرہ) اور آپکو بہت پسندیدہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو ف جو عمل ہمیشہ کیا جاوے وہی بہت ہوجاتا ہے اگرچہ روز تھوڑا ہی ہو اور کیا جاوے اور جو بہت کیا جاوے لیکن ہمیشہ نہ ہو وہ تھوڑا ہی رہتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تُذْكَرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا قَالَتْ وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے پوچھا یہ کون عورت ہے مین نے عرض کیا فلانی عورت ہے رات کو نہین سوتی (اسکی نماز کا ذکر کرنے لگین کہ رات بھر نماز مین گذارتی ہے سوتی نہین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہ ایسا عمل کرو جسکی طاقت رکھو (اسکی نباہنے کی اور ہمیشہ کرنے کی) کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہین تھکیگا ثواب دینے سے تم ہی تھک جاؤگے عمل کرنے سے حضرت عائشہ نے کہا آپ کو وہ عمل بہت پسند تھا جسکو آدمی ہمیشہ کرے **عَنْ** حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ الْعَيْنِ فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ قَالَ فَذَكَرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ نَافَقْتُ نَافَقْتُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّا لَنَفْعَلُهُ فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَعَلَى طُرُقِكُمْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً

حنظلہ کاتب سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپنے جنت اور دوزخ کا بیان کیا گویا ہم انکو دیکھنے لگے پھر میں اپنے گھر والوں اور بچوں کے پاس گیا اور ہنسا اور کھیلا بعد اسکے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلے تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور ابوبکر صدیق سے ملا میں نے کہا میں تو منافق ہوگیا منافق ہوگیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہوگیا صحابہ اسکو نفاق سمجھے انکی شان بہت عالی تھی) ابوبکر صدیق نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حنظلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اے حنظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہاری بچھونوں پر یا راستوں میں اے حنظلہ ایک ساعت ایسی ہے دوسری ایسی ہے ف آدمی کے لیے ایک ساعت حضور کی ہوتی ہے جس میں توجہ الی اللہ میں آدمی غرق ہوتا ہے دوسری ساعت غیبت کی ہوتی ہے جب اپنے بال بچوں یا دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے انبیا اور اولیا کی بھی یہی حالت ہوتی ہے صرف فرق یہ ہے کہ انکی اکثر اوقات حضور میں گذرتے ہیں اور غیبت میں کم اور عوام کی اکثر اوقات غیبت میں گذرتے ہیں بالجملہ تجلی دائمی کا کوئی قائل نہیں ہوا اور یہ میں خدا کی مصلحت ہے ورنہ دنیا کے اکثر کام بند ہو جاویں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں فرق نہ رہے اور حضرت مجدد رح نے تمام اگلے صوفیہ کے خلاف تجلی دائمی کو ثابت کیا ہے لیکن وہ بھی احوال کے فرق اور تفاوت کے قائل ہیں اصوب میں نزاع لفظی ہوگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ خَیْرَ الْعَمَلِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو اسلیے کہ بہتر وہی عمل ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی رَجُلٍ یُصَلِّیْ عَلٰی صَخْرَةٍ فَاَتَاهَا نَاحِیَةً مَكَثَ مَلِیًّا ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ یُصَلِّیْ عَلٰی حَالِهٖ فَقَامَ فَجَمَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْكُمْ بِالْقَصْدِ ثَلٰثًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جو ایک چٹان پر پتھر کے نماز پڑھ رہا تھا پھر آپ مکہ کے کسی طرف گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹکر آئے تو دیکھا وہ شخص اسحال پر نماز پڑھ رہا ہے آپ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا اے لوگو تم لازم کرلو اپنے اوپر میانہ روی کو اسلیے کہ اللہ تعالی نہیں چڑھتا ثواب دینے سے تم ہی چڑھ جاتے ہو عمل کرنے سے ف اسحدیث سے بعضوں نے انکار کیا ہے سخت مجاہدہ اور ریاضت کا جیسے صوفیہ اوائل میں کرتے ہیں اور یہ کہا ہے کہ متابعت سنت کی بہتر ہے یعنی اسیقدر نماز اور روزہ اور وظائف پر مداومت کرنا جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور منقول ہیں اور اس میں شک نہیں کہ سنت کی پیروی ہر حال میں بہتر اور باعث برکت اور نور ہے

مگر ابتدائی حال مین نفس کی قوت اور شوکت توڑنے کے لیے سخت مجاہدہ سے بہتر کوئی تدبیر نہین اور یہ خلاف سنت نہین ہے کیونکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت سے پہلے جبل نور مین سخت مجاہدہ اور چلہ کیا تھا اور ایک مدت تک آپ غار مین رہا کرتے بستی سے دور اور لوگون سے نفور البتہ جب بقدر درست ہوجاوے اور شرارت اور سرکشی چھوڑدی اسوقت اعتدال کی رعایت رکھی اور بہتر طریقہ وہی ہے جو اوراد اور وظائف اور نوافل آنحضرت صلعم سے منقول ہین اونہی پر قناعت کرے اور اہل وعیال اور دوستون اور عزیزون کے ساتھ بھی مشغول رہے جیسے آنحضرت صلعم کرتے تھے **باب** ذِکْرِ الذُّنُوْبِ گناہون کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا کُنَّا نَعْمَلُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُؤَاخَذْ بِمَا کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَنْ اَسَاءَ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمسے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہمنے جاہلیت کے زمانہ مین کیے آپنے فرمایا جس نے اسلام کے زمانہ مین نیک کام کیے (یعنے دل سے مسلمان ہوا ارکان اسلام ادا کیے) اسکو جاہلیت کے عملون کا مواخذہ نہ ہوگا دوسری حدیث مین ہے کہ اسلام گرادیتا ہے ان سب گناہون کو جو حالت کفر مین کیے تھے) اور جس نے برا کیا (دل سے ایمان نہ لایا) اس سے اول اور آخر دونو اعمال کا مواخذہ ہوگا (کیونکہ وہ گویا کفر پر برابر قائم رہا اور اسکا اسلام صرف زبان سے کافی نہ ہوگا) **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِیَّاکِ وَمُحَقِّرَاتِ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ لَھَا مِنَ اللّٰہِ طَالِبًا ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تو ان گناہون سے بچی رہ جنکو حقیر جانتے ہین اسلیے کہ اسکا بھی اللہ جل جلالہ کے یہان مواخذہ کرنیوالا مطلب ہے کہ آدمی صغیرہ گناہ سے بھی بچتا رہے کیونکہ حساب مین وہ بھی لکھا جاویگا) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِہٖ فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہٗ فَاِنْ زَادَ زَادَتْ فَذٰلِکَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے تو اسکے دل مین ایک سیاہ نکتا ہوجاتا ہے پھر اگر توبہ کرے اور آیندہ کے لیے اس سے باز آوے اور استغفار کرے تو اسکا دل چمک کر صاف ہوجاتا ہے (یہ دھبہ (داغ) دور ہوجاتا ہے) اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ ٹیکا بڑھتا جاتا ہے (یہانتک کہ سارا دل کالا ہوجاتا ہے) اور ران سے یہی مراد ہے اس آیت مین کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون (یعنے گناہ سے ڈر جاتا رہنا اور اسکی عادت ہوجانا) **عَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ لَاَعْلَمَنَّ اَقْوَامًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِحَسَنَاتٍ اَمْثَالِ جِبَالِ تِھَامَۃَ بِیْضًا فَیَجْعَلُھَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا قَالَ ثَوْبَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھُمْ لَنَا جَلِّھْھُمْ لَنَا اَنْ لَّا نَکُوْنَ مِنْھُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ اَمَا اِنَّھُمْ اِخْوَانُکُمْ وَمِنْ جِلْدَتِکُمْ وَیَاْخُذُوْنَ مِنَ اللَّیْلِ کَمَا تَاْخُذُوْنَ وَلٰکِنَّھُمْ اَقْوَامٌ اِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰہِ تَھَ

انتھکوھا تو بان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ (وہ ملک جس میں مکہ اور مدینہ ہے) کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لیکر آوینگے لیکن اللہ تعالیٰ انکو اس غبار کیطرح کردیگا جو اڑجاتا ہے ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کردیجیے اور کھولکر بیان فرمایئے (تاکہ ہم ان سے بچیں) تاکہ ہم ان لوگوں میں نہ ہوں نہ جانکر آپنے فرمایا تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسیطرح عبادت کرینگے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کرینگے کہ جب اکیلے ہونگے تو حرام کاموں کا ارتکاب کرینگے (اور لوگوں کے سامنے انکی شرم سے باز رہینگے) اللہ تعالیٰ کا ڈر انکے دلوں میں نہوگا **عن** ابی ھریرۃ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اکثر ما یدخل الجنۃ قال التقوی وحسن الخلق وسئل ما اکثر ما یدخل النار قال الاجوفان الفم والفرج ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں جاوینگے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنیکی وجہ سے اور حسن خلق سے اور پوچھا گیا کہ اکثر کس چیز کیوجہ سے دوزخ میں جاوینگے آپنے فرمایا منہ اور شرمگاہ کیوجہ سے (منہ سے بری باتیں نکالینگے اور شرمگاہ سے حرام کرینگے) **باب** ذکر التوبۃ توبہ کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل افرح بتوبۃ احدکم منہ بضالتہ اذا وجدھا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل تم میں سے کسیکی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گمی ہوئی چیز کے پانیسے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو اخطاتم حتی تبلغ خطایاکم السماء ثم تبتم لتاب علیکم ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہونچ جاویں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تمکو معاف کردیوے (اسقدر اسکی رحمت وسیع ہے مگر یہ شرط ہے کہ توبہ صدق دل سے ہو تذلل اور انکسار کے ساتھ رو رو کر اپنے مالک سے گناہوں کی معافی مانگے تو ضرور اسکی رحمت جوش میں آویگی **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ افرح بتوبۃ عبدہ من رجل اضل راحلتہ بفلاۃ من الارض فالتمسھا حتی اذا اعیی تجنی بثوبہ فبینا ھو کذلک اذ سمع وجبۃ الراحلۃ حیث نقدھا فکشف الثوب عن وجھہ فاذا ھو براحلتہ ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسکا اونٹ ایک بے آب و دانہ جنگل میں کھوجاوے وہ اسکو ڈھونڈتا رہے یہانتک کہ تنگ کر اپنا کپڑا اوڑھ لیوے (اور پڑجاوے یہ سمجھکر کہ اب مرنے میں کوئی شک نہیں کھانا پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں) اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے مونہہ پر سے اوٹھا کر دیکھے تو اسکا اونٹ آتا ہو **عن** ابی عبیدۃ بن عبداللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارے آدمی گنہگار ہیں اور بہتر گنہگار وہ ہیں جو بہت توبہ کرتے ہیں **عن** ابن معقل قال دخلت مع ابی علی عبداللہ فسمعتہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الندم توبۃ فقال لہ ابی انت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الندم توبۃ قال نعم ابو معقل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ پاس گیا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ندامت یعنی گناہ سے شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے میرے باپ نے کہا تم نے یہ آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے انہوں نے کہا ہاں **عن** عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل لیقبل توبۃ عبد مالم یغرغر عبداللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جبتک اسکی جان حلق میں نہ آوے اسکے بعد پھر قبول نہیں ہے کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خاص ہے لیکن اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں **عن** ابن مسعود ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انہ اصاب من امراۃ قبلۃ فجعل یسال عن کفارتھا فلم یقل لہ شیئا فانزل اللہ عز وجل اقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیات ذلک ذکری للذکرین فقال الرجل یا رسول اللہ الی ھذہ فقال ھی لمن عمل بھا من امتی ابن مسعود سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ایک اجنبی عورت کو بوسہ دیا وہ اسکا کفارہ پوچھنے لگا آپ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل اخیر تک یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لیے ہے یعنے نماز سے میرا گناہ معاف ہوا آپنے فرمایا نہیں جو کوئی میری امت میں سے اسپر عمل کرے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ فقال اذا انا مت فاحرقونی ثم اسحقونی ثم ذروونی فی الریح فی البحر فواللہ لان قدر علی ربی لیعذبنی عذابا ما عذبہ احدا قال ففعلوا بہ ذلک فقال للارض ادی ما اخذت فاذا ھو قائم فقال لہ ما حملک علی ما صنعت قال خشیتک او مخافتک یا رب فغفر لہ لذلک قال الزھری وحدثنی حمید بن عبدالرحمان عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت امراۃ النار فی ھرۃ ربطتھا فلا ھی اطعمتھا ولا ھی ارسلتھا تاکل من خشاش الارض حتی ماتت قال الزھری لئلا ینکل رجل ولا ییاس رجل ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے گناہ کیا جب اسکی موت آن

بہو بیٹی نے اپنے بیٹوں کو یہہ وصیت کی جب میں مرجاؤں مجھکو جلانا پھر پیسنا پھر زور کی ہوا میں میری خاک سمندر میں ڈالدینا تاکہ کچھ ہوا میں اوڑجاوے کچھ سمندر میں پہنچ جاوے اسلیے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھکو پکڑ پاویگا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب کسی کو نہیں کیا خیر سکے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہے اس شخص کے اجزا میں سے اوہ حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص سامنے کھڑا ہوا اپنے مالک کے مالک نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا اے میرے داتا تیرے ڈر سے آخر مالک نے اسکو بخشدیا۔ زہری نے کہا (جو اسکا راوی ہے) مجھ سے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمن نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کیوجہ سے جسکو اس نے باندھ رکھا تھا نہ اسکو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی یہانتک کہ مرگئی زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی آدمی کو اپنے اعمال پر بھروسا نہ کرنا چاہیے کہ ضرور ہم جنت میں جاوینگے اور نہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہیے

فائدہ بلکہ امید اور ڈر دونوں کے بیچ میں رہنا چاہیے۔ اس ڈیہ بیا نے جو بلی کو بھوکا مار ڈالا اسکی وجہ سے جہنم میں گئی ہمارے زمانہ میں افضل الملک حاکم چترال نے اپنے بھتیجے کو جو ایک سال کا شیر خوار لڑکا تھا بھوکوں مار ڈالا اسکی اتا کو منع کردیا کہ دودھ نہ پلاوے یہانتک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا اس بے رحمی کا بھی کچھ ٹھکانا ہے ضرور افضل الملک جہنم میں گیا ہوگا اور دنیا میں اسپر یہ عذاب آیا کہ دو ماہ بھی سلطنت کرنے نہ پایا اسکا چچا شیر افضل افغانستان سے آیا اور اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آدمی مرتے ہی یا جنت میں جاتا ہے یا دوزخ میں **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَسَلُوْنِی الْمَغْفِرَۃَ فَاَغْفِرَ لَکُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ بِقُدْرَتِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَکُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَسَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَلَوْ اَنَّ حَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَاَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا کَانُوْا عَلٰی قَلْبِ اَتْقٰی عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ لَمْ یَزِدْ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا کَانُوْا عَلٰی قَلْبِ اَشْقٰی عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ لَمْ یَنْقُصْ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ حَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَاَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْھُمْ مَا سَاَلَ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِشَفَۃِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْھَا اِبْرَۃً ثُمَّ نَزَعَھَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ عَطَائِیْ کَلَامٌ اِذَا اَرَدْتُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ابوذر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو مگر جسکو میں بخشدوں سو تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمکو بخشدونگا اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشنے کی طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کیوجہ سے

تو مین اسکو بخشدون گا ف ای ہمارے مالک صاحب بخشنے کو تو کیا تجھ کو تو ایسی قدرت ہے کہ تمام جہان کے گنہگارون کو ایک آن مین بخشدیوے اور انکا مرتبہ بڑے عابد زاہدون سے بڑہادے اور تمام جہان کے عابد زاہدون کو دوزخ مین ڈالدیوے غرض تو جو چاہے وہ کرسکتا ہے ساری جہان مین کسی کی مجال نہین کہ تیرے حکم مین ذرا بھی چون وچرا کرسکے ہم یہ سمجھ کر تجھ سے اپنے گناہون کی مغفرت چاہتے ہین رحم کر ہمپر اور بخشدے ہمکو سوا تیرے کسی مین بخشنے کی طاقت نہین ف ای میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین راہ بتلاؤن تو مجھ سے راہ کی ہدایت مانگو مین تمکو راہ بتلاؤن گا اور تم سب محتاج ہو مگر جسکو مین مالدار کرون تو مجھ سے مانگو مین تمکو روزی دونگا اور اگر تم مین جو زندہ ہین جو مرچکے ہین اگلے اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک (یعنے شجر وحجر اگر یہ بھی سب انسان ہوجاوین) اور سب ملکر اس بندے کیطرح ہوجاوین جو میرے سب بندون مین زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے (مثلاً سب حضرت محمد صلعم کی طرح یا حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کیطرح ہوجاوین اور کسی برگزیدہ بندہ کیطرح) تو میری سلطنت مین ایک پرشہ (مچھر کے پر بازو) کی برابر زیادہ نہوگا (جو میری سلطنت ہے ویسی ہی ہیگی یہ نہوگا کہ ان کروڑون اربون سنکھون مہاسنکھون کے مطیع اور تابعدار ہونے سے کچھ میری قوت اور طاقت بہ نسبت سابق کے زیادہ ہوجاوی) اور اگر یہ سب ملکر اس بندے کیطرح ہوجاوین جو انتہا کا بدبخت (شقی) ہے میرے بندون مین (مثلاً شیطان فرعون نمرود ہامان کیطرح ہوجاوین) تو میری سلطنت مین ایک پرشہ مچھر کے بازو برابر کمی نہین ہوسکتی (یہ نہین ہوسکتا ان سنکھون مہاسنکھون کی مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سے میری سلطنت مین بہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فتور اور ضعف آوے) اور اگر تم مین سے جو زندہ ہین جو مرچکے ہین اگلے پچھلے دریائی اور صحرائی یا تر وخشک سب ملکر جہانتک انکی آرزو پہونچے (جہانتک خیال ان کا بلند پروازی کرسکے) عجب سے مانگین (اور مین ان سب کی مرادین پوری کردون) تو میرے خزانہ دولت مین سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اسقدر کہ جیسے کوئی تم مین سے سمندر کے کنارے پر گذرے اور اس مین ایک سوئی ڈبودی پھر اسکو نکال لیوے (یہ بھی مثال کے لیے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا خزانہ اسقدر بھی کم نہ ہوگا کیونکہ اسکا خزانہ بے انتہا ہے اور سمندر کی انتہا ہے) اسکی وجہ یہ ہے کہ مین سخی ہون اور میرا دینا صرف کہدینا ہے جہان مین جسنے کوئی بات چاہی اس سے کہتا ہون ہوجا وہ ہوجاتی ہے ف جب یہ قدرت اور یہ طاقت اور یہ وسعت ہے تو اب کیا شبہ رہا کہ ادنیٰ جنتی کی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی دس دنیا کیا ہر جنتی کو وہ کروڑ دنیا کے برابر دی سکتا ہے صرف اسکے حکم کی دیر ہے اس حدیث سے فارسیون یعنے مجوس کا اعتقاد باطل ہوا کہ اہرمن یعنے شیطان اللہ تعالیٰ کا مقابل ہنگیا ہے اور معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے اس سے عاجز ہوکر دنیا اسکے سپرد کردی ہے وہ جسکو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچتا ہے لاحول ولاقوۃ

اہرمن یعنی شیطان کا کیا وجود ہے اگر سنکھون مہاسنکھون اہرمن اور شیطان ملکر بڑی زور و قوت سے ہمارے مالک صاحب کا مقابلہ کرین تو وہ ایک کلمہ مین سب کو خاک سیاہ بنا دے اور سب کو فنا کردے غرض اسکے سامنے کسیکا وجود نہین اللہ ہی اللہ اللہ ہی اللہ **باب** ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ موت کا بیان اور اسکے واسطے تیار رہنا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتون کو مٹنے والی موت کا اکثر ذکر کیا کرو **ف** موت کی یاد سے دنیا کی بے ثباتی ذہن مین جمتے ہی آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے یہی فائدہ قبرون کی زیارت مین بھی ہے اور موت کو لذتون کی مٹنے والی کہا یعنے دنیا کی جسمانی لذتین مٹ دیتی ہے مثلاً مال کی لذت عہدہ اور حکومت کی لذت اولاد کی لذت اور یہ مطلب نہین ہے کہ موت سے بالکل لذتین جاتی رہتی ہین بلکہ موت کے بعد اچھے لوگون کو تو وہ لذائذ حاصل ہوتے ہین کہ دنیا کی لذات کی کچھ حقیقت نہین ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ مومنین کے ارواح جنت کی میوے کھاتے پیتے ہین مگر یہ لذات دوسری طرح کے جسمانی اور روحانی ہین اور دنیا کی لذات صرف جسمانی اور حلال کے اور جنت اور دنیا کے میوے صرف نام مین مشترک ہین اور حقیقت بالکل جداگانہ ہے بعضی ظاہر بین اسکا انکار کرتے ہین لیکن عنقریب انکو تصدیق ہوجاویگی اور مترجم نے جناب امام حسن علیہ السلام کے ساتھہ برزخ مین کھانا کھایا ہے امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اہل برزخ کھاتی ہین اور پیتے ہین اور ملاقات کرتے ہین اور باتین کرتے ہین اور خوش رہتے ہین واللہ اعلم **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قَالَ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْيَسُ قَالَ اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَاَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهٗ اِسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الْاَكْيَاسُ ابن عمر سے روایت ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھا اتنے مین ایک مرد انصاری آپکے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مومن افضل ہے مومنون مین آپنے فرمایا جسکے اخلاق اچھے ہون پھر اس نے پوچھا کونسا دانا ہے ان مین (زیادہ عقلمند) آپنے فرمایا جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لیے اچھی طرح تیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے **عن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مسخر کرلیوے (یعنی رام اور تابعدار اچھی بات کی سوا بری بات کی خواہش ہی نہ کرے) اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلا (وہ گویا اپنے نفس سے ہار گیا) پھر اللہ جل جلالہ

پر آرزو مین لگا دی (کہ وہ بخشنے والا ہی گناہ کرتے ہین تو کیا کرو جیسے فساق اور فجار اور ملحد فقیر کہا کرتے ہین) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَھُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ انس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پاس گئے وہ مر رہا تھا آپنے فرمایا کیا حال ہے وہ بولا مین اللہ سے امید رکھتا ہون مغفرت کی یا رسول اللہ لیکن اپنے گناہون سے ڈرتا بھی ہون آپ نے فرمایا یہ دو باتین اسوقت مین جس بندے کے دلمین جمع ہون (یعنے خوف و رجا) تو اللہ تعالی اسکو وہ دیگا جو اسکو امید ہوگی اور جس سے وہ ڈرتا ہے (عذاب سے) اسکو محفوظ رکھیگا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَھَا حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی یُنْتَھٰی بِھَا اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْھَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ قَالَ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٌ فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَلَا یُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّھَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَیُرْسَلُ بِھَا مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ ابوہریرہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے پاس فرشتے آتے ہین (یعنے مرنیکے قریب) اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو اُس سے کہتے ہین نکل اے پاک جان جو پاک بدن مین تھی نکل جا تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور ایسے مالک سے جو تیرے اوپر غصہ نہین ہے (بلکہ مہربان ہے سبحان اللہ روح صدای پر عاشق ہے یہ نغمہ سنتے ہی بدن کو چھوڑ چھاڑ نکل آتی ہے) برابر اُس سے یہی کہتے رہتے ہین (گویا فرشتے یہ نغمہ گاتے رہتے ہین صدقہ ای مالک تجھ پر سے ہماری کروڑ جانین تیری یاد فرمانے پر تصدق ہین الہیٰ تک کہ جان بدن سے نکلجاتی ہے پھر فرشتے اُسکو آسمان کیطرف چڑھائے جاتے ہین آسمان کا دروازہ کھلتا ہے وہان کے فرشتے پوچھتے ہین کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہین (جو روح کے ساتھ ہوتے ہین) فلان شخص ہے وہ کہتے ہین مرحبا ہے پاک نفس کو جو پاک بدن مین تھا اندر آنے کے ساتھ اور خوش ہو جا اللہ

کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس ملک سے جو تجھ پر غصہ نہین ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہی (یعنی آسمان پر) یہانتک کہ روح اُس آسمان تک پہونچتی ہے جہان اللہ عزوجل (ہمارا مالک صاحب) ہی (یعنے عرش کے پاس) اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہین (یعنے جمدوت جو روح قبض کرنے آتے ہین) اے ناپاک نفس جو ناپاک بدن مین تھا نکل برائی کے ساتھہ اور خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ اور اسکی شکل کی اور چیزون سے پھر اُس سے یہی کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلجاتا ہے (یعنی نفس) پھر اُسکو چڑہاتے ہین آسمان کیطرف وہان کا دروازہ نہین کہلتا وہان کے فرشتے پوچھتے ہین کون ہی یہ فرشتے کہتے ہین فلان شخص ہے وہ کہتے ہین مرحبا نہین ہے اس ناپاک نفس کے لیے جو ناپاک بدن مین تھا لوٹ جا برائی کے ساتھہ تیرے لیے آسمان کے دروازے نہین کہلینگے آخر اسکو چھوڑ دیتے ہین آسمان پر سے وہ قبر کے پاس آجاتی ہے (اور وہان عذاب مین مبتلا رہتی ہے یا اللہ بچا) ف اس حدیث سے اللہ سبحانہ وتعالی کا آسمان پر ہونا ثابت ہی اور جو لوگ شیطنت سے اسکا انکار کرتے ہین اور اہلحدیث اور اہل حق کو مشبہ اور مجسمہ کہتے ہین انکی رد ہی اللہ تبارک وتعالی تک جا سکیگی اور پہلے ہی آسمان سے لوٹائی جاویگی نہین تو برے اعتقاد سے توبہ کرین اور اللہ جل جلالہ کا عرش پر ہونا مان لین عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان اجل احدکم بارض او نبتہ الیہا الحاجۃ فاذا بلغ اقصی اثرہ قبضہ اللہ سبحانہ فتقول الارض یوم القیامۃ ربت ھذا ما استودعتنی عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکی موت کسی زمین مین ہوتی ہے (یعنے وہان کی مٹی ہوتی ہے) تو وہان جانیکی حاجت پڑتی ہے جب اپنے انتہا کے مقام تک پہونچ جاتا ہے تو اللہ تعالی اُسکی روح قبض کرتا ہے اور قیامت کے دن وہان کی زمین کہیگی اے مالک یہ تیری امانت ہی ف یعنی اسکے جسم کے اجزا حاضر کردیگی یہان ایک اشکال ہوتا ہے وہ یہ کہ انسان کا جب حشر ہوگا تو اُسکے کونسے اجزا اعادہ کیے جاوینگے آیا وہ اجزا جو وفات کیوقت تھے یا وہ اجزا جو ولادت کے وقت تھے یا وہ اجزا جو وفات کی بیماری سے پہلے تھے اول صورت مین لازم آتا ہے کہ انسان حشر مین نہایت ضعیف نحیف مردکی شکل مین اوٹھے کیونکہ وفات کے وقت اکثر لوگون کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ بیماری سے گل گل کر پوست استخوان رہجاتے ہین اور دوسری صورت مین لازم آتا ہے کہ انسان کا حشر نہایت چھوٹے بچہ کی صورت مین ہو جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتیوقت ہوتا ہے حالانکہ یہ خلاف پڑتا ہے دوسری حدیث کے تیسری صورت مین لازم آتا ہے کہ انسان کا حشر اوسی عمر اور اسی حالت مین ہو جیسا وفات کے قریب تھا تو کوئی بوڑہا ہوگا بڑی ڈاڑہی والا اور کوئی بچہ ہوگا کوئی جوان ہوگا بے ریش اور تینون صورتون مین جو اشکال لازم آتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے

تو اسکے بدن کے اجزا گل سڑکر مٹی مین شریک ہوجاتے ہین گو بعض انسانون کے جیسے انبیا اور شہدا کے بدن مین اجزا نہ گلین یا بعضون کی زمین کی خاصیت کیوجہ سے مدت مین گلین لیکن اکثر گل سڑکر خاک ہوجاتے ہین پھر یہ خاک نباتات مین شریک ہوتی ہے ان نباتات کو دوسرے حیوانات کھاجاتے ہین ان حیوانون کو پھر دوسرے انسان کھاجاتے ہین ہمیشہ یون ہی دوبدل ہوتا رہتا ہے اور بعض انسان ایسے بھی ہوتے ہین کہ انکے بدن کو مچھلی کھاجاتی ہے مچھلی کو آدمی کھالیتے ہین بعض کو شیر کھاجاتا ہے پھر شیر خاک ہوکر اسکے اجزا ایک درخت مین شریک ہوجاتی ہین درخت کو حیوان کھالیتا ہے حیوان کو آدمی کھالیتا ہے جب ایسا ہوا تو حشر نا ممکن ہے کیونکہ ایک ہی اجزا بعینہ مختلف انسانون اور حیوانون مین شریک ہوچکے ہین اور کسی انسان کے اجزا اس سے خاص نہین ہین کہ انکے اجتماع سے وہ انسان پیدا ہوجاوے بلکہ ان اجزا سے لاکھون انسان اور حیوان اور کیڑے مکوڑے نباتات وغیرہ بن چکے ہین یہ اشکال ایسا سخت ہے کہ بہت سے اکابر اور گمان کی پیروی کرنیوالے معاد جسمانی کے منکر ہوگئے اور صرف معاد روحانی کے قائل ہین اور کہتے ہین کہ البتہ یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی دوسرا جسم دنیا کے جسم کی مثل ہر ایک انسان کی روح کو عطا فرماوے لیکن بعینہ مثلاً زید کے اجزا کا زید کو دینا اور عمرو کے اجزا کا عمرو کو دینا یہ تو متعذر ہے کیونکہ زید کے اجزا صرف زید کے نہین ہین بلکہ زید اور عمرو اور بکر اور خالد اور شیر اور کیڑا اور چوہا اور کوا اور درخت سب مین وہ اجزا باری باری شریک ہوچکے ہین اور جو لوگ معاد جسمانی کے قائل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ انسان کے جسم مین ایک جزو اصلی ہے جسپر اور اجزا شریک ہوکر انسان کی صورت بن گئی ہے یہ جزو اصلی نہ گلتا ہے نہ مٹرتا ہے نہ فنا ہوتا ہے نہ دوسرے حیوان یا نبات مین شریک ہوتا ہے اور اگر دوسرا حیوان کسی حیوان کو کھاجاتا ہے تو اسکا یہ اصلی جزو اسکے پیٹ سے بجنسہ باہر نکلجاتا ہے اور زمین مین رہتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اسی جزو سے جو ہر انسان اور حیوان کا الگ الگ زمین مین امانت ہوگا پھر خلقت شروع کریگا اور اس جزو پر دوسری اجزا لگاکر ہر ایک انسان کو جیسے اسکی صورت دنیا مین وفات سے پہلے تھی اوٹھا کر کھڑا کردیگا یہ حالت تو حشر کی ہوگی اب حشر کے بعد حساب و کتاب کے بعد جب لوگ جنت مین جاوینگے تو ان کو دوسرا بدن عنایت ہوگا جو مثل حلیہ بہشتی کے ہوگا اور سبھی سب اہل جنت ایک سن اور ایک عمر اور ایک قد و قامت کے ہونگے جیسے دوسری روایت مین وارد ہے اب یہ جو قرآن شریف مین وارد ہے قال من یحیی العظام وہی رمیم یہ اسکے منافی نہین ہے کیونکہ عظام مین بھی ایسے اجزا اصلیہ ہونگے جنکے احیا کی اور اسپر ترکیب کرنے کی ضرورت ہوگی دوسرے یہ کہ اس جزو پر آخر دوسرے اجزا چڑھانے کی ضرورت ہوگی پس ممکن ہے کہ گلی ہڈیون کے اجزا لیکر اسپر چڑھائے جاوین اور یہی جلانا ہے ان ہڈیون کا یعنے انکے اجزا زندہ مین شریک کرنا اور ممکن ہے کہ عظام سے یہی اجزا اصلیہ مراد ہون اور رمیم سے

یہ مراد ہو کہ خاک مین ملے ہوئے اور دلیل اس بیان کی یہ ہے کہ دوسری حدیث مین وارد ہے کہ سب اجزا آدمی کے زمین کھا لیتی ہے مگر ریڑہ کی ہڈی اُسی سے آدمی بنایا گیا اور اُسی سے ترکیب دیا جاویگا قیامت کے دن اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ ہڈی بھی گل جاتی ہے چنانچہ پرانی قبرون کے کھودنے سے معلوم ہوا خصوصًا جہان کی زمین شور ہوتی ہے کہ مردہ کا کوئی عضو باقی نہین رہا اور سب خاک ہوگیا تو ہم کہین گے کہ یہ ہڈی جو اصل ہے خلقت انسان کی نہایت صغیر ہے ایک نقطہ بلکہ جزو لایتجزے کیطرح اور جائز ہے کہ بوجہ صغر کے وہ تمکو محسوس نہ ہوتی ہو لیکن اللہ تعالی کا علم بے انتہا وسیع ہے وہ ان سب اجزا کو پہچانتا ہے اور ہر ایک پر وہی لباس چڑھا سکتا ہے جو دنیا مین اسپر چڑھا تھا غرض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو مان لینا چاہیے باقی پوری حقیقت عالم آخرت کی وہ تو نہ کسیپر کھلی ہے نہ کھل سکتی ہے اسکا علم آخرت ہی مین وقوع کے بعد ہوگا ؎

حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو — کہ کس نکشود و نکشاید بہ حکمت ایں معمارا

عن عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَآءِ اللّٰهِ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ اِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهٖ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اُس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنا برا جانے اللہ بھی اُس سے ملنا برا جانیگا پھر آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اللہ سے ملنے کو برا جاننا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم مین سے تو ہر کوئی موت کو برا جانتا ہے پس ہم سب برے ہوئے آپنے فرمایا یہ موت کے وقت کا ذکر ہے جب ایک بندے کو خوش خبری دیجاتی ہے تو اللہ کی مغفرت اور رحمت کی تو وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جب ایک بندے کو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ انس سے روایت ہے ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے اور جو اوسپر اترے اگر ایسی موت کی خواہش ضرور پڑے تو یون کہے یا اللہ مجھکو جلا جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مجھکو اوٹھا لے جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **باب** ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبِلَى قبر کا بیان اور مردے کو گل جانے کا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمٌ وَاحِدٌ وَھُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْہُ یُرَکَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان میں سے سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے (دم کے پاس حیوان کے) اسی سے ترکیب دی جاویگی پیدائش قیامت کے دن ف ریڑہ کی ہڈی سب کے اخیر میں پیدا ہوتی ہے حیوان میں اور قیامت کے دن سب سے اول پیدا ہوگی اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ریڑہ کی ہڈی کبھی نہیں گلتی کیونکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ دیر میں گلتی ہے اور انسان میں یہ ہڈی سب سے پہلے پیدا ہوتی ہے اور پیچھے باقی رہتی ہے قیامت کی پیدائش اسی سے شروع ہوگی (مجمع) عَنْ ھَانِیٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ یَبْکِیْ حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ تُذْکَرُ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ وَلَا تَبْکِیْ وَتَبْکِیْ مِنْ ھٰذَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَۃِ فَاِنْ نَجَا مِنْہُ فَمَا بَعْدَہٗ اَیْسَرُ مِنْہُ وَاِنْ لَمْ یَنْجُ مِنْہُ فَمَا بَعْدَہٗ اَشَدُّ مِنْہُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْہُ ہانی سے روایت ہے جو مولی تھا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہانتک کہ انکی داڑھی تر ہوجاتی لوگ انسے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھکر روتے ہیں انہوں نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی (اور عذاب سے بچا) تو اسکے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہونگی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اسکے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہونگی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے (یعنے جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان سب میں زیادہ ہولناک ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْبَیْتِ یَعْنِیْ الْقَبْرَ فَیَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْغُوْفٍ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ کُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ فَیُقَالُ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَصَدَّقْنَاہُ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ رَاَیْتَ اللّٰہَ فَیَقُوْلُ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرَی اللّٰہَ فَیُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَا وَقَاکَ اللّٰہُ ثُمَّ یُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَمَا فِیْھَا فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا مَقْعَدُکَ وَیُقَالُ لَہٗ عَلٰی الْیَقِیْنِ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مِتَّ وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ وَیَجْلِسُ الرَّجُلُ السَّوْءُ فِیْ قَبْرِہٖ فَزِعًا مَشْغُوْفًا

فَيُقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر مین جاتا ہے تو جو شخص نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر مین بیٹھا یا جاتا ہے نہ اسکو ہول ہوتا ہے نہ اسکا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تہا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پہر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب مین تو کیا کہتا ہے (اسوقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر پوچھا جاتا ہے) وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہین ہماری پاس دلیلین اور کھلی نشانیان لیکر آئے اللہ کے پاس سے ہمنے ان کی تصدیق کی پہر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکھا وہ کہتا ہے بھلا اللہ تعالی کو کون دیکھ سکتا ہے پہر اسکے لیے ایک طرف سے کھڑکی کھولی جاتی ہے دوزخ کو وہ آگ دیکھتا ہے ایک اس مین سے دوسرے کو کھا رہی ہے (شدت اشتعال سے) اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ سبحانہ وتعالی نے تجھ کو اس سے بچایا پہر ایک دوسرا دریچہ جنت کی طرف کھولا جاتا ہے وہ وہان کی تازگی اور لطافت دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے تو یقین پر تہا (دنیا مین) اور یقین پر مرا اور یقین ہی پر اٹھیگا اللہ چاہے تو (حشر مین) اور برا آدمی قبر مین بٹھایا جاتا ہے اسکا دل پریشان گھبرایا ہوا اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پہر پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب مین کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے مین نے لوگون کو کچھ کہتے سنا تو مین نے بھی وہی کہا **ف** یعنے انکی تقلید کی اور خود غور نہین کیا کہ آیا آپ سچے نبی ہین یا جیسا مشرکین کہتے تھے کہ آپ ساحر ہین یا کاہن یا شاعر ویسے ہین اس حدیث سے تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تقلید مین یقین نہین ہوتا **ف** پہر جنت کیطرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اسکی تازگی اور بہار جو اس مین ہے دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ سبحانہ وتعالی نے تجھے اس سے محروم کیا پہر ایک کھڑکی دوزخ کیطرف کھولی جاتی ہے وہ انگارے کو دیکھتا ہے کہ اوپر ہو رہی ہے ایک کو ایک توڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے تو شک مین تہا (دنیا مین) اور اسپر مرا اور اسپر اٹھیگا اگر اللہ چاہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر یقین کے ایمان پورا نہین ہوتا اگر توحید یا نبوت یا معاد یا دین کے دوسرے اصول مین کسیکو شک ہو تو اسکا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اللہ تعالی بچاوے شک سے اور یقین پر قائم رکھے یقین ہی پر ہمارے۔ اس حدیث سے اور دوسری

حدیثون سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور کتاب و سنت سے اسپر بہت دلائل ہین اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن نہین کہ اللہ تعالیٰ بدن کے کسی جزو مین حیاۃ پیدا کر دیوے اسکو عذاب ہو اور مسلم اور بخاری اور اصحاب سنن نے اس باب مین بہت حدیثین نقل کی ہین اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے لیکن خوارج اور اکثر معتزلہ اور بعض مرجیہ عذاب قبر کے منکر ہین اب اختلاف ہے کہ عذاب قبر اسی بدن پر ہوگا بعینہ یا اسکے ایک جزو پر اور اعادہ روح کل بدن کیطرف ہوگا یا اسکی ایک جزو کیطرف اور محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام نے اعادہ روح کو شرط نہین کیا اور یہ فاسد ہے کیونکہ بغیر روح کے نہ الم ہوسکتا ہے نہ احساس اور میت کے اجزاء کا منتشر اور متفرق ہوجانا یا جانور کا کھا جانا یا مچھلیون کا کھا جانا یا جلا کر راکھ ہوا مین اڑا دینا عذاب قبر کا مانع نہین ہے کیونکہ کسی حال مین اجزاء فنا نہین ہوسکتے بس ممکن ہے کہ ایک جزو مین اللہ تعالیٰ حیاۃ پیدا کر کے اسکو عذاب کرے اب اگر کوئی کہے کہ قبر مین جب مردہ رکھا جاتا ہے تو ویسا ہی پڑا رہتا ہے اور اس مین ہٹنے کے موافق جاہی بھی نہین ہوتی پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ ہٹایا جاتا ہے اسکو لوہے کی گرز پڑتی ہین حالانکہ ان چیزون کا اثر بھی دوسرون کو معلوم نہین ہوتا اسکا جواب یہ ہے کہ سارے جسم مین خیوہ کا پڑنا ضرور نہین صرف ایک چھوٹے سے جزو مین حیاۃ کا ہونا عذاب کے لیے کافی ہے اور اسکے ہٹنے کی موافق قبر مین بہت جائے ہے اب ہم لوگون کو جو یہ نظر نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی عین عنایت ہے ورنہ ماری خوف کے سب انسان ہلاک ہوجاوین اور اس کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب مین کیا کیا ہولناک باتین دیکھتا ہے لیکن جو شخص اسکے پاس جاگتا بیٹھا ہو اسکو کچھ نظر نہین آتا اور بعضون نے کہا جسکو جانور کھا جاوے یا دریا مین ڈالدیا جاوے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہیگا بہرحال قبر آخرت کی منازل مین سے ہے اور آخرت کے امور کا یہان انکشاف کامل نہین ہوسکتا جتنا اللہ و رسول نے فرمایا اسکو مان لینا چاہیے فقط

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ براء بن عازب سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے ایمان والون کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب مین اوتری میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہین اسی فی آپکے یہی مراد ہے اس آیت سے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مرجاتا ہے تو اسکا ٹھکانا رجہاں وہ آخرت میں رہیگا) اسکے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے ہی اور اگر دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ تو اٹھے قیامت کے دن **عن** عبد الرحمن بن کعب الانصاری انہ اخبرہ ان اباہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجع الی جسدہ یوم یبعث کعب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں چگتی پھرتی ہے یہانتک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جاوے گی (اور بصورت انسان حشر ہوگی) **عن** ابی سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل المیت القبر مثلت الشمس عند غروبہا فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصل جابر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسکو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھکو نماز پڑھنے دو چھوڑو (شاید اسکے عزیز و اقربا دوسرے قبر والے اسکو نہ چھوڑتے ہوں ٹہلائے رکھتے ہوں تو وہ دنیا کی عادت کے خیال سے کہتا ہے مجھکو نماز پڑھنے دو سورج ڈوبا جاہتا ہے عصر کی نماز قضا ہوجاویگی) **باب** ذکر البعث حشر کا بیان **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صاحبی الصور بایدیہما او فی ایدیہما قرنان یلاحظان النظر متی یؤمران ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور والے دونوں فرشتے انکی ہاتھوں میں دو سینگ ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب انکو حکم ہوتا ہے پھونکنے کا **ف** دوسری حدیث میں صور کا فرشتہ ایک ہی مذکور ہے یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حدیث کو صرف ابن ماجہ نے نکالا اسکی اسناد میں حجاج ضعیف ہے اور شاید مراد یہ ہو کہ حضرت اسرافیل کے داہنے اور بائیں جو فرشتے کہڑے ہیں وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے شاید یہ دونو صور پھونکنے میں انکی مدد کریں گے۔ واللہ اعلم **عن** ابی ہریرۃ قال قال رجل من الیہود بسوق المدینۃ والذی اصطفی موسی علی البشر فرفع رجل من الانصار یدہ فلطمہ قال تقول ہذا وفینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قال اللہ عز وجل ونفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا ما شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون فاکون اول من رفع راسہ فاذا انا بموسی اخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری ارفع راسہ قبلی او کان ممن استثنی اللہ عز وجل ومن قال انا خیر من یونس بن متی

فَقَدْ كَذَبَ ابوہریرہ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار مین ایک یہودی نے کہا قسم اسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو تمام دیگر
مین چنا ایک مرد انصاری نے یہ سنکر اسکو ایک طمانچہ جڑا اور کہا تو یہ کہتا ہے اور ہم مین اسکے رسول موجود ہین (حضرت موسے
سے درجہ مین زیادہ ہین) پھر اسکا ذکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے اللہ تعالی فرماتا ہے اور صور پھونکا جاوے گا
سارے آسمان اور زمین والے بیہوش ہوجاوینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ بیہوش نہونگے پھر دوسری بار پھونکا جاویگا تو یکایک سب لوگ کھڑے ہوئے ایک دوسرے
کو تکتے ہونگے آنحضرت نے فرمایا دوسرا صور پھونکے جانے کے بعد مین سب سے پہلے اپنا سر اوٹھاؤن گا تو مین دیکھونگا جناب موسے
علیہ السلام عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اوٹھاوینگے (مجھ سے پہلے ہوش مین آجاوینگے)
یا وہ انلوگون مین سے ہونگے جنکو اللہ تعالی نے مستثنی کیا (فرمایا مگر جنکو اللہ چاہے گا وہ بیہوش نہونگے) اور جو کوئی یون کہے
مین حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہون اوس نے جھوٹ کہا **فائدہ** حضرت یونس علیہ السلام سے قصور ہوا تھا اسکو
وہ اللہ تعالے نے معاف کردیا اور مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام انبیا کی شان بڑی ہے اور نبوت اور رسالت
کا مرتبہ سب کو حاصل ہے لہذا اپنی رای سے ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو بعضون نے کہا یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب آپ
کو معلوم ہوا کہ آپ سردار ہین تمام انبیاے کے اور انجیل مقدس مین مذکور ہے کہ جناب عیسی علیہ السلام نے آپ کو فرمایا کہ اس جہان کا
سردار آتا ہے یا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ایک نبی کو دوسرے نبی پر اسطرح سے فضیلت مت دو کہ دوسرے نبی کی تحقیر یا توہین نکلے
کیونکہ کسی نبی کی تحقیر یا توہین کفر ہے اور اللہ تعالی تباہ کرے ان لوگون کو جو یہود اور نصاری کی رد کا بہانہ کرکے اپنی
کتابون مین ایسے کلمے لکھتے ہین جنسے بے ادبی جناب موسی اور جناب عیسی علیہما السلام کی ہوتی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ پرائے
شگون کے لیے اپنی ناک کاٹتے ہین رد کا تو اب جاکر انکو عذاب ہونیکا ڈر ہے اسیطرح بعض بے وقوف رد فضل ماجوارج
کے رد کا بہانہ کرکے جناب علی مرتضے شاہ ولایت اور جناب عثمان داماد حضرت رسالت کے حقمین بے ادبانہ تحریرات کرتے
ہین اور خدا اور اسکے رسول سے نہین شرماتے اور مجھے تعجب ہوا جب مینے یہ خبر سنی کہ سلطان روم کے سفیر نے جناب خاتم
رسالت کی نقل کرنے پر فرانس کے کافرون سے مزاحمت کی اور جناب عیسی کی نقل کرنے پر سکوت کیا ہے یہ کیا غضب ہے
مسلمان تو جناب خاتم رسالت کی ساتھ بے ادبی کرنیکو گوارا کرلیگے جناب عیسی کے ساتھ نہ اور کسی انبیا کے نبی یا ولی کے ساتھ
اور جو کوئی جناب عیسی کے ساتھ بے ادبی کرے گا اس مردود کو بھی ہم اسیطرح مارینگے اور قتل کرینگے جیسے کوئی جناب
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے ادبی کرے اسکو مارینگے اور قتل کرینگے قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ
تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ

سمواته وارضيه بيديه وقبض يديه فجعل يقبضهما ويبسطها ثم يقول انا الجبار انا الملك اين الجبارون اين المتكبرون قال فتمايل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يمينه وعن شماله حتى نظرت الى المنبر يتحرك من اسفل شئ منه حتى اني لاقول اساقط هو برسول الله صلى الله عليه وسلم عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ منبر پر تھے فرماتے تھے پروردگار تبارک وتعالی آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لیگا اور آپنے مٹھی بند کرلی پھر کھولی پھر مٹھی بند کرلی میں جبار ہوں میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں دوسرے جبار دوسرے متکبر (جو غلطی سے اپنے تئیں جبار سمجھتے تھے یعنے حاکم قاہر اور مغرور تھے) اللہ یہ فرماکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے داہنے اور بائیں طرف یہانتک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا کیا آپکو لیکر وہ گر پڑے گا **عن** عائشة قلت يا رسول الله كيف يحشر الناس يوم القيامة قال حفاة عراة قلت والنساء قال والنساء قلت يا رسول الله فما يستحيي قال يا عائشة الامر اهم من ان ينظر بعضهم الى بعض حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کیے جاوینگے آپنے فرمایا ننگے پاؤں ننگے بدن میں نے کہا عورتیں بھی اسیطرح آپنے فرمایا اسیطرح میں نے کہا یارسول اللہ پھر شرم نہ آویگی آپنے فرمایا اے عائشہ وہاں ایسی فکر ہوگی کہ کوئی دوسرے کیطرف نہ دیکھیگا **ف** اپنی جان بچانے کی فکر ہوگی ایسے وقت میں بدنظری کیسی ابھی ۱۸۵۷ء کے غدر میں میں نے ہندوستان میں بچشم خود دیکھا تھا کہ بڑی بڑی بیگمات حسینہ اور جمیلہ مونہ کھولے ہوئے سینہ کھولے ہوئے بھاگی جاتی تھیں پیچھے سے انگریز گولیاں مارتے چلے آتے تھے کوئی مرد کسی عورت کو نہیں گھورتا تھا جان بچانیکی فکر میں مبتلا تھے **عن** ابی موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض الناس يوم القيمة ثلاث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذير واما الثالثة فعند ذلك تطير الصحف في الايدي فاخذ بيمينه واخذ بشماله ابوموسی اشعری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کیے جاوینگے دو پیشیوں میں تکرار اور عذرات ہونگے (کوئی کہیگا ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے کوئی کہیگا ہمکو انکی حقیت معلوم نہیں ہوئی کوئی گناہوں کے اقرار کرکے معذرت کریگا) آخر تیسری پیشی میں تو کتابیں اوڑ رہا تھوں آجاوینگی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسیکے بائیں ہاتھ میں **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم يوم يقوم الناس لرب العلمين قال يقوم احدهم في رشحه الى انصاف اذنيه ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن لوگ کھڑے ہونگے ساری جہان پاک کے روبرو آپنے فرمایا نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں غرق کھڑے ہونگے **عن** عائشة قالت سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله تعالى يوم تبدل الارض

غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ ام المومنین جناب عائشہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ آیت جو ہے جسدن زمین اور آسمان بدلا جاوینگے تو لوگ اسدن کہان ہونگے آپنے فرمایا پلصراط پر ہونگے (زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ ٹیلے پہاڑ کہدے دور ہوکر سب برابر صاف ہوجاویگی اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ سورج قریب آجاویگا گرمی کی شدت ہوگی اللہ رحم کرے) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ عَلٰى مِثْلِ حَدِّ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَخِيْرُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْجٌ بِهٖ ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَبَسٌ بِهٖ وَمَنْكُوْسٌ فِيْهَا ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پلصراط جہنم کے دونون کنارون پر رکھا جاویگا (جیسے دریا کا پل دونون کنارون پر ہوتا ہے) اسپر کانٹے ہونگے سعدان کے کانٹون کیطرح (ٹیڑھے سونہہ کے) پہر لوگ اسپر سے گذرنا شروع کرینگے بعضی تو آفت سے سلامت رہکر گذر جاوینگے (ان مین بعض بجلی کیطرح گذر جاوینگے بعض ہوا کی طرح بعض سوار کیطرح بعض پیدل کیطرح) اور بعضے انکی کچھ اعضا کٹ کر جہنم مین گرینگے پہر نجات پاوینگے (یعنی پار ہوجاوینگے) بعضے اسپر لٹکے رہینگے بعضے اوندھے سونہہ جہنم مین گرینگے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ام المومنین جناب حفصہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جو لوگ بدر کی لڑائی اور حدیبیہ کی صلح مین حاضر تھے ان مین سے کوئی جہنم مین نہ جاویگا اگر اللہ چاہے مینے عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم مین سے کوئی ایسا نہین جو جہنم پر وارد نہو آپنے فرمایا اس کے بعد تو نہین پڑھا پہر ہم نجات دینگے پرہیزگارون کو اور تمام ظالمون کو وہین چھوڑ دینگے (وہ کٹ کٹ کر جہنم مین گر جاوینگے یا اللہ تو ہمکو بھی ان اچھون کے صدقہ اور طفیل مین پار کرا دیجیو آمین یا ارحم الراحمین) **باب** صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت محمد کی امت کا حال عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت کے دن میرے پاس آوگے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤن وضو کے سبب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور کسی امت مین یہ نشان نہوگا اگرچہ وضو اگلے انبیا مین بھی تھا جیسے دوسری حدیث مین ثابت ہے مگر قیامت مین یہ نشان اس امت سے خاص ہوگی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا

نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعَرَةِ
الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم اُن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک خیمہ مین آپنے فرمایا تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ جنت والون کی چوتھائی تم لوگ
ہوگے (باقی اور امت والی) ہمنے عرض کیا کیون نہین آپنے فرمایا تم اس سے خوش نہین ہو کہ جنت والون کی تہائی
تم لوگ ہو ہم نے کہا جی ہان آپنے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والون کے نصف
تم لوگ ہوگے (اور نصف مین باقی اور سب امتین) اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جنت مین وہی روح جاویگی جو مسلمان ہے (یعنے
موحد ہے) اور تمہارا شمار مشرکون مین ایسا ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال مین ہو یا ایک کالا بال لال
بیل کی کھال مین ہو ف یہ آپ کا فرمانا بالکل صحیح نکلا اب تک مسلمانون کا شمار مشرکین سے بہت گھٹا ہوا
ہے اور نصاری بھی جو تثلیث یعنی تین خدا کے قائل ہین مثل مشرکون کے ہین اگر ان سب کو ملالو تو مسلمان اس
زمانہ مین بھی انکے آٹھوان حصہ ہونگے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ
وَيَجِيْءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَقَلُّ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى
قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيُقَالُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَتُدْعٰى اُمَّةُ مُحَمَّدٍ
فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ وَمَا عِلْمُكُمْ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذٰلِكَ اَنَّ
الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوْا فَصَدَّقْنَاهُ قَالَ فَذٰلِكُمْ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ابوسعید سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
نبی (قیامت کے دن) آویگا اسکے ساتھ دو ہی آدمی ہونگے (اسکی امت کے) اور ایک نبی آویگا اسکے ساتھ تین آدمی
ہونگے اور کسی نبی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہونگے اس سے کہا جاویگا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا
تہا وہ کہیگا ہان پھر اسکی قوم بلائی جاویگی اسنے پوچھا جاویگا تم کو فلان نبی نے اللہ کا حکم پہونچایا تہا وہ کہینگے
ہرگز نہین (مکر جاوینگے) آخر اس نبی سے کہا جاویگا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہے گا جناب محمد اور آپ کی امت
میرے گواہ ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بلائی جاویگی اسنے پوچھا جاویگا کیون اس نبی نے اپنی امت کو
اللہ کا پیام پہونچایا تہا یا نہین وہ کہینگے بیشک پہونچایا تہا ان سے پوچھا جاویگا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ
کہینگے ہمارے نبی نے ہمکو اسکی خبر دی تہی کہ اللہ کے تمام رسولون نے اللہ کا پیام پہونچایا اور ہم نے انکی بات کی
تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسیطرح ہمنے تمکو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمہارے

اوپر گواہ ہوا کہ تم نے اچھے اعمال کیے یا برے (بعد) عن رفاعۃ الجہنی قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفس محمد بیدہ ما من عبد یؤمن ثم یسدد الا سلک بہ فی الجنۃ وارجو ان لا یدخلوہا حتی تبوؤا انتم ومن صلح من ذراریکم مساکن فی الجنۃ ولقد وعدنی ربی عز وجل ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب رفاعہ جہنی سے روایت ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے آپ نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے کوئی بندہ ایسا نہین ہے جو ایمان لاوے پھر اسپر مضبوط رہے مگر اوسکو جنت مین لے جاوین گے اور مین امید کرتا ہون کہ وہ لوگ جنت مین نہ داخل ہونگے یہانتک کہ تم اور تمہاری اولاد مین سے جو نیک ہین وہ جنت مین اپنی اپنی ٹھکانے نہ بنالین اور بیشک میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت مین سے ستر ہزار آدمیون کو بغیر حساب کے جنت مین داخل کریگا عن ابی امامۃ الباہلی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی سبحانہ ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی عز وجل ابوامامہ باہلی سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت مین سے ستر ہزار آدمیون کو جنت مین داخل کریگا جنکا نہ حساب ہوگا نہ اونپر عذاب ہوگا اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور انکے سوا تین مٹھیان ہونگی میرے مالک کی مٹھیون مین سے (پروردگار کی مٹھی کی مقدار وہی جانتا ہے امید ہے کہ کروڑون اس مین سما جاوین گے یا اسے ان نیکون کی طفیل سے ہمکو بھی جنت عنایت فرما آمین یارب العلمین) عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکملون یوم القیامۃ سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے روایت کی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت مین ستر امتین پوری ہونگی اور سب مین ہم اخیر امت ہونگی اور سب مین بہتر ہونگی (اللہ کی عنایت سے جو اسکو ہمارے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے) عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم وفیتم سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ اسی اسناد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ستر امتون کو پورا کیا یعنے ستر مومن امت تم ہو اور تم ان سب مین بہتر ہو اور اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ عزت رکھتے ہو (یہ سب ہمارے پیغمبر کا تصدق ہے اور ہمارے مالک کی عنایت ہے اس ضعیف امت پر) عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اہل الجنۃ عشرون ومائۃ صف ثمانون من ہذہ الامۃ واربعون من سائر الامم

بریدہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی انمیں سے اسی صفیں اس امت کی لوگوں کی ہونگی اور چالیس صفیں اور امتوں میں سے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن آخر الامم و اول من یحاسب یقال این الامیۃ الامیۃ و نبیہا فنحن الآخرون الاولون ابن عباس سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اخیر امت ہیں لیکن حساب پہلے ہمارا ہوگا (اور دوسری امتوں کا حساب ہوتا رہیگا ہم جنت میں چلے جاوینگے) یا اللہ وہ دن ہمکو نصیب کر کہ حساب سے بھی معاف کیے جاوین اور جنت میں جانیکا حکم ہوجاوے) پکارا جاویگا امی امت کہاں ہے اور اسکے نبی کہاں ہیں تو ہم سب سے اخیر میں (دنیا میں) اور سب سے اول میں (حساب و کتاب اور دخول جنت میں) **عن** ابی بردۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الخلائق یوم القیامۃ اذن لامۃ محمد فی السجود فیسجدون لہ طویلا ثم یقال ارفعوا رؤسکم قد جعلنا کم فداء کم من النار ابوموسی اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تمام مخلوقات کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو جناب محمد کی امت کو سجدہ کا حکم کرے گا وہ بڑی دیر تک اسکو سجدہ کرتے رہیں گے پھر حکم ہوگا اپنے سر اوٹھاؤ ہمنے تمہاری شمار کے موافق تمہارے فدیہ کر دیے دوزخ سے **ف** وہ تمہارے بدل دوزخ میں جاوینگے اور تم آزاد ہوئے یہ فدیہ اللہ کافروں میں سے کرے گا جنکو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے۔ اگرچہ کوئی دوسرے کے اعمال کے بدل عذاب نہیں دیا جاتا مگر ہر شخص کے دو مکان اللہ نے بنائے ہیں ایک جنت میں ایک دوزخ میں پس جب کافروں کے لیے دوزخ کا حکم ہوگا تو مسلمان انکے مکانات کے جنت میں وارث ہوجاوینگے گویا کافر انکے فدیہ ہوئے جیسے اس آیت میں ہے اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ الامۃ مرحومۃ عذابہا بایدیہا فاذا کان یوم القیامۃ دفع الی کل رجل من المسلمین رجلا من المشرکین فیقال ہذا فداؤک من النار انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت امت مرحومہ ہے (یعنی اسپر خدا کا رحم ہے) اور اسکا عذاب اسیکے ہاتھوں سے ہوگا (ایک دوسرے کو قتل کریں گے) جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو ایک مشرک حوالہ کیا جاویگا اور اس سے کہا جاویگا یہ تیرا فدیہ ہے دوزخ سے **ف** اسکو اپنے بدل دوزخ میں بھیجدے تو جنت میں جاوے پانچویں ملاقی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے روایت کی لیکن انکے شیخ وہی جبارہ بن مغلس ہیں جو ضعیف ہیں **باب** ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ اللہ کی رحمت جسکی امید کیجاتی ہے قیامت کے دن۔ **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ مائۃ رحمۃ قسم منہا رحمۃ بین جمیع الخلائق

فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابو ہریرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی کی سو رحمتیں ہین انمین سے اللہ نے ایک رحمت اپنی تمام مخلوقات کو دی ہے اسی کیوجہ سے وہ آپس مین محبت اور الفت کرتے ہین اور اسی کیوجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد سے الفت کرتی ہین اور مان اپنے بچے سے اور ننانوے رحمتین اللہ تعالی نے اٹھا رکھی ہین قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کرنے کے لیے ف ان ننانوے رحمتون سے قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کرے گا گویا مان سے ننانوے درجہ زیادہ اسکو اپنے بندون سے الفت ہے اے مالک تیری اس الفت کے تصدق پر تو ہمارا عذاب کیونکر گوارا کریگا اگر تو عذاب بھی کریگا تو بندون کے فائدہ کے لیے انکو پاک کرنے کے لیے جیسے مان اپنے پیارے بچہ کو کڑوی دوا دیتی ہے امام ہمام ابن تیمیہ اور ایک جماعت علمائے ایسے حدیثون سے یہ نکالا ہے کہ جنت والے تو ہمیشہ جنت مین عیش کرینگے اور دوزخ والون کو ایک مدت دراز تک جس کو اللہ تعالی نے قرآن مین بہ لفظ خلود تعبیر کیا ہے عذاب ہوتا رہیگا جب وہ پاک صاف ہوجاوینگے تو دوزخ بھی فنا ہوجاویگی اور دوزخ والے بھی اسکی وجہ یہ ہے کہ عذاب دینا چند روز کی خطاؤن پر اسکی رحمت اور کرم کے خلاف ہے لیکن جمہور علما اسکے خلاف ہین وہ یہ کہتے ہین کہ جس قدر موحد گنہگار ہین ان مین سے بعضون کو اللہ تخلید نکالیگا اور بعضون کو چند روز دوزخ کا عذاب دیکر پھر دوزخ سے نکال لیگا اور صرف مشرک دوزخ مین رہجاوینگے اب دوزخ کا دروازہ بند ہوجاویگا اسیطرح جنت کا اور ہر ایک فرقہ اپنے اپنے مقام مین ہمیشہ رہیگا واللہ اعلم۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ جَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَالطَّيْرُ أَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ ابو سعید سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اسیدن سو رحمتین پیدا کین اور زمین مین ان سو رحمتون مین سے ایک رحمت بھیجی اسیکی وجہ سے مان اپنے بچہ پر رحمت کرتی ہے اور چرند جانور ایک دوسرون پر اور پرند اور ننانوے رحمتون کو اسنے اوٹھا رکھا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اسدن ان رحمتون کو پورا کریگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ

نے جب خلق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھا کہ میری رحمت غالب ہے میرے غضب پر میرے رحمت زیادہ ہے غضب سے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم ایک بھی جی نہ سکتے تھے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ معاذ بن جبل سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے گذری میں ایک گدھی پر سوار تھا آپنے فرمایا ای معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق اسکے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے (حالانکہ اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے مگر یہ سب اسکے وعدے کے رو سے ہے گویا اس نے خود اپنے اوپر لازم کر لیا ہے لیکن اگر وہ چاہے تو اسکو توڑ دے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں) میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جب وہ ایسا کریں تو انکو عذاب نہ کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْصُبُ تَنُّورَهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجُ التَّنُّورِ تَخَتَّ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَى قَالَتْ أَوَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ابن عمر سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں اتنے میں آپ کچھ لوگوں پر سے گذری فرمایا کون لوگ ہو وہ بولی ہم مسلمان ہیں اور ان میں ایک عورت تنور سلگا رہی تھی اسکا ایک بیٹا بھی اسکے ساتھ تھا جب تنور میں سے دھواں نکلا تو اسنے اپنے بیٹے کو سرکا دیا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپسے کہا تم اللہ کے رسول ہو آپنے فرمایا ہاں وہ بولی میری مانیا آپ پر صدقہ کیا اللہ سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا نہیں ہے آپنے فرمایا کیوں نہیں ہے وہ بولی کیا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم نہیں کرتا جتنا ماں اپنے بچے پر کرتی ہے آپنے فرمایا بیشک کریگا وہ بولی پھر ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی آگ وہ کتنی ہی شرارت اور نافرمانی کرے یہ سنکر آپ نے سر جھکا لیا آپ روتے رہے پھر اپنا سر اوٹھایا اسکیطرف اور فرمایا بے شک اللہ تعالی اپنے بندوں کو عذاب نہیں کریگا مگر انہی بندوں کو جو شریر سرکش ہیں اور اللہ سے شرارت کرتے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتے ہیں

ف ای مالک تجھے یہ حدیث تیرے پیمبر کی خوب یاد کرلی ہے تو اپنے پیمبر کے کہے کا لاج رکھ اور ہمکو عذاب سے مت کر ہمارے گناہ معاف کردے ہم صدق دل سے کہتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قائم رکھ ہمکو اس کلمہ پر مرنے تک اور خاتمہ کر ہمارا اس کلمہ طیبہ

آمین یارب العالمین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار الا شقی قیل یا رسول اللہ ومن الشقی قال من لم یعمل للہ بطاعۃ ولم یترک لہ معصیۃ ابوہریرہ سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ مین نہین جاویگا مگر جو شقی ہوگا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ شقی کون ہے آپنے فرمایا جس نے اللہ کی کبھی اطاعت نہین کی اور سینے کوئی نیک کام نہین کیا اور کوئی گناہ نہین چھوڑا **ف** اسپر یہ اعتراض نہوگا کہ کافر بھی کوئی نکوئی تو نیک کام کرتے ہین پھر وہ بھی دوزخ مین نہ جاوینگے کیونکہ کافر جب توحید کی شہادت نہین دیتے تو اُنکا کوئی عمل مقبول نہین ہے بس گویا اُنہون نے کوئی نیک کام نہین کیا اور ہر ایک گناہ کو مرتکب ہوئے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ او تلا ہذہ الآیۃ ہو اہل التقوی و اہل المغفرۃ فقال قال اللہ عز وجل انا اہل ان اتقی فلا یجعل معی الٰہ اخر فانا اہل ان اغفر لہ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی ہو اہل التقوی و اہل المغفرۃ پھر فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مین لائق ہون اس کے کہ مجھون اس سے کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا مانا جاوے پھر جو کوئی اس سے بچے کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا مانے مین لائق ہون اسکے کہ اسکو بخشدون **ف** اسحدیث مین تمام اہل توحید کو بشارت کی خوشخبری ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ہذہ الآیۃ ہو اہل التقوی و اہل المغفرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ربکم انا اہل ان اتقی فلا یشرک بی غیری و انا اہل لمن لقینی ان لا یشرک بی ان اغفر لہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جو کوئی میرے ساتھ شرک نکرے مین لائق ہون اسکے کہ اسکو بخشدون **عن** عبداللہ بن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصاح برجل من امتی یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق فینشر لہ تسعۃ و تسعون سجلا کل سجل مد البصر ثم یقول اللہ عز وجل ہل تنکر من ہذا شیئا فیقول لا یا رب فیقول اظلمتک کتبتی الحافظون ثم یقول لک عن ذلک حسنۃ فیہاب الرجل فیقول لا فیقول بلی ان لک عندنا حسنات و انہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج لہ بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ قال فیقول یا رب ما ہذہ البطاقۃ مع ہذہ السجلات فیقول انک لا تظلم فتوضع السجلات فی کفۃ و البطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات و ثقلت البطاقۃ قال محمد بن یحیی البطاقۃ الرقعۃ و اہل مصر یقولون للرقعۃ بطاقۃ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی پکار ہوگی قیامت کے دن میری امت مین سے سب لوگون کے سامنے اسکے ننانوے دفتر پھیلائے جاوینگے ہر دفتر اتنا لمبا ہوگا جہانتک نگاہ پہونچتی ہے پھر اللہ تعالی اس سے فرماویگا اس مین جو گناہ تیری لکھے ہین تو اُن مین سے کسیکا منکر ہے وہ عرض کریگا نہین اے مالک پروردگار فرماویگا کیا میرے لکھنے والے فرشتون نے تیرے اوپر کچھ ظلم کیا ہے پھر فرماویگا اچھا تجھے کچھ عذر ہے اچھا تیرے پاس کوئی نیکی ہے وہ ڈر جاویگا اور کہیگا نہین مالک میرے پاس کوئی نیکی

نہیں ہے پروردگار فرماویگا نہیں میرے کئی نیکیاں ہیں تمہارے پاس اور آج کے دن تجھپر ظلم نہیں کیا جاویگا پھر ایک پرچہ نکالا جاوے گا اسمیں شہدان لا الہ الا اللہ شہدان محمدا عبدہ ورسولہ لکھا ہوگا وہ بندہ عرض کریگا اے مالک ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا کام آویگا پروردگار فرماویگا تجھپر ظلم نہیں ہوسکتا پھر وہ سب دفتر ایک پلڑی میں (ترازو کی) رکھے جاوینگے اور وہ پرچہ ایک پلڑی میں وہ سارے دفتر اوٹھ جاوینگے اور پرچہ بھاری ہوگا محمد بن یحیی نے کہا حدیث میں جو بطاقہ کا لفظ ہے اس کے قطعہ مراد ہے اور مصر والے رقعہ کو بطاقہ بولتے ہیں **ف** یہ حدیث مشہور ہے حدیث بطاقہ کے ساتھ اور اسمیں بڑی امید ہے عصاۃ مومنین کے لیے بشرطیکہ انکا خاتمہ ایمان پر ہوا اللہ مضبوط رکھے ہمکو ایمان پر

باب ذِكْرِ الْحَوْضِ حوض کوثر کا بیان

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ أَبْيَضُ مِثْلَ اللَّبَنِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَكُنُّ كَمَا يَكُنُّ الرَّجُلُ إِبِلَهُ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ایک حوض ہے کعبہ سے بیت المقدس تک (یعنی اتنا بڑا) اسکا پانی سفید ہے دودھ کیطرح اسکے برتن (پانی پینے کے) جو اس حوض پر ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار میں ہیں اور میں تابعداروں (یعنے امت کے لوگ) قیامت کے دن سب پیمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے **ف** اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ کی امت قیامت تک باقی ہے اور حضرت عیسی کی امت اگر پیدا ہونے سے ختم ہوگئی)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ إِلَى عَدَنٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الْغَرِيبَةِ عَنْ حَوْضِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ حذیفہ سے روایت ہے میرا حوض ایلہ سے بڑا ہے جسکا مدینہ ہے (وہ ایک مقام ہے ینبوع اور مصر کے درمیان یا ایک پہاڑ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان) عدن قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اسکے برتن تمام میں تاروں سے زیادہ ہیں اور اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں لوگوں کو اس حوض پر سے ہانک دونگا جیسے کوئی غیر اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم لوگوں کو (یعنے اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے آپنے فرمایا ہاں تمہارے وہ نور ہاتھ پاؤں سفید ہونگے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی امت کے لیے نہ ہوگا

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَأَتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَّامٍ فِي مَرْكَبِكَ قَالَ أَجَلْ وَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ وَلَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشَافِهَنِي بِهِ قَالَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنٍ إِلَى أَيْلَةَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ أَكَاوِيبُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَأَوَّلُ مَنْ

یدہ علی یقراء المہاجرین الذین تنابا و الشعث رؤسا الذین لا ینکحون المنعمات و لا یفتح لہم السدد قال کبکر عمر حتی اخضلت لحیتہ ثم قال لکنی قد نکحت المنعمات و فتحت لی السدد لا جرم انی لا اغسل ثوبی الذی علی جسدی حتی یتسخ و لا ادھن رأسی حتی یتعث ابوسلام حبشی سے روایت ہے عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے مجھ کو بلا بھیجا میں گھوڑوں کی ڈاک بٹھا کر آیا حلب پہونچنے کے لیے جب میں انکے پاس پہونچا تو انہوں نے کہا ہم نے تجھکو تکلیف دی اے ابوسلام تیری سواری میں نے کہا بیشک اے امیرالمومنین انہوں نے کہا میں نے تجھکو تکلیف نہیں دی مگر ایک حدیث سننے کے لیے میں نے سنا تو اسکو روایت کرتا ہے ثوبان سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولے تھے حوض کوثر کے باب میں تو میں نے یہ چاہا کہ حدیث کو تیرے مونہہ سے سن لوں میں نے کہا مجھ سے ثوبان نے بیان کیا جو مولے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اسکے کوزے شمار میں آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں جو شخص اس میں سے ایک گھونٹ پی لیگا وہ اسکے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور سب سے پہلے جو لوگ اس حوض پر پانی پینے کے لیے آوینگے وہ فقیر مہاجرین ہونگے میلے کچیلے کپڑے پریشان سر والے جو عمدہ عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور انکے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے ابوسلام نے کہا یہ حدیث سنکر عمر بن عبدالعزیز روئے یہانتک کہ انکی داڑھی تر ہوگئی پھر کہا میں نے تو عمدہ عورتوں سے نکاح بھی کیا اور میرے لیے دروازے بھی کھلے اب میں ضرور یہ کرونگا کہ جو کپڑا پہنے ہوں اسکو نہ دھوؤنگا یہانتک کہ وہ میلا ہوجاوے اور اپنے سر میں تیل نہ ڈالونگا یہانتک کہ وہ پریشان ہوجاوے تاکہ میں بھی حوض کوثر سے پینے کا مستحق ہوجاؤں سبحان اللہ اگلے لوگ حدیث کے کیسے عاشق تھے کہ ایک حدیث سننے کے لیے اتنی دور سے ایک شخص کو بلوایا اور پھر سنتے ہی اسپر عمل کرنیکا قصد کیا حالانکہ خلیفہ اور بادشاہ وقت تھے اسحدیث سے عمر بن عبدالعزیز کی بڑی فضیلت اور خدا ترسی معلوم ہوئی تمام سلاطین بنی امیہ میں ایک یہی عادل اور حق پرست تھے اور انہوں ہی نے تبرا اصحاب علی مرتضی کا جو برسر منبر ہوا کرتا تھا موقوف کرایا اور بجای اسکے اس آیت کو پڑھنے کا حکم دیا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

اخبرنا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینۃ او کما بین المدینۃ وعمان انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعا اور مدینہ میں ہے یا جیسے مدینہ اور عمان میں **عن** انس بن مالک قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی فیہ بآنیۃ الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء انس بن مالک سے روایت ہے حوض کوثر پر چاندی اور سونیکے کوزے ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی المقبرۃ فسلم علی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ تعالی بکم لاحقون ثم قال وددنا انا قد رأینا اخواننا قالوا یا رسول اللہ أولسنا اخوانک

قال انتم اصحابی واخواني الذين يأتون من بعدي انا فرطكم على الحوض قالوا يا رسول الله كيف تعرف من
لم يأت من امتك قال ارأيت لو ان رجلا له خيل غر محجلة بين ظهراني خيل دهم بهم الم يعرف خيله قالوا بلى قال
فانهم يأتون يوم القيامة غرا محجلين من اثر الوضوء وقال انا فرطكم على الحوض ثم قال ليذادن رجال
عن حوضي كما يذاد البعير الضال فانا دهم الا هلموا فقال انهم قد بدلوا بعدك فلا زالوا يرجعون على
اعقابهم فاقول الا سحقا سحقا ابوہریرہ رضی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقبرے میں آئے اور سلام کیا مقبرہ والوں
کو تو فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ تعالیٰ بکم لاحقون پھر فرمایا میں نے آرزو کی کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں آپ نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو میرے
وفات کے بعد پیدا ہونگے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانیں گے
ان لوگوں کو جو ابھی پیدا نہیں ہوئے آپ کی امت میں سے آپ نے فرمایا بھلا دیکھو اگر ایک شخص کے گھوڑے جو سفید پیشانی
اور سفید ہاتھ پاؤں ہوں خالص سیاہ گھوڑوں میں ملجا دیں تو وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانیگا لوگوں نے عرض کیا بیشک
پہچان لیگا کیونکہ اسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہیں آپ نے فرمایا اسیطرح میری امت کے لوگ قیامت کے
دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہوکر آوینگے وضو کے سبب سے آثار وضو کا نور انکے چہروں اور ہاتھ پاؤں پر ہوگا میں آپ نے
فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر یعنے تم سے آگے وہاں پہونچکر تمہاری پانی پلانے کی طیاری کرونگا پھر
فرمایا چند لوگ (جو بظاہر میری امت کے لوگ ہونگے) میرے حوض سے ہانک دیے جاوینگے جیسے بھولا بھٹکا (پرایا) اونٹ ہانک دیا
جاتا ہے اور میں انکو پکارونگا ادھر آؤ پھر مجھ سے کہا جاویگا ان لوگوں نے تمہارے بعد دین کو بدلدیا اور ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر پیٹھ
سے منحرف ہوتے رہے میں کہونگا (ایسا ہی) تو دور ہو تو دور ہو **باب** دوسری روایت میں ہے میں کہونگا یہ لوگ تو میرے
اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں اور جواب میں کہا جاویگا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے بعد نئے نئے کام کیے یہ حدیث احادیث کے
خلاف نہیں ہے کہ میری امت کے اعمال مجھپر پیش کیے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کو کیونکہ یہ پیشی مجملا ہوتی ہے کچھ نام بنام نہیں
ہوتی اور اگر نام بنام بھی ہو تو آپ قیامت میں انکے نام سے واقف نہ ہونگے جب یہ کہا جاویگا کہ انلوگوں نے نئے نئے کام نکالے
لیعنے دین میں اسوقت آپکو معلوم ہوجاویگا کہ یہ فلانے لوگ ہیں اور آپ بھی انکو فرماویں گے دور ہو دور ہو مراد وہ لوگ ہیں
جو آنحضرت صلعم کے بعد دین اسلام سے پھر گئے اگر صحابہ سے صحابہ مراد ہوں اور جو اصحاب کا لفظ ساری امت کو شامل ہو
پھر تو کچھ اشکال نہیں اور ابن ماجہ کی روایت میں اصحاب کا لفظ ہی نہیں ہے وہ شامل ہے ہر ایک بدعتی کو جس نے آنحضرت کے
دین کو بدلڈالا اور اس طریقہ کو چھوڑ دیا جسپر آپ اور آپکے اہل بیت عظام اور صحابہ کرام تھے **باب** ذکر الشفاعۃ

شفاعت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی فھی نائلۃ من مات منھم لا یشرک باللہ شیئا ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے (اپنی امت کے بارہ میں) تو ہر نبی نے اپنی دعا جلدی کر کے دنیا ہی میں پوری کر لی اور میں نے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھا ہے جو میری اپنی امت کی شفاعت کے لیے تو میری شفاعت ہر ایک شخص کے لیے ہوگی میری امت کے جو مرا ہو اس حالمیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو **ف** یعنی توحید پر مرا ہو اگر شرک میں مبتلا رہکر مرا تو حضرت کی شفاعت سے محروم رہیگا دوسری روایت میں ہے کہ شفاعت میری ان لوگوں کے لیے ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے ہیں میری امت میں سے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنہ یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع ولا فخر ولواء الحمد بیدی یوم القیامۃ ولا فخر ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سردار ہوں آدم کی اولاد کا اور کچھ فخر کی راہ سے یہ نہیں کہتا بلکہ اظہار واقع ہے اور بیان ہے اللہ کی نعمت کا) اور سب سے پہلے قیامت کے دن میں سر سے لیے بھٹ جائیگی (میں قبر سے نکلوں گا) کچھ فخر کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی کچھ فخر کی راہ سے نہیں کہتا اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا فخر کی راہ سے نہیں کہتا **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما اھل النار الذین ھم اھلھا فلا یموتون فیھا ولا یحیون ولکن ناس اصابتھم نار بذنوبھم او بخطایاھم فاماتتھم اماتۃ حتی اذا کانوا فحما اذن لھم فی الشفاعۃ فجیء بھم ضبائر ضبائر فبثوا علی انھار الجنۃ ثم قیل یا اھل الجنۃ افیضوا علیھم فینبتون نبات الحبۃ تکون فی حمیل السیل قال فقال رجل من القوم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فی البادیۃ ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا دوزخ کے لوگ جو دوزخ میں رہینگے وہ نہ اس میں مریں گے جیسے (یعنی آرام نصیب ہوگا تو گویا زندگی نہیں) لیکن بعض لوگ ایسے ہونگے کہ انکو گناہ ہونگے اور خطاؤں کی وجہ سے دوزخ کی آگ پکڑ لیگی اور انکو مار ڈالیگی یہانتک کہ وہ کوئلہ کیطرح ہو جائینگے اسوقت انکی شفاعت کا حکم ہوگا وہ گروہ گروہ آوینگے اور جنت کی نہر پر پھیل جاوینگے اور کہا جاویگا اے جنت کے لوگو انپر جنت کا پانی ڈالو (وہ انپر جنت کا پانی ڈالیں گے) وہ اسطرح اگینگے جیسے دانہ (مالیکہ بہا دمیں (جھاگ) کچرا وغیرہ جمع ہوتا ہے) اگتا ہے (بہت جلد بڑھتا ہے) کہا اور پانی کی وجہ سے ایکشخص نے یہ حدیث سنکر کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم گویا جنگل میں رہے ہیں اور زراعت کا حال بھی جانتے ہیں کہ فلاں مقام میں دانہ خوب اگتا ہے **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول شفاعتی یوم القیامۃ لاھل الکبائر من امتی جابر سے روایت ہے آنحضرت صلعم فرماتے تھے قیامت کے دن میری شفاعت انلوگوں کے لیے ہوگی جو اہل کبائر میں میری امت سے ہوں (کیونکہ صغائر تو وضو اور نماز سے روزانہ معاف ہوجاتے ہیں اور یہ شفاعت مغفرت ذنوب کے لیے ہوگی لیکن ترقی درجات کے لیے تو وہ

تمام صلحا اور اولیا کے لیے بھی ہوگی) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُیِّرْتُ
بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ وَبَیْنَ اَنْ یَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِیْ الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَاَکْفٰی تَرَوْنَھَا
لِلْمُتَّقِیْنَ لَا وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا گیا کہ یا شفاعت کروں یا میری آدھی امت کو جنت میں (اور آدھی دوزخ میں جاوے)
تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا کیونکہ وہ عام ہوگی (اور اسکا فائدہ ہر ایک کو پہونچ سکتا ہے سبحان اللہ کیا
شفقت ہے آپ کی اپنی امت پر) اور زیادہ کافی ہوگی تم سمجھتے ہو کہ شفاعت پرہیزگاروں کے لیے ہوگی
نہیں گنہگاروں کے لیے خطاکاروں کے لیے قصوروں میں پھنسے ہوؤں کے لیے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُلْھَمُوْنَ اَوْ یَھْتَمُّوْنَ شَکَّ
سَعِیْدٌ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ تُشَفِّعُنَا اِلٰی رَبِّنَا فَاَرَاحَنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو
النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلَائِکَتَہٗ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ یُرِیْحُنَا مِنْ مَکَانِنَا ھٰذَا
فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ لَیْسَتْکُوْنَ اِلَیْھِمْ ذَنْبَہُ الَّذِیْ اَصَابَ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَلٰکِنِ
ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّہٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَ
یَذْکُرُ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ مَا لَیْسَ لَہٗ بِہٖ عِلْمٌ وَیَسْتَحْیِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاھِیْمَ فَیَاْتُوْنَہٗ
فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا کَلَّمَہُ اللّٰہُ وَاَعْطَاہُ التَّوْرٰیۃَ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ
ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ قَتْلَہُ النَّفْسَ بِغَیْرِ النَّفْسِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَکَلِمَۃَ اللّٰہِ وَ
رُوْحَہٗ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا
تَاَخَّرَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَنْطَلِقُ قَالَ قَدْ ذَکَرَ ھٰذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ فَاَمْشِیْ بَیْنَ الثَّمَاطَیْنِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ ثُمَّ عَادَ اِلٰی حَدِیْثِ اَنَسٍ قَالَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ فَیُقَالُ ارْفَعْ یَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُہٗ بِتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَۃَ فَاِذَا
رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ لِیْ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ
تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُہٗ بِتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ
اَعُوْدُ الثَّالِثَۃَ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ ارْفَعْ

مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدَّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلَى أَثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب مومنین اکٹھا ہونگے پھر اللہ اُن کے درمیان میں ڈال دیگا وہ کہینگے کاش ہم کسی کی سفارش اپنے مالک کو پہونچادیں اور اس تکلیف سے راحت حاصل کریں (کیونکہ میدان حشر میں گرمی کی شدت پسینہ کی کثرت پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں آوینگے اور کہینگے آپ آدم ہیں سارے آدمیوں کے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا (یعنے تحیت کا سجدہ نہ عبادت کا) اب آپ ہمارے سفارش کیجیے ہمارے مالک سے وہ ہم کو اس جگہ سے نکال کر کہیں آرام دیوے وہ کہینگے میں اس لائق نہیں (یعنے میرا مرتبہ ایسا نہیں ہے کہ میں اس وقت میں مالک سے کچھ عرض کرسکوں) اور وہ اپنے گناہ کو یاد کرکے لوگوں سے بیان کرینگے اور ان کو شرم آویگی (مالک کے پاس ایسے وقت میں جانیکو) وہ کہینگے البتہ تم لوگ نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے پاس بھیجا یہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے (اور ان سے بھی وہی کہینگے جو حضرت آدم علیہ السلام سے کہا تھا) وہ کہینگے میں اس لائق نہیں اور یاد کرینگے اپنے اس سوال کو جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دنیا میں کیا تھا جسکا انہیں علم نہ تھا اور شرم کرینگے (اس وقت میں مالک کے پاس جانے سے یہ سوال یہ تھا کہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ تو نے وعدہ کیا تھا مجھ کو اور میرے گھر والوں کو بچا دینے کا اب میرا بیٹا کنعان ہے جو شرارت سے کشتی پر سوار نہیں ہوا تھا اور ڈوب گیا تھا اس پر اللہ تعالےٰ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں ہے وہ مت پوچھ) اور کہینگے البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس جاؤ جو اللہ کے دوست تھے یہ سب لوگ انکے پاس آوینگے وہ کہینگے میں اس لائق نہیں (اور اپنے تین جھوٹ باتوں کو یاد کرینگے جو مصلحت سے انہوں نے بولی تھیں اور شرم کرینگے اس وقت میں اللہ تعالےٰ کے پاس جانے سے) البتہ

تم حضرت موسی علیہ السلام پاس جاؤ وہ اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین جن سے اللہ تعالی نے بات کی اور ان کو توراۃ شریف عنایت کی یہ سب لوگ حضرت موسی علیہ السلام پاس آوینگے وہ کہینگے مین اس لائق نہین جو انہون نے (دنیا مین) ایک ناحق خون (قبطی کا) کیا تہا اسکو یاد کرینگے (حالانکہ یہ خون عمدًا نہ تہا اونہون نے دہمکانے کے لیے ایک گہونسا لگایا تہا وہ مرگیا) البتہ تم حضرت عیسی علیہ السلام پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہین اور اللہ کا کلمہ اور روح ہین پہر یہ سب حضرت عیسی علیہ السلام پاس آوینگے وہ کہینگے مین اس لائق نہین البتہ تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جاؤ اللہ تعالے نے انکی اگلے اور پچھلے قصور معاف کردیے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ سب لوگ میری پاس آوینگے مین چلون گا (آپ اُسیوقت مستعد ہونگے انکی خواہش پوری کرنے کے لیے صدآفرین آپ کی ہمت اور آپ کی شفقت پر) (دو صفون کے درمیان (یعنے مومنین کی صفون کے بیچ مین) مین اپنے مالک سے اجازت مانگون گا (باریابی کی) مجھکو اجازت ملیگی مین جب اپنے مالک کو دیکھون گا اوسی وقت سجدے مین گر پڑون گا وہ جب تک اسکو منظور ہے مجھ کو سجدے ہی مین رہنے دیگا پہر مجھے حکم ہوگا اے محمد سر اوٹھا اور کہہ جو تو کہیگا اسکو ہم سُنینگے اور جو تو مانگیگا اسکو ہم دینگے اور جسکی تو سفارش کرے گا ہم قبول کرینگے (سبحان اللہ کیا عنایت ہے) مالک کی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) مین اُسکی تعریف شروع کرون گا اُس طرح سے جو وہ خود مجھکو سکہلا دیگا اوسکی بعد شفاعت کرون گا لیکن میری شفاعت کے لیے ایک حد مقرر کردیجاوے گی (کہ جو لوگ ایسے اعمال کے ہون اونہی کی شفاعت کرو) حدیث سے یہ نکلا کہ شفاعت کا اذن آپ کو قیامت کردن حاصل ہوگا البتہ اللہ تعالے اسکا وعدہ آپ سے کرچکا ہے جو ضرور پورا ہوگا اب یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہوچکا ہے صریح جہل ہے اور احادیث صحیحہ کی مخالفت ہے) پروردگار اُن کو جنت مین داخل کرے گا (یعنے اُس حد تک جن لوگون کی مین شفاعت کرون گا اُن کو) بعد اسکے مین دوبارہ لوٹ کر اپنے مالک کے پاس آؤن گا اور اسکو دیکہتے ہی سجدے مین گر پڑون گا وہ جب تک اسکو منظور ہے مجھکو سجدے مین ہی رہنے دیگا پہر مجھ سے کہا جاوے گا اے محمد سر اوٹھا اور کہہ تیری بات سنی جاویگی اور مانگ تجھکو دیا جاوے گا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی پہر اوسکی تعریف کرون گا جس طرح سے وہ خود مجھکو سکہلا دیگا بعد اسکے شفاعت کرون گا لیکن ایک حد مقرر کردی جاوے گی (جو پہلی حد سے زیادہ وسیع ہوگی) مالک ان لوگون کو بہی جنت مین داخل کرے گا پہر مین تیسری بار مالک کے پاس لوٹ کر آؤن گا اور اسکو دیکہتے ہی سجدے مین گر پڑون گا وہ جب تک اسکو

منظور ہے مجھکو سجدے مین پڑا رہنے دیگا پھر مجھے حکم ہوگا اے محمد سر اوٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جاویگی مانگو تمکو دیا جاوے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی مین اپنا سر اوٹھاؤن گا اور اپنے مالک کی تعریف کرون گا جس طرح سے وہ خود مجھکو تعلیم کرے گا پھر مین شفاعت کرون گا لیکن ایک حد مقرر کردی جاوے گی (جو دوسری حد سے بھی زیادہ وسیع ہوگی اور بہت سے گنہ گار اُس مین داخل ہوجاوین گے) پروردگار اُن کو بھی جنت مین داخل کرے گا پھر مین چوتھی بار لوٹ کر آؤن گا اور عرض کرون گا اے مالک اب تو کوئی باقی نرہا صرف وہ لوگ باقی ہین جو قرآن کے روسے دوزخ مین رہنے کے لائق ہین۔ قتادہ (جو اسحدیث کے راوی ہین) اسحدیث کو بیان کرکے یہ کہتے تھے کہ ہمسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا وہ شخص بھی دوزخ سے نکالا جاویگا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اُسکے دلمین ایک جو برابر بھی نیکی (یعنے ایمان) ہوگی اور وہ بھی دوزخ سے نکالا جاویگا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اسکے دل مین گیہون برابر بھی نیکی ہوگی اور وہ شخص بھی دوزخ سے نکالا جاویگا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اسکے دل مین ایک رتی یا چیونٹی برابر بھی نیکی ہوگی **ف** غرض اللہ جل جلالہ کے فضل سے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بڑی امید ہے کہ کوئی موحد بھی جسکے دل مین رتی برابر بھی ایمان ہو ہمیشہ دوزخ مین نہ رہے گا **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کرینگے انبیا یعنے پیمبر اور علماء (دین کے عالم باعمل جو پیمبر کے نائب ہین) پھر شہداء **عن** الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ ابی بن کعب سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مین سارے انبیا کا پیمبر دن کا امام ہون گا اور اُنکا خطیب (یعنے اُن کی طرف سے بات کرنیوالا جب وہ خاموش ہو جاوینگے) اور اُن کی شفاعت کرنے والا اور یہ مین فخر کی راہ سے نہین کہتا (بلکہ حق تعالے نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اُسکو ظاہر کرتا ہون) **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ عمران بن حصین رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے

جاوینگے ان کا نام جہنمی ہوگا (نہ اون کی تحقیر کے لیے بلکہ ان کو زیادہ خوش کرنیکے لیے کیونکہ اذیت کے خیال سے نعمت کی زیادہ قدر ہوتی ہے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاکَ قَالَ سِوَایَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ عبداللہ بن ابی الجدعاء سے روایت ہے اونہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے (وہ حضرت عثمان ہین یا جناب اویس قرنی رح) بنی تمیم سے زیادہ شمار مین لوگ جنت مین داخل ہونگے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کرینگے آپ نے فرمایا ہان میرے سوا۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے ابن ابی الجدعاء سے پوچھا تمنے یہ حدیث آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا ہان مین نے سنی ہے **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا خَیَّرَنِیْ رَبِّیْ اللَّیْلَةَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ خَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِیْ الْجَنَّةَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُوا اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِهَا قَالَ لِیْ لِکُلِّ مُسْلِمٍ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو میرے مالک نے آج کی رات کون سی دو باتون مین اختیار دیا مجھ کو ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا پروردگار نے مجھ کو اختیار دیا کہ یا مین تیری آدھی امت کو جنت مین داخل کر دیتا ہون یا تو شفاعت کو قبول کرین مین نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمایئے کہ ہم کو آپ کی شفاعت نصیب کرے آپ نے فرمایا وہ تو ہر مسلمان کے لیے ہوگی **بَابُ** صِفَةِ النَّارِ دوزخ کا بیان (اللہ تبارک وتعالے اس سے محفوظ رکھے ہم کو اور سب مسلمانون کو) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ نَارَکُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَوْلَا اَنَّهَا اُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَیْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا وَاِنَّهَا لَتَدْعُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا یُعِیْدَهَا فِیْهَا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری دنیا کی آگ ایک جزء ہے ستر جزون مین سے دوزخ کی آگ کے (یعنے دوزخ کی آگ حرارت مین ستر درجہ یہان کی آگ سے زیادہ ہے) اور اگر وہ دو بار

بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے فائدہ نہ لے سکتے اور اب یہ آگ اللہ جل جلالہ سے دعا کرتی ہے کہ دوبارہ اسکو دوزخ مین نہ ڈالا جاوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ یَا رَبِّ اَکَلَتْ بَعْضِیْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَیْنِ نَفَسٌ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِی الصَّیْفِ فَشِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ مِنْ زَمْهَرِیْرِهَا وَشِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُوْمِهَا ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے اَن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے مالک کی جناب مین شکایت کی تو اس نے عرض کیا اے مالک مین خود ایک دوسرے کو کھا گئی (شدت اشتعال سے) آخر مالک نے اس کو دو سانس لینے کا حکم دیا (رحمت کے لیے) ایک جاڑے مین دوسرے گرمی مین تو تم جو سردی کی شدت پاتے ہو یہ دوزخ کے زمہریر طبقہ کی سردی ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ اسکی گرم ہوا سے ہے **فائدہ** المحدیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہری معنے پر رکھا ہے اور کہا ہے کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اہل سنت کے نزدیک اور کوئی مانع نہین اس سے کہ اس مین نفس اور عقل ہو اور دوسرے لوگون نے اسکی تاویل کی ہے کہ یہ بطور تشبیہ اور استعارے کے ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُوْقِدَتِ النَّارُ اَلْفَ سَنَةٍ فَابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَآءُ کَاللَّیْلِ الْمُظْلِمِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اَن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ ہزار برس تک سلگائی گئی اسکی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو اسکی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہو گئی اب اس مین ایسی سیاہی ہے جیسے اندھیری رات مین ہوتی ہے (معاذ اللہ یہ تاریکی اور یہ گرمی اور یہ سختی عذاب کی اللہ بچائے ہم کو اپنے فضل سے) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنَ الْکُفَّارِ فَیُقَالُ اغْمِسُوْهُ فِی النَّارِ غَمْسَةً فَیُغْمَسُ فِیْهَا ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ اَیْ فُلَانُ هَلْ اَصَابَکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا مَا اَصَابَنِیْ نَعِیْمٌ قَطُّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ضُرًّا وَبَلَآءً فَیُقَالُ اغْمِسُوْهُ غَمْسَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُغْمَسُ فِیْهَا غَمْسَةً فَیُقَالُ لَهٗ اَیْ فُلَانُ هَلْ اَصَابَکَ ضُرٌّ قَطُّ اَوْ بَلَآءٌ فَیَقُوْلُ مَا اَصَابَنِیْ ضُرٌّ قَطُّ وَلَا بَلَآءٌ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن

کافرون مین سے وہ شخص لایا جاویگا جس کی دنیا مین بڑی عیش سے گذری ہو اور کہا جاوے گا کہ اس کو ایک غوطہ دو جہنم مین اسکو ایک غوطہ جہنم مین دیکر نکال لین گے پھر اس سے پوچھین گے اے فلانے کبھی تونے راحت کبھی دیکھی ہے وہ کہیگا نہین مین نہین جانتا راحت کیا ہے اور ایک مومن کو لایا جاوے گا جسکی دنیا بڑی سختی اور تکلیف سے گذری ہے اور حکم ہوگا اسکو جنت مین ایک غوطہ دو (یعنے وہان کے لذایذ ذرا چکھا دو اور وہان کی نعمتین اور حورین اسکو دکھلا دو) پھر وہان سے نکالکر اسکو لاوین گے اور پوچھین گے اے فلانے تونے کبھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا نہین مجھے کبھی سختی اور بلا نہین پہونچی (جنت کی راحت اوٹھا کر پہلے کی سب تکلیف بھول جاوے گا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیُعَظَّمُ حَتّٰی اِنَّ ضِرْسَہٗ لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَ فَخِذَہٗ مِثْلُ وَرِقَانَ وَ جِلْدَہٗ عَلٰی ضِرْسِہٖ کَفَضِیْلَۃِ جِلْدِ اَحَدِکُمْ عَلٰی ضِرْسِہٖ ابو سعید خدری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک کافر دوزخ مین اتارا کیا جاوے گا یہان تک کہ اسکا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا (اور اس سے اسکی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اسکا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا بدن تمہارے دانت سے بڑا ہے (تو بدن گویا ہزار دن کوس کا ہوگا)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ بُرْدَۃَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَدَخَلَ عَلَیْنَا الْحَارِثُ بْنُ قَیْسٍ فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَیْلَتَئِذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ اَکْثَرَ مِنْ مُضَرَ وَاِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یُعَظَّمُ لِلنَّارِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَحَدُ زَوَایَاھَا عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا اتنے مین حارث بن قیس ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت مین بعضا شخص ایسا ہوگا جسکی شفاعت سے اتنے لوگ جنت مین جاوینگے کہ ان کا شمار مضر کی قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت مین سے بعضا وہ شخص ہوگا جو دوزخ کے لیے بڑا کیا جاوے گا یہانتک کہ وہ دوزخ کا ایک کونہ ہو جاوے گا **ف** اس حدیث سے اور کئی حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سے بھی کچھ گنہگار لوگ دوزخ مین جاوین گے اور ان کو عذاب ہوگا جب تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو منظور ہوگا پھر اللہ تعالیٰ انکو نکالیگا اور جنت عطا فرماوے گا جیسے اوپر ایک حدیث مین گذرا کہ انکا نام جہنمی ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ جب حزن سے

پناہ مانگو جو ایک وادی ہے جہنم مین اور جہنم اس سے ہر روز چار سو بار پناہ مانگتا ہے اس مین ریاکار قاری داخل ہونگے لیکن حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اہل کبائر جب مومن ہون تو دوزخ مین نہین جاوینگے بلکہ قیامت کے میدان کی گرمی اور شدت یہی عذاب انکے لیے کافی ہوگا یا اور کچھ عذاب دیا جاوے گا پھر شفاعت سے جنت مین داخل کیے جاوین گے اور اسکی دلیل سوا انکے کشف کے اور کچھ نہین ہے ان کے نزدیک اس حدیث سے مراد وہ لوگ ہون گے جو آپ کی امت دعوت ہین یعنے تمام کفار ریا جو اسلام سے پھر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یا وہ لوگ جو نام کے لیے مسلمان ہین اور تمام رسوم اور عادات مشرکین کے سے کرتے ہین جیسے ہندوستان مین جاہل مسلمان گاؤن اور دیہات کے واللہ اعلم (انجاح مختصرا) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى اَهْلِ النَّارِ فَيَبْكُوْنَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّمَ حَتّٰى يَصِيْرَ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْاُخْدُوْدِ لَوْ اُرْسِلَتْ فِيْهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخیون پر رونا بھیجا جاوے گا وہ روین گے یہانتک کہ آنسو ختم ہوجاوین گی پھر خون روین گے یہانتک کہ ان کے چہرون مین نالیون کی کیطرح نشان بن جاوینگے (یعنے کہڈے ہوکر) اگر ان مین کشتیان چھوڑی جاوین تو وہ بہ جاوین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ وَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنْ زَقُّوْمٍ قُطِرَتْ فِي الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيْشَتَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَيْرُهٗ ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی یا یہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا حق اسکے ڈرنے کا ہے اور مرت مرو مگر مسلمان رہکر اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم کا (جو خوراک ہے دوزخ والون کی) زمین پر ٹپک آوے تو ساری دنیا والون کی زندگی خراب کردے پھر ان لوگون کا کیا حال ہوگا (اللہ کی پناہ) جنکے پاس سوا اسکے اور کوئی کھانا نہ ہوگا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَاْكُلُ النَّارُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگار (دوزخ کی) آدمی کے سارے بدن کو کھالے گی مگر سجدے کا مقام چھوڑدیگی اللہ نے انگار پر اسکا کھانا حرام

کردیا ہے (یعنے جو عمدا سجدہ کرنے میں زمین پر لگتے ہیں اُن میں سجدے کی مقام محفوظ رہجاوینگے اس سے بھی یہ نکلتا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جاوینگے) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُوْقَفُ عَلَی الصِّرَاطِ فَیُقَالُ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَطَّلِعُوْنَ خَائِفِیْنَ وَجِلِیْنَ اَنْ یَخْرُجُوْا مِنْ مَکَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ فَیُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُذْبَحُ عَلَی الصِّرَاطِ ثُمَّ یُقَالُ لِلْفَرِیْقَیْنِ کِلَاهُمَا خُلُوْدٌ فِیْمَا تَجِدُوْنَ لَا مَوْتَ فِیْهَا اَبَدًا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لاوینگے اسکو پلصراط پر کھڑا کرینگے اور کہا جاوے گا اے جنت والو وہ یہ آواز سُنکر گھبرا کر ڈرتے ہوئے اوپر آوینگے ایسا نہ ہو کہ وہ جہان ہیں وہاں سے نکالا جاوینگا پھر پکارا جاویگا اے دوزخ والو وہ اوپر آوینگے خوش خوش کہ شاید انکے نکالنے کے لیے حکم ہوگا اتنے میں کہا جاوے گا تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر حکم ہوگا اسکو پلصراط پر ذبح کردینگے (وہ صورت ایک مینڈھے کی ہوگی اللہ تعالی کی قدرت سے) بعد اوس کے دونوں فرقوں سے (جنت والوں سے اور دوزخ والوں سے) کہدیا جاویگا اب دونوں فرقے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں اور موت کبھی نہ آویگی **بَابُ** صِفَةِ الْجَنَّةِ جنت کا بیان

(اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانوں کو وہ نصیب کرے) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَمَنْ بَلْهَ مَا شِئْتُمْ اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقْرَءُهَا مِنْ قُرَّاتِ اَعْیُنٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہاں) اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ سامان اور لذتیں طیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنے دنیا کی آنکھ نے) اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گذرا ابوہریرہ نے کہا ان لذتوں کو تو چھوڑ دو جنکو اللہ تعالی نے تم سے بیان کردیا اون کی سوا کتنی بے شمار لذتیں ہونگی اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی لہم اخیر تک ابوہریرہ اس میں قرات اعین پڑھتے تھے جمع کے ساتھ اور مشہور قرات قرۃ اعین ہے بہ صیغہ واحد یعنے کوئی نفس نہیں جانتا جو مومنین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ بدلہ ہے انکی نیک اعمال کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَالَ لَشِبْرٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بالشت برابر جای جنت مین ساری دنیا سے اور جو کچھ اس مین ہے اوس سب سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا سہل بن سعد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک کوڑا رکھنے کے برابر جای جنت مین بہتر ہے دنیا و مافیہا سے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ معاذ بن جبل سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت مین سو درجہ ہین ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجہ سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجون سے اوپر جنت مین فردوس ہے اور بیچ بیچ جنت کا وہی ہے اور عرش (اللہ جل جلالہ کا) فردوس کے اوپر ہے اسی مین سے جنت کی نہرین پھوٹتی ہین تو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس کو مانگو (یا اللہ ہم کو فردوس عنایت کر) **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ تَتَلَأْلَأُ وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهَرٌ مُطَّرِدٌ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي حِبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ قَالُوا نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُولُوا إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ اسامہ بن زید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کوئی شخص جنت کے لیے کمر نہین باندھتا (کپڑے اوٹھا کر نہین باندھتا جیسے محنت کے وقت کیا کرتے ہین) اسلیے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہین ہے قسم خدا کی جنت مین نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہین بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوب صورت خوش اخلاق اور جوڑے ہین بہت اور ایسا مقام ہے جہان ہمیشہ تازگی اور بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اسکے لیے کمر باندھتے ہین آپ نے فرمایا انشاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اسکی رغبت دلائی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ

وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأُلُوَّةُ أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اول جماعت جو جنت میں جاویگی وہ چودھویں رات کے چاند کیطرح ہوگی پھر ان سے قریب ایک جماعت روشن تارے کیطرح آسمان پر نہ وہ پیشاب کرینگے نہ پائخانہ نہ ناک سنکیں گے نہ تھوکیں گے انکی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور اُن کا پسینہ مشک ہوگا اور اُنکی انگیٹھیاں عود کی ہونگی (یعنے عود اُن میں جل رہا ہوگا) اُن کی بی بیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہونگی سارے جنت والوں کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کی مثل ہوں گی (یعنے اختلاف عادات اور اخلاق نہ ہوگا) اور سب اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کے لمبے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُفَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جنت میں اسکے دونو سیڈیں سونے سے بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یاقوت اور موتی ہیں (بجائے مٹی اور ریت کے) اسکی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَلَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے (طوبیٰ نام) اسکے سایہ میں سوار (گھوڑے کا) سو برس تک چلتا رہے اور درخت تمام نہ ہو اتنا بڑا ہے اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود یعنے جنت میں لمبا اور دراز سایہ ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيدٌ أَوَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَ

مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرَ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرَ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ
وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ
أَحَدٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضَرَةً حَتَّى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ أَلَا تَذْكُرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ
كَذَا وَكَذَا أُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ فَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي
بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا
مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ ثُمَّ يَقُولُ قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ قَالَ
فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ
عَلَى الْقُلُوبِ قَالَ فَنَحْمِلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى
أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ
فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ عَلَيْهِ أَحْسَنَ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ
لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَنَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا
لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ
عَزَّ وَجَلَّ وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا سعید بن المسیب سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی سے ابوہریرہ نے ان
سے کہا میں اسے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملاوے سعید نے کہا کیا وہاں بازار ہے
انہوں نے کہا ہاں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت کے لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے
تو وہاں اتریں گے اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے (یعنے ہر ایک کا مقام اسکے درجہ کے لائق ہوگا) پھر انکو
اجازت دیجاویگی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق (کیونکہ جنت میں دنیا کیطرح
دن اور رات نہ ہونگے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا) وہ اللہ جل جلالہ کی زیارت کرینگے اور پروردگار انکے
لیے اپنا تخت ظاہر کریگا اور پروردگار خود نمود ہوگا جنت کے چمنوں میں سے (کیاریوں میں سے ایک چمن میں اور لوگوں
کے لیے منبر رکھے جاوینگے نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زبرجد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یہ
سب کرسیاں ہونگی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک جل جلالہ کا) اور

جو کوئی جنت والون مین کم درجہ ہوگا حالانکہ وہان کوئی کم درجہ نہین ہے (بلکہ دنیا کی نظر کرتے تو کم درجہ والا بھی یہان کے ہفت اقلیم کے بادشاہ سے بھی زیادہ ہی) وہ مشک اور کافور کے ٹیلون پر بیٹھین گے اور انکے دلون مین یہ ہوگا کہ کسی کی ہمسری زیادہ نہین مین درجہ مین (یعنے انکی بیٹھنے کا مقام ہمارے مقام سے افضل نہین ہے بلکہ ہر جنتی اپنا مقام ہی سب سے بہتر خیال کریگا چونکہ وہان بخل اور ملال کسیطرح کا نہ ہوگا) ابو ہریرہ نے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھین گے آپنے فرمایا ہان کیا تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودھوین رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے مین ہمنے کہا نہین (چاند اور سورج کے دیکھنے مین کیا جھگڑا ہوگا وہ ہر مقام سے ہر ایک کو بلا تکلف اور زحمت دکھلائی دیتا ہی) آپنے فرمایا اسیطرح اپنے مالک کے دیکھنے مین بھی جھگڑا نہ کروگے اور اس مجلس مین کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جس سے پروردگار مخاطب ہوکر بات نکرے یہانتک کہ وہ ایک شخص سے فرماویگا اے فلانے تجھکو یاد ہے تو نے (دنیا مین) فلان فلان دن ایسا ایسا کام کیا تہا اسکو بعض گناہ اسکو یاد دلاویگا وہ کہیگا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہین دیے پروردگار فرماویگا بیشک مینے بخشدیے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو اس درجہ تک پہونچا پہر وہ (جنت کے لوگ اہل دربار) اسی حال مین ہونگے کہ ناگہان ایک ابر اوپر سے آنکر اون کو ڈہانپ لیگا اور ایسی خوشبو برساویگا کہ ویسی خوشبو اونہون نے کبھی نہین سونگھی پروردگار فرماویگا اب اٹھو اور جو مینے تمہاری خاطر کیلیے طیار کیا ہی اس مین سے جو تمہارے پسند آوے وہ لو ابو ہریرہ نے کہا اسوقت ہم (یعنے جنت کے لوگ) ایک بازار مین جاوینگے جسکو ہلا کہتے ہونگے اور اس بازار مین ایسی چیزین ہونگی جنکی مثل نہ کبھی آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا نہ دل پر انکا خیال گذرا اور جو ہم چاہینگے وہ ہمارے لیے اوٹھا دیا جاویگا نہ وہان کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جاویگی اور اسی بازار مین سب جنت والے ایک دوسرے سے ملینگے پہر ایک شخص سامنے سے آویگا جسکا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملیگا جسکا مرتبہ کم ہوگا وہ اسکا لباس (اور ٹاٹھ) دیکھکر ڈر جاویگا لیکن ابہی اسکی گفتگو اس شخص سے کم نہوگی کہ اسپر بھی (یعنے جو ادنی درجہ کا ہی) اس سے بہتر لباس نجاویگا اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جنت مین کسی کو رنج نہوگا ابو ہریرہ نے کہا پہر ہم اپنے اپنے مکان مین لوٹینگے تو وہان ہماری بی بیان ہم سے ملین گی اور کہینگی مرحبا و اہلا یہ محاورہ ہی عرب کا جب کوئی آتا ہے تم تو ایسے حال مین آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو اسکے کہین عمدہ ہی جس حال مین تم ہمکو چہوڑ کر گئے تہے ہم انکے جواب مین کہینگے ہم آج اپنے پروردگار کے پاس بیٹہے اسکے دربار مین مشغول تہے (اور ہمکو سزاوار تہا اسی حال مین لوٹنا جسحال مین لوٹے یعنے حسن اور جمال مین اور خوشبو مین زیادہ ہوکر)

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یدخلہ اللہ الجنۃ الا زوجہ اللہ عز وجل ثنتین وسبعین زوجۃ ثنتین من الحور العین وسبعین من میراثہ من اہل النار ما منہن واحدۃ الا ولہا قبل شہی ولہ ذکر لا یمتی قال ہشام بن خالد من میراثہ من اہل النار یعنی رجالا دخلوا النار فوفق اہل الجنۃ نساءہم کما وردت ثم رأوہ

ابو امامہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریگا اسکو ستر پردہ یعنی بہتیری بیان بڑی آنکھ والی حوروں میں سے عنایت فرماویگا اور ستر بی بیان اسکی جسکا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے انمیں سے ہر ایک بی بی کی شرمگاہ نہایت خوبصورت ہوگی اور اسکا ذکر ایسا ہوگا جو کبھی نہ جھکیگا **ف** یعنی جماع سے ضعیف پیدا نہ ہوگا جیسے دنیا میں ہے زیادت کہ ستر بی بیان اسکی جسکا وہ وارث ہوگا دوزخ والونمیں سے اسکو صرف ابن ماجہ نے نکالا اور اسکی اسناد میں خالد بن یزید نہایت ضعیف ہے یحیی بن معین نے کہا وہ اپنے باپ پر جھوٹ بولنے سے نہیں خوش ہوا یہانتک کہ اس نے جھوٹ باندھا آنحضرت کے اصحاب پر یہی اور اس حدیث کی توجیہ مشکل ہے کیلیے کہ کافروں کی عورتیں بھی کافر ہوتی ہیں پس وہ بھی دوزخ میں رہینگی الحمنت کو کہاں سے ملینگی اور کافروں کی وہ عورتیں جو مسلمان ہوگئیں تھیں اور انہوں نے نکاح نہیں کیا وہ قلیل ہیں ہر جنتی کو انمیں سے ستر عورتیں کیونکر ملینگی یہ کہنا ہوں اوپر گذر چکا کہ ہر ایک شخص کے لیے دو مقام بنے ہیں ایک جنت میں ایک جہنم میں پس ہر ایک کافر کی ستر عورتیں جنت میں بھی ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھ آوینگی مگر اسصورت میں ستر سے زیادہ آنی چاہیں کیلیے کہ کافروں کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے جیسے اوپر گذر چکا اور اس توجیہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اسصورتمیں یہ ستر عورتیں بھی حوروں میں سے ہونگی نہ دنیا کی عورتوں میں سے پھر انکا عطف حور عین پر کیونکر جائز ہوگا اور ہشام بن خالد نے جو اگر اسکی تفسیر کی ہے وہ بھی اسکے خلاف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ستر عورتیں دنیا کی عورتوں میں سے ہونگی چونکہ آسیہ فرعون کی بی بی کو بھی انہیں سے گنا ہے اور ممکن ہے کہ یہ عام ہو شامل ہو دونوں قسم کی عورتوں کو واللہ اعلم **ف** ہشام بن خالد نے کہا راوی ہے حدیث کا دوزخ والوں سے وہ مراد ہیں جو دوزخ میں جاوینگے اور الحمنت انکی عورتوں کے وارث ہوجاوینگے جیسے فرعون کی بی بی اسکے وارث بھی الحمنت ہوجاوینگی کیونکہ وہ مومنہ تھی **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَہَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ وَاحِدَۃٍ کَمَا یَشْتَہِیْ ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا مومن جب اولاد کی خواہش کریگا جنت میں تو حمل اور وضع حمل اور بچہ کا بڑا ہونا سب ایک ساعت میں ہوجاویگا اسکی خواہش کے موافق **ف** ترمذی نے کہا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہوگی طاؤس اور مجاہد اور نخعی سے ایسا ہی منقول ہے اور اسحاق نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی خواہش کریگا اسکو اولاد ہوگی لیکن کوئی خواہش ہی نکریگا پس اولاد بھی نہوگی اور ابو زرعہ سے مروی ہے مرفوعاً کہ الحمنت کی اولاد نہوگی (مصباح الزجاجہ) **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا وَاٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیُقَالُ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّھَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّھَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّھَا

ملاؤی فیقول اللہ اذھب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالھا او ان لک مثل عشرۃ امثال الدنیا فیقول
اتسخر بی او تضحک بی وانت الملک قال فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ فکان یقال ھذا ادنی
اھل الجنۃ منزلا عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا میں جانتا ہوں اسکو جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور
سب سے پیچھے بہشتیوں میں جنت میں جاویگا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹتا ہوا آویگا اور اللہ سے کہا جاویگا
جا جنت میں داخل ہو وہ وہاں جاویگا اسکو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے اسمیں کہیں جا نہیں ہے حالانکہ جنت بہت وسیع ہے
کبھی بھر نہیں سکتی، وہ لوٹ کر آویگا اور عرض کریگا مالک میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا پھر ملک فرماویگا جا جنت میں داخل ہو وہ جاویگا
اسکو بھری معلوم ہوگی وہ پھر لوٹ آویگا اور عرض کریگا مالک میں تو اسکو بھری ہوئی پاتا ہوں پروردگار فرماویگا جا جنت میں جا وہ
جاویگا اسکو بھری معلوم ہوگی وہ لوٹ آویگا اور عرض کریگا مالک وہ تو بھری ہوئی ہے پروردگار فرماویگا جا جنت میں داخل ہو
تجھے اتنی جگہ ملیگی جیسے دنیا تھی اور دس دنیا کے برابر بڑھا دیگا تیری جا دس دنیا کے برابر ہے وہ عرض کریگا اے مالک تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے یا
مجھ سے ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے راوی کہتا ہے میں نے دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس حدیث بیان کی تو آپ ہنسے یہانتک کہ آپکے
خیر کے دانت کھل گئے تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں لیکن اسکی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی تو عالی درجہ
والوں کی جنت کتنی بڑی ہوگی غور کیا چاہیے ملک کی قدرت کے سامنے سب ہیچ ہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من سال الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللھم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللھم اجرہ
من النار انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص تین بار جنت کو مانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ اسکو جنت میں داخل کر
اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ اسکو پناہ میں رکھ دوزخ سے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا لہ منزلان منزل فی الجنۃ ومنزل فی النار فاذا مات فدخل النار ورثت اھل الجنۃ منزلہ
فذلک قولہ تعالی اولئک ھم الوارثون ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے مگر اسکے دو ٹھکانے ہیں
کافر ہو یا مسلمان) ایک جنت میں دوسرا جہنم میں جب وہ مر جاویگا اور دوزخ میں جاویگا تو جنت والے اسکا ٹھکانا لے وارث سمجھکر
لینگے یہی مطلب ہے اس آیت اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس یعنی وہی وارث ہیں جو وارث ہونگے فردوس کے فقط

تمت الکتاب

الحمد للہ کہ کتاب رفع الاجاجہ عن سنن ابن ماجہ تمام ہوئی ۲۱ تاریخ رجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز پنجشنبہ کو شہر حیدرآباد دکن میں عصر کے وقت یا اللہ
بخشدے اس کتاب کے مترجم کو اور اسکے آباؤ اجداد اور اخوان اور اقارب اور احباب کو آمین یا رب العالمین قبول کر اس کتاب کو یہ میرے خالص تیرے لیے لکھی ہے
اور بضاعت کو میری یہ آخرت میں وسیلہ اللہ تعالی علی خیر خلقہ وبظہر لطفہ سیدنا ومولانا ونبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب فی یوم الاربعاء ۲۱ من شہر رجب سنۃ ۱۳۱۱ ہجری علی صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام وانا العبد الراجی عفو ربہ القوی عبد الحق بن عبد الرحمن الحنفی عفی عنہما وعن والدیہما وعن مشایخہما وعن جمیع المسلمین آمین یا رب العالمین

صحت نامہ جلد ثالث رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ

نمبر	سہو	صواب	نمبر	خطا	صواب	نمبر	خطا	صواب	نمبر	خطا	صواب
۳	۲	اسکیہ	۵۹	۱۰	دی	۹۶	۴	جسطرح کی	۱۷۴	۵	کہ اگر لوگ اس امت اور استون سے زیادہ علام نومی ہوگا اور یتیم
۶	۱۷	رسالت	۶۲	۶	تگری	〃	۲۳	حضرت			
۶	۱۲	کیطرف	۶۳	۳	رکھا	〃	〃	تم لازم کر رہے			
۷	۲۱	الحدیث	۶۴	۱۰	بینے کہا	۹۸	۱۷	ضعیف ہے	۱۷۶	۲۲	دو کپڑی
۸	۱۲	منع یہ	۶۵	۱۴	آزرو	۹۹	۱۳	یتفردا	۱۷۷	۲۳	کا جو سنا
۱۰	۶	ہمای	〃	۱۹	بائی	〃	۱۸	یتفردا	۱۷۵	۱	لو
〃	۲۲	کانی	۶۶	۱۱	جیڑی	۱۰۰	۲	نیجہ	۱۷۶	۲	کراہت
۱۱	۱۴	کہلاتے	〃	۱۹	یہی ہے	۱۰۴	۱۷	آپ	〃	۱۸	کٹا ہوا
۱۲	۶	جابر عبداللہ	۶۷	۴	آپ نے	۱۰۹	۶	بچھنے	〃	۲۳	آیندہ
〃	۲۳	عقیقہ	۶۸	۱	فخری	۱۱۰	۱	داغ دیتے	۱۹۰	۱	تزویک تو
۱۵	۱	یہ لغو	۶۹	۱۵	پینے	۱۱۲	۹	قول	۱۹۱	۱۱	غورت
〃	۹	کرتے ہیں	۷۰	۲	خواہش	〃	۱۷	اور سورہ	۱۹۲	۱۱	زیر ناف کے
۱۸	۲۳	خدیج	〃	۶	سلمان سے	۱۱۶	۳	حضرت	۱۹۳	۷	امین
۲۰	۳	التغیرا	〃	۱۷	ترک عما	۱۱۷	۶	رضای	۱۹۴	۲۰	نین
۲۱	۸	درست	۷۱	۸	ہین	۱۱۹	۱۷	ما اجدہ ساعات	۲۰۹	۲۱	سبحان
〃	۲۳	تو مجھ	۷۳	۲	حدود سے	۱۲۴	۱۳	رحمۃ اللہ	۲۲۱	۲۲	تندرستی
۲۳	۱۲	روٹھا	〃	۱۱	شورہ	۱۲۶	۴	صحیح ہو	۲۳۰	۱۳	امین
〃	۱۴	سے	۷۴	۲۳	سبی	۱۲۷	۹	ہین	۲۳۱	۱۶	اللھم
〃	۲۲	پالنا	۷۵	۱۷	کے	〃	۲۰	تقیف	۲۳۳	۱۱	ہے
۲۹	۸	چھپ	۷۷	۲۳	حمہ	۱۲۹	۱۷	ہوگیا کہ	۲۴۳	۱۶	اور گیارہ
۳۴	۱۸	عزیز	〃	〃	سبب			ہوتا تھا کہ	۲۴۶	۹	ہین
۳۵	۲۰	رسول	۷۹	۴	گذر اور	۱۳۰	۱	نر کھجور	۲۴۹	۱۰	پھوچ
۳۹	۸	ناخان			کھجور خشک	۱۳۲	۱۳	کاسائہ	۲۵۲	۱۳	ہون
〃	۹	〃	۸۰	۱۳	املک	۱۴۰	۱	ہوئی	〃	۲۲	اوست
۴۳	۱۷	کہانا	۸۱	۱۷	گذر	۱۴۲	۱۰	احاجت	۲۵۴	۱۹	چیرا
۴۴	۲۲	مفلس	۸۲	۲۲	مین شرا	۱۴۳	۲۰	حسبہ	۲۵۶	۳	گواہ رہو
۴۵	۱۷	کہانے	۸۳	۷	تیز ہو جاوے	۱۴۴	۶	اور دلیل	۲۶۲	۱۳	میں
۵۱	۹	ہے کہ اس	۸۴	۱۶	وسلم	۱۴۶	۲۳	نہ ہوا اور	۲۶۳	۱۵	پہلے
۵۰	۱۵	دار پنا	۸۶	۷	پانچ	۱۵۶	۷	اخیر	۷	۱۶	بنکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۶	۹	ہین	مین
۲۴۹	۱۰	پہونچ کیا	پہونچ گیا
۲۵۲	۱۳	ہون	ہو
〃	۲۲	اوست	اوست ہے
۲۵۴	۱۹	جیرا	جیرا
۲۵۶	۳	گواہ رہو	گواہ رہ
۲۶۲	۱۳	مین	نہیں
۲۶۳	۱۵	پہلے	پہلے
〃	۱۶	ہنکر	تنکر
۲۶۵	۱۶	بس اس	بس اس
۲۶۶	۸	شہید	شہید
〃	۱۴	البلاغ	البلاغ
۲۶۸	۲۳	یزد	یزد
۲۷۰	۱۶	سب وہ	وہ سب
۲۷۹	۱۱	لسی	کسی
〃	۱۲	انتظار	انتظار
〃	۱۸	مانکی	مانگی
۲۸۰	۶	قدیم	قریم
۲۸۴	۱۷	حدث	حدیث
۲۸۵	۱۶	اجلح	اس طرح
۲۹۶	۱۰	مرینہ	مزینہ
〃	۱۹	انحضرت	انحضرت
۲۹۹	۱۳	عنہا	عنہاسے
۳۰۰	۱۱	اندر	اندر
〃	۲۲	اندر	اندر
۳۰۱	۲۳	رگہین	رگہین
〃	۲۱	اور کی	اور کمی
۳۰۳	۱۷	جانتے	پاتے
۳۰۷	۱۴	نکبت	نکبت
۳۱۹	۲۰	پس	پہنس
۳۲۲	۳	حضرت عیسیٰ	اور حضرت عیسیٰ
۳۲۴	۱۴	شبہ ہوا	شبہ ہوا
〃	۱۹	نم مین	نم مین
۳۲۶	۱۶	کہ ہمارے نزدیک	کہ ہمارے نزدیک
۳۲۹	۲۰	پانی پیتے	پانی پیتے
۳۳۱	۲۱	لوہر پاونگے	لوہر پاونگے
۳۳۲	۱۶	لوگونگے	لوگونگے
۳۳۴	۷	کلمیں	کلمیں
〃	۱۷	ڈگہوسلے	ڈگہوسلے
۳۳۷	۷	شیخ	شیخ
۳۳۸	۵	القیام یا	القیام مین
		ابکر نائب	یا ابکر نائب
۳۳۹	۳	دجال کا	دجال کے
〃	۲۱	ندنگا	ندنگا
۳۴۱	۱۲	کی	نے
۳۴۳	۵	رمس	رمیس
۳۴۵	۹	صورتین ہوتے	صورتین ہوتے
۳۴۹	۱۴	بادشاہون	بادشاہون
۳۵۰	۱۰	مذلتا	مذلتا
〃	۲۱	اتری تم	اتری تم
۳۵۳	۱۴	حلت	حلت
〃	۹	پرواہ نکریگا	پرواہ نکریگا
۳۷۵	۲۴	وہ تکبر	وہ تکبر
۳۷۶	۱۳	متکبر	متکبر
۳۷۸	۲۳	دری	دری
۳۷۹	۲۲	اوٹنی	اوٹنی
〃	۲	بازی	بازی
〃	۱۳	لیجاتا	بلی جاتا
۳۸۱	۲۲	ہوگا	ہوگا
〃	۲۳	رو	رو
۳۸۳	۱	مینے دیکھا	مینے یہ دیکھا
〃	〃	کیطرح ہیا	کی طرح ہیں
〃	۹	نمار	نماز
۳۸۴	۱۹	شخصیر	شخص پر
〃	۲۲	پرجوا	برجو
۳۸۸	۱۰	دو دسیال	دہبال
۳۸۹	۲۱	ندنگا	ندنگا
۴۰۳	۲۲	اسیجالت	اسیجالت
۴۰۳	۲۳	اجزا اصلیہ	اجزا اصلیہ
۴۰۴	۱۶	دیکہائی ہے	دیکہائی ہے
〃	〃		اسکی
〃	۲۱		
۴۰۹	۱۶	برتقنے	برتقنے
۴۱۰	۴	پروردگار	پروردگار
〃	۱۹	پیمبر	پیمبر
〃	۲۲	جہان مالک	جہان کے مالک
۴۱۳	۱	گواہ ہوا	گواہ ہو
〃	۱۶	حکم	حکیم
〃	۱۹	استاد	استاد
۴۱۴	۶	اخیر مین	اخیر مین
۴۱۴	۱۲	ذریے	ذریے
۴۱۶	۱۷	مانیاپ	مان باپ
۴۱۷	۱۰	توحید	توحید
۴۱۹	۴	تکلیف	تکلیف
〃	۱۴	دررسی	دورسے
۴۲۰	۲۰	ادرہو	دورہو
۴۲۴	۲	جوا ہوں	اور انہوں نے
۴۲۹	۱۹	ٹیک	ٹیک
۴۳۰	۱۷	وسلم	وسلم نے